مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا

یہ کیسی کتاب ہے جس میں ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات درج کر دی گئی ہے

ارشاد العاملین

علامہ ارشد حسن ثاقب



ادارۃ القریش

عملیات کے شائقین اور عاملین کی علمی وفنی راہنمائی کیلئے علامہ ارشد حسن ثاقب کے فسوں کار قلم سے وہ حسین وشاداب گلدستہ جس کی تازگی صدیوں ماند نہ ہوگی اور جس کی نظیر اردو زبان میں پیش نہیں کی جاسکتی!

ارشاد العاملین

علامہ ارشد حسن ثاقب

ادارۃ القریش

F/688 بلاک گلشن راوی، لاہور

0300-4422446

نام کتاب ——— ارشاد العاملین

تالیف ——— علامہ ارشد حسن ثاقب

ناشر ——— ادارۃ القریش

(علامہ صاحب کا شاگردخاص)
کمپوزنگ ——— سردار بہادر، محمد صادق بٹ
0321-4093927 0333-4610447

اشاعت ——— رمضان المبارک ۱۴۳۳ اگست 2012

اہتمام ——— حافظ ضرار خان 0300-4422446

ملنے کے پتے

اقراء قرآن کمپنی غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
042-37361362 , 0321-4473112

مکتبہ شہید اسلام، لال مسجد، اسلام آباد

مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور

مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

مکتبہ احرار بالمقابل نیو بس سٹینڈ، مردان

مکتبہ سراجیہ، چوک سیٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا

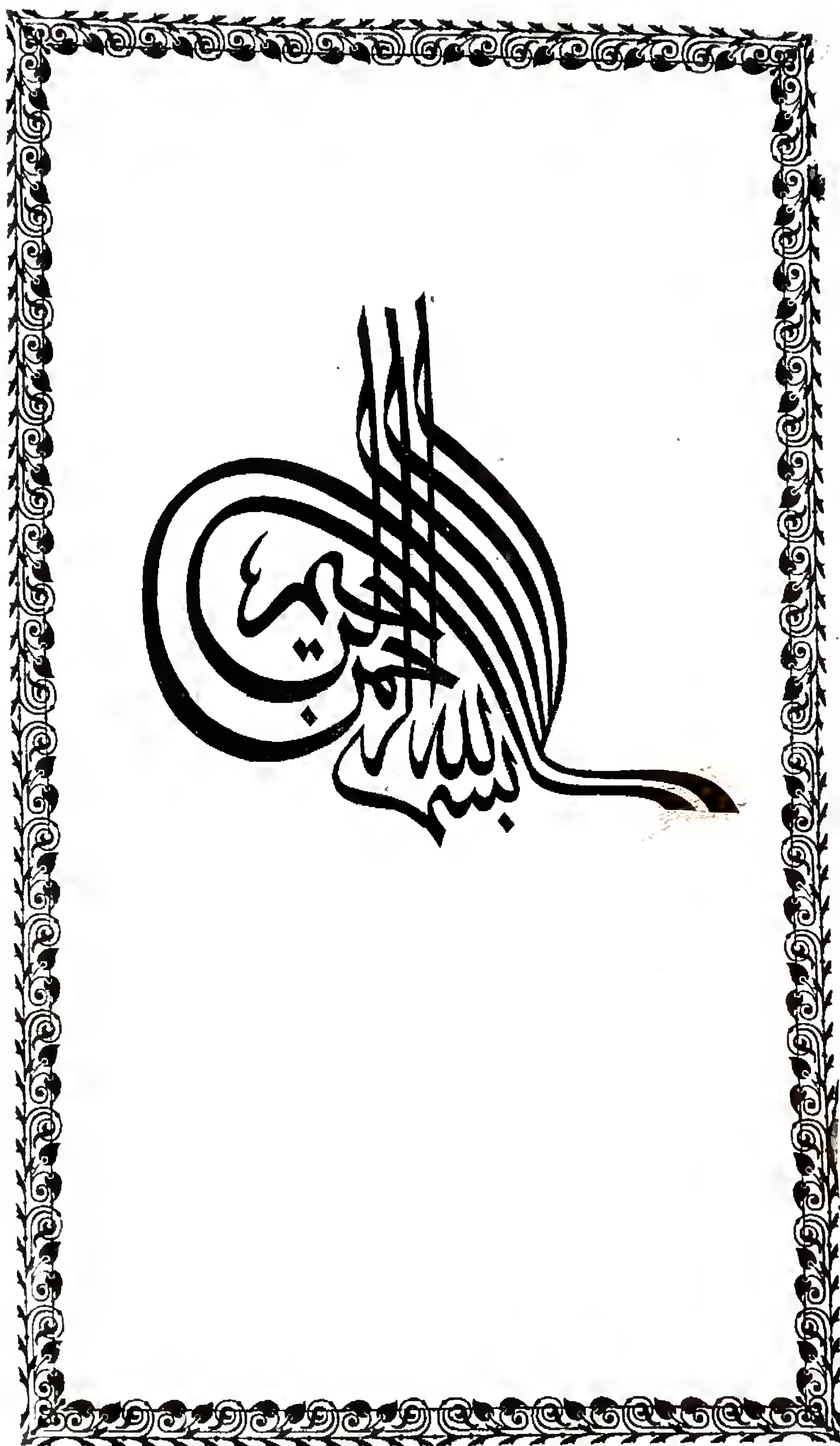
کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

دار الاخلاص اکیڈمی، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار، پشاور

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ عثمانیہ، اقبال مارکیٹ کمیٹی چوک، راولپنڈی

مکتبہ صفدریہ، السد پلازہ مصریال روڈ چوہڑ چوک، راولپنڈی


بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ



فہرست

تقریظ: از استاذ الحدیث حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الغرالمیامین امابعد :

برخوردار عزیز علامہ ارشد حسن ثاقب کی متعدد علمی تصانیف زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر عوام وخواص اور طلبہ وعلماء سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ ان میں اذکار و وظائف کے حوالے سے ان کی تالیف "جامع الوظائف" نے بہت زیادہ شہرت اور عوامی پذیرائی حاصل کی۔ اس کے بعد ابھی حال ہی میں "جنات وجادو/ حقیقت، تاریخ، علاج" کے نام سے ان کی ایک نہایت تحقیقی اور نادر معلومات پر مشتمل کتاب منظر عام پر آئی جسے علمی طبقہ نے بہت سراہا اور اب جس کتاب کا انہوں نے "جامع الوظائف" میں وعدہ کیا تھا، وہ منتظر اور موعود کتاب "ارشاد العاملین" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ علامہ صاحب کی جو خوبی مجھے بہت پسند ہے وہ یہ ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، اسکا حق ادا کر دیتے ہیں ۔ ان کی تمام تصانیف، بالخصوص: کتاب الاعاریب، بدایۃ الصرف، بدایۃ النحو، ریح العبیر فی شرحِ نحو میر، قواعد التصغیر، احکام النسبۃ، ضروری مسائل برائے خواتین، گلدستۂ دلھن: جامع

الو ظائف اور جنات جادو/ حقیقت ، تاریخ ، علاج آپ کی اسی خوبی کے عظیم شاہکار ہیں۔ زیر نظر کتاب اس خوبی میں بھی بلند ترین چوٹیوں کو چھوتی نظر آ رہی ہے۔
اور ان کی دوسری خوبی یہ ہے کہ جس کام پر انہیں عبور نہ ہو اس میں سرے سے قدم نہیں رکھتے اور جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں وہاں حذاقت ومہارت کے ایسے جھنڈے گاڑتے ہیں کہ بڑے ماہرین اور اساتذۂ فن ان کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔
اور لطف کی بات یہ ہے کہ کسی ایک آدھ چیز میں نہیں بلکہ کئی امور میں انہوں نے مہارت وحذاقت کی اسی عظیم سربلندی کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو جامع العلوم والفنون منوایا ہے۔
عملیات ووظائف کی دنیا جہاں بہت وسیع ہے، وہاں بہت حساس اور نازک بھی ہے۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایمان سے محروم ہو جانے کا اندیشہ اس وادی میں دامن گیر رہتا ہے ۔ایمان وکفر کے درمیان اس شعبے میں بہت نازک سی لکیر کے فاصلوں کے مراحل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے عاملین کو سب سے پہلے اپنے ایمان کی سلامتی پر توجہ رکھنی چاہئے اور اس کے بعد وظائف وعملیات کا انتخاب کرنا چاہئے۔
مجھے خوشی ہے کہ علامہ صاحب نے عاملین کی رہنمائی کے لئے عملیات کا یہ عظیم مخفی خزانہ سامنے لانے کے ساتھ ساتھ عاملین کو قدم قدم پر اپنا ایمان اور اپنی آخرت محفوظ رکھنے کی نہ صرف تلقین کی ہے بلکہ بہت خوبصورت علمی رہنمائی اور عملی تربیت کی ہے۔
جہاں اس وادی میں ایمان اور کفر کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں وہاں بعض تشدد پسند طبائع حد سے زیادہ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر چیز کو حرام حرام کی رٹ لگا کر اپنے اور امت کے اوپر ممنوع بنا ڈالتی ہیں ۔ یہ اندازِ فکر ونظر بھی سلام کے معتدل طریق عمل سے متصادم ہے۔ علامہ صاحب نے افراط وتفریط کے ان دونوں راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اسلام کے اعتدال پسند راستے کی نہایت خوبصورت ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔

اس کتاب میں دم جھاڑے کو احادیث سے ثابت کرنے کے لئے تین درجن کے لگ بھگ احادیث سے استدلال کر کے ایک طرف علامہ صاحب نے تعصب پر مبنی ایک برخود غلط سوچ کی اصلاح کی ہے، وہاں عاملین کے لئے علی وجہ البصیرت نفعِ عوام کے اس شعبہ کو حرز جان بنانے کو آسان بنادیا ہے۔

میری دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کا نفع عام فرمائیں اور مصنف کو اسپر اجر جزمل نصیب فرمائیں۔آمین۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین

(حضرت مولانا حافظ) فضل الرحیم (صاحب دامت برکاتہم)

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

افتتاحیہ

مولانا حکیم امجد حسن خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ راولپنڈی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اِلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ :

علامہ ارشد حسن ثاقب صاحب میرے بڑے بھائی جان بھی ہیں اور علوم دینیہ میں میرے استاذ بھی ہیں۔ صرف ونحو کے بعد ان سے عربی زبان کے ایک باب کی ترکیب پڑھنے سے ہی میں محض علامہ صاحب کے حسنِ اندازِ تدریس اور خوبیِ طریقۂ تعلیم کی وجہ سے عربی زبان وادب اور صرف ونحو کی مزید تحصیل سے بے نیاز ہو گیا تھا۔

میرے اور علامہ صاحب کے دیگر بے شمار شاگردوں کا اصرار تھا کہ وہ نحو میر کی اپنی تقریر کو تحریر کی شکل دیدیں تاکہ ہمیں تدریس کے لئے وہ تقریر کام آجائے مگر ان کی طرف سے اس گذارش کی قبولیت میں تاخیر ہوتے ہوتے سالوں پہ سال گذر گئے۔ کئی سالوں کے بعد جب وہ اس پر آمادہ ہوئے تو اللہ نے اہل علم پر اتنا بڑا اکرم فرمادیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔

علامہ صاحب نے نہ صرف یہ کہ نحو میر کی تقریر پر کام شروع کیا بلکہ علم صرف اور علم نحو پر وہ تحقیقی کام کردیا جس کی نظیر برصغیر کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ انہوں نے اب تک ان دونوں بنیادی عربی موضوعات پر جو کام کیا ہے ان میں صَرف کے

موضوع پر(۱) قواعد التصغیر (۲)احکام النسبة (۳)بدایة الصرف اورعلم نحو کے موضوع پر(۱)کتاب الاضافة (۲)کتاب الاعاریب (۳)بدایة النحو (۴) المؤنث واحکامه افی اللغة العربیة (۵)ریح العبیرفی شرح نحومیر چھپ کرعلماء وطلبہ سے دادو تحسین وصول کرچکی ہیں۔

یہاں یہ بتلا ناضروری ہے کہ علامہ صاحب نے ان کتب اور موضوعات کا جوانتخاب کیاہے اور ان کتب میں جن علمی مسائل کوموضوع بحث بنایا ہے، یہ وہ تمام موضوعات ہیں جن سے برصغیر پاک وہند کے دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب یکسر خاموش ہیں اور ریح العبیر اگرچہ دیکھنے کونحومیر کی شرح ہے مگر علامہ صاحب نے اس میں علم نحو کے حوالے سے وہ ابحاث اور دقائق ومعارف جمع کردیئے ہیں کہ ہدایۃ النحو ،کافیہ اورشرح جامی کے مدرسین کوبھی تدریس میں معاونت دینے کیلئے یہی ایک کتاب کافی ہے۔

ان طبع شدہ کتب کے علاوہ القاعده فی الصرف ، القاعدة فی النحو، معجم الصرف والنحو کی جلد اول بھی مکمل ہوچکی ہیں جوانشاء اللہ بہت جلد زیورطبع سے آراستہ ہونے والی ہیں۔

خواتین کیلئے علامہ صاحب کے مدرسہ (اقرأ دارالاطفال) میں ہرسال گرمیوں کی تعطیلات کے موقعہ پر دوماہ کاایک دینی معلوماتی کورس کروایا جاتا تھا۔اس کورس کیلئے علامہ صاحب نے (۱)منتخب قرآنی نصاب (۲) ضروری مسائل برائے خواتین اور(۳) اربعین برائے خواتین مرتب کیں۔منتخب قرآنی نصاب میں دس سورتوں کا انتخاب کرکے ان کا (۱) لفظی ترجمہ (۲) بامحاورہ ترجمہ(۳) خلاصہ (۴)تشریح کی گئی ہے جوقرآنِ حکیم سے مناسبت پیدا کرنے اورقرآنی ترجمہ وتفسیر سیکھنے کے پہلے زینے کے طور پر بہت عمدہ تصنیف ہے۔ جبکہ ضروری مسائل میں علامہ صاحب نے وضوء، غسل ،تیمم ،نماز ،خواتین اور مردوں کی نماز کا فرق ، مسافر کی نماز، مریض کی نماز، روزہ ، زکوۃ اور زندگی کے ہر اس شعبے سے متعلق فقہ حنفی کی روشنی میں

مسائل بیان کیے ہیں جن سے خواتین کو پالا پڑسکتا ہے۔ بظاہر مختصر سی کتاب ہونے کے باوجود خواتین کو پیش آنے والے نوے فیصد سے زائد مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔

جبکہ اربعین برائے خواتین میں حضور اقدس ﷺ کی ان چالیس احادیث مبارکہ کا انتخاب کرکے ان کا ترجمہ وتشریح کی گئی ہے جن کا تعلق عقیدہ وایمان، فکر آخرت، اتباع رسول، اجتناب بدعات وکبائر، شوق جنت، گھریلو فرائض، اخلاق فاضلہ اور ناپسندیدہ صفاتِ مذمومہ کی مذمت سے ہے۔ خواتین کی تربیت کیلئے احادیث مقدسہ کا یہ اتنا خوبصورت گلاستہ ہے جس کا ہر گھر میں نہ صرف موجود ہونا ضروری ہے بلکہ روزمرہ اس کا اونچی آواز میں ایک دوسرے کو سنانا بھی نہایت فائدہ مند ہے۔

روحانیات وعملیات کا شعبہ علامہ صاحب کا نہایت مشہور ومعروف شعبہ ہے۔ پاکستان کے طول وعرض سے لوگ جادو اور جنات سے نجات پانے کیلئے گذشتہ بیس پچیس سال سے ان سے فیض حاصل کررہے ہیں اور میں اس کا چشمہ دید گواہ ہوں کہ سینکڑوں ایسے لوگ ان کے پاس آئے جو عاملین کے پاس جاجا کر نہ صرف تنگ آچکے تھے بلکہ عملیاتی دنیا سے مایوس ہوچکے تھے، علامہ صاحب کے علاج سے نہ صرف ان کو مکمل افاقہ ہوا بلکہ ان میں سے بعض حضرات تو علامہ صاحب سے سیکھ کر اب خود عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کررہے ہیں۔

علامہ صاحب نے محض کتابوں سے پڑھ کر یا بزرگوں کی اجازت سے یہ کام شروع نہیں کیا۔ انہوں نے اساتذۂ کرام کی ہدایات کے مطابق بہت لمبی چوڑی ریاضت کرکے اس میدان میں قدم رکھا۔ کیونکہ ان کی ایک مستقل عادت ہے کہ یا تو کسی فن پر مکمل عبور حاصل کرو۔ وگرنہ اس کا رخ بھی نہ کرو!!

وہ جس شعبے میں قدم رکھتے ہیں اس کی بلندیوں کو چھوئے بغیر دم نہیں لیتے۔ ایک عمدہ قاری کی حیثیت سے طویل عرصہ اپنا لوہا منوایا اور بیسیوں مقابلہ ہائے حسنِ قرآت میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ حتی کہ ان کی اذان مشرق ومغرب میں ٹائم پیس گھڑی کے

ذریعے مشہور ہوئی ۔ پھر جامعہ اشرفیہ سے فارغ التحصیل ہوکر خطابت کے میدان میں قدم رکھا تو پورے لاہور میں ان کا طوطی بولنے لگا۔

صرف ونحو اور عربیت کی تدریس کی طرف آئے تو دور دراز سے طلبہ ان کی طرف رجوع کرنے لگے۔عربی انگلش ترجمہ کا سلسلہ شروع کیا تو ثاقب ٹرانسلیشن سنٹر پورے پاکستان کا مرکز ومحور بن گیا۔تحریر وتصنیف کی طرف آئے تو یہاں بھی بلند ترین چوٹیوں پر اپنے جھنڈے گاڑھ دئے۔

علامہ صاحب نے چونکہ خود اچھی محنت وریاضت کی اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے عملیات کے میدان میں انہیں سینکڑوں دوسرے عاملین کے مقابلے میں کامیابی سے نوازا۔اس لئے وہ اپنے شاگردوں کو بھی سخت محنت کراتے ہیں۔لیکن یہ بات طے ہے کہ ایک بار جو آدمی علامہ صاحب کی ہدایات پر عمل کر کے ان کی شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت کر لیتا ہے وہ اس شعبے میں کسی کمزوری یا ناکامی کا شکار کبھی نہیں ہوتا۔

جنات وجادو/ حقیقت، تاریخ، علاج

اس کتاب سے پہلے علامہ صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب جامع الوظائف عملیات کے موضوع پر چھپ چکی ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے عوام وخواص کے دلوں میں وہ جگہ بنائی ہے جو آج تک کوئی اور کتاب نہیں بنا سکی ۔اس میں علامہ صاحب نے 1188 عنوانات کے تحت زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق کلام الٰہی ،مسنون دعاؤں ، اذکار، وظائف ، اوراد اور دعاؤں کا ایسا خزینہ جمع کیا ہے کہ عملیات کا انسائیکلو پیڈیا کہنا بھی اس کتاب کا تعارف کرانے کیلئے شاید چھوٹا لفظ ہو۔کتاب کیا ہے؟عملیات کا ایک نیا جہان اس میں آباد ہے ۔اس کتاب کو دیکھ کر اندازہ تو یہی تھا کہ مزید کچھ لکھنے کی ضرورت یا گنجائش شاید نہیں ہوگی ۔

لیکن زیر نظر کتاب (جنات وجادو، حقیقت ،تاریخ ،علاج) کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اہل علم اور اہل نظر کے ہاں ہر علمی شعبے میں کتنے کتنے اور کیسے کیسے جہاں پوشیدہ

ہیں کہ ان کے اسرار سے تھوڑا سا پردہ سرکاتے ہیں تو اہل ذوق جھوم اٹھتے ہیں۔

اس کتاب میں علامہ صاحب نے سب سے پہلے جنات کے وجود پر بحث کی ہے کہ آیا جنات وجود رکھتے بھی ہیں یا یہ محض ہمارا وہم ہے؟ قرآن وسنت اور تاریخی واقعات کی روشنی میں جنات کا وجود ثابت کرنے کے بعد جنات کا باشعور اور احکام شرعیہ کی مکلف مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔اس کے بعد جنات اور شیطان کا فرق، پھر آخر میں جنات، شیاطین اور ہمزاد کا فرق واضح کیا ہے۔

ان تمام ابحاث کے بعد ایک اور اہم بحث یہ چھیڑی ہے کہ چلو مان لیا جنات وجود رکھتے ہیں، شیاطین اور ہمزاد بھی ایک مخلوق ہے، یہ بھی تسلیم کہ ان کا تعلق ایک باشعور مخلوق سے ہے لیکن یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جنات انہیں پریشان کرتے ہیں، جنات کا انہیں دورہ پڑتا ہے، جنات ان کے گھر میں پتھر پھینکتے ہیں، ان کے گھر میں آگ لگاتے ہیں، لوگوں کے کپڑے کاٹ ڈالتے ہیں، کپڑوں میں چھوٹے بڑے سوراخ کر دیتے ہیں، کیا یہ سب بھی صحیح ہے؟

قرآن وحدیث، صحابہ واسلاف کے درجنوں وقائع واحوال سے علامہ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ واقعی جنات کا لوگوں کو تنگ اور پریشان کرنا بھی درست ہے اور ایسا ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے، حدیث سے بھی، آثار صحابہ سے بھی اور احوال سلف سے بھی!

اور صرف جنات کی حقیقت، تاریخ اور ان کے لوگوں کو پریشان کرنے کا ذکر ہی نہیں بلکہ ان کا ایسا علاج بھی آخر میں درج کیا ہے کہ اس کے ذریعے بڑے سے بڑے سرکش جنات سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔عملیات، وظائف، تعویذات اور نقوش کا وہ مجموعہ امتِ مسلمہ کے آگے رکھ دیا ہے جس سے وہ تا قیامت فائدہ اٹھاتی رہے گی اور ان میں سے ہر عمل تجربہ کی کسوٹی پر بار بار پورا اترا ہوا ہے۔ان میں سے ایک عمل بھی کمزور درجے کا نہیں ہے۔یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ان تمام عملیات کے تجربات کا میں سال ہا سال کا عینی شاہد ہوں۔بلکہ ابھی بہت سے عملیات اس کتاب میں مجھے نظر

نہیں آئے، شاید وہ علامہ صاحب نے ارشاد العاملین کیلئے منتخب کرر کھے ہوں۔

کتاب کا دوسرا حصہ جادو کی حقیقت، تاریخ اور علاج پر مشتمل ہے۔ علامہ صاحب نے دونوں موضوعات پر جس طرح قلم اٹھایا ہے اہل ذوق میری اس بات کی تائید کریں گے کہ ابھی تک اردو زبان میں اتنی تحقیق پر مشتمل کوئی تصنیف نہیں لکھی گئی۔

جادو کی حقیقت، اس کا وجود، اس کی تعریف کے بارے میں متقدمین کے کلام سے پیدا ہونے والی چند غلط فہمیوں کا ازالہ، جادوگر کی شرعی سزا اور جادو کا علاج! ہر موضوع پر وہ کچھ لکھ دیا ہے کہ شاید مزید لکھنے کی بہت کم گنجائش ہو۔

بعض مصنف حضرات امام رازی کے حوالے سے ایک غلطی تو یہ کرتے ہیں کہ جادو کو صرف آٹھ اقسام میں محدود کر دیتے ہیں اور دوسری غلطی یہ کہ یہ آٹھ اقسام بھی ساری ایسی نہیں ہیں کہ انہیں جادو کی شرعی تعریف کے دائرے میں لایا جاسکے۔

علامہ صاحب نے جادو کی تعریف و تقسیم میں نہایت حقیقت پسندانہ انداز اپنایا ہے اور بعض کم علم مصنفین حضرات کی پھیلائی ہوئی اس غلط فہمی کا بھی مدلل رد کیا ہے۔

جادو کے علاج میں آیات، سورتیں، دعائیں اور تعویذات تو وہی ہیں جو ہر کتاب میں لکھے جاتے ہیں مگر ان کے استعمال کے چند طریقے ایسے ہیں جن کا تعلق بار بار کے تجربہ سے ہے۔ تعویذات کے باب میں علامہ صاحب کے ذاتی استخراج کے تعویذات کو ہم نے سب سے زیادہ مؤثر پایا ہے۔ جبکہ اس کتاب میں جو تعویذات لکھے ہیں وہ بھی سب کے سب ان کے استعمال میں رہے ہیں۔ بالخصوص قل ھو اللہ شریف والا نقش تو مجھے یاد ہے کہ ایک عرصہ تک علامہ صاحب کے استعمال میں رہا۔ اور اس ایک ہی تعویذ سے جنات اور جادو دونوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ پلانے اور نہلانے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے اور گلے میں ڈالنے یا گھر میں لٹکانے کیلئے بھی یہی دیتے تھے۔ اور اس تعویذ سے سو فیصد نتائج بھی حاصل ہوتے تھے۔

اس کے علاوہ نیلی بتی (ا ل ل ہ) کا عمل تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی حقیقی

تعریف وتوصیف نہ علامہ صاحب نے بیان کی ہے نہ ہی میں اس کے تمام فوائد کا تذکرہ کرنا قرین مصلحت سمجھتا ہوں۔صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ سحر کے خاتمے سے لے کر سحر پلٹنے اور جنات کو حاضر کرنے ،ان سے کلام کرنے سے لے کر ان کا دفاع توڑنے اور انہیں جلانے تک ہر کام کیلئے بتی بہت کافی ہے۔نیلی بتی کا خصوصی ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ عام طور پر قارئین کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ جس عمل میں دقت ومشقت زیادہ ہو ،اسے بڑا اور کامیاب عمل سمجھتے ہیں اور چھوٹے یا آسان اعمال کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان سے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو مشکل اور بڑے عملیات سے ہوتا ہے ۔یقین کریں کہ یہ چھوٹا سا عمل بڑے بڑے عملیات کے نہ صرف برابر ہے بلکہ چھوٹا ہونے کے ناطے اس کی افادیت دوسرے عملیات سے کئی گنا زیادہ ہے ۔لیکن یہ عمل صرف عامل حضرات کر سکتے ہیں۔غیر عامل حضرات (جنہوں نے اپنا دفاع وحصار نہیں کیا ہوا) اگر یہ بتی جلا کر جنات کو جلائیں گے تو جوابی طور پر جنات کے حملے کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور کسی بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے۔

ارشاد العاملین:۔

یہ کتاب اپنا تعارف خود آپ ہے۔اس کا تعارف کرانے اس پر تبصرہ کرنے یا اس کے مندرجات کی تعریف وتوصیف کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ یہ کتاب خود آپ کے ہاتھ میں ہے اور جس طرح جامع الوظائف میں یہ خوبی تھی کہ جب آدمی مطالعہ کرنے بیٹھتا تھا تو آخر تک پڑھے بغیر اٹھنے کا نام نہیں لیتا تھا، اسی طرح اس کتاب کو شروع کرنا تو آپ کے اختیار میں ہوگا مگر اسے بند کرنا آپ کے اختیار میں نہیں رہے گا۔

شوق وتجسس آپ کو مسلسل ایک ایک صفحہ آگے بڑھاتے پوری کتاب پڑھ جانے پر مجبور کرے گا۔کیونکہ اس کا ہر صفحہ اتنی اعلیٰ اور نادر معلومات کا خزانہ اور طرزِ تحریر اتنا شستہ، شیریں اور رواں ہے کہ قاری تحریر کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔مگر یہ وہ سحر نہیں جس کے ارتکاب پر علامہ صاحب نے قرآن وسنت اور اقوالِ فقہاء کی روشنی میں کفر

وارتداد کا فتویٰ جامع الوظائف اور جادو جنات، حقیقت، تاریخ، علاج میں نقل کیا ہے۔ بلکہ یہ وہ سحر ہے جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بدوی صحابی کے نہایت پرمغز اور باسلیقہ اندازِ گفتگو پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا تھا کہ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کچھ باتیں تو سراسر جادو ہوتی ہیں!

اس کتاب میں علامہ صاحب نے جامع الوظائف کے بعد اپنے مجربات کا بہت بڑا اور اہم ذخیرہ قارئین کیلئے صفحہ قرطاس پر بکھیر دیا ہے۔

اس کے تعویذات میں سے اکثر تعویذات کے بارے میں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ علامہ صاحب کے انتہائی مجرب ترین تعاویذ ہیں اور جہاں بھی دیئے گئے انہوں نے کبھی خطا نہیں کی۔

عملیات، وظائف، اذکار اور روحانیات سے متعلق درجنوں کتب پڑھنے کے باوجود میں بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اتنی جامع، مفید، مفصل، واضح اور دلنشین کتاب میں نے اردو زبان میں تو سرے سے نہیں دیکھی۔ البتہ عربی میں بعض کتب بہت جامع ضرور ہیں مگر ایک ابتدائی شخص ان سے اس لئے استفادہ نہیں کر سکتا کہ اکابر ومتقدمین کی کتب خالص فنی اصطلاحات پر مبنی ہوتی ہیں جن کو سمجھنے کیلئے علم الجفر کے علاوہ وہ علم الفلکیات وغیرہ کا جاننا بھی بعض اوقات ضروری ہوتا ہے۔

امید ہے کہ جامع الوظائف اور جنات وجادو/ حقیقت، تاریخ، علاج کی طرح ارشاد العاملین بھی بھرپور قبولیت عامہ حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امتِ مسلمہ کے نفع کا عمومی وسیلہ بنائیں اور مؤلف محترم کو اس کا اعلیٰ ترین اجر وصلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔۔

وصلی اللہ علی النبی الامی وعلی آلہ واتباعہ الی یوم الدین

(حکیم مولانا) امجد حسن خان صاحب

مہتمم: جامعہ فاروقیہ رائے ونڈ، ضلع لاہور

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّابَعْدُ:۔

جامع الوظائف میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ عاملین کی رہنمائی کے لئے ہم ارشادالعاملین کے نام سے ایک الگ کتاب تحریر کریں گے۔ کتاب تو ہم نے جامع الوظائف کی طباعت کے کچھ عرصہ بعد تیار کرلی ۔ مگر اس کی کمپوزنگ ،نظرِ ثانی ، پھر اصلاح ، پھر نظر ثانی کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ اس عرصہ میں کئی چیزوں کا اضافہ بھی ہوگیا ، کئی چیزوں کو کتاب میں سے حذف کردیا گیا۔ اس طرح اکھاڑ پچھاڑ کا ایک لاانتاہی سلسلہ چل نکلا۔

کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے جنات اور جادو کے حوالے سے جو تحقیقی اور تاریخی مواد تھا اسے الگ اور مستقل کتاب کی صورت میں چھاپنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلے وہ ”جنات وجادو/حقیقت ، تاریخ ، علاج“ کے نام سے آپ کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے۔

اس کتاب کو کم ازکم ڈیڑھ سال پہلے منظرِ عام پر آجانا چاہیے تھا۔ مگر یہی امور آڑے آتے رہے بالخصوص نقوش کے ابواب میں حد سے زیادہ تاخیر ہوئی۔ اور جو لوگ کمپیوٹر پر کام کرتے یا کرواتے ہیں وہ بخوبی ہماری اس مجبوری اور پریشانی کا ادراک کرسکتے ہیں کہ حسابی کام اور وہ بھی نقوش کے ہر ہر خانے میں الگ الگ عدد کو بھرنا کسقدر مشکل کام ہے؟

ہم نے عملیات، وظائف، چلہ کشی، مریضوں کے علاج اور دیگر ہر حوالے سے اس کتاب میں اتنی وافر اور وسیع معلومات دے دی ہیں کہ بغور مطالعہ کرنے کے بعد مزید رہنمائی لینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ نقوش کے باب میں بھی ہم نے پہلے نقوش کے قواعد مکمل بسط و تفصیل سے لکھے ہیں، پھر نقوش درج کئے ہیں۔ ایک ایک بار ان ضوابط کو اچھی طرح سمجھ لیں، انشاء اللہ زندگی بھر نقش بھرنا آپ کے لئے آسان ہو جائے گا۔

عملیات کی دنیا میں بہت لے دے ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے، وہ جائز نہیں، یہ حرام ہے، وہ کفر ہے وغیرہ وغیرہ! ہم کسی بے سند شخص یا بے سند قول کو اپنے لئے حجت نہیں سمجھتے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ہم نے جن امور کو جائز ومباح یا مستحب ومسنون پایا اور اسلاف امت کے عمل سے جن امور کے جواز کا ہمیں مزید ثبوت ملا ہم نے انہیں بلا تکلف اپنا لیا۔ اس کی ہمیں پرواہ نہیں کہ زید وبکر کی یا کسی ایرے غیرے کی اس میں کیا رائے ہے؟

اور جہاں قرآن وسنت کی روشنی میں ایمان ڈگمگاتا اور آخرت کا انجام خطرے سے دوچار ہوتا نظر آیا اور اسلاف امت کو جن امور سے گریز واجتناب کرتے ہوئے پایا ان امور سے ہم خود بھی زندگی بھر مجتنب ومحترز رہے اور اپنے شاگردوں کو بھی ان سے مکمل اجتناب واحتراز کی تلقین کرتے ہیں۔

دم جھاڑے کا ثبوت:۔

ہم نے ایک باب مستقل اس عنوان سے قائم کر کے اڑھائی درجن سے زائد احادیث حدیث شریف کی معتبر ترین کتب (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی وغیرہ) سے محض اس لئے نقل کی ہیں کہ ایک نام نہاد دیندار طبقہ اور دوسرا نام نہاد روشن خیال تعلیم یافتہ طبقہ سرے سے دم جھاڑے ہی سے انکار کر رہا ہے۔ حالانکہ یہ عمل حضور اکرمؐ سے محض ثابت نہیں بلکہ احادیث کا مطالعہ کر ـــ سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا مستقل معمولِ زندگی تھا۔ اور تمام محدثین نے اس عمل پر اپنی شہرۂ آفاق اور معتبر ترین کتبِ حدیث میں اس پر بابوں کے باب قائم کئے ہیں۔ حدیث شریف کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو کتاب الرقیۃ سے خالی ہو۔ آج کے دنیدار کس دین کے مدعی ہیں جو حضور ﷺ کے مستقل معمولِ زندگی سے جداگانہ ہے اور جس سے امت کے تمام محدثین نابلد رہے؟

افراط وتفریط:۔

عملیات کی دنیا نہایت خطرناک دنیا ہے۔ یہاں قدم قدم پر ایمان سے محرومی کا اندیشہ دامن گیر رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے ہر موقعہ پر عاملین حضرات کے سامنے ایمانی حدود کو تعین کر دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں کہ بات بات پر ہم حرام اور کفر کے فتوے جھاڑنا شروع کر دیں۔ اس لئے ہم نے جن امور کو قرآن وسنت سے متصادم نہیں پایا انہیں بلاتکلف آپ کے لئے لکھ دیا ہے۔ اور افراط وتفریط کے دو متضاد رویوں کی نشاندہی بھی کر دی ہے کہ نہ تو اتنا کھل جائیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے بعد بھی اپنے ایمان کو محفوظ سمجھنے لگیں اور نہ اتنا گھٹ جائیں کہ اللہ کو مدد کے لئے پکار۔ بھی آپ کو شرک نظر آنے لگے۔

پکارنا صرف اللہ کو ہے۔ مدد صرف اللہ سے مانگنی ہے، توکل صرف اللہ پر کرنا ہے اور دنیا میں جو عمل بھی انسانیت کے فائدے کا نظر آئے، اگر وہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف نہیں تو اسے بلاتکلف استعمال کر کے خلق خدا کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ہم ہر شخص کے قول کے تائید یا اطاعت کے نہیں بلکہ صرف اور صرف شریعت مطہرہ کی تائید واطاعت کے پابند ہیں۔

اجازتِ وظائف:۔

جامع الوظائف کے صرف دو ابواب (جنات وجادو اور قضائے حاجات) میں ہم

نے لکھا تھا کہ ان ابواب کے اعمال اجازت لے کر کریں۔ مگر اس کتاب کے تمام اعمال کا مدار اجازت پر ہے۔ کیونکہ یہ کتاب آپ کو عامل بنانے اور عملیات سیکھ کر خلقتِ خدا وندی کو نفع پہنچانے کا ذھنگ سکھانے کے لئے لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کے عملیات اجازت کے بغیر یا تو کسی بڑے نقصان کا موجب بن سکتے ہیں وگرنہ اس قدر تو طے ہے کہ اجازت کے بغیر ان کا فائدہ نہیں ہوگا۔

فون پر رابطہ:۔

جامع الوظائف: کے چھپنے کے بعد اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ لوگ وہی بات پوچھنے کے لئے فون کرتے ہیں جو کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یا کتاب میں ایک مسئلے کے حل کے لئے بارہ چیزیں لکھی ہیں تو وہ تیرہویں چیز پوچھنے کیلئے فون کرتے ہیں۔ ٹیلیفون کی سہولت بے شک آج کل کی سب سے بڑی سہولت ہے اور آج کل پاکستانیوں کے پاس صرف یہی ایک سہولت رہ گئی ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان، گیس، بجلی، علاج، تعلیم کی سہولتوں سے تو کب کے محروم ہو چکے ہیں۔ موبائل فون کی سہولت ہی ہے جسے ہم ابھی تک انجوائے کر رہے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اسے ہم تضیعِ اوقات کا وسیلہ بنائیں۔

اجازت لینے کے لئے فون کرنا الگ بات ہے مگر ہم پیشگی یہ گذارش کریں گے کہ فضول چیزوں کے سوال وجواب میں نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ ہمارا۔ اور جو اوقات ہمارے وظائف واذکار کے ہیں ان میں آپ کو ہمارے صاحبزادے حافظ حذیفہ خان صاحب رہنمائی کردیا کریں گے۔ لوگوں کے فون سننے کیلئے ہم اپنے اذکار ووظائف کو ترک نہیں کرسکتے۔

شارک کٹ سے بچیں:۔

بعض لوگ ہمارے طرزِ عمل کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں کہ اتنے لمبے لمبے عملیات کون کرے؟ بھئی آپ کو کس نے مجبور کیا ہے کہ آپ عامل ہی بنیں؟ اگر عامل بننا ہے تو پھر

کچھ محنت تو کرنا پڑے گی۔ اور محنت کے بغیر آپ کتابوں سے عملیات پڑھ کر لوگوں پر ان کا ٹیسٹ کرنا چاہیں گے تو ایک تو لوگوں کو فائدہ نہیں ہوگا۔ دوسرے اس عمل کا بوجھ اور ردِعمل آپ پر آئے گا۔ پھر آپ بھی اور آپ کے زیرِ علاج لوگ بھی عملیات اور وظائف پر اعتراض کرنا شروع کر دیں گے۔

اکثر لوگ ہمیں فون کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شارٹ کٹ بتلا دیں کہ راتوں رات عمل کر کے ہم عامل بن جائیں۔ بھئی جو عامل راتوں رات عامل بنے گا اس کا عمل بھی تو ایک رات کی دلہن ہی ثابت ہوگا۔

عملیات فروشی :۔

ایسے حضرات کی خواہشات کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے لوگ بھی بدقسمتی سے پائے جاتے ہیں جو راتوں رات تو کیا ایک سیکنڈ میں آپ کو عامل بنا دیتے ہیں۔ ایک عمل کی اجازت کا دس ہزار یا پانچ ہزار وصول کر کے وہ آپ کو کسی مشقت و ریاضت کے بغیر اس کا عامل بنا دیتے ہیں۔ لیکن ان عملیات کا آپ کو یا آپ کے پاس آنے والے مریضوں کو تو کبھی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ اجازت دینے والے حضرات کو پانچ پانچ، دس دس ہزار روپے فی اجازت فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

ہم قارئین سے گذارش کریں گے کہ جنات اور جادو کے باب میں ایسی (pade)اجازت کی کوئی حیثیت اور فائدہ نہیں۔ فائدہ صرف اور صرف آپ کے اپنے عمل کا ہوتا ہے۔

محنت کا فائدہ :۔

ہمارے طریق پر اگر آپ زندگی میں ایک بار محنت کر لیتے ہیں تو زندگی بھر جنات آپ کے سامنے پھٹک نہیں سکیں گے اور جادو آپ کے آگے ٹک نہیں سکے گا۔ اور جن لوگوں کا آپ علاج کریں گے وہ سو فیصد محسوس کریں گے کہ ہاں ہم کو فائدہ ہوا ہے اور کسی بھی

آدمی کا علاج کرنے پر جنات یا ساحر کا کوئی ردِعمل آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گا۔ اگر آپ کسی گھر کا حصار کریں گے تو دوبارہ زندگی بھر آسیب اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکیں گے۔

خلوص وتقوی یا مالی لالچ ؟

مگر ان تمام چیزوں کے لئے خلوص اور تقوی شرط ہے ۔ حدود اللہ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیں اور جس کا علاج کریں پوری دل سوزی اور خلوص سے کریں۔ خلوص کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپ کو علاج معالجہ کی فیس لینے سے منع کر رہے ہی ، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر آنے والے کا علاج صرف اور صرف اسے ضرورتمند اور مصیبت زدہ سمجھ کر کریں اور جتنی محنت اسے اس مصیبت سے نکالنے کیلئے کر سکتے ہیں کریں۔ پھر نوافل میں اللہ سے مدد مانگیں اور اس کے لئے خلاصی ونجات اور شفاء کی دعاء بھی مانگیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ جو محنت کرتے ہیں اس کے مطابق مریض سے معاوضہ طے کرلیں اور طے شدہ معاوضہ پر ہی راضی رہیں۔ مزید پیسے کی طمع نہ کریں۔

آپ کا اصل مقصد مریض کا علاج کرنا ہو۔ اصل مقصد پیسہ بٹورنا نہ ہو۔ اور علاج کے لئے چونکہ وقت صرف کرنا ہے اور محنت کرنی ہے اس لئے حسبِ ضرورت معاوضہ لینا آپ کا جائز حق ہے ۔ مگر ایسا بھی تو نہ ہو کہ ایک ایک مریض سے لاکھ لاکھ روپے اینٹھنا شروع کردیں ۔ لوگوں پر اتنا ہی بوجھ ڈالیں جو جائز حدود میں آتا ہو۔

جائز حق جائز طریقے سے لیں، فراڈ نہ کریں :۔

عاملین سے ہم یہاں ایک اور گذارش بھی کریں گے آپ اپنا جائز حق جائز طریقے سے لیا کریں۔ جعلسازی اور فریب دہی کے ذریعے اپنے جائز حق کو حرام نہ بنایا کریں۔

عام طور پر عاملین لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ کے علاج کا ہم دو ہزار روپے معاوضہ لیں گے اور اس پر تین بکرے صدقہ دینا پڑے گا ، عود عنبر اور مشک وزعفران بھی لانا پڑے گی ۔ آپ ان سب چیزوں کے بیس ہزار ہمارے پاس جمع کرادیں ۔ اور یہ بات طے ہے کہ عامل نے ان میں سے ایک صدقے کا نام دیکر اور خوشبو وغیرہ کا جھوٹ

بول کر دھوکہ دہی کی۔ ایسا حرام کھانے کے بعد اگر آپ کے عمل میں برکت نہ رہی تو آپ نے ہم پر یا ہمارے بیان کردہ عملیات پر اعتراض شروع کر دیا ہے!

یاد رکھیں کہ دھوکہ دہی سے بٹوری ہوئی رقم آپ کے لئے ایسے ہی حرام ہے جیسے رشوت، سود، شراب فروشی وغیرہ دیگر حرام ذرائع سے کمائی ہوئی دولت حرام ہے۔ اور حرام ہونے کے علاوہ اس سے آپ لوگوں کا دینی لوگوں پر اعتماد مجروح کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لوگوں کا واسطہ آپ سے پڑا اور آپ نے ان سے دھوکہ کیا مگر وہ نہ صرف آپ سے بلکہ بڑے بڑے مدارس میں بیٹھے ہوئے شیوخ الحدیث، دار الافتاء میں بیٹھے مفتیانِ کرام اور خانقاہوں میں بیٹھے مشائخ واکابر سے بدگمان ہو رہے ہیں۔

اپنا دفاع جاری رکھیں:۔

عاملین کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ عملیات کی دنیا میں صرف ایک بار قدم رکھنے کے بعد ساری زندگی اپنا دفاع جاری رکھیں۔ تفصیل کتاب کے اندر موجود ہے۔ یہاں تاکید مزید کی خاطر ہم لکھ رہے ہیں کہ اگر اس میں کوتاہی کی تو خدانخواستہ ایسی ناگہانی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑ سکتا ہے جس سے نکلتے نکلتے پلوں کے نیچے سے بہت زیادہ پانی بہہ چکا ہوگا۔ اول خویش بعد درویش! پہلے اپنا خیال رکھیں، دفاع کریں۔ بعد میں دوسروں کا خیال کریں۔

ابھی کام باقی ہے:۔

عملیات کے شعبے میں ہماری یہ تیسری کتاب چھپ رہی ہے۔ ان سے پہلے ہم نے حضرت ملا علی قاری کی مشہور زمانہ کتاب الحزب الاعظم کی تخریج اور شرح لکھی تھی۔ اسے شائع کرنے کا ابھی ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دوست نے بتلایا کہ اس موضوع پر انہوں نے کام بھی کیا ہے اور کتاب چھپ بھی چکی ہے جب وہ کتاب دیکھی تو ہم نے اپنی کتاب کی طباعت روک لی۔ بعض احباب کا اصرار ہے کہ آپ اپنی کتاب بھی چھاپ دیں۔ کتنی اور کتابیں ہیں جن کی کئی کئی شروح بازار میں ملتی ہیں۔ اگر الحزب

الاعظم کی دو شروح آ گئیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ سو امید ہے کہ اسے بھی جلد ہم چھپنے کے لئے دیدیں گے اور اس سال موسمِ سرما میں اگر فرصت نکل پائی تو ارادہ ہے کہ قصیدۂ بردہ شریف پر ایک جامع ترین شرح لکھیں ۔ قارئین حضرات دعاء بھی فرمائیں ۔ ہمارا تصنیف کا مزاج صرف سردیوں میں کھلتا ہے پھر پوری گرمیاں ان کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی نذر ہو جاتی ہیں ۔

چونکہ صرف ونحو کے موضوع پر ابھی کئی کتب کا خاکہ ہمارے ذھن میں موجود ہے اور ہر کتاب نئے انداز میں نئے سے نئے موضوعات پر مشتمل ہوگی ۔ اس لئے ہم اپنی زیادہ توجہ تو صرف ونحو کے موضوعات پر مرکوز رکھیں گے ۔ لیکن جونہی قصیدہ کے لئے مزاج بنا انشاء اللہ اس پر بھی کام شروع کردیں گے اور ظاہر ہے کہ اسے سردیوں میں مکمل بھی کرنا ہوگا ۔ کیونکہ گرمیوں میں آدمی پسینے کو سنبھالے یا تصنیف وتالیف کے ذوق کو؟

اس کے علاوہ وظائف ودعوات کی ابھی ایک معقول فہرست ایسی ہے جو ان تینوں کتب میں نہیں آسکی ۔ اگر اللہ تعالی نے مہلت وتوفیق دی تو سینے کے چند مزید دفینے آپ کے سامنے لانے کی کوشش کریں گے ۔

ہم نے کسی بخل کے بغیر اپنے مجربات آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں ۔ انہیں امانت سمجھ کر صرف اور صرف خلقِ خدا کے فائدہ میں استعمال کرنا ہے ۔ ان کا ناجائز استعمال نہ کیجئے گا اور ان کے ذریعے کسی بھی انسان کو (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر) ناحق پریشان نہ کیجئے گا ۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی رضا کے کاموں کیلئے منتخب فرمالیں ۔ آمین ۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سید نا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

علامہ ارشد حسن ثاقب

مدیر اعلیٰ: **اقراء دار الاطفال**

لاھور

حصہ اوّل

﴿وظائف واعمال﴾

باب (۱)

عامل کی شرائط

جب تک عامل میں یہ شرائط پوری نہ ہوں، وہ عملیات کے لئے اہل نہیں ہوسکتا۔
اور عملیات اگر سیکھ بھی لے تو یا خود اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے یا لوگوں کا۔
اس لئے عملیات کے شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے باطن میں جھانک کر اچھی طرح تسلی کرلیں کہ آپ میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں یا نہیں؟
اگر پائی جاتی ہیں تو سو بسم اللہ سے اس وادی میں قدم رکھیں، آگے بڑھیں، خود روحانی ترقی حاصل کریں، خلقتِ خدا کو فائدہ پہنچائیں اور گھر بیٹھے خلقت کی خدمت کا ثواب بھی کمائیں اور ہزاروں لوگوں کی دعائیں بھی لیں۔
اور اگر صدقِ دل سے محسوس کریں کہ ان میں سے کوئی ایک شرط بھی آپ میں نہیں پائی جاتی یا اکثر نہیں پائی جاتیں تو اس شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے قدم روک لیں۔ دنیا میں کرنے کے اور بھی ہزاروں کام ہیں۔ یہ کام آپ کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچائے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہمارا مشورہ مان لیں، ہر قسم کے نقصان سے بچ جائیں گے۔ اگر خود تجربہ کرکے اور بھاری نقصان اٹھا کے چھوڑا تو کیا فائدہ؟۔
اور اگر آپ یہ دیکھیں کہ اکثر شرائط تو آپ میں پائی جاتی ہیں لیکن بعض شرائط کی کمی ہے تو پہلے اس کمی کو دور کریں۔ خود دور کرنے کی ہے تو خود دور کریں ورنہ اہل اللہ کی صحبت اختیار کریں اور اصلاحِ باطن کے زیور سے اچھی طرح آراستہ ہوکر عملیات کی

دنیا میں قدم رکھیں، انشاء اللہ اس میں ترقی کرنا آپ کے لئے چنداں مشکل نہیں ہوگا۔

شرط نمبر(۱):۔ عامل عالمِ دین، وفاق المدارس العربیۃ کا فاضل اور خدمتِ دینی سے وابستہ ہو۔ وگرنہ کم ازکم حافظ وقاری ضرور ہو۔ دینی مسائل پر عبور رکھتا ہو اور دین کی خدمت سے وابستہ ہو۔

شرط نمبر(۲):۔ پنج وقتہ نمازیں باجماعت پڑھنے کا پاپابند ہو۔ خود قرآن یا حدیث کا درس دیتا ہو یا ایسے درسی حلقوں سے منسلک ہو۔

شرط نمبر (۳):۔ شرعی غیرت رکھتا ہو۔ دین کے معاملے میں بے حس یالاپرواہ نہ ہو۔

شرط نمبر (۴):۔ ہر قسم کے دینی حلقوں اور علماء سے محبت وعقیدت رکھتا ہو۔

شرط نمبر(۵):۔ کسی پابندِ شرع شیخِ طریقت سے بیعت ہو یا مشائخ کی مجالس میں پابندی سے بیٹھتا ہو۔ یا تبلیغی جماعت کے ساتھ یا تو منسلک ہو یا ان کے خدمتِ دین کے کام کو پسندیدگی اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

شرط نمبر(۶):۔ عام زندگی میں لوگوں کے کام آتا ہو۔ سماجی خدمات میں حصہ لیتا ہو۔

شرط نمبر(۷):۔ سنت اور شریعت پر سختی سے کاربند ہو اور انسانوں کو خوش کرنے کے لئے شرعی احکام توڑنے پر رضامند ہونے والا نہ ہو۔

شرط نمبر(۸):۔ اسلام کے بتلائے ہوئے اعلیٰ اخلاقیات پر عمل پیرا ہو اور رزائل ومہلک اخلاق وعادات (جھوٹ، فریب، دھوکہ، بخل، تکبر، حرص، حسد، کینہ وغیرہ) سے بچنے والا ہو۔

شرط نمبر(۹):۔ ہر حال میں زبان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہو۔ برائی کو دیکھ کر خاموش نہ ہو بیٹھتا ہو۔ نہ ہی کسی منکر پر خوش ہوتا ہو۔

شرط نمبر(۱۰):۔ ظاہری وضع قطع میں شریعت کا مکمل پابند ہو۔

شرط نمبر (۱۱):۔ کبائر سے مکمل اجتناب کرنے والا اور صغائر سے حتی المقدور بچنے والا ہو۔

شرط نمبر (۱۲):۔ مال کا حریص نہ ہو اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۳):۔ دوسروں کو فائدہ پہنچا کر زیادہ خوش ہوتا ہو، ان سے فائدہ حاصل کرنے کی تمنا رکھنے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۴):۔ آزمائش کی گھڑی میں دین پر ثابت قدم رہ سکتا ہو۔ روپیہ، پیسہ، اقتدار، طاقت، جوانی، حسن وغیرہ مختلف فتنوں کے آگے سپر ڈال دینے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۵):۔ جنات، جادو اور نظرِ بد کو برحق مانتا ہو اور قرآن وسنت سے اس کا خاتمہ ہونے کا پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۶):۔لوگوں سے ہمدردی رکھنے والا ہو اور سائلین کی حالت سن کر انہیں فریبی، دھوکہ باز یا جعلساز نہ سمجھتا ہو بلکہ ہر مسلمان کے بارے میں صرف اور صرف اچھا اور نیک گمان رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۷):۔ لوگوں کی راز داری رکھنے کا مکمل طور پر پابند ہو۔ لوگوں کو ایک دوسرے کی باتیں بتا کر کسی مسلمان کو دوسرے سے لڑانے یا اس کی نگاہ میں گرانے والا نہ ہو۔

شرط نمبر (۱۸):۔ جو عملیات سیکھے ان کی افادیت وتاثیر پر پختہ یقین رکھتا ہو۔

شرط نمبر (۱۹):۔ ثابت قدم اور پختہ مزاج ہو۔ جلد باز، بے صبرا اور متلون مزاج نہ ہو۔ کیونکہ عملیات کو شروع کرنا تو ہر ایک کا اپنا اختیار ہے۔ لیکن اسے چھوڑنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصہ دم جھاڑا کر کے اکتا جائے اور عملیات کی لائن چھوڑ دے یا کچھ عرصہ عملیات ووظائف پابندی سے کرے، پھر اپنی حفاظت کے لئے روزمرہ کے وظائف میں کمی کوتاہی شروع کر دے۔ اس طرزِ عمل سے جو نقصان ہوگا اس کی تلافی وہ خود کر سکے گا اور نہ ہی کوئی اور کر سکے گا۔

شرط نمبر (۲۰):۔عملیات کا کام صرف اور صرف رضائے خداوندی کے حصول،

عوام کی خدمت اور آخرت میں اس کا اجر وثواب پانے کے لئے کرنا چاہتا ہو۔ لوگوں سے مال بٹورنے اور دنیا بنانے کیلئے نہ کرنا چاہتا ہو۔ اگر نیت شروع ہی میں فاسد ہوگی تو اتنی ڈھیروں تلاوت کا نہ اسے ثواب ملے گا، نہ ہی اس کی برکات روحانی میدان میں اس کے کام آئیں گی۔

ریاضت اور چلہ کشی

عملیات کا سب سے اہم اور بنیادی ستون ریاضت اور چلہ کشی ہے۔ اسے عملیات کی دنیا میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور بنیاد جتنی مضبوط ہو اسپر کھڑی ہونے والی عمارت اتنی مضبوط ہوتی ہے۔ اور بنیاد کمزور ہو تو اسپر کوئی بڑی یا مضبوط عمارت اول تو کھڑی ہی نہیں ہوسکتی اور اگر کھینچ تان کر کھڑی کر بھی دی جائے تو زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔

آپ نے جتنی بڑی اور مضبوط عمارت بنانا ہوتی ہے، اتنی مضبوط اور گہری بنیاد رکھتے ہیں اور اگر عمارت چھوٹی ہو تو اس کیلئے بڑی عمارت جتنی گہری اور چوڑی بنیاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عملیات کی دنیا میں بھی ریاضت شروع کرنے سے پہلے دیکھ لیں کہ اس ریاضت کی بنیاد پر عملیات کی کتنی بڑی عمارت آپ کھڑی کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اپنی ذات کی حد تک جنات یا جادو کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یا اپنی فیملی کی حد تک اس کا دفاع اور تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو لمبی چوڑی ریاضت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ لوگوں کا علاج معالجہ کرنا چاہتے ہیں اور روحانیت کو مستقل مشغلۂ زندگی کے طور پر اپنانا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مضبوط بنیاد کی شدید ضرورت ہے۔

دوسرے زاویے سے اس بات کو یوں سمجھ لیں کہ جتنے بڑے دشمن سے آپ کا پالا پڑنے والا ہے، اتنا ہی مضبوط مورچہ آپ کے لئے ضروری ہے۔ عام بدمعاش

کے مقابلے کے لئے یا اس کے حملے اور شر سے بچنے کے لئے آدمی گھر میں بھی پناہ لے لیتا ہے۔ لیکن دشمن فوج سے بچنے کے لئے (جو راکٹ، بم یا کسی بھی بڑے ہتھیار سے حملہ کرسکتی ہے) آپ کو کنکریٹ بنکر میں پناہ لینا پڑے گی۔ وگرنہ دشمن آپ کا سرمہ بنا ڈالے گا۔

ریاضت کی ضرورت:۔

امید ہے کہ سابقہ گفتگو سے ریاضت کی ضرورت کا آپ کو احساس ہوگیا ہوگا۔ کسی بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے دو چیزوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔(۱) ایک دشمن کے خاتمے کیلئے مطلوبہ اسلحہ (۲) دشمن سے بچنے کے لئے محفوظ پناہ گاہ۔

اگر آپ کے پاس ایسا اور اتنا اسلحہ نہیں جو دشمن کے خاتمے کے لئے ضروری ہے تو مقابلے کا خیال جھٹک دیں۔ اور اگر آپ خود محفوظ نہیں تو آپ نے دشمن کا کیا خاتمہ کرنا، اس پہلے وہی آپ کا بھرکس نکال دے گا۔

عملیات کی ریاضت میں جو آیات آپ کو پڑھائی جاتی ہیں، روحانی طور پر یہ آپ کو دونوں طرح کا بیک وقت فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یہی آیات اور دعائیں آپ کا اسلحہ بھی ہیں اور یہی آپ کا مورچہ، بنکر اور قلعہ بھی!!

یہ عملیات آپ کی وہ بکتر بند گاڑی یا وہ ٹینک ہے جس سے آپ دشمن پر نہایت طاقتور گولے برسا کر اس کے مورچوں کو اکھاڑ سکتے ہیں، اس کی بستیوں کو تاراج کرسکتے ہیں، اس کی فوج کے کشتوں کے پشتے لگا سکتے ہیں اور خود اتنا محفوظ ہے کہ دشمن کی طرف سے آنے والا ہر راکٹ، گولہ وغیرہ آپ کو ضرر پہنچانے کی حسرت لئے آپ کی بکتر بند گاڑی یا ٹینک تک آتا ہے تو اس سے ٹکرا کر خود تو پاش پاش ہوجاتا ہے لیکن آپ کو یا آپ کے ٹینک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ریاضت کی شرائط:۔

(۱)**خلوص**: ریاضت میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ آپ ثابت قدمی اور خلوص

سے پڑھائی جاری رکھیں۔ہدف اور مقصد اللہ کی رضا جوئی اور مخلوقِ خدا کی خدمت ہو۔

(۲)**وقت کی پابندی:** جس وقت پہلے دن چلہ شروع کریں آخر تک اس وقت کی مکمل پابندی کریں۔ وظائف کے موکلین وقت کے پابند ہوتے ہیں ۔ ایک دوروز جب آپ وظیفہ پڑھتے ہیں تو وہ مقررہ وقت پر پابندی سے آنا شروع کردیتے ہیں۔اور جب آپ پابندی نہیں کرتے تو انہیں شدید ناگواری ہوتی ہے ۔اور اگر باربار وقت کی پابندی توڑیں گے تو یہ ناراضگی غصے میں بھی بدل سکتی ہے جوفائدے کی بجائے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔

(۳)**جگہ کی پابندی :** جس جگہ پہلے دن عمل شروع کریں ، آخری دن تک اسی جگہ عمل کریں ۔آپ کے موکلات روزانہ اس جگہ آنے کے عادی ہوجاتے ہیں ۔ جگہ بدلنا انہیں مشکل میں ڈالنا ہے جوفائدے کا باعث تو بننے سے رہا۔

فری سٹائل چلہ:۔

بعض حضرات چاہتے ہیں کہ چلہ کشی چلتے پھرتے مکمل کرلیں ۔نہ وقت کی پابندی کرنا پڑے ، نہ جگہ کی ! ہم سے بھی بعض حضرات ضروری سفر کا بہانہ کرکے اجازت لیتے ہیں۔ہم اجازت تو دے دیتے ہیں ۔ کیونکہ جس کام کوشریعت نے حرام نہیں کیا ہم اس سے کس طرح منع کرسکتے ہیں۔لیکن ان کو بتلا بھی دیتے ہیں کہ اس طرح کا فری سٹائل چلہ آپ کوزیادہ کام نہیں آئے گا۔

عاملین کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ چلہ اور ریاضت شروع کرنے سے پہلے اپنی ضروریات اور مجبوریوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیں۔اور جب شروع کریں تو پھر وقت اور جگہ کی پوری پابندی کریں۔

جگہ کا متبادل:۔

ایسے حضرات کی ضرورت کوسامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ اپنا

ایک خاص مصلی یا رومال بچھا کر اس پر چلہ کیا کریں۔ تا کہ اگر آپ کو سفر کرنا پڑے تو یہ مصلّٰی یا رومال آپ ساتھ لے جائیں۔ اس طرح یہ جگہ کا متبادل بن جائے گا۔

لیکن اتنا تو آپ بھی مانتے ہوں گے کہ یہ محض ایک حیلہ ہے وگرنہ جگہ جگہ ہوتی ہے اور رومال رومال ہوتا ہے۔

(۴)**تصور کی پختگی :** چلہ کشی کی چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری پڑھائی کے دوران توجہ اپنے عمل اور وظیفے پر ہو۔ خیالات کو دائیں بائیں بھٹکنے سے حتی الامکان بچائیں۔ خیالات کو مجتمع رکھنا چلہ کشی کا بنیادی اصول ہے۔ جتنا تصور پختہ اور دھیان وظیفے پر ہوگا اتنی اس کی زیادہ روحانیت حاصل ہوگی۔ اور جتنا تصور کمزور ہوگا اور دھیان منتشر ہوگا اتنا چلہ کمزور ہوتا جائے گا۔

(۵)**تصورشیخ :** صوفیائے کرام کے ہاں اسی جمعیتِ خاطر کی پختگی کے لئے تصورِ شیخ کی طویل مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ اگر آپ دیکھیں کہ وظیفے پر تھوڑی دیر پختہ توجہ دینے اور تصور کو مجتمع کرنے کے باوجود بار بار ذھن منتشر ہو جاتا ہے اور خیالات دائیں بائیں بھٹکنے لگتے ہیں تو اپنے شیخ کا (جس کی اجازت سے آپ عمل کر رہے ہیں) پختہ تصور شروع کر دیں کہ میں ان کے سامنے بیٹھ کر یہ وظیفہ ان کی نگرانی میں کر رہا ہوں۔

اس تصور سے ایک طرف آپ دھیان بٹنے کے نقصان سے بچ جائیں گے اور دوسری طرف استاذ اور شیخ کا دوھرا فیضان بھی آپ کو حاصل ہوگا۔ کیونکہ عملیات اور روحانیات کی دنیا تو قائم ہی نسبت کی بنیادوں پر ہے۔ تصورِ شیخ سے آپ کی نسبت مزید مضبوط ہوگی۔

(٦)**وحدتِ وظیفہ :** ایک وقت میں صرف ایک وظیفہ کریں۔ دو وظیفے کرنے سے دونوں پر محنت ضائع جائے گی۔

(۷)**علاج سے اجتناب :** جس آیت یا سورت کا وظیفہ کر رہے ہیں، اس کا دم تب تک نہ کریں جب تک اس کا وظیفہ مکمل نہ ہو جائے اور استاذ سے دم کرنے کی

اجازت نہ مل جائے۔ دورانِ وظیفہ اگر اسی عمل سے دم کرنا شروع کر دیا تو آپ روزانہ حاصل ہونے والی قوت کو خود اپنے ہی ہاتھوں ختم کرتے جائیں گے۔

ایک ٹینکی کو بھرنے کیلیئے جب آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس کے اوپر آنے والا نلکہ کھول دیں تا کہ پانی آئے اور ٹینکی بھر جائے۔ اب یہ مشورہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی کہ جب تک ٹینکی بھر نہ جائے تب تک نیچے سے اس کی ٹونٹی نہ کھولئے گا۔ کیونکہ اتنی عقل خود آپ میں بھی موجود ہے کہ ٹینکی بھرے گی تب ہی جب نیچے سے اس کی ٹونٹی بند رہے گی۔

(۸) نئے اور پاک کپڑے: وظیفہ کرنے کے لئے روزانہ صاف کپڑے پہنیں جو شرعی طہارت کے معیار پر بھی پورے اترتے ہوں اور میل کچیل یا بدبو سے بھی پاک ہوں۔

اس میں بہتر تو یہ ہے کہ چلے کا جوڑا الگ رکھ لیں۔ وہ جوڑا عمل شروع کرتے وقت پہن لیا کریں اور ختم کرتے ہی اتار دیا کریں۔ اور ہر دو تین دن کے بعد دھو لیا کریں۔

(۹) خوشبو: وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر اچھی طرح سے کوئی زمنی خوشبو لگایا کریں۔ سپرے والے مغربی سینٹ نہ لگائیں۔ اکثر علماء نے الکوحل کی وجہ سے انہیں نجس قرار دیا ہے۔

(۱۰) قبلہ روئی: ہر وظیفہ قبلہ رو ہو کر پڑھیں۔ یہ تلاوت کے بنیادی آداب میں سے ہے۔

(۱۱) خاموشی: وظیفے اور چلے کا وقت اور جگہ متعین کرتے وقت تسلی کر لیں کہ اس جگہ جب میں وظیفہ کیا کروں گا تو کسی قسم کا شور و غل اور بات چیت کی آوازیں نہیں آئیں گی۔ بیرونی شور و غل بھی وظیفے کی تاثیر میں مخل ہوتا ہے۔

(۱۲) تنہائی: یہ تو بہت ضروری ہے کہ جس کمرے میں آپ وظیفہ کر رہے ہیں، وہاں دورانِ ریاضت کوئی اور فرد نہ آئے۔ لیکن اس سے بھی بہتر اور چلے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ چلہ پورا ہونے تک آپ کے علاوہ اس کمرے میں کوئی نہ آئے۔

(۱۳) **راز داری :** کوشش کریں کہ آپ کی چلہ کشی کا کسی اور کو پتہ نہ ہو۔ یا کم سے کم لوگوں (مثلاً گھر والوں) کو پتہ ہو۔ چلہ کشی کی حد تک تو بعض دفعہ دوسروں کو معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن حتی الامکان یہ کوشش ضرور کریں کہ چلے کا عمل کسی کو نہ بتلائیں کہ کس چیز کا چلہ کر رہا ہوں؟

(۱۴) **قلت طعام :** بہتر ہے کہ چلے کے دوران روزے رکھیں۔ اگر پورا چلہ نہیں تو جتنے روزے رکھ سکیں، اتنے ضرور رکھیں۔ متقدمین کے یہاں روزہ اور اعتکاف چلے کی بنیادی شرائط تھیں۔ آج کل چونکہ ہمتیں جواب دے گئی ہیں اور صحتیں کمزور پڑ چکی ہیں، اس لئے اسے شرط کا درجہ نہیں دیتے۔ لیکن یہ گذارش ضرور کرتے ہیں کہ حتی الامکان روزے ضرور رکھیں۔ جہاں ہمت جواب دے جائے روزہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ روزہ نفلی ہے۔ فرض نہیں کہ پابندی ضروری ہو۔

اور روزے کے علاوہ اس عرصہ میں حتی المقدور غذا کم سے کم استعمال کریں تاکہ خوراک کی وجہ سے غنودگی، نیند، بار بار بیت الخلاء جانے کی ضرورت اور طبیعت کا بوجھل پن وظیفے میں رکاوٹ نہ بنے۔

انسان جتنا خوراک کم کرتا جاتا ہے اتنا فرشتوں سے قریب ہوتا جاتا ہے اور اس کی روحانیت مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے روزہ فرض قرار دیتے وقت فرمایا کہ یہ ہم نے تم میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے فرض کیا ہے (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)۔

(۱۵) **قلت منام :** چلے کے دوران زیادہ نیند سے بھی گریز کریں۔ حتی الامکان جاگنے اور نوافل واذکار اور درود شریف میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ جسقدر ہو سکے نمازِ تہجد اور دیگر صبح وشام کی نفل نمازوں کا اہتمام کریں۔

(۱۶) **قلت کلام :** گفتگو یوں بھی کم سے کم کرنی چاہئے، لیکن چلے کے دنوں تو عام معمول سے ہٹ کر اپنے آپ پر جبر کر کے گفتگو سے بچنا ہے۔ سننے سے بھی اور کرنے

سے بھی ! اور خود کو گفتگو کی بجائے اذکار میں مشغول رکھنا ہے۔فون بھی صرف ضروری لوگوں کے سنیں۔

(۱۷) **قلتِ اختلاط مع الانام :** دورانِ ریاضت لوگوں سے میل ملاقات تو بالکل محدود کر دیں۔ بہت ضروری ملنا ہو تو کسی سے مل لیں۔ وگرنہ خلوت میں یا مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اذکار میں مشغول رہیں۔

طلبہ یا اساتذہ اپنی تعلیمی مصروفیات بدستور جاری رکھیں۔ پڑھنے پڑھانے کے بعد دیگر گپ شپ سے گریز کریں۔اخبار، ریڈیو، ٹی وی سے بھی گریز کریں۔

قلت کے یہ چاروں اصول بنیادی طور پر تصوف کے اصول ہیں اور روحانیت چونکہ تصوف ہی کا ایک ذیلی اور کمزور سا حصہ ہے اس لئے اسمیں بھی انہیں ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱۸)**غسل یا وضوء:** اول تو کوشش کریں کہ ہر روز وظیفہ شروع کرنے سے پہلے تازہ غسل کریں۔اگر موسم، صحت یا کسی اور وجہ سے روزانہ غسل نہ کر سکیں تو وظیفہ کا آغاز غسل سے کریں پھر روزانہ تازہ وضوء کر کے بیٹھیں۔

(۱۹)**پرہیز جلالی :** کسی بھی قسم کے جانور سے استفادہ کرنے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔گوشت، انڈا، مچھلی، دودھ، دہی، مکھن، دیسی گھی کھانے، چمڑے کے ڈول سے کنویں سے پانی نکالنے، چمڑے کے جوتے، موزے، دستانے پہننے سے بچنے کو جلالی پرہیز کہتے ہیں۔ اس میں صرف جو کی روٹی کھانا تجویز کیا جاتا ہے کیونکہ جو وہ واحد خوراک ہے جس کو گھن نہیں لگتا۔ (گندم کے آٹے میں امکان ہوتا ہے کہ اس میں گھن بھی پس کر شامل نہ ہو گیا ہو اور گھن تو حیوان ہوتا ہے) اس کے ساتھ کالے چنے اچھی طرح صاف کر کے پکائیں یا چائے کا قہوہ استعمال کریں۔لیکن آج کل ہمتیں کمزور ہیں اس لئے ہم یہ شرط عائد نہیں کرتے۔

(۲۰) **پرہیز جمالی :** شادی شدہ لوگوں کا وظیفۂ زوجیت سے اجتناب کرنا جمالی

پرہیز کہلاتا ہے۔بہتر یہی ہے کہ اسپر مکمل عملدر آمد ہو جائے۔ وگرنہ زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ریاضتِ اعمال کا طریق کار و ہدایات

یہاں ہم صرف ان عملیات کی ریاضت کا طریق کار لکھیں گے جن کی ریاضت سحر اور آسیب کا علاج کرنے کیلئے ضروری ہے۔اور جن اعمال کی ریاضت کرائے بغیر ہم کسی کو سحر یا آسیب کے مریض کو دم کرنے اور اس کا علاج کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔اس کے علاوہ چند اعمال کی ریاضت کا طریق کار اپنے اپنے مقام پر الگ سے بھی آئے گا، اور مختلف دعاؤں یا اسمائے حسنیٰ کی چلہ کشی کا عمومی ضابطہ بھی الگ سے اپنے مقام پر آئے گا۔

(۱)منزل کی ریاضت :۔

سب سے پہلے ہم منزل کا چلہ کرواتے ہیں۔اس میں عام لوگوں کو (۱) صرف اپنی ذاتی حفاظت کیلئے مختصر سا طریقہ بتلایا جاتا ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے روزانہ صبح تین بار اور شام کو سات بار منزل پڑھ لیا کریں۔(۲) اور اگر اپنے گھر بار، بیوی بچوں اور فیملی کے افراد کا بھی علاج کرنا چاہیں (لیکن لوگوں کو دم کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں) تو صبح سات بار اور شام کو گیارہ بار منزل پڑھ لیا کریں۔ان حضرات کا چلہ اکتالیس دن کے بعد مکمل ہو جاتا ہے۔

لیکن جن لوگوں نے باقاعدہ عامل بن کر لوگوں کا علاج معالجہ کرنا ہو، ان کیلئے اتنی مقدار کافی نہیں۔ان کے چلے میں دو طرح کا اضافہ ضروری ہے۔(۱) مقدار کا (۲)وقت کا۔ عاملین کی ریاضت یہ ہے کہ وہ نوچندی جمعرات سے گیارہ بار صبح اور اکیس بار شام منزل پڑھنا شروع کریں اور اکتالیس دن تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔پھر اگلے ہی دن (اور ظاہر ہے کہ بیالیسواں دن نوچندی جمعرات کا بالکل نہیں ہوگا) سے ترتیب الٹ کر صبح (۲۱) بار اور شام کو (۱۱) بار پڑھنا شروع کر دیں اور اس ترتیب سے

(۴۱) دن پورے کریں۔

اس طرح عاملین منزل کا چلہ بیاسی (۸۲) دن تک روزانہ بتیس (۳۲) بار پڑھ کر مکمل کریں گے۔

چلے کے بعد معمول:۔

چلہ (بیاسی دن) مکمل ہونے کے بعد تین تین بار صبح وشام منزل پابندی سے پڑھتے رہیں۔اور اگلے چلے کیلئے نوچندی جمعرات کا انتظار کریں۔

آیۃ الکرسی کا چلہ:۔

دوسرا چلہ آیت الکرسی کا ہے۔عام آدمی کو اگر (۱) ذاتی ضرورت کے لئے کروایا جائے تو صبح (۴۱) باراور شام (۷۲) باراور اگر (۲) گھر بار اور فیملی کے دفاع کے لئے کرنا چاہتا ہو تو صبح (۷۲) باراور شام (۱۰۰) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے۔اور وہ بھی صرف اکتالیس دن کا۔لیکن عاملین کو نوچندی جمعرات سے صبح تین سو تیرہ (۳۱۳) باراور شام سات سو (۷۰۰) بار اکتالیس دن تک اور بیالیسویں دن سے ترتیب الٹ کر صبح سات سو اور شام تین سو تیرہ بار پڑھوائی جاتی ہے۔

معمول: بیاسی دن کا چلہ مکمل ہونے کے بعد صبح وشام (۷۲) بار تب تک جاری رکھیں جب تک اگلا چلہ شروع نہیں ہو جاتا۔جس دن سے اگلا چلہ شروع کریں اس دن سے صبح وشام (۲۱) بار پڑھنا کافی ہے۔

معوذتین کا چلہ:۔

پھر اگلی نوچندی جمعرات آنے پر تیسرا چلہ شروع کریں۔یہ چلہ معوذتین کا ہوگا۔

(۱) کوئی شخص اپنے ذاتی دفاع کے لئے پڑھنا چاہے تو اکتالیس دن صبح (۷۲) بار اور شام (۱۰۰) باراور (۲) اگر فیملی کو جادو سے بچانے کیلئے کرنا چاہے تو اسے اکتالیس دن صبح (۱۰۰) باراور شام (۳۱۳) بار کا چلہ کرایا جاتا ہے جو اس کی ضرورت کیلئے کافی ہے۔

عاملین کو پہلے اکتالیس دن صبح (۳۱۳) بار اور شام سات سو (۷۰۰) بار اور بیالیسویں دن سے ترتیب بدل کر صبح (۷۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار چلہ کرایا جاتا ہے۔

معمول : پھر روزمرہ کا معمول صبح (۴۱) بار شام (۷۲) بار۔

سحر و آسیب کے لئے تین چلے کافی ہیں:۔

بنیادی طور پر آسیب اور سحر کا علاج کرنے کیلئے یہ تین چلے بہت کافی ہیں۔ لیکن عملیات میں تنوع اور ورائٹی لانے کے لئے ہم چند چلے اور بھی کراتے ہیں۔ جن میں سے دو تین کا ہم یہاں تذکرہ کر رہے ہیں۔

سورۃ المزمل کا چلہ:۔

عام آدمی کو رزق کی کشادگی کیلئے یا جادو کے ذریعے رزق کی بندش کی گئی ہو تو اس سے بچنے کے لئے صبح اکیس (۲۱) بار اور شام بیس (۲۰) بار کا چلہ کراتے ہیں پھر اکتالیس دن کے بعد روزانہ گیارہ بار پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

عاملین کو بندش والے جادو کا توڑ کرنے اور بعض اہم مسائل میں بندش کرنے (مثلاً خواتین کے بعض مسائل میں خون کی بندش کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے) کے لئے سورۃ المزمل کا چلہ بھی کراتے ہیں اور عامل کو اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بعض کام اسی سے حل ہوتے ہیں۔

عاملین کیلئے پہلے اکتالیس روز صبح اکتالیس (۴۱) بار اور شام بہتر (۷۲) بار جبکہ بیالیسویں دن سے صبح بہتر بار اور شام اکتالیس بار چلہ کرایا جاتا ہے۔

معمول : پھر روزانہ کا وظیفہ گیارہ بار۔

آیتِ قطب کا چلہ:۔

یہ آیت سحر اور آسیب دونوں کے علاج میں نہایت مؤثر اور عامل کا مضبوط ترین

ہتھیار ہے۔ اس لئے ہم شاگردوں کو اس کا بھی چلہ کرواتے ہیں اور ہر عامل کو اس کا مشورہ دیتے ہیں۔ عام لوگوں کو اس کا چلہ نہیں کرایا جاتا۔

عاملین کے لئے اس کا چلہ یہ ہے کہ پہلے اکتالیس دن صبح سو(۱۰۰) بار اور شام (۳۱۳) بار اور اگلے اکتالیس دن صبح (۱۰۰) بار اور شام (۴۱) بار پڑھیں۔ اس میں دوسرے چلے میں مقدار کی تخفیف کر دی جاتی ہے۔

معمول: اس کے بعد گیارہ بار صبح وشام کا معمول رکھیں۔

چہل کاف کا پہلا چلہ:۔

چہل کاف کا عمل سحر وآسیب کا سرتاج عمل ہے۔ اس کی ہمارے پاس دو طرح سے اجازت ہے۔ اور یہ سب سے مختصر عمل ہے۔ اس کا پہلا چلہ سابقہ چلوں سے تو بہت مختصر ہے لیکن دوسرے چلے سے ذرا لمبا ہے۔ اس کی اجازت ہمیں حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے کے مختلف طرق سے ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف رات کو (۱) پہلے ایک سو(۱۰۰) بار درودِ ابراہیمی پڑھیں۔ (۲) پھر ایک سو بار: **اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ** پڑھیں۔ (۳) پھر اکتالیس بار چہل کاف پڑھیں (۴) پھر دوبارہ اوپر مذکورہ استغفار ایک سو بار پڑھیں (۵) اور آخر میں (۱۰۰) بار درودِ ابراہیمی پڑھیں۔

چہل کاف کا دوسرا وظیفہ:۔

اس کی ریاضت کا طریقہ بہت آسان اور مختصر ہے اور تاثیر بھی اعلیٰ ہے۔ نوچندی جمعرات کو تازہ غسل کرکے دو رکعت نفل **قضائے حاجت وتحیۃ الوضوء وتحیۃ المسجد** ادا کریں۔

(۱) اول وآخر دس دس بار (کوئی بھی) درود شریف پڑھیں۔ (۲) اور درمیان میں گیارہ سو چار (۱۱۰۴) دفعہ چہل کاف پڑھ لیں۔ آپ ایک ہی رات میں چہل کاف کے عامل بن جائیں گے۔

اگر اتنی مقدار ایک رات میں نہیں پڑھ سکتے تو مساوی طور پر تقسیم کر کے ایک سے زائد راتوں میں بھی اسے پورا کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس صورت میں جگہ اور وقت کا مکمل خیال رکھیں ۔ اور کوشش یہی کریں کہ ایک یا دو دن میں مکمل کر لیں ۔

چہل کاف کی شرائط :۔

(۱) چہل کاف کے وظیفے کے دوران روزانہ پورے بدن پر تیل کی مالش ضرور کریں وگرنہ اکتالیس دن میں بدن میں بہت خشکی پیدا ہو جائے گی ۔

(۲) وظیفے کے دوران بھی اور دن بھر بھی ہر وقت خوشبو لگا کر رکھیں ۔

(۳) تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی پیتے رہیں ۔

معمول : چلہ مکمل ہونے کے بعد روزانہ صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھ لیا کریں ۔

نوٹ : چہل کاف کے فوائد اور مختلف ضروریاتِ زندگی میں اس کے پڑھنے کے طریقے ہم نے تفصیل سے جامع الوظائف میں دیئے ہیں ۔ چلہ کرنے کے بعد اس کتاب سے استفادہ کر کے (یا بیاض محمدی کا مطالعہ کر کے) استعمال میں لائیں ۔

معمول کی ضرورت :۔

کسی بھی آیت یا دعاء کا چلہ مکمل کرنے کے بعد اس کا معمول برقرار رکھنا اس عمل کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے ۔ اگر آپ نے اس کا معمول چھوڑ دیا تو آپ کی ساری محنت اکارت چلی جائے گی اور عمل باطل ہو جائے گا ۔

اگر سفر یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے معمول میں کبھی ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن اسے ضرور پورا کر لیں ۔ مہینے میں ایک آدھ بار ایسا ہونے سے عمل میں زیادہ خلل نہیں آتا ۔ لیکن اگر مہینے میں تین چار بار ایسا ہونے لگے تو عمل کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔

وظیفہ کے بعد حصار کرنے کا طریقہ :۔

روزانہ جب مقررہ وظیفہ پڑھ کر فارغ ہوں تو (۱) سب سے پہلے دونوں ہاتھوں پر

دم کرکے ہاتھ پورے بدن پر پھیریں (۲) پھر تیل اور پانی کی بوتل پر دم کریں (تیل اور پانی ہر چلے میں اپنے سامنے ضرور رکھیں)۔(۳) پھر شہادت کی انگلی پر دم کرکے تین بار اپنے سر کے ارد گرد گھما کر کہیں کہ میں نے سر سے پاؤں تک اپنے جسم کے انگ انگ، جوڑ جوڑ، بال بال کا سخت ترین دفاع اور حصار کردیا۔ان آیات کی برکت سے اب کوئی آسیب یا سحر مجھے پریشان نہیں کرسکے گا۔(۴) اس کے بعد دوبارہ شہادت کی انگلی پر دم کرکے اپنے گھر کی چاردیواری کا تصور کرکے یوں انگلی گھمائیں جیسے گھر کے گرد گھمارہے ہوں ۔اور یوں کہیں کہ میں نے اپنے گھر کی چاردیواری اور گھر کے تمام افراد کا اللہ کے فضل سے سخت ترین حصار کردیا۔ دنیا کا کوئی آسیب یا سحران پر مسلط نہیں ہوسکے گا۔ (۵)اور بہتر ہوگا کہ ایک بار اور شہادت کی انگلی پر دم کرکے علمائے حقہ،مختلف دینی حلقوں اور تنظیموں کے اہل کاروں اور اسلامی دنیا کے زعماء (سربراہانِ مملکت، سیاسی لیڈرز، فوجی قیادت وغیرہ) کی نیت کرکے ان کا حصار بھی کردیں کہ کفار اور اسلام دشمن قوتیں سحر کے ذریعے ان لوگوں کو مفلوج نہ کرسکیں ۔(آجکل بین الاقوامی سطح پر اسلامی دنیا کے خلاف جو مختلف کارروائیاں ہورہی ہیں، ان میں ایک عنصر جادو کا بھی چل رہا ہے۔حتیٰ کہ کھلاڑیوں اور ٹیموں پر بھی جادو کیا جاتا ہے تاکہ وہ میچ میں ہار جائیں)

دم شدہ تیل پانی کا استعمال:۔

ریاضت کے دوران جس تیل اور پانی پر آپ روزانہ دم کریں گے اسے ختم کبھی بھی نہ ہونے دیں تاکہ ریاضت کے اختتام پر آپ کے پاس تیار ہونے والا پانی اور تیل نہایت طاقتور ہتھیار بن کر آپ کے پاس موجود ہو۔اگر ختم ہوگیا تو اگلے دن نئے پانی پر جو دم ہوگا وہ صرف ایک بار کا دم ہوگا اور پچھلے بیس پچیس دن کے دم کی برکات سے آپ ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اور اس تیل اور پانی کو آپ خود روزانہ استعمال میں لائیں۔تیل سے سر کی مالش تو

روزانہ کریں ۔ اور کبھی کبھار پورے بدن کی یا بدن کے بعض حصوں کی مالش بھی کرلیا کریں۔ یہ تیل آپ کے دفاع اور حصار کو مزید مضبوط کرے گا۔اس لئے جس قدر ممکن ہو اس کا بدن پر استعمال یقینی بنائیں ۔ پانی میں سے روزانہ دس بارہ دفعہ پئیں بھی اور نہاتے وقت ایک گلاس دم شدہ پانی بالٹی یا ٹب میں ڈال کر اس سے غسل بھی کریں ۔ اس طرح پانی کی بوتل روزانہ آدھی سے زیادہ استعمال کرکے اسے پھر تازہ پانی سے بھر لیں ۔ پانی بھی تازہ ہوتا رہے گا اور اس کے استعمال سے آپ کا حصار بھی مضبوط ہوتا رہے گا۔

مریضوں کو تیل پانی کب دیں؟

اگر عامل اپنے علاقے کی علمی شخصیت ہو یا اسے دینی اعتبار سے مرجع خلائق ہونیکی حیثیت حاصل ہو اور لوگ اس سے دم وغیرہ کا تقاضا کرتے ہوں تو تین چلے (منزل ، آیۃ الکرسی اور معوذتین) پورے ہونے تک کسی کو دم تو بالکل نہ کریں البتہ منزل کا چلہ پورا کرلینے کے بعد لوگوں کو تیل اور پانی دے سکتے ہیں کہ وہ مالش، غسل اور پینے میں استعمال کریں۔

چلے میں عمل کی تعداد کی پابندی:۔

آیات یا اسماء کی ریاضت کیلئے مخصوص تعداد میں روزانہ وظیفہ کرنا ہوتا ہے ۔اس تعداد میں کمی بھی نقصان دہ ہے اور اضافہ بھی خلل کا باعث بنتا ہے ۔ اس لئے نہایت چاق وچوبند ہوکر ریاضت کریں اور عمل کی تعداد میں کمی بیشی بالکل نہ ہونے دیں۔

تلفظ کی غلطی کا نقصان:۔

بعض عملیات میں تلفظ کی غلطی بہت بڑے نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔ اکثر عملیات میں زیادہ نقصان تو نہیں ہوتا لیکن اس سے کمی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے عمل کرنے سے پہلے کسی قاری سے اپنا تلفظ ٹھیک کرلیں اور پڑھتے وقت تلفظ کا پورا خیال رکھیں۔



باب (۲)

نقشہ اسمائے حسنیٰ

اَللّٰهُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ
۶۶	۲۹۸	۲۵۹	۹۰	۱۷۰	۱۳۱
اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ
۱۳۶	۱۴۵	۹۴	۲۰۶	۶۶۲	۷۳۱
اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ
۲۱۳	۳۳۶	۱۲۸۱	۳۰۶	۱۴	۳۰۸
اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ
۴۸۹	۱۵۰	۹۰۳	۷۲	۱۴۸۱	۳۵۱
اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ
۱۱۷	۷۷۰	۱۸۰	۳۰۲	۶۸	۱۰۴
اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
۱۲۹	۸۱۲	۸۸	۱۰۲۰	۱۲۸۶	۵۲۶
اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ	اَلْجَلِيْلُ
۱۱۰	۲۳۲	۹۹۸	۵۵۰	۸۰	۷۳

اَلْکَرِیْمُ ۲۷۰	اَلرَّقِیْبُ ۳۱۲	اَلْمُجِیْبُ ۵۵	اَلْوَاسِعُ ۱۳۷	اَلْحَکِیْمُ ۷۸	اَلْوَدُوْدُ ۲۰
اَلْمَجِیْدُ ۵۷	اَلْبَاعِثُ ۷۳	اَلشَّهِیْدُ ۳۱۹	اَلْحَقُّ ۱۰۸	اَلْوَکِیْلُ ۶۶	اَلْقَوِیُّ ۱۱۶
اَلْمَتِیْنُ ۵۰۰	اَلْوَلِیُّ ۴۶	اَلْحَمِیْدُ ۶۲	اَلْمُحْصِی ۱۴۸	اَلْمُبْدِئُ ۵۶	اَلْمُعِیْدُ ۱۲۴
اَلْمُحْیِی ۶۸	اَلْمُمِیْتُ ۴۹۰	اَلْحَیُّ ۱۸	اَلْقَیُّوْمُ ۱۵۶	اَلْوَاجِدُ ۱۴	اَلْمَاجِدُ ۴۸
اَلْوَاحِدُ ۱۹	اَلصَّمَدُ ۱۳۴	اَلْقَادِرُ ۳۰۵	اَلْمُقْتَدِرُ ۷۴۴	اَلْمُقَدِّمُ ۱۸۴	اَلْمُؤَخِّرُ ۸۴۶
اَلْاَوَّلُ ۳۷	اَلْاٰخِرُ ۸۰۱	اَلظَّاهِرُ ۱۱۰۶	اَلْبَاطِنُ ۶۲	اَلْوَالِی ۴۷	اَلْمُتَعَالِی ۵۵۱
اَلْبَرُّ ۲۰۲	اَلتَّوَّابُ ۴۰۹	اَلْمُنْتَقِمُ ۶۳۰	اَلْعَفُوُّ ۱۵۶	اَلرَّءُوْفُ ۲۸۶	مَالِكُ الْمُلْكِ ۲۱۲
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (۱۱۰۰)	اَلْمُقْسِطُ ۲۰۹	اَلْجَامِعُ ۱۱۲	اَلْغَنِیُّ ۱۰۶۰	اَلْمُغْنِی ۱۱۰۰	اَلْمَانِعُ ۱۶۱
اَلضَّآرُّ ۱۰۰۱	اَلنَّافِعُ ۲۰۱	اَلنُّوْرُ ۲۵۶	اَلْهَادِی ۲۰	اَلْبَدِیْعُ ۸۶	اَلْبَاقِی ۱۱۳
	اَلْوَارِثُ ۷۰۷	اَلرَّشِیْدُ ۵۱۴	اَلصَّبُوْرُ ۲۹۸		

اسمائے حسنٰی (۹۹) ہیں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علمائے اسلام نے قرآنِ حکیم میں سے ان ننانوے ناموں کو امت کے لئے ثابت فرمایا ہے۔

یہ نام بطور اسمائے حسنٰی چونکہ قرآن وسنت سے ثابت ہیں اس لئے جمہور علماء کے نزدیک ان کے ماسوا اپنے پاس سے اللہ پاک کے لئے اسماء تجویز کرنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف اگر قرآن کریم میں بعض افعال منسوب بھی ہیں تو ان افعال کی نسبت کی وجہ سے ان افعال کے اسمِ فاعل کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار نہیں دیا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (البقرۃ) تو فعل یستھزئ چونکہ اللہ پاک کی طرف منسوب ہے اس لئے محض اس نسبت کی وجہ سے اس کا اسمِ فاعل مُسْتَهْزِئٌ کو اللہ تعالیٰ کا اسم قرار دینا درست نہیں۔ اسی طرح دوسرا فعل وَيَمُدُّهُمْ بھی اللہ پاک کی طرف منسوب ہے تو محض اس نسبت کی وجہ سے يَمُدُّ کا اسم فاعل مَادٌّ اللہ تعالیٰ کا اسم نہیں بن سکتا۔ کیونکہ قرآن وسنت میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں مُسْتَهْزِئٌ اور مَادٌّ کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔

اکابرِ امت نے ہمیشہ انہی اسمائے حسنٰی کو بطور اسمائے الٰہی ذکر فرمایا ہے اور انہی کے وِرد کی تلقین فرمائی ہے۔ لیکن صغیر پاک وہند میں علم وعرفان سے تہی دست اور شریعتِ اسلامیہ سے نابلد لوگوں کو جب سے مصنف بننے کا شوق چرایا ہے تب سے جہالت کے عجیب وغریب مناظر سامنے آنے لگے ہیں۔

عملیات کی بعض کتب میں اسمائے حسنٰی یا اسمائے الٰہی کے عنوان سے ایسے ایسے اسماء شامل کئے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر ماتم کرنے اور سر پیٹنے کو جی چاہتا ہے۔ اور حیرت ہوتی ہے کہ لوگ کس دھڑلے اور طمطراق سے اللہ پاک کے لئے اپنے پاس سے کیسے کیسے نام تجویز کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔

ہم یہاں صرف دو کتابوں سے چند اسماء کا حوالہ دینے پر اکتفاء کریں گے۔ جس سے آپ کو حقیقی صورت حال کا اندازہ ہو جائے گا۔

ایک کتاب میں اسمائے الٰہی کے عنوان میں: مُلْهِمْ ، مُتَمِّمْ ، خَادِعْ ، طَبِيْبْ ، مُنْشِي ، مُهْلِكْ ، مُغَيِّرْ ، مُخْرِجْ اور اس طرح کے کئی اور نام ذکر کیے گئے ہیں۔

یہاں ہم دوبارہ عرض کر دیں کہ الہام کرنا اگرچہ اللہ کا فعل ہے مگر اس کی وجہ سے ملهم کو اللہ کا اسم نہیں بنایا جاسکتا، ہر کام کا اتمام اللہ کے دستِ قدرت میں ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ متمم کو اسمِ ربانی قرار دیا جائے، ہلاکت بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر اللہ کا نام مهلك نہیں ہے۔ ہم جمہور امت کا یہ قول پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ محض کسی فعل کے اللہ کی طرف سے منسوب ہونے سے اس کے اسمِ فاعل کو اللہ کا نام نہیں قرار دیا جاسکتا۔ انہی سابقہ اسماء کی طرح مغیر ، طبیب ، مخرج کو بھی سمجھ لیں۔

لیکن ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ مصنف موصوف اللہ کے پاک ناموں میں خادع کو بھی نعوذ باللہ شامل فرمار ہے ہیں۔ جس کے معنی دھوکے باز کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مصنف کی محض جہالت ہے۔ وگرنہ مفہوم معلوم ہوتا تو مصنف اتنی بڑی جسارت کبھی نہ کرتا۔ کیونکہ ہم مصنف کے بارے میں یہ تو مان سکتے ہیں کہ وہ علوم دینیہ اور عربی زبان سے نابلد ہے مگر اس کے مسلمان ہونے میں تو ہمیں کوئی شک نہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جہالت اس سے وہ کام کرا رہی ہے کہ اگر مصنف کو پتہ چل جائے تو خود بھی ساری زندگی اس پر توبہ و استغفار کرتا رہے۔

ایک اور کتاب میں اسمائے حسنٰی کی فہرست میں: مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ ، نَقِیٌّ ، تَقِیٌّ ، وافٍ ، يٰسِيْنٌ ، يٰسٓ ، سُبْحٰنٌ ، مُخْفِي ، بُرْهَانٌ ، اَعْلٰى ، مُعِزٌّ ، مُسْتَبِيْنٌ وغیرہ اسماء کو شمار کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی اسم ، اسمائے حسنٰی میں سے نہیں ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مصنف نے ایک جگہ يٰسِيْنٌ (نون پر دو پیش [illegible]

دوسری جگہ یٰسٓ (مبنی علی الوقف کرکے) الگ الگ لکھا ہے۔ دوسرا لفظ اگرچہ قرآنی حروفِ مقطعات میں سے ہے مگر صریح اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ بعض علماء اور حضرت علی کے قول پر اسے اسمِ ربانی قرار دیا جاسکتا ہے۔

لیکن یٰسِینٌ تو سرے سے بے تکا اور بے معنیٰ لفظ ہے۔ اسے اسمائے حسنیٰ میں شمار کرنا جہالت سے بھی اوپر کا کام ہے پھر یٰسٓ اور یٰسِینٌ کو دو نام بنانے کی کیا تک ہے؟ نیز مُسَبِّبُ الاسباب اور مُخْفِي بھی اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں ہیں۔ ان کا فعل اگرچہ اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر یہ اسمائے صفت اللہ کے اسماء میں سے نہیں ہیں، اسپر گذشتہ صفحات میں گفتگو ہوچکی ہے۔

حیرت تو ہوتی ہے کہ مصنف نے تَقِیٌّ کو بھی اللہ کا نام قرار دیدیا ہے۔ حالانکہ یہ تو صرف اور صرف انسانی وصف ہے۔ اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ انہیں تقی کہا جائے۔ تقی کے معنیٰ گناہ اور معصیت سے بچنے اور اللہ سے ڈرنے والا کے ہیں۔ مصنف نے کس طرح اسے اللہ کا نام قرار دیا ہے، ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

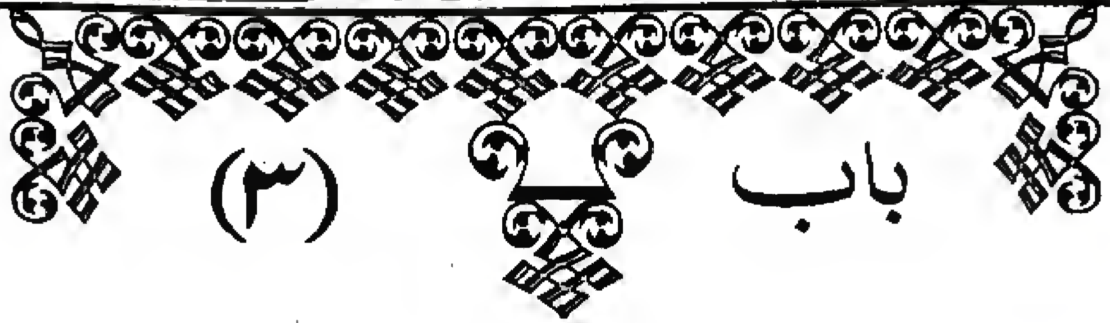
پھر برھان کہاں سے اللہ کا نام آ گیا؟ مُسْتَبِینٌ کو کس بنیاد پر اللہ کا نام قرار دیا گیا ہے؟ یہ بھی ہماری سمجھ سے بہت اونچا ہے۔ اسی طرح اَعْلٰی کو اللہ کے اسماء میں شمار نہیں کیا جاتا، یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے اَعْلٰی و اکبر ہیں۔

اس کتاب کے اسمائے حسنیٰ میں وہاں عقل سر پیٹ کے رہ جاتی ہے جب مصنف صاحب سُبْحٰن اور معیز کو اسمائے حسنیٰ میں شمار فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ کے بارے میں یاد رہے کہ یہ عربی زبان کے ان محدود مصادر میں سے ہے جو (۱) ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں، اکیلے کبھی استعمال ہوتے ہی نہیں (۲) اپنے فعل کے نائب کے طور پر (مفعول مطلق بن کر) آتے ہیں۔ (۳) اور مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے ہمیشہ منصوب ہوکر استعمال ہوتے ہیں، مرفوع یا مجرور حالت میں ان کا عربی زبان میں استعمال سرے سے جائز نہیں۔

یہ حقیقت واضح ہونے کے بعد کیا آپ مان سکتے ہیں کہ ایسا اسم اللہ تعالیٰ کا اسم بن سکتا ہے؟ یہ اور بات ہے کہ سُبْحٰن کا لفظ صرف اللہ پاک کی تقدیس کے اظہار میں استعمال ہوتا ہے لیکن اظہارِ تقدیس کیلئے استعمال ہونا الگ چیز ہے اور اللہ پاک کا نام ہونا الگ چیز ہے۔

اور سب سے زیادہ پریشانی تومعیز کا لفظ دیکھ کر ہوتی ہے کہ بظاہر عربی کا لفظ نظر آنے والا یہ لفظ عربی زبان میں سرے سے مستعمل ہی نہیں ۔ایسے لفظ کو نجانے مصنف نے کیسے اللہ پاک کا نام بنا ڈالا؟

دکھ کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب ایک خاص حلقے کی ترجمان روحانی کتاب شمار ہوتی ہے اور اس طبقے کے پاکستان وہندوستان میں لاکھوں علماء موجود ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے کسی نے آج تک ان میں سے کسی ایک اسم پر نکیر نہیں کی اور سوسال سے چھپنے والی اس کتاب میں کسی قسم کی اصلاح کی کوشش بھی نہیں کی ۔اللہ کرے کہ ان کی اس پر توجہ پڑے اور وہ اس کی اصلاح بھی کر دیں۔



باب (۳)

اسمائے حسنیٰ اور آیات کی زکوٰۃ

اسمائے حسنیٰ کے خواص اور فضائل پر مفصل گفتگو ہم نے جامع الوظائف میں کی ہے۔ ہر اسمِ الٰہی کے وِرد کا طریقہ اور اس کے خصوصی فضائل و فوائد وہاں سے دیکھ لیں۔ یہاں ہم اسمائے ربانی کی زکوٰۃ کا طریقہ آپ کو بتلاتے ہیں۔ اور اسی ضمن میں آیات، قرآنی سورتوں، دعاؤں کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی واضح کر دیں گے۔

اسمائے حسنیٰ کی زکوٰۃ کا پہلا طریقہ:۔

پہلا، مشہور، سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ میں سے جس اسمِ مبارک کی تجلیات سے آپ مستفید ہونا چاہتے ہیں اسے ریاضت کی شرائط (جو پہلے بیان کی جاچکی ہیں) کے مطابق چالیس دن میں سوا لاکھ بار پڑھیں۔ روزانہ کا وِرد تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار کا ہوگا۔ اس کے بعد روزانہ صبح و شام ایک سو بار یا تین سو تیرہ بار کا معمول رکھیں یا اس اسم کے عدد کے موافق معمول رکھیں (آخری طریقہ سب سے اعلیٰ اور جید ہے)۔ انشاء اللہ اس اسم کی برکات آپ کو بھی حاصل ہوں گی اور اس کی برکات کا فیض دم، وظیفہ، اجازت، تعویذ کی صورت میں آپ لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ (زکوٰۃ کبیر):۔

یہ طریقہ اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی دعاؤں یا آیات کے لئے آسان ہے۔ طریقہ

یوں ہے کہ جس اسم یا آیت کا عمل کرنا ہے (۱) پہلے اس کے اعداد نکالیں (۲) پھر اس کے حروف شمار کریں (۳) پھر اعداد کو حروف سے ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہو اتنی تعداد میں روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں۔ یہ عمل زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔ اس کے بعد اسمائے حسنیٰ کو ان کی تعداد کے مطابق یا تین سو تیرہ بار یا سو بار اور آیاتِ قرآنی یا دعاء کو سو بار صبح و شام معمول میں رکھیں۔ عمل قابو میں رہے گا۔

تیسرا طریقہ (زکوٰۃ اکبر):۔

زکوٰۃ کبیر کے اعداد کو مقدارِ حروف سے ضرب دے کر جو عدد حاصل ہو، اس مقدار میں (۴۱) دن تک پڑھنا زکوٰۃ اکبر ہے جو زکوٰۃ کبیر کے مقابلہ میں بدرجہا طاقتور اور نافع ہے۔

چوتھا طریقہ (زکوۃ کبائر):۔

جاہل عاملین نے اکبر سے بڑی زکوۃ کا نام کبائر اس خوش فہمی میں رکھا ہے کہ شاید کبائر کا معنی اکبر سے بھی بڑا ہوگا۔ حالانکہ کبائر، کبیرۃ (مؤنث) کی جمع ہے۔ بڑے گناہوں کو کبیرۃ گناہ کہتے ہیں اور اس کی جمع کبائر آتی ہے۔

ہم نے یہ نام بعینہ اس لئے نقل کیا ہے کہ قارئین عام کتب میں چونکہ یہ نام جا بجا دیکھتے ہیں اس لئے ہم اس جاہلانہ نام ہی کے ذریعے زکوۃ کی اس قسم کا تعارف کرادیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کوئی اور نام دیں تو لوگ یہ سمجھیں کہ ہم نے کبائر اور اکبر الکبائر والی زکوۃ کا طریقہ نہیں بتلایا۔

سو زکوۃِ کبائر کا طریقہ یہ ہے کہ زکوۃِ اکبر کو عمل کے حروف سے دوبارہ ضرب دیدیں اور اس مقدار میں روزانہ پڑھنا شروع کردیں۔ اس عمل کے بعد عامل کی زبان سیفِ قاطع بن جاتی ہے۔

پانچواں طریقہ (اکبر الکبائر):۔

یہ نام بھی سابقہ نام کی طرح احمقانہ اور جاہلانہ ہے۔ لیکن محض قارئین

کی خاطر ہم اسے عام عاملین کے استعمال کے مطابق متعارف کروار ہے ہیں۔اس زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوۃِ کبائر کے اعداد کو عمل کے حروف سے ضرب دیں اور جو تعداد حاصل ہو اسے (۴۱) روز تک روزانہ پڑھیں۔اس کے بعد عامل اس اسم کا صاحب اللسان ہو جاتا ہے۔

تسہیل: زکوۃِ کبائر اور زکوۃ اکبر الکبائر میں چونکہ اسمائے حسنٰی کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔جن کا ایک نشست میں پڑھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

اس لئے ان دوقسم کی زکوتوں میں عامل دن میں دو یا تین بار (وقت مقررہ پر) مطلوبہ مقدار پوری کرسکتا ہے۔



باب (۴)

آیات وادعیہ کی زکوٰۃ

سوالاکھ بار یا مذکورہ بالا طریقوں پر اسمائے حسنیٰ کی زکوۃ تو نکالی جاسکتی ہے۔لیکن قرآنی سورتوں، آیات اور دعاؤں کی سوالاکھ والی زکوۃ نکالنا بھی عام طور پر مشکل ہوتی ہے اور زکوۃ کبیر وغیرہ بھی بہت مشکل ہوتی ہے۔صرف چند آیات ایسی ہیں جن کی سوا لاکھ کی زکوۃ نکالی جاسکتی ہے۔ان میں سے بعض کا ہم یہاں تذکرہ کردیتے ہیں جن کی عاملین کو ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ان کے علاوہ اس مقدار میں کسی اور آیت کی زکوۃ بھی سوالاکھ کی تعداد میں نکال سکیں تو زکوۃ کا یہ کامل ترین نصاب ہے۔اس کے بعد آپ کو کسی قسم کا تردد نہیں ہونا چاہئے کہ میں فلاں طریقے سے کرلیتا تو شاید بہتر ہوتا۔

سوالاکھ کا چلہ:۔

مندرجہ ذیل آیات کا چلہ سوالاکھ کا نکالنا زیادہ مفید ہے۔آیات کی افادیت کے حوالے سے جامع الوظائف میں مفصل گفتگو کی جاچکی ہے اور کچھ اس کتاب میں بھی آچکی ہے۔یہاں صرف زکوۃ کے حوالے سے ہم سورتوں اور آیات کا تذکرہ کریں گے۔آیات درج ذیل ہیں:۔

آیاتِ شفاء:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ

نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(۲) وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۝ (۴) یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ۝ (۷) قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ

ھفت سلام:

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ (۲) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ (۳) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ (۴) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۝ (۵) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ۝ (۶) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ۝ (۷) سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

آیاتِ حب:۔

(۱) یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ

(۲) وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝

(۳) لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ؕ

(۴) عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً ؕ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

آیاتِ وسعتِ مال ورزق:۔

(۱) اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝

(۲) وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

(۳) وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ

(۴) إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝

آیاتِ تفریق :۔

(۱) وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۲) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

(۳) هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

(۴) وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا

آیاتِ ہلاکت :۔

(۱) وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝

(۲) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

(۳) إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

(۴) تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

فتح و کشادگی :۔

(۱) فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝

(۲) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝

(۳) وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

(۴) مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا

دفع جنات :۔

(۱) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝

(۲) قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

(۳) فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ

(۴) اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ

(۵) قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ

ازالۂ سحر:۔

(۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(۲) وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(۳) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(۴) وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

(۵) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى

نظر بندی وزبان بندی:۔

(۱) وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

(۲) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

(۳) صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

(۴) صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

(۵) اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

غیبی نصرت وفتوحات:۔

(۱) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(۲) حَسْبِيَ اللّٰهُ ڮ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(۳) وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

(۴) وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(۵) رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ہم نے زندگی کی مختلف ضرورتوں کے حوالے سے چند آیات کی نشاندھی کر دی ہے کہ ان کا چلہ سوالاکھ کا کر کے آپ خلقت کو بہت زوداثر فائدہ پہنچا سکتے ہیں ۔ یہ آگے آپ کی ہمت اور مرضی ہے کہ آپ اس کتاب سے کتنا فائدہ خود اٹھاتے ہیں اور آگے خلقِ خدا کو کتنا فائدہ پہنچاتے ہیں؟

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہر عامل کم ازکم ایک آیت کا مذکورہ بالا تمام شعبوں میں سے ضرور چلہ کر لے ۔ اس سے زیادہ ہو سکے تو بہتر ہے وگرنہ کم ازکم ایک ایک آیت ہر موضوع سے منتخب کر کے چلہ کر لیں ، انشاء اللہ کام کرنے کا صحیح معنوں میں حق ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے ۔

ادعیہ کا چلہ :۔

کچھ چھوٹی دعائیں بھی ایسی ہیں جن کا چالیس دن میں سوالاکھ کا چلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور عاملین کو خلقت کے فیض وافادہ کے لئے ان کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی رہتی ہے ۔

ان دعاؤں میں سے جس کی ضرورت محسوس کریں اس کا سوالاکھ کا چلہ کر لیں تو لوگوں کو دم کرنے یا لکھ کر دینے میں تاثیر بہت زیادہ بڑھ جائے گی ۔

حفاظت کے لئے :۔

ہر طرح کے شر سے حفاظت کے لئے اس دعاء کا سوالاکھ کا چلہ کر لیں اور بعد میں روزانہ

صبح وشام ایک سانس میں سات بار پڑھ لیا کریں۔آپ پر شیر، کتا، سانپ، بچھو وغیرہ حملہ نہ کر سکیں گے حتیٰ کہ اگر کوئی آپ پر فائر بھی مار دے تو گولی سے آپ کو معمولی خراش تک نہیں آئے گی:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

دشمن کی تباہی:۔

کسی دشمن کی ہلاکت شرعاً جائز ہو تو یہ مسنون دعاء نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔عامل اگر اس کا چلہ کرلے تو بہت مفید رہے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

دشمن کی ہلاکت وبربادی:۔

یہ بھی ایک مسنون دعاء ہے۔اس کا سوالاکھ کا چلہ بھی نہایت مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ

ہر قسم کے درد کے لئے:۔

یہ مسنون دعاء پہلے تین بار بسم اللہ شریف اور پھر سات بار یہ دعاء درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جائے تو ہر قسم کے درد سے نجات مل جاتی ہے۔عامل کو چاہئے کہ وہ اس کا سوالاکھ کا چلہ کرلے تاکہ آنے والے مریضوں کو اس کا پورا پورا فائدہ پہنچے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

سحر اور لاعلاج مرض کے لئے:۔

اس دعاء کا دم کرنا اور چینی کی چالیس پلیٹوں پر لکھ کر مریض کو نہار منہ پلانا سحر شدید اور

امراضِ قدیمہ کے لئے نہایت مؤثر اور آخری علاج ہے۔ اس کا بھی سوا لاکھ کا چلہ کریں:۔

یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَاحَیُّ

نوٹ: اس دعاء کے شروع اور آخر میں دونوں جگہ یاحی آرہا ہے جب اس کا ورد کر رہے ہوں تو آخر میں یاحی کا پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں جب سانس ٹوٹے تو آخر میں بھی یاحی پڑھیں گے اور پھر یاحی سے وِرد کا تسلسل دوبار شروع کریں گے۔

اگر دشمن کا شدید خوف ہو:۔

تو پہلے سوا لاکھ کا چلہ مکمل کریں پھر صبح و شام سو، سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار اس کا وِرد رکھیں۔ عامل حضرات اس کا دم بھی کریں اور مریض کو لکھ کر بھی دیں۔ انشاء اللہ دشمن منتشر اور تتر بتر ہو جائیں گے اور ہر طرح کا خوف ختم ہو جائے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا

ہر مرض سے شفاء:۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس مریض پہ یہ دعاء پڑھ لی جائے، موت کے سوا ہر بیماری کیلئے شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر عامل اس کا سوا لاکھ کا چلہ کرلے اور ہر مریض کو یہ دعاء سات بار پڑھ کر دم کرتا جائے تو لاکھوں لوگ فیضیاب ہو سکتے ہیں:۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج:۔

ہر مرض، آسیب، جادو کا علاج کرنے کے لئے لاحول کا سوا لاکھ کا چلہ کریں:۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ہر قسم کے دردوں کے لئے:۔

اگر اس دعاء کا سوا لاکھ کا چلہ کرلیں تو سینکڑوں میل دور سے دردوں میں مبتلا

لوگوں کو فون پر تین بار دم کریں گے تو درد فوراً ختم ہو جائے گا۔ مریض سے کہیں کہ وہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ لے۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِنَا بِشِفَائِکَ وَعَافِنَا بِدَوَائِکَ قَالَ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ۔

سوالاکھ سے کم تعداد کا چلہ اور اس کا معیار

آیات وادعیہ کے سوالاکھ کے چلے پر سرسری گفتگو کے بعد اب ہم بڑی آیات یا چھوٹی اور بڑی سورتوں کی زکوٰۃ پر بحث کریں گے۔ ظاہر ہے کہ آیت الکرسی ، آیتِ قطب ، سورۃ الفلق ، سورۃ الناس وغیرہ آیات یا چھوٹی سورتوں کو نہ تو ہم روزانہ (۳۱۲۵) بار چالیس دن تک متواتر پڑھ کر سوالاکھ کا چلہ پورا کر سکتے ہیں۔ نہ ہی ان کے اعداد کو حروف سے ضرب دے کر کم ازکم ان کی زکوۃ کبیر ہی نکال سکتے ہیں۔ اکبر اور اس سے اوپر کے درجوں کی زکوۃ کا تو یہاں تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے اور اوسان خطا ہو جاتے ہیں ۔آپ اکابرِ امت اور عاملین کاملین کی کتب کا مطالعہ کریں تو اسمائے حسنیٰ ، چھوٹی آیات ، بڑی آیات ، چھوٹی سورتوں اور بڑی سورتوں کی زکوۃ کی تعداد ومقدار میں تدریجی طور پر ان کے ہاں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔

اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات میں سوالاکھ کا یا زکوۃ کبیر واکبر وغیرہ کا طریقہ بڑی آیات میں مقدار کم ہو کر گیارہ سو ، سات سو ، تین سو تیرہ ، سو ، بہتر ، اکتالیس تک ہوتی چلی جاتی ہے ۔ پھر بڑی بڑی سورتوں یا آیات کے مجموعوں (جیسے منزل ، آیاتِ حفظ ، آیاتِ سحر ، آیاتِ شفاء وغیرہ) میں تعداد مزید کم ہو جاتی ہے ۔اور اکیس بار ، گیارہ بار ، سات بار تک کا پڑھنا بھی کافی بتلایا جاتا ہے۔

عقلی سوال : یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بڑی سورتوں میں صرف گیارہ بار یا سات بار پڑھنے سے عامل کو قوتِ تاثیر حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اسمائے حسنیٰ میں اسے (۳۱۲۵) بار پڑھنے کا پابند کیوں بنایا جاتا ہے؟ وہاں اکیس یا گیارہ بار پڑھنے سے

اسے یہ قوت تاثیر کیوں حاصل نہیں ہوتی؟ یا یہ کہ اگر اسمائے حسنیٰ میں جبکہ عامل روزانہ (۳۱۲۵) بار ایک لفظ کا ورد نہ کرے تو آپ کہتے ہیں وہ اس کا عامل نہیں بنا، پھر ان سورتوں میں یہ کیسے ممکن ہوگیا کہ صرف اکیس بار ورد کرنے سے وہ ان کا عامل بن گیا؟

جواب: (۱) یہ ہے کہ وِرد میں پہلا مقصود یہ ہوتا ہے کہ عامل کسی بھی اسم، آیت یا دعاء کی تلاوت اور وِرد پر اتنا وقت صرف کرے اور اتنی محنت کرے کہ اس وِرد کی مشغولیت اس کی روزمرہ مصروفیات کا ایک معقول حصہ اپنے نام کرلے۔ اس سے عامل کو اس آیت یا دعاء سے ایک روحانی نسبت حاصل ہوتی ہے۔ اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات یا دعاؤں میں (۳۱۲۵) بار پڑھتے ہوئے سوالاکھ کی تعداد مکمل کرانے کا مقصد یہ ہے کہ چالیس دن تک متواتر گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ ان کی تلاوت میں مشغول رہے۔ اور بڑی آیات یا سورتوں میں اتنے وقت کی مصروفیت کا یہی مقصد چونکہ تھوڑی مقدار میں حاصل ہوجاتا ہے۔ اس لئے چالیس دن تک اتنی دیر اسے اس آیت کی تلاوت یا دعاء کے وِرد میں مشغول رکھا جاتا ہے۔

(۲) اس کی دوسری وجہ شاید علمِ روحانیات میں یہ بھی ہوسکتی ہے کہ چھوٹی آیات یا اسمائے حسنیٰ میں چونکہ حروف کی تعداد کم ہوتی ہے اور ہر حرف پر حضور اقدس ﷺ کی جانب سے دس نیکیوں کا وعدہ (تلاوت پر) بھی فرمایا گیا ہے، ماہرینِ روحانیات چونکہ ہر حرف کا الگ موکل فرشتہ مانتے ہیں۔ اس لئے اسماء یا چھوٹی دعاؤں اور آیات میں حروف کم ہونے کی وجہ سے ان کے حروف کے موکلات سے عامل کی زیادہ مناسبت تب تک قائم نہیں ہوتی جب تک وہ انہیں زیادہ مقدار میں پڑھ کر بار بار نہ دھرائے جبکہ بڑی آیات اور سورتوں میں الفاظ و حروف زیادہ ہونے کی وجہ سے کم مقدار پر بھی ثواب زیادہ حاصل ہوجاتا ہے (ہر حرف پر دس نیکیوں کے حساب سے) اور کئی حروف بار بار ان آیات اور سورتوں میں دھرائے جاتے ہیں، اس لئے انہیں کم مقدار میں پڑھ کر بھی وہ برکات حاصل ہوجاتی ہیں جو اسمائے حسنیٰ اور چھوٹی آیات میں ایک بڑی اور معقول مقدار میں

تلاوت کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں۔

اس تمہید کے بعد اب ہم چھوٹی اور بڑی سورتوں کے حوالے سے دو قسم کے ضوابط الگ الگ بیان کریں گے (۱)عمومی ضابطہ (۲) خصوصی ضابطہ ۔عمومی ضابطے میں ہم چند خاص آیات یا سورتوں یا دعاؤں کا ذکر کریں گے کہ ان کو اس مقدار میں روزانہ پڑھ کر (۴۱) دن مکمل کرلیں تو آپ اس کے عامل ہوجائیں گے ۔جبکہ خصوصی ضوابط میں بعض خاص آیات یا سورتوں کے پڑھنے کی ترتیب ، مقدار اور کیفیت پر گفتگوکریں گے ۔ خصوصی ضوابط میں سے ہر سورۃ کا ہر ضابطہ اور ہر طریقہ دوسرے طریقے اور دوسری سورتوں سے جداگانہ ہوگا۔

سورتوں کی زکوٰۃ کے تین عمومی ضابطے:۔

عمومی ضوابط میں ہم آیات، سورتوں اور دعاؤں کو تین حصوں میں تقسیم کرلیں گے اور یہ تقسیم مقدار کے حوالے سے ہوگی کہ فلاں فلاں آیات کو اتنی مقدار میں پڑھنا کافی ہے اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار میں !

گیارہ سو بار روزانہ

درج ذیل آیات، سورتوں یا دعاؤں کا وظیفہ گیارہ سو بار روزانہ کیا جائے :

آیات:۔

(1) آیت قطب:۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ

لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾

(۲) آیاتِ سحر۔

(۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۲۲﴾

(۲) فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۲﴾

(۳) وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿۶۹﴾

(۴) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۳﴾

(۵) أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ

(۶) لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

(۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا

(۸) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

(۹) قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

سورتیں:۔

یہاں سورتوں کونقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔صرف نام دینا کافی ہے۔ان سورتوں کے مقاصد واہداف اورفوائد وبرکات پر مفصل گفتگو جامع الوظائف میں کی گئی ہے ان میں سے جس کی زکوۃ دینی ہو، گیارہ سو بار روزانہ پڑھ کر اکتالیس دن کا چلہ مکمل کریں۔پھر صبح وشام (۴۱) بار کا معمول رکھیں۔وہ سورتیں یہ ہیں۔

(۱)سورۃ الم نشرح (۲) سورۃ الفیل (۳)سورۃ القریش (۴)سورۃ الکوثر (۵)سورۃ تبت یدا (۶)سورۃ الاخلاص (۷)سورۃ الفلق۔

دعائیں:۔

درج ذیل دعاؤں کی زکوۃ بھی اکتالیس روز تک گیارہ سو بار روزانہ پڑھنے سے

ادا ہو جائے گی:۔

(۱) مالی ترقی : کے لئے یہ درود شریف پہلے زکوٰۃ نکال کر بعد میں روزانہ ایک تسبیح صبح وشام پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

(۲) شفائے امراض : کے لئے اکتالیس روز تک گیارہ سو بار اس درود شریف کا ورد کریں۔ پھر صبح وشام (مریض یا عامل) سو بار کا ورد رکھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَوْ لَا نَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَاوَ عَافِیَةِ الْاَ بْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَ بْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَآئِمًا اَبَدًا۔

(۳) سحر اور جنات سے نجات : کیلئے اس دعاء کی زکوۃ نکال لیں پھر معمول جاری رکھیں مریضوں کو دم بھی کریں اور لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ سَدَدْتُّ اَفْوَاهَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالسَّحَرَةِ وَالْاَ بَالِسَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِ نْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ مِنْھُمْ بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْاَ عَزِّ وَبِاللّٰهِ الْكَبِیْرِ الْاَ كْبَرِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖٓ اَجْمَعِیْنَ ۔

(۴) ہرطرح کے سحر کاخاتمہ: حضرت عبداللہ بن سلام والی اس دعاء کی زکوۃ عاملین حضرات ضرور نکالیں ۔ پھر صبح وشام اس کا سو بار کا معمول بھی رکھیں ۔اس کے بعد اس کے دم کا صحیح معنوں میں فائدہ بھی ہوگا اور مریضوں کی دعائیں بھی آپ کو ملیں گی:۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَ سْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی

کُلِّهَا، مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔

(۵) اسمِ اعظم کی دعاء : عاملین کوصرف وظائف ہی پر توجہ مرکوز کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے ۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ انحصار دعاء پر کرنا چاہئے ۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت دعاء ہے، وظائف نہیں ! اسمِ اعظم کی اس دعاء کو اکتالیس دن تک گیارہ سوبار اور اس کے بعد روزانہ سو، سو بار صبح وشام کا معمول بنا کے رکھیں اور روزانہ ہر اس مریض کے لئے رات کو تہجد میں یا نوافلِ قضائے حاجت پڑھ کر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے صحت یابی کے لئے دعاء مانگیں جس کو دن کے وقت دم کیا ہے تو دم اور دعاء مل کر اس کی شفایابی کا ذریعہ بن جائیں گے ۔ دعائے اسمِ اعظم یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ہر زمینی وآسمانی بلا: سے تحفظ اور بچاؤ کے لئے درجِ ذیل دعاء اکتالیس دن تک گیارہ سو بار پڑھ کر بعد میں روزانہ سوسو بار صبح وشام کا معمول رکھیں :۔

رَفَعْتُ وَدَفَعْتُ بِاَمْرِاللّٰهِ تَعَالٰی كُلَّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ يَّجِیْءُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتِّ ۔

سات سو بار روزانہ کی زکوۃ

بعض اعمال میں سات سو بار روزانہ اکتالیس دن پڑھ کر زکوٰۃ دی جاتی ہے ۔ ان میں قرآنی سورتیں، قرآنی آیات کے مجموعے اور دعائیں شامل ہیں :۔

قرآنی آیات

تسخیرِ خلائق: کے لئے عاملین کی یہ اپنی ضرورت ہے کہ درجِ ذیل آیات کا ایک چلہ سات سو بار روزانہ کی ترتیب سے اکتالیس دن تک کریں اور بعد میں صبح وشام اکیس بار کا معمول رکھیں ۔ پبلک ڈیلنگ سے وابستہ دوسرے حضرات (ڈاکٹر، وکیل،

حکیم) بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں:۔

يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۞ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۞

اسقاط حمل: سے حفاظت کیلئے عاملین اگر پہلے ان آیات کا سات سو بار روزانہ کی مقدار سے اکتالیس دن کا چلہ کرلیں پھر گیارہ بار روزانہ معمول میں رکھیں تو ان آیات کے ذریعے جس مریضہ کو دم کریں گے، لکھ کر دیں گے، تعویذ بنائیں گے، انشاء اللہ انہیں یقیناً شفاء ملے گی اور آئندہ وہ اسقاط حمل سے محفوظ رہیں گی:۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۚ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۞ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞

اسم اعظم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ سورۃ الحدید کی پہلی چھ آیات اسم اعظم ہیں۔ جو عامل (یا کوئی بھی شخص) ان آیات کو اکتالیس دن تک سات سو بار اور بعد میں (۲۱) بار روزانہ صبح وشام کا وِرد بنالے گا اس کے تمام کام خود بخود ہوتے چلے جائیں گے اور اسے وہاں سے غیبی نصرت حاصل ہوگی جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۞ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۞ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۞ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞

آیاتِ شفاء: پیچھے ہم نے ان کی علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ کا نصاب بیان کیا تھا۔ اس طریقے پر ایک تو محنت بھی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے، دوسرے ہر آیت کا الگ الگ وظیفہ کرنے کیلئے سال بھر کا عرصہ درکار ہے۔ (لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس چلے کے بعد عامل آیاتِ شفاء کا سیفِ زبان ہو جاتا ہے اور اس کی زبان سراپا شفاء بن جاتی ہے)۔

اگر کوئی آدمی ان کی اکٹھی زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ ان چھ آیات کو روزانہ سات سو بار اکتالیس دن تک اور بعد میں صبح وشام (۲۱) بار معمول میں رکھے۔ (اگرچہ اس زکوٰۃ کی تاثیر الگ الگ سوا لاکھ کی مقدار والی زکوٰۃ سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی) انشاء اللہ یہ آیات پڑھ کر جسے دم کریں گے، لکھ کر دیں گے، حتیٰ کہ اجازت دیں گے، اسے فوراً اور یقیناً شفاء نصیب ہو گی۔

ہفت سلام: ان کی بھی انفرادی زکوٰۃ کا بیان گذر چکا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہی چلہ میں ان کی زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ سات سو بار کی مقدار سے زکوٰۃ ادا کرلے۔ بیماری، درددں، پھوڑے پھنسیوں، گلٹیوں سے شفاء یابی کے لئے اس کا دم کرنا نہایت مؤثر ہو جائے گا۔ اور ان کے علاوہ جس شخص کو جان کا خطرہ ہو کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے اسے ان آیات کا تعویذ لکھ کر دیں گے تو اسے تحفظ حاصل ہو گا۔

سورتیں

سورۃ الطارق: اس سورت کا جو شخص عامل بن جائے وہ نہ صرف آسیب زدہ مریضوں کے آسیب کو پلک جھپکنے میں حاضر اور گرفتار کرنے کی طاقتور ترین صلاحیت

سے مالا مال ہو جاتا ہے بلکہ ایسے چور آسیبوں اور جنات کی طلبی اور ان سے مسروقہ مال کی واپسی پر بھی قدرت حاصل کر لیتا ہے جو جنات گھروں سے پیسے اور زیورات وغیرہ چوری کر لیتے ہیں۔

آسیبوں سے مسروقہ مال چالیس دن کے اندر اندر واپس منگوایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس کا مفصل طریقہ جامع الوظائف میں دیا جا چکا ہے۔

دعائیں

(۱) **شفاء من کل داء:** اس دعاء کا وظیفہ تو ہر عامل کو ضروری کرنا چاہئے۔ امام شافعی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہر بیماری میں بالخصوص دردوں (دانت درد، پیٹ درد، گردے کا درد، سر درد، جوڑوں کا درد وغیرہ) میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ سَكَنَ لَهٗ مَافِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللّٰهِ الَّذِىٓ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ سَكَّنْتُكَ اَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ

اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

قرض کی ادائیگی : اگر کوئی شخص قرض میں اس قدر ڈوب گیا ہو کہ اس سے باہر نکلنے کے آثار بالکل ناپید ہو چکے ہوں۔ وہ پہلے اکتالیس دن تک سات سو بار پھر روزانہ ہر نماز کے بعد سات بار یہ دعاء پڑھے۔ انشاء اللہ اسے اللہ تعالیٰ کی ایسی غیبی مدد حاصل ہوگی کہ نہ صرف وہ قرض سے باہر آجائے گا بلکہ دیگر کئی طرح کی آفات و بلیات سے بھی محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے ایک تو یہ پختہ نیت کر لے کہ آمدن میں وسعت اور وسائل میں بہتری آنے پر سب سے پہلے میں قرض کی پائی پائی چکاؤں گا، پھر کوئی اور کام کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ وسائل بہتر ہونا شروع ہوں تو نئی گاڑیاں لینی شروع کر دے، گھر میں آئے روز سالگرہ اور اس قسم کے فضول فنکشن رکھنے شروع کر دے اور قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ دے۔ ایسے میں نصرتِ الٰہی اپنے قدم روک لیتی ہے بلکہ مزید بربادی کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس عمل کے شروع کرنے سے پہلے یہ نیت بھی کر لے کہ آئندہ روکھی سوکھی کھا لوں گا، تنگی کاٹ لوں گا مگر قرض نہیں لوں گا۔

بعض لوگ قرض اور مالی پریشانیوں کی شکایات لے کر آتے ہیں اور ان کے حالات سن کر آدمی کانوں کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی چند روز پہلے ایک فیملی میرے پاس مالی حالات کا رونا لے کر آئی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ میاں صاحب ماشاء اللہ پچاس ہزار روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ بچے بھی صرف تین ہیں۔ میں حیران کہ لوگ آٹھ دس ہزار میں چھ چھ بچے عمدگی سے پال رہے ہیں، انہیں کیا افتاد آپڑی ہے کہ اتنی مختصر فیملی کو پچاس ہزار روپے ماہوار کافی نہیں ہو رہے۔

سوال و جواب کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان بھی عالیشان قسم کا اور پوش علاقے میں کرائے پر لے رکھا ہے۔ مکان لیتے ہی سب سے پہلے اس کی مکمل ڈیکوریشن کروائی ہے

(حالانکہ مکان اپنا نہیں ہے) پھر بیٹا اولیول کے بعد ایف ایس سی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا کہ وہاں چھوٹی کلاس اور ہلکے سٹینڈرڈ کے لوگوں کے بچے پڑھتے تھے۔ اس لئے اسے اے لیول کروانے کیلئے خاصے مہنگے سکول میں داخل کرایا گیا۔ لاکھوں روپے اس کی فیس، داخلوں، کتابوں کی مد میں خرچ ہوجاتے ہیں اور بچیاں چار چار ہزار روپے ماہوار فیس والے سکول میں پڑھ رہی ہیں ٹیوشن کا وبال الگ سے اٹھار کھا ہے اور دین وغیرہ کے کرائے اس کے علاوہ ہیں۔

بھئی اگر اخراجات کے پاؤں، آمدن کی چادر سے باہر نکالو گے تو مصیبت تو آئے گی، پریشانی تو ہوگی!

ایسے لوگوں کو کوئی دعاء یا وظیفہ بتلانا بالکل فضول ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے اپنے اخراجات اپنی آمدن سے زیادہ کرتے اور بعد میں تنگی، افلاس اور مالی پریشانی کا رونا روتے پھرتے ہیں، یہ وظائف صرف ان لوگوں کو فائدہ دیتے ہیں جو آمدن اور خرچ کا توازن تو درست رکھتے ہیں مگر کاروباری حالات یا کسی اور حادثے کی وجہ سے ان کی آمدن کے وسائل سکڑنا شروع ہوگئے ہیں یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے اخراجات کا دائرہ پھیلنا شروع ہوگیا ہے۔ ایسے لوگ اگر اخلاص نیت اور اعتماد ویقین سے یہ دعاء سات سو بار اکتالیس دن تک اور پھر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قرض کی دلدل سے باہر نکلنے میں مدد دیں گے:۔

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ، اَللّٰهُمَّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا، اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

تین سو بار روزانہ کی زکوۃ

بعض اعمال کی روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ کر اکتالیس دن میں زکوۃ پوری ہوجاتی ہے۔ انہیں زکوۃ کے بعد روزانہ صبح وشام گیارہ بار معمول میں رکھیں تا کہ عمل ضائع نہ ہو۔

آیات:۔

آیات الحفظ: اگر کوئی عامل آیات الحفظ کا عامل بننا چاہے تو وہ انہیں اکتالیس دن روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھ لیا کرے۔ان کا مضبوط عامل بن جائے گا۔اس کے بعد وہ جس آسیب یا سحر کے مریض کا علاج کر کے آخر میں گیارہ بار یہ آیات پڑھ کر اس کے جسم کا حصار کرے گا یا جسے یہ آیات لکھ کر گلے میں باندھنے کے لئے دے گا وہ سحر اور آسیب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔

ان آیات سے صرف آسیب اور سحر سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر شر اور ضرر سے حفاظت ہوتی ہے کسی کو جان کا خطرہ ہو تو اسے لکھ کر دیں۔یا ویسے حفاظت کے لئے آپ جس کو دیں گے وہ کسی بھی قسم کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔اگر چلتی گولیوں کی بوچھاڑ میں سے بھی گذرے تو گولی اسے نہیں لگے گی۔آیاتِ حفظ یہ ہیں:۔

وَلَا يَـُٔودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرّٰحِمِينَ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِن كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ۝
وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ إِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللّٰهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۝
إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ لَهُ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ ۗ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ۝ وَكُنَّا لَهُمْ
حٰفِظِينَ ۝ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيلٍ ۝ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيظٌ ۝ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝

آیات الفتح : فتوحات وترقی ، مالی وسائل کی وسعت ، رزق کی فراوانی اور قضائے حاجات کے لئے آیات الفتح تریاق کا درجہ رکھتی ہیں ۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو تین سو تیرہ بار روزانہ اکتالیس روز تک پڑھیں اور بعد میں صبح وشام (۲۱) بار کا معمول رکھیں :۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۞ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۞ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۞ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۞ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۞ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۞ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۞ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۞ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۞

ہفت آیات تحفظ : ان آیات کا ورد بھی ہر طرح کے شر اور ضرر سے حفاظت میں رکھتا ہے ۔ اگر کوئی ان کی تین سو تیرہ بار یومیہ اکتالیس دن کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس کا عمل نور علی نور بن جاتا ہے ۔ بعد میں صبح وشام سات بار پڑھنا کافی ہے :۔

(۱) قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞

(۲) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞

(۳) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞

(۴) اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(۵) وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(۶) مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

(۷) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

دعائیں:۔

گھر کی آسیب سے حفاظت: کے لئے حرزِ ابی دجانہ کی تین سو تیرہ بار اکتالیس دن تک پڑھ کر زکوۃ ادا کرلیں۔ پھر روزانہ صبح وشام تین بار معمول میں رکھیں اور آسیب زدہ گھروں کی حفاظت اور جنات کو ان گھروں سے بھگانے کے لئے یہ حرز جس کو بھی لکھ کر دیں گے، اسے پورا پورا فائدہ ہوگا:۔

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّآئِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّارَحْمٰنُ ! اَمَّابَعْدُ : فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْحَقِّ سَعَةً ۔ فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلَعًا اَوْفَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْدَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا، فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۔ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِیْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

وَجْهَهٗ ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ۔ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ ۔
حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

چھل قاف کبیر: جنات اور جادو سے نجات کے لئے **چھل کاف** کا عمل بہت چلتا ہوا اور مشہور ہے ۔ اسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کیا جاتا ہے ۔ حضرت شیخ ہی سے منسوب یہ دوسرا عمل **چھل قافِ کبیر** کا ہے۔اس سے دم کرنے کی ترکیب ہم نے جامع الوظائف میں دی تھی ۔ یہاں اس کی زکوۃ اور معمول کی ترتیب بھی بتلا رہے ہیں کہ تین سو تیرہ بار روزانہ کے حساب سے اکتالیس دن اس کی زکوۃ ادا کریں۔ پھر (۱۱) بار صبح وشام اسے معمول میں رکھیں۔

جو حضرات چہل کاف کا عمل کر رہے ہیں وہ ایک بار اس کو آزما کر دیکھیں ، انشاء اللہ اس سے بھی بڑھ کر نتائج اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَادِرٌ رَبٌّ قَدَّرَقَضَآءً قَقَهْقَرٌ اَقُوْلُ
بِقَرْقَارٍ مَّعَ قَرْقَشٍ فِيْ قَيْقُوْشٍ بِحَقٍّ قِلَانِسٍ قُطْبِ الْقَمْقَامِ الْقَنَاقِنِ۔
قَقَرْقَرِيْ تَقَبَّلْ بِقَبُوْلٍ قُرْبِ قُدُّسٍ عَنِ الْقِرَامِ قَيَاقَيُّوْمٌ بِقَوْقَمِهَا فِيْ
قَيْقَاتٍ بِقَفْقَفَةٍ قَفْقَفَهْ۔ فَقَهَّرْ قِطَامِيْ وَاَقْسِمْ قَفْنَهٗ يَا قَوِيُّ۔

ظالم سے نجات: اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم وستم سے بہت عاجز آ گیا ہو اور اس سے نجات کا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ اکتالیس روز تک تین سو تیرہ بار یہ دعاء پابندی سے پڑھے۔ ظالم اگر اس دوران انجام کو پہنچ بھی جائے تو بھی چلہ جاری رکھے ۔ بعد میں اس کا معمول تین تین بار صبح وشام کا جاری رکھے مگر جس جگہ ظالم کا نام لینا ہوتا ہے وہاں صرف شیطان کا نام لے ۔ لیکن کسی شخص کے خلاف یہ عمل کرنے سے پہلے کسی غیر جانبدار اور متقی و پرہیز گار مفتی سے اس کے جواز کا فتویٰ ضرور لے لے ۔

اگر کوئی عامل لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس دعاء کا عمل کرنا چاہتا ہو (بشرطیکہ وہ

اسے پیشہ نہ بنالے اور محض پیسے بٹورنے کے لئے لوگوں کے خلاف ایسا عمل استعمال نہ کرے بلکہ صرف اور صرف ایسے انتہائی اور حقیقی مظلوم کی مدد کرنے کے لئے استعمال کرے جس کی مدد کرنا واجب ہو چکا ہو اور دوسرے فریق کا ظالم ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہو۔ ہم اس کی اجازت عاملین کو صرف ان شرائط کی صورت میں دے رہے ہیں۔ وگرنہ ہماری اجازت بھی نہیں ہے اور کرنے والا دنیا اور آخرت میں اس کا انجام بھی بھگتے گا اور فسادفی الارض کا مجرم ہونے کے ناطے شرعاً ساحر کے حکم میں داخل (اور واجب القتل ہوگا) دعاء یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰى وَشَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَّيَا كَاشِفَ كُلِّ بَلِيَّةٍ ۔ يَا مُنَجِّيَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، اَدْعُوْكَ يَآ اِلٰهِيَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهٗ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهٗ دُعَآءَ الْغَرِيْقِ الْمَلْهُوْفِ الْمَكْرُوْبِ الْمَشْغُوْفِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَانَزَلَ بِهٖ اِلَّآ اَنْتَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَارْحَمْنَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاكْشِفْ عَنَّا مَا نَزَلَ بنا مِنْ عَدُوِّنَا وَعَدُوِّكَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ الْبَاغِيْنَ

(اگر ایک دشمن ہو تو هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ الباغين کی جگہ اس کے نام اور عہدہ کا ذکر کرکے الظّٰالِمِ کہیں)

يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَاغَوْثَاهُ (تین بار کہیں) يَا اَللّٰهُ (تین بار) اَللّٰهُمَّ يَا بَارِئُ لَا بَارِئَ لَكَ، يَادَآئِمُ لَا نَفَادَ لَكَ، يَاحَيُّ يا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى ، يَا قَآئِمًا عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۔ اِلٰهِيْ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا ، اَسْئَلُكَ بِالْكَلِمَاتِ التَّآمَّةِ كُلِّهَا الْاَ مْنَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَا فَاةَ الدَّآئِمَةَ فِيْ

الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَفِی الْاَ ھْلِ وَالْجَسَدِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌوَّا رْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، وَاکْشِفْ عَنِّیْ مَانَزَلَ بِیْ مِنْ ضُرٍّوَّکُلِّ مَااَرَدْتُّ وَخَلِّصْنِیْ خَلَا صًا جَمِیْلًا یَّارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ـ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ـ

اسمِ اعظم کی دعاء: یہ دعاء حضرت شقیق بن ابراہیم بلخی کے طریق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں مرفوعاروایت کی ہے ـ اور بہت فضائل بیان کیے ہیں (جو جامع الوظائف میں دیکھے جاسکتے ہیں)۔ تین سو تیرہ بارا کتالیس دن پڑھ کر صبح وشام سات بار پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہوجا تا ہے۔ فرائض اور سنن کا پورا اہتمام کرے اور بداعمالیوں سے بچتا رہے۔ دعاء یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ حَیٌّ لَّا تَمُوْت، وَخَالِقٌ لَّا تُغْلَبُ،وَبَصِیْرٌ لَّا تَرْتَاب، وَمُجِیْبٌ لَّا تَسْاَمُ، وَجَبَّارٌ لَّا تَظْلِمُ، وَعَظِیْمٌ لَّاتُرَام، وَعَالِمٌ لَّاتُعَلَّمُ، وَقَوِیٌّ لَّاتَضْعُفُ، وَعَدْلٌ لَّاتَحِیْفُ، وَحَکِیْمٌ لَّا تَجُوْرُ، وَمَنِیْعٌ لَّا تُقْھَرُ، وَمَعْرُوْفٌ لَّاتُنْکَرُ، وَوَکِیْلٌ لَّا تُخَالَفُ، وَغَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ، وَوَلِیٌّ لَّا تَسْاَمُ، وَفَرْدٌ لَّا تَسْتَشِیْرُ، وَوَھَّابٌ لَّا تَمَلُّ، وَسَرِیْعٌ لَّا تَذْھَلُ، وَجَوَادٌ لَّا تَبْخَلُ، وَعَزِیْزٌ لَّا تُذَلُّ، وَحَافِظٌ لَّا تَغْفِلُ، وَقَیُّوْمٌ لَّا تَنَام، وَدَائِمٌ لَّا تَفْنٰی، وَبَاقٍ لَّا تَبْلٰی، وَوَاحِدٌلَّا تُشْبَہُ، وَغَنِیٌّ لَّا تُنَازَعُ، یَاکَرِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَاکَرِیْمُ الْجَوَادُ الْمُکْرِمُ، یَاقَدِیْرُ الْمُجِیْبُ الْمُتَعَالِیْ، یَاسَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْوَھَّابُ الْجَبَّارُ، یَاقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، یَاعَزِیْزُ الْمُعِزُّ الْمُتَعَزِّزُ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

باب (۵)

سورۃ یٰسٓ شریف کی زکوٰۃ

اب ہم بعض سورتوں کی خصوصی زکوۃ کے طریقے دینا چاہتے ہیں۔ جو سابقہ عمومی ضوابط سے یکسر مختلف اور انہی سورتوں سے مختص طریقہ زکوۃ ہے۔ سورۃ یسین شریف کی زکوۃ کے دو طریقے نہایت اعلیٰ اور کامیاب ہیں:۔

پہلا طریقہ : یہ ہے کہ اکتالیس دن تک روزانہ اکتالیس بار پڑھیں پھر تین بار صبح پڑھ کر اس کے بعد وہ دعاء بھی ایک بار یا تین بار پڑھ لیا کریں جو جامع الوظائف میں سورۃ یسین کی عملیات میں دی گئی ہے۔ قضائے حاجات، حصولِ مقاصد، حلِ مشکلات، استجابتِ دعاء کے لئے یہ طریقہ نہایت اعلیٰ وموثر ہے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ پہلی مبین پر پہنچ کر نئے سرے سے تلاوت شروع کریں۔ پھر دوسری بار دوسری مبین سے تلاوت منقطع کر کے سورت کا نئے سرے سے آغاز کریں۔ اس طرح یسین شریف میں سات بار مبین آتی ہے، سات بار ہر مبین سے ترتیب وار واپس آتے جائیں اور آٹھویں بار سورت مکمل کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار کی مبین کے ساتھ تلاوت مکمل ہوئی۔ اس ترتیب سے سات بار اکتالیس روز تک پڑھیں۔ پھر روزانہ ایک بار مبین کے ساتھ پڑھنے کا معمول جاری رکھیں۔ جب کوئی حاجت پیش آئے سجدہ میں جاکر مبین کے ساتھ سات بار پڑھیں، انشاء اللہ ہر حاجت روا ہوگی، بڑی سے بڑی مشکل دور ہوگی اور بڑی

سے بڑی ضرورت پوری ہوگی۔

حب خصوصی کے لئے سات بار سجدہ میں جا کر مبین کے ساتھ پڑھنا شروع کریں زیادہ سے زیادہ گیارہ دن کے اندر اندر مطلوب آپکے قدموں میں سر کے بل حاضر ہوگا۔

سورة المزمل کی زکوٰة:۔

سورة المزمل کا عمومی طریقۂ زکوۃ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ اس طریقے پر جنات کوحاضر کرنے، جادوکوختم کرنے اور جادو کے ذریعے مسلط کردہ بندش کوختم کرنے میں بہت تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقۂ زکوۃ سے بندش کھولنے اور ضرورت پڑنے پر بندش کرنے کا بھی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ **سورة المزمل** کے کچھ عملیات ہم نے جامع الوظائف میں بھی درج کئے ہیں جن میں سے ہرعمل تجربہ کی کسوٹی پر بارہا کا آزمایا ہوا بھی ہے اور نہایت کامیاب بھی ہے۔

یہاں ہم **سورة المزمل** کے دومزید طریقے بیان کررہے ہیں اور طریقوں کے ضمن میں ان کے فوائد بھی آپ کے سامنے رکھ دیں گے:۔

پہلا طریقہ: یہ طریقہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ قُدِّسَی اللہ سِرَّہٗ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس میں روزانہ پڑھنے کی تعداد بھی گیارہ ہے، اول وآخر دو مختلف صیغوں کے درود شریف بھی گیارہ گیارہ بار پڑھے جاتے ہیں، درمیان میں ایک آیت مبارکہ اور ایک اسم ربانی بھی گیارہ بار اور آخر میں درود شریف سے پہلے ایک آیت بھی گیارہ بار دھرائی جاتی ہے اور اس کا آغاز بھی چاند کی گیارہ تاریخ کو کیا جاتا ہے۔

اس کا طریقہ اچھی طرح ذھن نشین کرلیں اور اللہ کا نام لے کر ایک بار یہ عمل کرلیں انشاء اللہ اپنی ذات کیلئے اور خلقِ خدا کے لئے آپ کی دعائیں بھی مستجاب ہوں گی ہر طرح کے مقصد کا حصول آسان تر ہو جائے گا۔

☆طریقہ یہ ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ کو (دسویں تاریخ گذار کر مغرب سے گیارہویں تاریخ شروع ہوجاتی ہے) عشاء کی نماز سے پہلے تازہ غسل کریں۔ نئے کپڑے پہنیں اوران کپڑوں کوعمل کیلئے مخصوص کرلیں۔روزانہ عمل کے وقت پہن لیں اور فارغ ہوکراتار دیا کریں۔اورزمینی خوشبو(گلاب،چنبیلی،خس،عود،حنا وغیرہ) لگا کر عشاء کی نماز شروع کریں۔فرض اور دوسنتیں پڑھنے کے بعد وتر سے سے پہلے عمل شروع کرنا ہےاور بعد میں وتر پڑھنے ہیں۔

☆اب آپ اپنی آسانی دیکھ لیں کہ یہ عمل آپ مسجد میں کرنا چاہتے ہیں یا گھر میں؟
اگرعمل مسجد میں کرنا ہوتو سر پر پگڑی،ٹوپی وغیرہ پہن رکھیں اوراگر گھر پر کرنا ہوتو ننگے سر یہ عمل کریں۔

☆پہلے روز یہ عمل کھڑے ہوکر کرنا ہے۔پھر جب یہ دن ہفتے بعد دوبارہ جتنی بار آئے، اس دن کھڑے ہوکر کرنا ہے، باقی چھ دن بیٹھ کر کرنا ہے۔یعنی اگر پیر کوعمل شروع کیا ہے تو پانچ پیر اکتالیس دن کے دوران آئیں گے۔ ہر پیر کو کھڑے ہوکر پڑھیں۔

☆عمل کا طریقہ یوں ہے کہ (۱) سب سے پہلے گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ۔

(۲) پھر سورۃ المزمل شریف کی تلاوت شروع کردیں۔اور جب اس آیت پر پہنچیں:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآاِلٰهَ اِلَّاھُوَفَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا

توپہلے اس آیت مبارکہ کوگیارہ بار دھرائیں، پھر گیارہ بار یَارَبِّ یَاوَکِیْلُ پڑھ کر سورت مکمل کرلیں۔

(۳) سورۃ مکمل کرکے گیارہ بار: رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔

(۴) اس کے بعد گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَنَا فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ وَکِیْلَۃً۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لِقَضَآءِ حَوَائِجِنَا کَفِیْلَۃً۔ یَا رَبُّ یَاوَکِیْلُ۔

اس طرح آپ کا ایک بار کا تلاوت کا یہ خصوصی دور مکمل ہوگیا۔ اب دوبارہ پہلے والا درود شریف گیارہ بار پڑھ کر گذشتہ طریقے کے مطابق سورۃ مکمل کریں اور آیت اور آخری درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دوسرا اور اسی طرح گیارہ بار یہ عمل مکمل کرلیں۔

سورۃ کا عمل مکمل کر کے وتر پڑھ لیں اور نماز سے فارغ ہوجائیں۔ آپ کا ایک دن کا وظیفہ مکمل ہوگیا۔ اسی طرح اکتالیس دن اس کی زکوۃ پوری کریں۔ پھر تین بار یومیہ اسی ترتیب پر معمول جاری رکھیں۔ ہر طرح کی حاجات ومقاصد کے لئے دو نفل قضائے حاجت کے پڑھ کر تین بار، سات بار یا گیارہ بار اس ترتیب سے سورت کی تلاوت کر کے دعاء مانگیں، انشاء اللہ ہر مقصد پورا ہوگا۔

علاوہ ازین چلہ مکمل ہونے سے پہلے خلقت کے دل میں آپ کی محبت وعظمت کے دیپ جلنا شروع ہوجائیں گے، لوگ آپ سے رجوع کریں گے اور خلقت آپ کی اطاعت کر کے آسودگی محسوس کرے گی۔

اس عمل سے فتوحات کے دروازے خود بخود آپ کے لئے کھل جائیں گے اور رزق میں فراخی، مالی حالات میں فراوانی موسلا دھار بارش کی طرح آپ پر برسے گی۔ غرض اس چلے کے فوائد وفیوض کے اظہار سے زبان وقلم عاجز ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ جس خیر کے بارے میں پوچھنا چاہیں، اس کا جواب ہاں میں ہے کہ وہ اس چلے سے آپ کو حاصل ہوکر رہے گی۔

دوسرا طریقہ: اس سے ملتا جلتا ایک طریقہ ہم نے جامع الوظائف میں بتلایا ہے کہ پانچ مقامات کو سات سات بار دھرا کر روزانہ صرف ایک بار سورۃ المزمل اور

اس کے بعد (۱۱۱۱) گیارہ سوگیارہ بار: **یَامُغْنِیْ** وتروں سے پہلے اکتالیس دن پڑھیں۔
بعد میں مزمل شریف عام معمول کے مطابق روزانہ گیارہ بار جاری رکھیں۔

مالی مشکلات سے باہر نکلنے کے لئے وہ عمل بھی نہایت مجرب المجر ب ہے۔لیکن یہاں جوطریقہ دینے لگے ہیں یہ فتوحات، مالی کشائش، رزق کی فراوانی، تنگدستی وافلاس کے خاتمہ، بندش کے توڑ اور رزق کے بند دروازوں کوکھولنے کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ اکسیر کادرجہ رکھتا ہے بلکہ اکثر اوقات اس کی تلاوت کے دوران اس کے موکلات براہِ راست عامل کے سامنے آجاتے ہیں۔

ایسے موقعہ پر نہ تو عامل ان سے خوف زدہ ہو، نہ ہی ان سے کوئی امید لگائے یادرخواست کرے۔امیدوں کا محور فقط اللہ کی ذات کو بنائے اور مدد صرف اسی سے مانگے۔یہ تو الفاظ قرآنی کے خدام وموکلات ہیں اور اللہ کے حکم کے پابند۔ان سے درخواست کرنے بیٹھ جانا نہ صرف یہ کہ شرکِ اکبر کے زمرے میں آتا ہے بلکہ بہت بڑی حماقت بھی ہے کہ ایک آدمی بادشاہت کے منصب پر فائز ہوکر اپنے نوکروں چاکروں کی منت سماجت کرنے بیٹھ جائے۔

ایک مؤمن کادستِ سوال صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کے آگے دراز ہونا چاہئے دیگر مخلوقات تواس کی تابع اور خادم ہیں۔ان پر حکم چلانے کی بجائے ان کے آگے گڑگڑانا فقط شرک نہیں بلکہ اپنی توہین اوراپنے منصب کی تذلیل بھی ہے۔

یہ عمل تھوڑا لمبا اور ذرا صبر آزما تو ضرور ہے مگر اس کے نتائج اتنے اعلیٰ وارفع اور ثمرات اتنے شیریں ولذیذ ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔فتوحات کی دیوی آپ کے درکی داسی بن جاتی ہے، ترقی واستحکام کی ملکہ آپ کے گھرکی چاکرانی بن جاتی ہے، مالی وسائل کی دلہن آپ سے ہم آغوش ہونے کوخود بیقرار ہوجاتی ہے، فراخی وکشائش کی حسینہ آپ سے ہم کنار ہونے کواپنی باتہیں بیقرارانہ خود پھیلادیتی ہے۔

مالی تنگدستی کا عفریت ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتا ہے، پریشانیوں کا موسمِ خزاں

خوشحالی کی بہار سے بدل جاتا ہے اور آپ فقر و فاقہ کی چلچلاتی دھوپ سے یکدم مالی فراوانی کے گھنے پیڑ کے پرسکون اور ٹھنڈے سائے تلے آجاتے ہیں۔

☆اس کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد تنہا کمرے میں تازہ غسل کے ساتھ نئے کپڑے پہن کر روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار اس کا ورد اس طرح کریں کہ:۔

(۱) جب آیت مبارکہ: وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا پر پہنچیں تو تین بار: یَااَللّٰهُ پڑھیں۔

(۲) جب آیت مبارکہ: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچیں تو اس آیت کا تین بار تکرار کریں۔

(۳) پھر دوسرے رکوع میں جب الفاظ :يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ پڑھیں تو ان کا بھی تین بار تکرار کریں۔

(۴) پھر جب آخر میں :وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: پر پہنچیں تو ان کلمات کا بھی تین بار تکرار کریں۔ اس طرح آپ کی ایک بار سورۃ المزمل پوری ہوگئی۔ ایک سو گیارہ بار اسی ترتیب سے پڑھ کر آپ کا ایک دن کا عمل مکمل ہوگا اور اکتالیس دن میں زکوۃ پوری ہوگی۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ گیارہ بار اسی ترتیب سے تلاوت جاری رکھیں۔

تسخیرِ عمومی اور رزق کی وسعت کے ایسے حالات پیدا ہوں گے جو آپ کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوں گے۔

کسی بھی خاص مقصد کیلئے بعد میں پڑھنا ہو تو گیارہ بار گیارہ دن تک یا کوئی بڑا کام ہو یا مشکل کام ہو تو اکیس دن تک اس نیت سے پڑھیں، انشاء اللہ ہر مقصد پورا اور ہر مسئلہ حل ہوگا۔

باب (۶)

سورۃ الاخلاص کی باموکل زکوٰۃ

یہ زکوۃ وہی لوگ ادا کر سکتے ہیں جنہوں نے پہلے کم از کم (۱) منزل (۲) آیت الکرسی (۳) معوّذتین کی زکوۃ ہمارے طریق پر ادا کر رکھی ہو۔ وگرنہ اس میں کامیابی مشکل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل میں دیا ہوا سورۃ الاخلاص کا نقش لکھ کر اسے ایک ڈوری کے ذریعے اپنے سامنے یوں لٹکالیں کہ پڑھائی کے وقت یہ آپ کے سامنے رہے۔ نقش کھلا ہو، اسے لپیٹا نہ جائے۔

اس کا عمل نوچندی جمعرات کو شروع کریں اور روزانہ عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل عمل کی جگہ پر ادا کریں اور دونوں رکعات میں سورۃ الفاتحۃ ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھ کر درج ذیل دعوت اکتالیس (۴۱) بار پڑھیں اور اس کے بعد سورۃ الاخلاص ایک ہزار دو (۱۰۰۲) بار تلاوت کریں۔

عمل شروع کرنے سے پہلے کوئلے سلگا کر رکھ لیں اور پوری پڑھائی کے دوران ان پر لوبان مصطگی تھوڑے تھوڑے وقفے سے ڈالتے رہیں۔ ان کا دھواں مذکورہ ذیل نقش کو پہنچنا چاہیئے۔

عمل تو اکتالیس دن کا ہے۔ لیکن اگر کسی کی کوتاہی کی وجہ سے اس کے

موکلات اکتالیس دن میں ظاہر نہ ہوں تو اسے بدستور اس وقت تک جاری رکھیں جب تک وہ سامنے نہ آ جائیں۔

جس روز موکلات سامنے آئیں عامل ان کے آنے سے خوف نہ کھائے، نہ ہی فوری طور پر ان سے بات چیت کرے۔ بلکہ عامل پہلے اپنا عمل مکمل کرے پھر ان کی طرف سے گفتگو میں پہل کرنے کا انتظار کرے۔ جب وہ پوچھیں کہ ہمیں کیوں طلب کیا ہے تو کہے کہ میں آپ لوگوں سے جائز اور حلال امور میں معاونت کا خواستگار ہوں۔ وہ اپنی حاضری اور معاونت کی شرائط رکھیں گے۔ اگر کوئی شرط بہت سخت اور ناقابلِ عمل ہو تو اسے فوراً تسلیم نہ کرے بلکہ مذاکرات کر کے اسے نرم کرالے۔ کیونکہ جو شرط یہاں مان لے گا عامل کو زندگی بھر اس پر کاربند رہنا ہوگا۔ وگرنہ یہی موکلات اس کی فوری ہلاکت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

نوٹ : اس عمل کے دوران مکمل جلالی و جمالی پرہیز ضروری ہے حیوانات سے پیدا ہونے والی ہر چیز سے عامل مکمل اجتناب کرے۔ لہسن، پیاز، مولی یا دیگر ایسی اشیا، نہ کھائے جن سے بدبو آتی ہو۔ خوشبو کا استعمال زیادہ کرے۔ بالخصوص عود اور شمامۃ العنبر کا) اور ہمہ وقتی باوضوء رہے۔ جب بھی وضوء ٹوٹے فوراً وضوء کرلے۔

علاوہ ازیں شرعی احکام اور حلال وحرام کا پورا پورا پاس رکھے۔ جو شخص شرعی حلال وحرام کی تمیز نہیں کرسکتا وہ قرآنی موکلات کا زندگی بھر عامل نہیں بن سکتا اور جو عامل قرآنی موکلات کی تسخیر کے بعد حلال وحرام پر عمل درآمد میں کوتاہی برتتا ہے اس کا انجام دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآنی موکلات کی تسخیر کیلئے وہی لوگ آگے بڑھیں جنہیں اپنے آپ پہ اعتماد ہو کہ وہ زندگی بھر ان شرائط پر پورا اتر سکیں گے وگرنہ اپنی موت کیلئے اپنے ہاتھوں سے کنواں نہ کھودیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَاذَاالْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْمُعَظَّمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِالْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ اَنْتَ اللّٰهُ وَعِلْمُكَ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَامَنْ اَنْتَ الْاَبَدِىُّ الْاَوْحَدُالْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔يَامَنْ رَّفَعَ السَّمٰوَاتِ بِغَيْرِعَمَدٍ۔وَبَسَطَ الْاَرْضِيْنَ عَلٰى مَاءٍ جَمَدٍ ۔ يَامَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ

وَاَحْصَاهُمْ عَدَدً۔يَامَنْ قَسَّمَ الْاَرْزَاقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدً۔بِفَضْلِهٖ يَامَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًااَحَدٌ۔اَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ يَامُطَّلِعًاعَلَيْنَااَنْ تَنْظُرَبِعَيْنِ عِنَايَتِكَ وَلُطْفِكَ اِلَيْنَاوَتُصَرِّفَنِىْ فِىْ جَمِيْعِ الْاَفْعَالِ الْعُلْوِيَّةِ وَالسِّفْلِيَّةِ وَسَخِّرْ لِىْ رُوْحَانِيَّةَ خُدَّامِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ بِسِرِّالْمَسَاجِدِ الْمَهْجُوْرَةِ وَالْقُلُوْبِ الْمَكْسُوْرَةِ مِنْ اَجْلِكَ وَالْبُيُوْتِ الْمَعْمُوْرَةِ بِذِكْرِكَ بِحَقِّ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْوَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔اَجِبْ يَاعَبْدَالْوَاحِدِ وَاَنْتَ يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَاَنْتَ يَاعَبْدَ الصَّمَدِ وَيَاعَبْدَ الْقُدُّوْسِ وَتَوَكَّلُوْا (بِكَذَا) بِحَقِّهَا عَلَيْكُمْ وَجَلَالَتِهَالَدَيْكُمْ وَبِحَقِّ مَنْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَبِحَقِّ مَنْ قَالَ لِلسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْكَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ۔اَلْعَجَلَ بِحَقِّ مَنْ تَجَلّٰى لِلْجَبَلِ فَجَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًاوَّبِسِرِّلمقفنجل وَبِاَلِفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ۔

باب (۷)

قصیدۂ بردہ شریف

یوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے دور سے آج تک لاکھوں شعراء نے آپؐ کی شانِ اقدس میں لاکھوں نعتیہ قصائد کہے۔ اور شاید ہی دنیا کی کوئی ایسی زبان ہو جس کے بولنے والوں میں مسلمان تو موجود ہوں مگر اس زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت اور قصیدہ موجود نہ ہو۔

اور صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ ہزاروں کفار نے بھی آپؐ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنا اور آپؐ کی نعت کہنا اپنے لئے موجب فخر وسعادت سمجھا اور مسلمانوں سے بھی بڑھ چڑھ کر آپ کی مدحت وتوصیف اور آپ سے گہری محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اہلِ ایمان میں سینکڑوں نعتوں اور قصائد نے مختلف زبانوں میں بہت پذیرائی حاصل کی۔ بعض کو تو ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہوگئی اور کچھ قصائد ہر مجلس کی دائمی زینت بن گئے۔

لیکن ان قصائد کے درمیان قصیدۂ بردہ شریف کی حیثیت کو ہم قرآنی سورتوں کے مابین سورۃ الرحمن کی حیثیت سے تشبیہ دے سکتے ہیں کہ جس طرح قرآنِ پاک کی ہر سورت عظیم تر اور مبارک ترین ہے۔ لیکن سورۃ الرحمن کو اس کی زینت اور قرآن کا

سنگھار قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر تمام نعتیہ قصائد کی عظمت اپنی اپنی جگہ مسلم! مگر ان کے مابین قصیدہ بردہ شریف کو زینت القصائد کا رتبہ حاصل ہے۔

امام بُصیریؒ اور قصیدہ بردہ شریف:۔

شیخ الاسلام حضرت شرف الدین ابوعبد اللہ محمد بن سعید بن حماد البصیریؒ کا شمار وقت کے اقطاب اور چوٹی کے مشائخ میں ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ فالج میں مبتلا ہوئے اور کافی علاج معالجہ کے باوجود صحت کے آثار نمودار نہ ہوئے۔ مرض بڑھتا گیا اور معالج بے بس ہوتے دکھائی دینے لگے۔ بیماری طول پکڑتی اور صحت کمزور پڑتی جا رہی تھی۔ ایک وقت آیا کہ ظاہری اسباب وحالات نے صحت یابی کے حوالے سے مایوسی کی کیفیت پیدا کر دی۔

آپ نے امید کا دامن نہ چھوڑا! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ اور قدرتِ تامہ سے امید قائم رکھی اور اللہ کے دربار میں التجاؤں اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔

اسی اثناء میں آپ کے قلبِ اطہر پر من جانب اللہ یہ القاء کیا گیا کہ آپ حضور اقدس ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک نعتیہ قصیدہ کہیں۔ آپ نے اس سے پہلے بھی کئی نعتیں لکھی تھیں، چنانچہ قلب میں جب من جانب اللہ یہ نیا داعیہ پیدا ہوا تو ایک اور قصیدہ لکھنا شروع فرمایا۔

جب نیا قصیدہ مکمل کر چکے تو ایک دن خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ایک مجلس میں رونق افروز ہیں اور وہ اپنا قصیدہ حضور ﷺ کی خدمت پیش کرنے اور آپ کو سنانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان کے قصیدے سے بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اور جب وہ اپنے اس شعر پر پہنچے:

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا دست اقدس امام بصیریؒ کے پورے جسم پر پھیرا اور قصیدے کے انعام کے طور پر ایک یمنی چادر عطاء فرمائی۔

امام بصیریؒ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بیماری کا نام ونشان جسم میں باقی نہ تھا فالج کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دے رہے تھے اور آپ مکمل صحت یاب ہو چکے تھے۔ اور یہ دیکھ کر آپ حیران رہ گئے کہ خواب میں نبی کریم ﷺ نے جو یمنی چادر آپ کو عنایت فرمائی تھی وہی چادر آپ کے اوپر پڑی ہوئی تھی۔ یہ بھی منقول ہے کہ خواب میں چادر عطاء فرماتے وقت حضور اکرم ﷺ نے اس قصیدہ کا نام بھی **قصیدہ بردہ** (چادر والا قصیدہ) تجویز فرمایا۔

صبح امام بصیریؒ کسی ضرورت سے گھر سے باہر گئے تو دیکھنے والے حیرت واستعجاب کی تصویر بن کر رہ گئے کہ آپ تو اتنے عرصے سے فالج کا شکار اور ہلنے جلنے سے معذور تھے، آپ بازار میں اپنے قدموں پر چل کر کیسے آ گئے؟ انہیں بازار میں ایک بزرگ ملے اور آپ سے قصیدہ نقل کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا میں نے تو بہت قصائد کہے ہیں آپ کو کون سا قصیدہ نقل کرنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو قصیدہ: اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِي سَلَمٍ سے شروع ہوتا ہے، وہ قصیدہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت بُصَیریؒ نے فرمایا کہ ابھی تو یہ قصیدہ میں نے کسی کو نہ سنایا نہ اس کے بارے میں کسی کو بتلایا ہے۔ پھر آپ کو اس کی اطلاع کیسے ہوگئی؟ انہوں نے رات کے خواب کا پورا واقعہ من وعن امام بصیریؒ کو سنا دیا کہ آپ نے یہ قصیدہ حضور ﷺ کو سنایا اور آپ نے نہ صرف اس کو پسند فرمایا بلکہ آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرا جس سے آپ اس بیماری سے شفایاب بھی ہوئے اور پھر آپ کو ایک یمانی چادر کا تحفہ بھی عنایت فرمایا!!! اور فرمایا کہ اس وقت میں حضور نبی کریم ﷺ کی مجلسِ مبارک میں موجود تھا۔ یہ سن کر امام بصیریؒ نے اس قصیدہ کی ایک نقل انہیں دے دی۔

آہستہ آہستہ اس قصیدے اور اس کی بارہ گاہِ رسالت میں پذیرائی

اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے یمانی چادر کی بخشش اور امام بصیریؒ کی شفا یابی کی خبر چہار اطراف میں پھیلنے لگی۔ لوگ اس قصیدے کی برکات سے فیضیاب ہونے کیلئے آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔

ملک طاہر کے ایک وزیر شیخ بهاء الدین کو اس قصیدے کے احوال معلوم ہوئے تو وہ اپنے گھر سے حضرت شیخ کے گھر تک ننگے پاؤں، ننگے سر احتراماً پیدل چل کر آیا۔ آپ سے پہلے قصیدہ سنا۔ پھر اسے نہایت تعظیم وعقیدت سے اپنے سر پر اٹھایا اور اس سے تبرک حاصل کیا اور اس کی نقل حاصل کی۔

انہی وزیر موصوف کے ایک نائب سعد الدین فاروقی تھے جو نابینا ہو گئے تھے۔ ایک رات انہیں خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم وزیر سے وہ قصیدہ لے کر آنکھوں سے لگاؤ، تمہاری بینائی لوٹ آئے گی۔ صبح بیدار ہوتے ہی انہوں نے وزیر کے گھر کا رخ کیا اور انہیں آنحضرت ﷺ کا حکم سناتے ہوئے ان سے قصیدہ شریف مانگا۔ اسے آنکھوں سے لگایا ہی تھا کہ بینائی بحال ہوگئی۔

اب تک دنیا میں لاکھوں لوگ اس متبرک قصیدے کے انوار وکمالات اور فضائل وبرکات فیض یاب ہو چکے ہیں۔ اور مشائخ کے بعض سلاسل میں اس کا ورد اہتمام سے کرایا جاتا ہے۔

یوں تو اپنی زندگی کو انوارِ خداوندی سے معمور وآباد کرنے اور رحمتِ خداوندی کی ہمہ پہلو برکات سمیٹنے کے لئے اس کا صبح وشام یا ہر نماز کے ساتھ اور بالخصوص تہجد کے بعد اس کا وِرد نہایت اعلیٰ ومفید ترین عمل ہے۔ اس سے آخرت اور دنیا دونوں بنتے ہیں۔

آپ صرف آخرت اور قربِ خداوندی کی نیت رکھیں۔ دنیا تو مفت میں حاصل ہوتی رہے گی۔ اور دنیا میں جو بنیادی ضروریات انسان کی مطلوبہ خواہش کہلا سکتی ہیں وہ آپ کو بن مانگے ملتی رہیں گی۔ شفائے امراض، قضائے حاجات،، حلِ مشکلات، حصولِ مرادات، دفعِ اعداء، ازالۂ مصائب وآلام، بربادیٔ دشمنان، حفاظت از مکائدِ اعداء،

تحفظ از سحر و آسیب و نظر بد، آسانی ادائے قرض، تسخیرِ عمومی، محبتِ خصوصی اور سینکڑوں دیگر اہم مقاصدِ زندگی اس قصیدۂ مبارکہ کی برکت سے پورے ہوتے ہیں۔

چند اہم خواص:۔

یہاں ہم اس کے چند خواص کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ اس کی برکات سے کما حقہ استفادہ کرنا ہمارے قارئین کے لئے مزید آسان بھی ہو جائے اور مفید تر بھی!

اس کے خواص و فضائل کو ہم دو حصوں میں الگ الگ واضح کرنا چاہتے ہیں تاکہ بوقتِ ضرورت آپ کے لئے ان کا انتخاب بھی آسان ہو اور ان سے استفادہ بھی آسان ہو۔ ان میں سے کچھ خواص چند مخصوص ابیات و اشعار سے متعلق ہیں، انہیں ہم خواص الابیات کے عنوان سے ذکر کریں گے، وباللہ التوفیق۔

خواص الابیات

عربی زبان:۔

جو لوگ عربی پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس مقدس زبان کے سیکھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ وہ اس قصیدہ کے پہلے دو ابیات (اَمِنْ تَذَكُّرِ اور اَمْ هَبَّتْ) کا کثرت سے ورد کیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد عربی زبان پر دسترس حاصل ہو جائے گی۔ دینی مدارس کے اساتذہ اگر طلبہ کو ان دونوں ابیات کی تلقین فرمائیں تو طلبہ کو بہت فائدہ ہوگا۔ (ہر نماز کے بعد گیارہ یا اکیس بار پڑھا کریں)۔

آفات و مصائب:۔

برے حالات، آسمانی و زمینی آفات اور دیگر مصائب و بلیات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اس قصیدے کی فصل ثالث کے دو اشعار (مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ اور هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ) کا کثرت سے ورد کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے مصائب آلام اور

آفات وبلیات سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ان دونوں اشعار کو صبح وشام سو، سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ، گیارہ بار ورد کریں۔

حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت:۔

جو آدمی فصلِ اول کے اس بیت کا کثرت سے ورد کرے گا (نَعَمْ سَرىٰ طَيْفُ الخ) اسے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ بالخصوص جمعرات کی رات پہلے آنحضرت ﷺ پر سو بار درود شریف بھیج کر پھر اسے پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔

ایمان کی حفاظت:۔

ایک مؤمن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے، اموال، اولاد اور جان کی حفاظت کیلئے ہم درجنوں وظائف پڑھتے اور عملیات کرتے ہیں، سب سے قیمتی متاع کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں اضافہ فرمائیں اور اسے کسی بھی نقصان اور حادثے سے محفوظ فرمائیں۔

ایمانی سرمائے کی حفاظت کے لئے پہلے تین بار یہ درود شریف:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِىْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ۔

پھر دس بار فصل ثالث کا یہ شعر پڑھیں (دَعَا اِلَى اللّٰهِ الخ)

غلبہ بر دشمن:۔

مجاہدینِ اسلام کو دشمن پر غلبہ حاصل کرنے، مناظرینِ اسلام کو اسلام دشمن عناصر کے خلاف بحث وجدل اور مناظرہ میں غالب آنے اور کسی بھی مظلوم کو ظالم فریق پر غالب آنے کیلئے فصلِ ثالث ہی کے تو اشعار (فَاقَ النَّبِيّٖنَ سے لے کر: لَوْنَا صَبَتْ تک) کثرت سے پڑھنا فائدہ دے گا۔ مخالف فریق کو بھاگنے اور پسپا ہونے کے سوا

راستہ کوئی نہیں ملے گا، بحول اللہ۔

شفائے امراض وخاتمۂ جنات:۔

(۱) اگر کسی شخص پر جنات کا سایہ ہو اور اسے جنات کے دورے پڑتے ہوں تو فصلِ خامس کے تین اشعار پہلے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھیں۔ پھر یہی تین اشعار نیلے رنگ کے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی بتی بنا کر مریض آسیب زدہ کو اس کا دھواں سنگھائیں۔ انشاء اللہ آسیب زدہ مریض فوراً ہوش میں آئے گا اور دوبارہ اسے کبھی آسیبی دورہ نہیں پڑے گا۔ مریض کے ہوش میں آنے کے بعد اس کی آنکھوں کے درمیان لکھے ہوئے یہ اشعار مٹا دیئے جائیں۔ (اشعار فصلِ خامس میں سے: تَبَارَكَ اللّٰہ سے لے کر: كَمْ اَبْرَاَتْ الخ تک تین اشعار ہیں)۔

(۲) شفائے امراض، کے لئے یہی تین اشعار لکھ کر مریض کے بدن پر مل دیا کریں۔ پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ خواب میں جب امام بصیریؒ نے یہ قصیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو جب آپ اس شعر (كَمْ اَبْرَاَتْ الخ) پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور اس مبارک دستِ اقدس کی برکت سے آپ فالج کی اس شدید تکلیف اور بیماری سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے جس کے علاج سے تمام اطباء عاجز آ چکے تھے۔

ملاحظہ:۔ آسیب زدہ کو یہی تین اشعار آیات الحفظ کے ساتھ لکھ کر اور مریض کو ہفت سلام اور آیاتِ شفاء کے ساتھ لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں۔ انشاء اللہ دونوں کو اپنے اپنے آزار سے ہمیشہ کیلئے کلی نجات مل جائیگی۔

حفاظتِ اطفال:۔

بچوں کو آسیب، مسان، سوکھا، نظرِ بد وغیرہ سے بچانے کیلئے فصل سادس کے دو اشعار: كَمْ جَدَّلَتْ اور كفاكَ بِالْعِلْمِ لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ وہ

آسیب، نظر بد وغیرہ سے محفوظ بھی رہیں گے اور اس بچے کا حافظہ بھی تیز ہو گا اور اس کے فہم وذکاء میں بھی ترقی ہو گی۔

سانپ بچھو کا زہر:۔

اگر خدانخواستہ کسی کو سانپ، بچھو یا کوئی اور زہریلا جانور کاٹ لے تو اس کا زہر ختم کرنے کے لئے گلاب اور زعفران سے قصیدۂ بردہ کی پوری نویں فصل (خَتَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ سے وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الخ تک) لکھ کر متاثرہ شخص کو پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔

قضائے حاجات:۔

اور حلِ مشکلات کے لئے دو رکعت نفل قضائے حاجت پڑھ کر پہلے سو بار نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔ پھر فصلِ عاشر کے پہلے تین ابیات (يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ سے کر فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الخ تک) سو بار پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگیں۔ اور جب دعاء سے فارغ ہوں تو ہاتھ اٹھاتے ہوئے آخر میں گیارہ بار کامل عقیدت کے ساتھ درود شریف پڑھ کر آمین کہیں اور ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔ قضائے حاجات میں یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

خوفِ دشمن وحاکمِ ظالم:۔

اگر کسی آدمی کو دشمن کی طرف سے کسی شدید نقصان یا قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو یا کسی افسر و حاکم وغیرہ کی طرف سے ناروا ظلم کا اندیشہ ہو تو وہ اٹھتے بیٹھتے قصیدۂ بردہ کی فصلِ ثالث کا یہ شعر پڑھتا رہے:۔ دَعَا اِلَى اللّٰهِ الخ۔ انشاء اللہ اس کا کوئی دشمن اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ اور ظالم حاکم چاہنے کے باوجود اس کسی مشکل سے دوچار نہیں کر سکے گا۔

تسخیرِ عمومی:۔

اس قصیدہ کی فصلِ ثالث کے آخری سات اشعار (فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ سے آخرِ

فصل تک) صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھنا تسخیرِ عمومی کے لئے نہایت مفید ہے۔ حکماء، وکلاء، عاملین اور پبلک ڈیلنگ سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

طاقتور سے طاقتور دشمن پر تغلّب:۔

اگر کسی مضبوط سے مضبوط ترین دشمن سے پالا پڑ گیا ہو اور اس کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ ہو، یا حالات وحوادث پے درپے اس طرح حملہ آور ہوں کہ ان سے نکلنے کی کوئی تدبیر بجھائی نہ دے، یا ماتحتوں، دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے محبت والفت کی بجائے ایذاء وکلفت کی گرم آنچ آنے لگ جائے تو قصیدہ کی فصل ثامن کے یہ تین اشعار وردِ زبان کرلیں (وَمَنْ تَكُنْ سے: اَحَلَّ اُمَّتَهٗ تک) انشاء اللہ بڑے سے بڑا اور مضبوط سے مضبوط دشمن بھی پٹ جائے گا اور شکست کھا جائے گا، مجاہدینِ اسلام ان اشعار کی برکت سے دشمنانِ اسلام کی صفیں چیر سکتے ہیں۔

خواص القصیدہ

ہر نماز کے بعد ایک بار یا صبح و شام کم از کم تین بار پڑھنے والے کو درجِ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

آسیب سے حفاظت:۔

اس کے پڑھنے والے پر آسیب کبھی حملہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر پہلے سے وہ آسیبی مریض ہے تو اس کے پڑھنے سے آسیب بھاگ جائیں گے۔

جادو سے حفاظت:۔

اس کا پڑھنا جادو سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ اور مسحور شخص اگر صبح و شام اسے تین تین بار پڑھنا شروع کرے تو انشاء اللہ ہر طرح کا جادو ختم ہو جائے گا۔ بالخصوص کاروباری بندش کا نہ صرف اس سے خاتمہ ہو گا بلکہ اس کی بدولت کاروبار

کو عروج اور ایسی ترقی ملے گی جو اس سے پہلے حاصل نہ تھی۔

تجارت اور مال پر ترقی:۔

اس کا وِرد رکھنے سے کاروبار اور اموال میں بہت زیادہ برکت اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ رزق دروازے توڑ کر آتا ہے۔ دکان پر بکری اور فروخت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

تسخیرِ عمومی:۔

یوں تو تسخیر عمومی کے اور بھی بہت سے مجرب عملیات موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب مفید ہیں۔ لیکن عمومی تسخیر اور عوامی ہر دلعزیزی کے لئے قصیدۂ بردہ شریف کے ہم پلّہ شاید ہی کوئی عمل ہو۔ پہلے اکتالیس دن گیارہ گیارہ بار صبح وشام پھر اکتالیس دن تک سات بار صبح وشام اور پھر ہمیشہ کے لئے پانچ یا تین بار صبح وشام پڑھنا تسخیرِ عمومی کے لئے بہت کافی ہے۔

مذکورہ بالا طریقے پر تسخیر عمومی کے ساتھ ساتھ تسخیرِ خصوصی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ آپ کے پاس آنا جانا شروع کریں گے وہ آپ سے محبت وعقیدت اور الفت واطاعت کے رشتے میں بھی بندھ جائیں گے۔

تحفظ از آفات وبلیات:۔

ہر قسم کے آفات وبلیات اور مصائب وآلام سے بچنے کے لئے اس کا ورد اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قسم کی مصیبت کا شکار ہے تو اس کے پڑھنے سے وہ دور ہو گی۔ اور اگر یہ پڑھتا رہے تو اس کی برکت سے آنے والی کئی مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت سے خود بخود دور ہوتی رہیں گی۔

شفائے امراض:۔

شروع میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ قصیدہ ایک لاعلاج بیماری سے نکلنے کے لئے

من جانب اللہ تعالیٰ اشارے سے امام بصیریؒ سے لکھوایا گیا اور جب انہوں نے اسے خواب میں آنحضرت محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو دورانِ سماعت آپ ﷺ نے امام بصیریؒ کے جسم پر دستِ شفاء وشفقت پھیرا جس سے انہیں فالج سے فوری اور کلی شفاء حاصل ہوگئی۔

اگر کوئی لاعلاج مریض اس کو دن رات پڑھنا شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ سے کامل امید وابستہ کر کے اس کی برکت حاصل کرے تو اسے لاعلاج مرض سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ مریض کو چاہیے کہ مرض کی شدت اور اپنی ہمت کے مطابق اس کی صبح وشام کی بھی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کر لے اور دن کو بھی جب جب وقت ملے اور پڑھنے کی ہمت ہو تو قصیدۂ بردہ پڑھتا رہے۔ اور پڑھنے کے دوران اپنے اوپر گریہ وزاری کی کیفیت طاری کر کے اللہ تعالیٰ سے شفاء کا طلبگار ہو۔ اور آخر میں دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر پورے بدن پر شفائے کامل کی نیت سے ہاتھ پھیر لیا کرے اور دوبارہ ہاتھوں پر پھونک مار کر دعاء مانگنا شروع کردے اور دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔

اگر مریض خود نہ کر سکے تو گھر کا کوئی دوسرا فرد یہ عمل کر سکتا ہے۔ کامل اعتقاد اور پختہ یقین سے کر کے دیکھیں، انشاء اللہ سو فیصد نتائج آپ کی خواہش اور ضرورت کے مطابق حاصل ہوں گے۔

خاندان کی حفاظت:۔

قصیدۂ بردہ صبح وشام پڑھ کر گھر کے تمام افراد پر پھونک مار دیا کریں۔ اس سے خاندان جڑا رہے گا اور کسی قسم کا اندرونی یا بیرونی، ظاہری یا باطنی فتنہ خاندان کو ٹوٹنے اور بکھرنے اور باہم شکر رنجیوں کا شکار نہیں کر سکے گا۔

اس کے معمول سے میاں بیوی، بہن بھائیوں اور والدین واولاد کے درمیان محبت والفت کا رشتہ استوار رہتا ہے اور آئے روز کی آپا دھاپی اور لے دے سے حفاظت رہتی ہے۔

حصولِ مقاصد:۔

کسی بھی قسم کی کوئی ضرورت آپڑی ہو، یا کوئی مصیبت ومشکل آگئی ہو، یا کوئی کام ایسا اٹک گیا ہو جو حل ہو کے نہ دیتا ہو، تو گیارہ دن تک صبح وشام گیارہ گیارہ بار اس کا وِرد اس خاص مقصد کے لئے کریں۔ انشاء اللہ بڑے سے بڑا مقصد بھی (بشرطیکہ مقصد جائز ہو) ضرور پورا ہوگا۔

قید سے نجات:۔

قیدی اگر کثرت سے پڑھے تو انشاء اللہ اس کی رہائی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ قیدی کی نجات کے لئے اس کے گھر والے بھی تین دن متواتر روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھیں۔

خاص مقصد کے لیے:۔

کسی خاص مقصد کیلئے شبِ جمعہ کو ستائیس (27) بار پڑھا جائے تو انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

ادائیگیٔ قرض:۔

اگر کوئی شخص قرضوں میں ڈوب گیا ہو تو وہ چند دنوں میں تقسیم کر کے ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔

امساکِ باراں:۔

اگر موسم میں بارش نہ ہو رہی ہو اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تین سو بار چند لوگ مل جل کر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعاء مانگیں تو انشاء اللہ العزیز اللہ کا کرم ہو جائے گا۔

مصائب سے نجات:۔

مصائب سے نجات کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ تین دن روزہ رکھ کر روزانہ اس قصیدہ کا اکیس (21) بار ورد کریں۔

ولادت میں آسانی:۔

زچہ کو عرقِ گلاب پر تین بار قصیدۂ مبارکہ پڑھ کر دیا جائے تو اس کے لئے وضعِ حمل نہایت آسان ہو جائے گا۔

خصوصی تاکید:۔

ویسے تو قرآن وسنت کے نورانی اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا شرعاً حرام اور عملاً نہایت نقصان دہ ہے۔لیکن دعائے حزب البحراور قصیدۂ بردہ شریف کے حوالے سے ہم خصوصی طور پر تاکید کر رہے ہیں کہ ان کا کسی ناجائز مقصد کے لئے استعمال کیا گیا یاان کا پڑھنے والا اگر فعلِ حرام (ترکِ نماز، رشوت خوری وغیرہ) کا مرتکب ہوا تو فائدے کی بجائے نقصان اور وہ بھی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بہتر ہوگا اگر ہمارے کہنے پر یقین کرلیں اور ان دونوں وظائف کو اپنانے کے بعد شریعت کی حرام کردہ کسی بھی چیز سے مکمل اجتناب اور پرہیز کریں اوران دونوں وظائف کا ناجائز استعمال ہرگز نہ کریں۔ وگرنہ وقت اور تجربہ آپ کو وہ سبق سکھائے گا کہ دنیا آپ سے عبرت پکڑے گی۔

نوٹ: اس کتاب میں ہم نے قصیدۂ بردہ شریف کے صرف چند عمومی خواص وفوائد پر اکتفاء کیا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ہم قصیدہ کی ایک مکمل شرح لکھیں گے۔اس میں بیسیوں وہ خواص جو بزرگوں سے سینہ بسینہ چلے آرہے ہیں اور بالعموم جن کے افشاء سے منع کیا جاتا رہا ہے تاکہ نااہل لوگ انکا غلط استعمال نہ کریں، انہیں ہم اس شرح کی

زینت بنائیں گے۔

نیز قصیدہ کا ابھی ہم نے قلم برداشتہ ترجمہ کیا ہے جو بازاری تراجم سے تو ہزار درجہ بہتر ہے۔ مگر شرح میں ہم ترجمہ پر بھی نظر ثانی کریں گے اوراس کے اشعار کی معنوی وتاریخی تشریح کے ساتھ ساتھ بلاغت، صرف اور نحو کے حوالے سے بھی مفصل گفتگو کریں گے۔ واللّٰہ المستعان قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کیلئے جلد از جلد ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ وظائف قصیدۂ بردہ شریف کے کوئی بھی آدمی اجازت لے کر کرسکتا ہے اور مذکورہ بالا فوائد حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن اس کی ریاضت کرنے والے کو جو دولت حاصل ہوتی ہے اس کا ہم الفاظ میں بیان نہیں کرسکتے۔

اصل لطف تو اس کی ریاضت کرنے اور پھر زندگی بھر اسے معمول بنانے میں ہی ہے۔ ہم اس کا عمل صرف انہی لوگوں کو کراتے ہیں جو ہمارے تعلیم کردہ وظائف کا پہلے عمل کر چکے ہوتے ہیں اور ہماری شرائط پر پورے اتر رہے ہوتے ہیں۔

ان تمام وظائف (منزل، آیت الکرسی، معوذتین، سورۃ المزمل، سورۃ یٰسین، چھل کاف) کے بعد جب قصیدۂ بردہ شریف کا کوئی شخص عمل کرتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے انوار وتجلیات کی ایک ایسی دنیا میں زندگی میں پہلی بار قدم رکھا ہے جس کا مشاہدہ اس سے پہلے اس نے زندگی بھر نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس کا اس سے پہلے وہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔

آخر میں ہم اس کی ریاضت کا طریق کار لکھ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کی ریاضت ہم سے (یا ہم جسے اپنے بعد اجازت کے لئے نامزد کریں گے اس سے) اجازت سے ہی کی جائے گی۔

ریاضتِ قصیدۂ بردہ شریف

(1) پہلی ریاضت:۔

قصیدۂ بردہ شریف کی پہلی اور سب سے اعلیٰ ریاضت یہ ہے کہ چالیس دن متواتر دریا یا نہر کے کنارے جا کر ایک بار قصیدہ پڑھیں۔

چالیس دن کے بعد آپ عامل ہو جائیں گے اور اس کے تمام فیوض و برکات سے پورا فائدہ خود بھی حاصل کر سکیں گے اور لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

اس کے بعد فجر، عصر یا مغرب کے بعد ایک بار کسی بھی جگہ قصیدہ پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اگر کسی دن کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن دو بار پڑھیں۔

(2) دوسری ریاضت:۔

اس کی ریاضت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو جلالی و جمالی پرہیز کے ساتھ خوشبو لگا کر اس کا وظیفہ شروع کرنے سے پہلے دو رکعت قضائے حاجت پڑھیں اور پھر ایک بار پورا قصیدہ اور تین سو تیرہ (313) بار روزانہ درج ذیل اشعار کا وظیفہ کریں۔

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اگر درودِ ناریہ یاد ہو تو کیا ہی کہنے۔ وگرنہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

تین سو تیرہ بار یہ دو اشعار پڑھنے ہیں:۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

فائدہ:۔

اس ریاضت کے بعد عامل جس گھر میں ہوگا اس میں جنات داخل ہونے کی کبھی جرأت نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر جنات کا کوئی مریض اس کے پاس لایا جائے تو اس کے جنات گھر سے باہر ہی رک جائیں گے۔ اور مریض عامل کے گھر میں داخل ہوتے ہی خود بخود ہوش میں آجائے گا۔

حاضری:۔

ہم ایک تعویذ اس کتاب میں دے رہے ہیں جس کا اصل فائدہ صرف انہی عاملین کو ہوگا جنہوں نے قصیدۂ بردہ کی مذکورہ بالا ریاضت کی ہوگی۔ وہ تعویذ مریض کے ہاتھ میں پکڑائیں تو تعویذ پکڑتے ہی جنات حاضر ہو جائیں گے۔

حرقِ جنات:۔

اور اگر دوبارہ اس مریض کو وہی جنات تنگ کریں اور اور اپنے عہد سے پھر جائیں تو دوسرا چھوٹا سا تعویذ ہم اس کتاب میں دے رہے ہیں، اسے آپ صرف آسیب زدہ کے سامنے رکھ دیں۔ اس کے دیکھتے ہی جنات جلنا شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

شفائے امراض:۔

ریاضت کرنے کے بعد اس کا عامل جس مریض کو تین تین بار قصیدہ پڑھ کر تین دن دم کرے اسے انشاء اللہ کلی وفوری شفاء حاصل ہوگی۔ دم کے آخر میں مریض کے ہاتھوں پر دم کریں اور اس سے کہیں کہ وہ اپنے ہاتھ پورے بدن پر پھیر لے۔

(3) تیسری ریاضت:۔

جلالی وجمالی پرہیز کے ساتھ وقت اور جگہ مقرر کر کے نوچندی جمعرات سے مقامِ خلوت میں قصیدہ گیارہ گیارہ بار روزانہ پڑھیں۔ اکتالیس دن کے بعد آپ اس کے عامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ خلقِ خدا میں آپ کا فیض جاری ہوگا۔

قصیدۂ بردہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق رسول اللہ ﷺ

پہلی فصل رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بیان میں

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ہمسائے یاد آگئے ذی سلم کے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٍ

کہ آنکھ سے بہنے والے آنسو میں تو نے خون بھی ملا دیا

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چل پڑی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا اندھیرے میں اضم کی طرف سے بجلی چمکی ہے

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا

سو کیا ہوا تیری آنکھوں کو کہ تو کہتا ہے رک جاؤ تو وہ رو پڑتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٖ

اور کیا ہوا تیرے دل کہ تو کہتا ہے صبر کر تو وہ بے خود ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپ سکتی ہے؟

مَّا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمٖ

جبکہ اس کے آنسو جاری ہوں اور دل بے چین ہو

لَوْ لَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
اگر تجھے عشق نہ ہوتا تو آنسو نہ بہاتا کھنڈرات پر

وَّلَآ اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ
اور نہ بے تاب ہوتا (درخت) بان اور علم کے ذکر سے

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
پس تو کیسے انکار کرسکتا ہے محبت سے۔ جبکہ گواہی دے چکے

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ
اس پر تیرے خلاف دو گواہ: آنسو اور بیماری

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّىْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
اور ثابت کردیا سرشاری کو آنسوؤں اور دبلے پن کی لکیروں (جھریوں) نے

مِّثْلَ الْبُهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ
تیرے رخساروں پر زرد اور سرخ پھول کی طرح

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِىْ
ہاں مجھے اس کا خیال آیا جس کا میں شائق ہوں تو میں بے تاب ہوگیا

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ
اور محبت بدل دیتی ہیں لذتوں کو تکلیف سے

يَالَآئِمِىْ فِى الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مجھے عشق پر ملامت کرنے والے، معاف رکھ

مِّنِّىْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ
مجھے اس پر اور اگر تو انصاف کرتا تو ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِىَ لَا سِرِّىْ بِمُسْتَتِرٍ
میرا حال تجھ پر آشکارا ہوگیا، میرا راز چھپنے والا نہیں

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَآئِیْ بِمُنْحَسِمٖ

چغل خوروں سے۔ اور نہ میرا مرض (عشق) دُور ہونیوالا ہے

مَحَضْتَنِیْ النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ

مجھے تو نے پر خلوص نصیحت کی لیکن میں اسے نہیں سنتا

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمٖ

عاشق ملامت کرنیوالوں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبَ فِیْ عَذَلِیْ

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو بھی ملامت کے بارے میں متہم گردانا

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ مِّنَ التُّهَمٖ

اور بڑھاپا بہت دُور ہے نصیحت کرنے میں تہمت سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَنْعِ هَوَی النَّفْسِ

دوسری فصل، اپنے آپ کو خواہشاتِ نفسانی سے منع کرنے میں

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

بے شک میرے برائی کے معاون نفس نے نصیحت نہیں حاصل کی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرِمٖ

جہالت کی وجہ سے بڑھاپے اور آخری عمر کی جسمانی ٹوٹ پھوٹ سے

وَلَآ اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی

اور نہ میں حاضر ہوا اچھے عملوں کی میزبانی کے ساتھ

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمٖ

ایسے مہمان کے لئے جو میرے سر پر آگیا اور اس کی عزت نہ رکھی

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ میں اس کی عزت نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو میں راز کو چھپاتا جو ظاہر ہو گیا ہے خضاب کے ساتھ

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا

کون ہے ایسا جو روکے خودسری کو؟ جو (میرے نفس نے) کی

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے روکتے ہیں سرکش گھوڑے کو لگام سے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

پس نفس کی خواہشات کو توڑنے کیلئے گناہوں کا قصد نہ کر

اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا بھوک کی خواہش کو مزید مضبوط کرتا ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

اور نفس بچے طرح ہے اگر اسے ڈھیل دو گے تو وہ جوان ہوگا

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

دودھ پینے کی محبت میں اور اگر دودھ چھڑواگے تو چھوڑ دے گا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

پس اسے خواہش سے روک اور اسے مغلوب خواہش ہونے سے بچا

اِنَّ الْهَوٰى مَاتَوَلّٰى يُصْمِ اَوْيَصِمِ

جب خواہشیں غالب ہوتی ہیں تو مار ڈالتی ہیں یا عیب دار کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر اور وہ (نفس) جانور کی طرح ہے

وَّاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَاتُسِمِ

اور وہ اگر (خواہش کی) چراگاہ کو لذیذ سمجھے تو اسے نہ چرنے دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

کئی بار نفس نے لذت کو فائدہ مند جانا حالانکہ وہ انسان کو مارنے والی ہے

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس نے نہ جانا کہ چکنائی والی چیز میں (اس کے لیے) زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور ڈر اس خرابی سے جو بھوک اور سیر ہو کر کھانے سے ملتی ہے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

کیونکہ اکثر پیٹ کا خالی ہونا برا ہوتا ہے بدہضمی سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاتْ

اور زور لگا کر نکال دے ان آنسوؤں کو جو آنکھوں میں بھر گئے ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام کی وجہ سے۔ اور آنکھوں کی حرام سے نگہبانی ضروری سمجھو

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور مخالفت کر نفس اور شیطان کی اور ان دونوں کی نافرمانی کر

وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور اگر وہ دونوں تجھے خالص نصیحت کریں پھر بھی اسے جھوٹ سمجھ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

ان دونوں کا کہنا نہ مان خواہ وہ فریق ہوں یا منصف

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کیونکہ تو فریق مخالف اور منصف کی چالوں کو خوب جانتا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

اللہ معاف فرمائے ایسے قول پر کہ جس پر خود عمل نہ ہو

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقَمٍ

بے شک (یہ ایسے ہے کہ) میں نے بانجھ کیلئے اولاد ثابت کی ہو

اَمَرْتُكَ الْخَیْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

میں نے تجھے بھلائی کا کہا مگر میں نے اس پر خود عمل نہ کیا

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمٖ

اور جب میں خود ہی اس پر قائم نہ ہوا تو میرا کہنا تجھے کیا قائم رکھے گا؟

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اور موت سے پہلے نفلوں کی صورت میں آخرت کی کوئی تیاری نہیں کی

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمٖ

اور نہ فرض روزے اور فرض نماز کے سوا کوئی عمل کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

تیسری فصل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا نبی ﷺ کی سنت پر جو خود اس (عبادت) کیلئے تاریک راتوں میں جاگے

اَنِ اشْتَكَتْ قَدَ مَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٖ

کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج کر ورم زدہ ہو گئے

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰی

اور باندھا بھوک سے اپنے پیٹ کو اور لپیٹا

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمٖ

پتھر سے اس شکم مبارک کو جس کی جلد بہت نازک تھی

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ بنے آپ ﷺ کی آزمائش کے لیے سونے کے

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَآ اَيَّمَا شَمَمٖ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے پس اسے کیسا ہیچ سمجھا

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

ضرورت ہونے کے باوجود سونے کے پہاڑوں سے آپکی بے رغبتی نے یہ بات پختہ کردی

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمٖ

کہ ضرورت کبھی عصمت خداوندی سے تجاوز نہیں کرسکتی

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور ضرورت کس طرح راغب کرے دنیا کی طرف اسی ہستی کو

لَوْ لَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمٖ

کہ اگر وہ ہستی نہ ہوتی تو دنیا ہی پردۂ عدم سے وجود میں نہ آتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں دونوں جہانوں اور جنوں اور انسانوں کے

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

اور عرب اور غیر عرب کے دونوں گروہوں کے (سردار ہیں)

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ

ہمارے نبی نیکی کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں پس نہیں کوئی بھی

اَبَرَّفِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٖ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا قول میں۔ نہ (بتوں کی) نفی میں اور نہ (اللہ کے) اثبات میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجَى شَفَاعَتُهٗ

وہی امت کے ایسے حبیب ہیں جن سے اُمیّد ہے، ان کی شفاعت کی

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

ہر طرح کے لرزا دینے والے مصائب کے وقت

دَعَآ اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا، پس جس نے انھیں مضبوط پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

اس نے مضبوط رسّی پکڑی جو نہ ٹوٹنے والی ہے

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

نبیوں پر فوقیت لے گئے اپنی (بہترین) تخلیق اور (بہترین) اخلاق کی وجہ سے

وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

اور نہ ہی وہ آپ کے علم اور کرم کے قریب پہنچ سکے

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب اللہ کے رسول میں سے آپ سے درخواست کرتے ہیں

غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

چلو بھر پانی کا دریا میں سے یا موسلا دھار بارش میں سے ایک گھونٹ پانی کا

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

اور کھڑے ہیں آپ ﷺ کے سامنے اپنی حدود میں

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

علم کے ایک نقطہ یا حکمت کی ایک مثال کے لئے

فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

پس یہ وہ ہیں جن پر مکمل ہو گئے کمالات ظاہری اور باطنی

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر انہیں منتخب کیا حبیب اپنا۔ جانداروں کو پیدا کرنیوالے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ

آپ ﷺ اپنی اچھی خوبیوں میں کسی بھی شریک سے پاک ہیں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

آپ کی ذات اقدس کی خوبیوں کا جوہر تقسیم نہیں سکتا

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمٖ

نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعوے کیے ان کو چھوڑ دو

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمٖ

اور حضور ﷺ کی مدح سرائی میں جو چاہو کہو اور دانائی سے کہو

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

آپ ﷺ کی ذاتِ عالی کی طرف جو شرف منسوب کرنا چاہو کرو

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

اور آپ کی عالی قدر کی طرف جس عظمت کو چاہو منسوب کرو

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

کیونکہ حضور ﷺ کی فضل و شرف کی کوئی حد ہی نہیں

حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

جسے کوئی بولنے والا اپنے منہ سے ادا کر سکے

لَوْنَا سَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اگر آپ ﷺ کے معجزات عظمت میں آپ کے مرتبہ کی طرح عظیم ہوتے

اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمٖ

تو آپ کا نام ہی بوسیدہ ہڈیوں کو پکارے جانے پر زندہ کر دیتا

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْىَ الْعُقُوْلُ بِهٖ

آپ ﷺ نے ہمیں کسی ایسے امتحان میں نہیں ڈالا جسے عقلیں سمجھ نہ سکیں

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمٖ

محض ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے، سو ہم نے نہ شک کیا اور نہ ہم مبتلائے حیرت ہوئے

اَعْیَی الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی

آپ ﷺ کی حقیقت سمجھنے نے ساری خلقت کو عاجز کر دیا

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْفَحِمٖ

پس قریب اور دور سے ہر دیکھنے والا حیرت زدہ ہے

کَالشَّمْسِ تَظْھَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے سورج ظاہر ہوتا آنکھوں کو دُور سے چھوٹا لگتا ہے

صَغِیْرَۃً وَّتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٖ

سامنا کرنے سے آنکھوں کو چندھیا دیتا ہے

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ

ایسے لوگ آپ کی حقیت کا دنیا میں کیسے ادراک کر سکتے ہیں

قَوْمٌ نِّیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمٖ

جو آپ کے محض خیالات اور خوابوں سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ

پس حضور ﷺ کے بارے میں علم کی انتہاء یہی ہے کہ وہ بیشک بشر ہیں

وَّاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ

اور بیشک وہ اللہ کی تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا

اور وہ تمام معجزے جو انبیاء علیہم السلام لائے

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِھِمٖ

وہ تمام آپ ﷺ کے نور کی وجہ سے انہیں حاصل ہوئے

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا

کیونکہ آپ ﷺ فضیلت کے سورج ہیں اور وہ سب (انبیاء) اس کے ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

جو تاریکیوں میں لوگوں کے لئے اپنی روشنی بکھیرتے ہیں

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا

یہاں تک کہ جب طلوع ہوا دنیا میں عام ہوگئی ہدایت

هَا الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَآئِرَالْاُمَمِ

تمام جہانوں کے لیے۔ اور زندہ کر دیں تمام امتیں

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ

آپ کی صورت مبارکہ کتنی قابل تکریم ہے جسے اخلاق فاضلہ نے مزین کر دیا

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

جو حسن کا مرقع اور دلآویز مسکراہٹ سے روشن ہے

كَالزَّهْرِفِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ

نزاکت میں پھول کی طرح اور عظمت میں چاند کی مانند

وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

سخاوت میں سمندر کی طرح اور عالی ہمت میں زمانے کی طرح ہیں

كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ

جب آپ اکیلے ہوں تب بھی آپ کی جلالت کی وجہ سے یوں لگتا ہے

فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

جیسے آپ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیں

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

یوں لگتا ہے جیسے موتی پوشیدہ ہو سیپ میں

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

آپ کی گفتار اور مسکراہٹ کی دو کانوں سے

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

دنیا کی کوئی خوشبو اس مٹی کی ہمسری نہیں کر سکتی جو آپ کے جسد اطہر سے لگتی ہے

طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمٖ

کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اسے سونگھا اور بوسہ دیا

الفصل الرّابع فی مولد النّبیؐ

چوتھی فصل نبی ﷺ کی ولادت کے بارے میں

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ

آپ کی ولادت مبارکہ پاک طینت عنصر کے ساتھ ظاہر ہوئی

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمٖ

کیا خوب آپ کی ابتداء اور اختتام ہے

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

اس دن اہل فارس سمجھ گئے کہ انہیں

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمٖ

تباہی اور خوف کا ڈراوا آ گیا ہے

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور کسریٰ کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمٖ

کسریٰ کے ساتھیوں کی طرح جو بکھرنے کے بعد منظم نہ ہو سکے

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور آگ نے افسوس کے مارے بجھتے ہوئے سانس لی

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٖ

اور حیرت کے مارے دریا کے سرچشمے خشک ہو گئے

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

بحیرۂ ساوہ والے پریشان ہوگئے کہ ان کی جھیل کا پانی اتر گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِیْ

اور پیاسے لوگ وہاں سے غیظ وغضب میں واپس لوٹے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا غم کے مارے آگ کو پانی کی تری مل گئی

حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

اور پانی کو افسوس کے مارے آگ کی تپش مل گئی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَ نْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن ڈھنڈورا پیٹتے تھے اور آپ ﷺ کے انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

اور حق ظاہر ہوتا تھا معنی اور کلام سے

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہوگئے پس اعلان خوش خبریوں کے نہیں سنے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اور ڈراوے کی بجلیوں کی چمک نہ دیکھ سکے

مِنْ بَعْدِ مَآ اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ قوم کے کاہن نے انہیں بتلا دیا تھا

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ اب ان کا ٹیڑھا دین قائم نہیں رہ سکے گا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْافِي الْاُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ انہوں نے افق میں ستاروں کو

مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

ایسے ہی گرتے دیکھا جیسے ان کے بت (گرنے والے تھے)

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ شیاطین وحی کے راستے سے

مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمٍ

اوپر نیچے بھاگنے لگے

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا بھاگنے میں وہ ابرھہ کے سورما تھے

اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

یا اس لشکر کی طرح تھے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے کنکر مارے گئے

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کے بعد انہیں یوں پھینکا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمٍ

جیسے حضرت یونسؑ کو مچھلی نے اپنی انتڑیوں سے پھینک دیا تھا

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی ذِکْرِیُمْنِ دَعْوَتِهٖ ﷺ

پانچویں فصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی برکات کے بیان میں

جَآءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

پیروں کے بغیر چلے ان کی طرف تنوں پر چلتے ہوئے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا انہوں نے لکیر کھینچی اس خوشنویسی کے لئے

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ
جوان کی ٹہنیوں نے نہایت باکمال لکھی تھی

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَآئِرَةً
بادل کی اس ٹکڑی کی طرح کہ حضور ﷺ جہاں تشریف لے جاتے

تَقِيْهِ حَرَّوَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ
وہ آپ کو دوپہر کی گرمی کی شدت سے بچاتی

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
میں قسم کھاتا ہوں دو ٹکڑے ہونے والے چاند کی۔ بے شک اس کی

مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ
آپ ﷺ کے دل سے وہ نسبت ہے جس کی وجہ سے اس کی قسم پوری ہوتی ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُمِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
اور غار نے خیر و فضیلت کو آغوش میں لے لیا

وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ
اور کفار کی ہر آنکھ آپ ﷺ کو دیکھنے سے اندھی ہوگئی

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا
پیکر صدق (حضور ﷺ) اور حضرت (ابوبکر) صدیق غار میں تھے مگر انہیں کوئی دیکھ نہ سکا

وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ
اور وہ (کافر) کہتے تھے نہیں غار میں کوئی بھی نہیں

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
گمان کیا کبوتر پر اور گمان کیا مکڑی پر کہ انہوں نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ
حضور ﷺ (کی موجودگی میں) جالا نہیں بنا اور نہ کبوتری نے انڈے دیئے

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

اللہ کی حفاظت نے آپ ﷺ کو بے نیاز کر دیا دوگنی چکنی

مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

زرہوں سے اور بلند وبالا ہوئے قلعوں سے

مَاسَامَنِى الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

جب رنجیدہ کیا مجھے زمانے کے مظالم نے اور میں نے آپ ﷺ کی پناہ چاہی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

تو مجھے ایسی پناہ ملی جسے کوئی توڑ نہ سکا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ

اور میں نے جب بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک سے دونوں جہاں کی دولت مانگی

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

تو میں نے سخاوت کے خزانے ایسی ذات سے حاصل کیے جو سب سے افضل ہستی ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْىَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

نہ انکار کر وحی کا ان کے خواب میں۔ بے شک ان کا

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

دل۔ جب سوتی تھیں آنکھیں۔ نہیں سوتا تھا

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

اور یہ حال نبوت میں عمر بلوغ کو پہنچنے کا تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلَمِ

ایسے میں تو کسی بالغ کے حال کا بھی انکار نہیں کیا جاتا

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

اللہ کی ذات برکتوں والی ہے، وحی محنت وریاضت سے نہیں حاصل ہوتی

وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبریں بتانے پر (جھوٹ کی) تہمت لگائی گئی ہے

اٰیَاتُهُ الْغُرُّلَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ ﷺ کی لائی ہوئی چمکدار آیات کسی پر مخفی نہیں

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

ان کے بغیر لوگوں کے درمیان عدل قائم نہیں کیا جاسکتا

کَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ

کتنے مصیبت زدوں کو آپ کی ہتھیلی نے لمس سے صحت یاب کیا

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

اور کتنے لوگوں کو گناہوں اور جنات کی زنجیروں سے آزاد کیا

وَاَحْیَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهُ

آپ کی دعاء کی برکت سے قحط کا سال خوشحالی میں بدل گیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

حتی کہ تاریک زمانوں میں وہ زمانہ چمکنے لگا

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

(آپ کی دعاء سے) بادل یوں برسا کہ اسکی وجہ سے تم نے پتھریلی زمین کو

صَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْسَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

بارش کا سمندر یا ٹوٹے ہوئے بند کا سیلاب سمجھا

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

چھٹی فصل قرآن کی عظمت میں

دَعْنِیْ وَوَصْفِیَ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے اور میرے اس بیان کو چھوڑ کہ آپ ﷺ کے معجزات یوں نمایاں ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

جیسے میزبانی کی آگ رات کے وقت پہاڑ کی چوٹی پر روشن ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

چنانچہ موتی کا حسن اور بڑھ جاتا ہے جب وہ پرویا ہوا ہو

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

اور جب پرویا ہوا نہ ہو تو اس سے اس کی وقعت کم نہیں ہوتی

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالِ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس تعریف کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں

مَا فِیْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

آپ ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور مبارک عادات کے بیان کے لئے

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

یہ خدائے رحمان کی سچی آیات ہیں جو ظاہر ہوئی ہیں

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

اور قدیم ہیں جس طرح موصوف قدیم ہونے سے متصف ہے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا

یہ آیات کسی زمانے سے مختص نہیں مگر بتلاتی ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

ہمیں آخرت اور قومِ عاد اور ارم کے بارے میں

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

یہ ہمیشہ کے لئے ہمارے سامنے ہیں اور ہر نبی کے معجزے پر فائق ہیں

مِّنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

کہ ان کے معجزات آئے تو سہی مگر دائمی نہیں تھے

مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

وہ ایسی محکم ہیں کہ کسی دشمن کے لئے شبہ کی گنجائش نہیں

لِّذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

اور نہ ہی کسی ثالث کے فیصلے کی منتظر ہیں

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

جب کبھی ان آیات سے کسی بڑے سے بڑے دشمن نے جنگ کی

اَعْدَى الْاَعَادِیْ اِلَيْهَا مُلْقِی السَّلَمِ

تو وہ صلح کرتے ہوئے خود ہی ان کی طرف لوٹ آیا

رَدَّتْ بَلَا غَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا

اس کی بلاغت نے اس کے مخالفین کے معارضہ کو رد کیا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

جیسے کوئی غیرت مند اپنی ناموس کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو روکتا ہے

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ

ان (آیات) کے مطالب ایسے ہیں جیسے سمندر کی لہر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور بڑھ کر ہوتی ہے اس کی افادیت حسن اور قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَآئِبُهَا

نہیں شمار ہوسکتے اور نہ بیان ہوسکتے ہیں ان کے عجائب

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

اور نہ ہی قیمت زیادہ لگا کر انہیں خریدا جا سکتا ہے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ

اس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس میں نے اس کے پڑھنے والے سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

بے شک تو نے پا لی ہے اللہ کی رسی پس مضبوطی سے پکڑ لے

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے ان (آیات) کو تلاوت کیا جہنم کی دہکتی آگ کی گرمی کے خوف سے

اَطْفَاْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

بجھا دیا تو نے بھڑکتی ہوئی آگ کو ان (آیات) کے پڑھنے سے سرد پانی کی طرح

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

گویا وہ (آیات) حوض ہیں جس سے چہرے سفید ہو جاتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُ وْ هُ كَالْحُمَمِ

گناہوں والے۔ حالانکہ وہ آئے ہوں کوئلے کی طرح سیاہ

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً

اور وہ (آیات) پل صراط کی طرح اور ترازو کی طرح ہیں انصاف پروری میں

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِ هَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

پس انصاف ان کے بغیر لوگوں میں قائم نہیں ہو سکتا

لَا تَعْجَبَنْ لِّحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

نہ حیران ہو حاسد سے اگر وہ انکار کرے ان کا

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر۔ حالانکہ وہ بہت ماہر ہے انہیں سمجھنے میں

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

بعض دفعہ نہیں دیکھ سکتی آنکھ سورج کی روشنی آشوبِ چشم میں

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

اور انکار کرتا ہے منہ پانی کے ذائقے کا۔ بیماری کی وجہ سے

الفصل السابع فی ذکر معراج النبی ﷺ

ساتویں فصل نبی ﷺ کے معراج کے بارے میں

یَا خَیْرَ مَنْ یَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَہٗ

اے سب سے بہتر کہ جس کا ارادہ کرتے ہیں عافیت کے طلب گار

سَعْیًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے ہوئے اور اونٹوں پر سوار پے در پے

وَمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ

اور وہ جو بہت بڑی نشانی ہے غور کرنے والے کے لیے

وَمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ

اور وہ عظیم نعمت ہے غنیمت سمجھنے والے کے لیے

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ

آپ ﷺ نے سفر کیا حرم کعبہ سے ایک رات میں بیت المقدس تک

کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جیسے سفر کرتا ہے چودھویں کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَۃً

اور آپ بلندی پر فائز ہوتے گئے یہاں تک کہ پالی منزل

مِّنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

قاب قوسین کی جسے نہ تو کوئی پاسکا اور نہ ہی کوئی اس کا قصد کرسکا

وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِھَا

اور آگے کیا آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام

وَالرُّسْلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

اور رسولوں نے، جیسے آگے کرتے ہیں مخدوم کو خادم پر

وَاَنْتَ تَخْرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ ﷺ نے شگاف کیا ساتوں آسمانوں میں اس طرح

فِیْ مَوْکَبٍ کُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

جلوس کے ساتھ جیسے اس میں جھنڈے والے آپ ﷺ تھے

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ جب نہ رہی بلند آواز آگے بڑھنے والی

مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

قربت میں اور نہ زیادہ رتبے میں بلند

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

پست کیا ہر مقام کو جیسے اضافت سے (خفض دیا جاتا ہے) جب

نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ ﷺ بلائے گئے معراج میں۔ مفرد علم (منادیٰ) کی طرح

کَیْمَا تَفُوْزُ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ کامیاب ہوئے دیدار سے جو چھپا ہوا ہے

عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو بہت چھپا ہوا ہے

فَحُزْتَ کُلَّ فِخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل کئے ہر طرح کے فخریہ رتبے جن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحِمِ

اور گزرے ہر اس مقام سے جہاں سے کسی اور کا گزر نہ ہوسکا

وَجَلَّ مِقْدَارُمَا وُلِّیْتَ مِنْ رُّتَبٍ

اور جو رتبے آپ کو عطا کئے گئے ان کی مقدار بہت زیادہ ہے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَآ اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمٖ

اور دشوار ہے سمجھ میں آنا ان نعمتوں کا جو آپ کو عطا کی گئیں

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

خوشخبری ہے ہمارے لیے اے گروہ اسلام والو۔ بے شک ہمیں

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٖ

ایسا ستون دیا گیا ہے جو کبھی منہدم نہیں ہو گا

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهٖ

جب اللہ نے ہمارے داعیؐ کو ان کی اطاعت کی وجہ سے پکارا

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمٖ

اکرم الرسل کے خطاب سے تو ہم (اس وجہ سے) اکرم الامم بن گئے

الفصل الثامن فی ذکر جهاد النبیﷺ

آٹھویں فصل نبی ﷺ کے جہاد کے ذکر میں

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ

دشمنوں کے دل آپ ﷺ کے معبوث ہونے کی خبر سے خوف زدہ ہو گئے

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمٖ

جیسے خوفزدہ بکری ریوڑ سے بھاگتی پھرتی ہے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ کفار سے جہاد کرتے رہے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٖ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکا ہوا ہے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ

بھاگنے کو وہ پسند کرتے تھے پس شکست خوردہ رشک کرتے تھے ان پر

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جبکہ ان کے جسمانی اعضاء کو عقاب اور پرندے اڑا لے گئے

تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا

گزرتی تھیں راتیں اور کفار نہ جانتے تھے اس کا شمار

مَا لَمْ تکُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک کہ نہ آتیں راتیں محترم مہینوں میں سے

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

جیسا کہ دین (اسلام) مہمان تھا جو اترا ان کے صحنوں میں

بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمِ

تمام سرداروں کے ساتھ جو دشمنوں کے گوشت کے شدید خواہش مند تھے

یَجُرُّ بَحْرَ خَمِیْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

کھینچتا ہے دریا لشکروں کا تیز گھوڑوں پر

تَرْمِیْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

پھینکتا ہے جوش کے ساتھ بہادروں کی تھپیڑوں جیسی موجیں

مِنْ کُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ان میں سے ہر بہادر اللہ کی طرف اجرت کرنے اور اس سے امید رکھنے والا ہے

یَسْطُوْا بِمُسْتَاصِلٍ لِّلْکُفْرِ مُصْطَلِمِ

اور وہ دشمن پر جڑ سے اکھیڑ دینے والا حملہ کرتا ہے

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهْیَ بِهِمْ

یہاں تک کہ جو ملت اسلام غریب الوطن تھی

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

غریب الوطنی کے بعد ملا دیئے اسے رشتہ دار

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

کفالت ہوگی ہمیشہ کے لیے ان (دشمنوں) سے اچھے باپ کے ساتھ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے ساتھ۔ پس نہیں ہوگی یتیم اور نہ ہوگی بیوہ

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ پہاڑ تھے پوچھ ان کے بارے میں ان مقامات سے جہاں انہوں نے معرکے لڑے

مَّاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدِمِ

کیا کفار نے دیکھا ان سے ہر اس جگہ جہاں وہ لڑے

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

پس پوچھ حنین اور پوچھ بدر اور اُحد پہاڑ سے

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کے موسم وباء سے زیادہ لرزہ خیز ہو گئے

اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَاوَرَدَتْ

وہ دشمنوں کے خون سے تلواروں کو لہو رنگ کرکے نکالتے تھے

مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

دشمن کے سیاہ بالوں کو کاٹنے کے بعد

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

وہ لکھنے والے تھے نیزوں سے نہیں چھوڑا

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

ان کی قلموں (نیزوں) نے کوئی حرف جسم کا بغیر (ضرب کا) نقطہ لگائے

شَاكِى السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

ان کے سونتے ہوئے ہتھیار ان کی امتیازی علامت تھے

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

اور گلاب کا پھول ممتاز ہوتا ہے اپنی علامت میں ببول سے

يُهْدِىْ اِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

ہدیہ بھیجتی ہے تیری طرف فتح کی ہوا پھیلتے ہوئے

فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِىٍّ

پس تو سمجھ لے گلاب کا پھول غلاف میں ہر بہادر کو

كَاَنَّهُمْ فِىْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گھوڑے کی پیٹھ پر وہ ایسے لگتے ہیں جیسے اُگا ہوا درخت ہو

مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنے مضبوط اور بلند عزم کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ زمین ان پر تنگ ہے

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا

خوف کے مارے دشمنوں کے دل اڑے جا رہے ہیں

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبُهْمِ وَالْبُهَمِ

پس تم آدمی اور جانور میں (خوف کی وجہ سے) فرق نہیں کر سکتے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

اور جنہیں رسول اللہ ﷺ کی مدد حاصل ہو

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِىْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اگر اسے شیر اپنی کچھار میں ملیں تو ڈر کے مارے وہ بھی تابع ہو جائیں

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

اور ہرگز نہیں دیکھے گا تو آپ ﷺ کے دوست کو مدد نہ ملے

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

آپ ﷺ کی اور نہ آپ کے دشمن کو کہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
اتاری اپنی امت اپنے دین کے قلعے میں
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ
جیسے شیر اترتا ہے بچوں کے ساتھ اپنے کچھار میں
كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدَلٍ
پھر مٹی میں ڈالا اللہ کے کلام نے جھگڑا کرنیوالوں کو
فِيْهِ وَخَصَّمَ الْبُرْهَانَ مِنْ خَصِمِ
آپ ﷺ سے اور غالب ہوئیں دلیلیں مدِ مقابل پر
كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِی الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
کافی ہے تجھ کو علم بغیر پڑھے لکھے معجزہ کے طور پر
فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّاْدِيْبِ فِی الْيُتُمِ
دورِ جاہلیت میں اور بہترین تربیت یتیمی میں

الفصل التاسع فی طلب مغفرة من الله تعالٰی وشفاعة من رسول الله ﷺ

نویں فصل اللہ تعالٰی سے مغفرت مانگنے میں
اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے میں

خَدَمْتُهٗ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ
خدمت کی میں نے آپ ﷺ کی تعریف کے ذریعہ تاکہ معاف ہوں اس سے
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ
گناہ جو عمر گزشتہ میں ہوئے (لغو) شعروں کے ذریعہ اور (دنیاداروں) کی خوشامد میں ہوئے
اِذْ قَلَّدَانِیَ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُهٗ
کیونکہ (ان دونوں) نے میری گردن میں ان کے برے انجام کے خوف کا طوق ڈال دیا

كَاَنَّنِیْ بِهِمَا هَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا کہ میں چوپایہ ہوں قربانی کے چوپایوں میں سے

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

میں نے بچپن کی گمراہی کی پیروی کی دونوں حالتوں میں

حَصَلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

مگر گناہ اور ندامت کے سوا مجھے کچھ نہ ملا

فَیَا خَسَارَةَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِهَا

پس افسوس نقصان ہوا میرے نفس کو اس تجارت میں

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

نہ خریدا دین کو دنیا کے بدلے اور نہ اس کی قیمت لگائی

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

اور جو پیچھے دیر سے ملنے والے (ثواب) کو اس جلدی ملنے والی (دنیا) کے بدلے

یَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمِ

لازماً ظاہر ہوگا اسے دھوکہ موجودہ خرید میں اور آئندہ کی خرید میں

وَاِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اور اگر کروں میں گناہ تو نہیں میرا عہد ٹوٹنے والا

مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

نبی ﷺ سے اور نہیں میری (عقیدت کی) رسی ٹوٹنے والی

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ

کیونکہ میرے لیے ذمہ لیا ہے آپ ﷺ نے میرے نام کی وجہ سے

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

جو کہ محمد ہے اور وہ زیادہ وفا کرنے والے ہیں تمام مخلوق سے وعدوں کو

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

اگر نہ ہوں وہ میرے مرنے کے بعد تھامنے والے میرا ہاتھ

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

اپنے فضل سے۔ تو تم کہنا کہ ہائے بدنصیبی قدم پھسل گئے

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ

ہرگز نہیں ہوسکتا کہ محروم کرے امیدوار کو ان کی بخشش

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

یا ان سے پناہ مانگنے والے بے توقیر واپس آئے

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَآئِحَہٗ

اور جب سے لازم کیا میں نے اپنی سوچوں پر ان کی تعریف کرنے کو

وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمِ

اسے میں نے اپنی نجات کے لیے بہتر ذمہ دار پایا

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ

اور خاک آلود ہاتھ آپ ﷺ کی غنا سے کبھی محروم نہیں ہوگا

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاَکَمِ

بے شک الفت اگاتی ہے پھولوں کو ٹیلوں میں

وَلَمْ اُرِدْ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ

اور نہیں میں چاہتا رونق دنیا کی جو کہ چن لی

یَدَا زُھَیْرٍ بِمَآ اَثْنٰی عَلٰی ھَرَمِ

زہیر کے ہاتھوں نے ہرم کی مدح وتوصیف کرکے

الفصل العاشر فی ذکر المناجات وعرض الحاجات

دسویں فصل مناجات کے ذکر میں اور حاجات کے پیش کرنے میں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ أَلُوْذُبِهٖ

اے تمام مخلوق سے زیادہ بزرگ نہیں میرے لیے جس کی پناہ لوں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

سوائے تیرے عمومی مصیبت کے موقع پر

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اور ہرگز تنگ نہ ہوگا اے رسول ﷺ آپ کا مرتبہ میرے لیے

إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جب اللہ کریم جب تجلی فرمائیں گے بدلہ دینے والے کے نام کے ساتھ

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

پس بیشک آپ ﷺ کی بخشش میں سے ہی دنیا اور آخرت ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور آپ ﷺ کے علموں میں سے لوح وقلم ہے

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے نفس! نہ مایوس ہو بڑے گناہوں کی وجہ سے

إِنَّ الْكَبَآئِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

کیونکہ بڑے گناہ بخشنے میں چھوٹے ہو جاتے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

شاید کہ رحمت میرے رب کی جب تقسیم ہو

تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقَسَمِ

گناہوں کے حساب سے آئے کہ زیادہ گناہگاروں پر زیادہ رحمت ہو

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے پروردگار! میری امید کو پورا کرنا اُلٹا کیے بغیر

لَّدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرا حساب پورا کر دینا

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ

اور عنایت کر اپنے بندے پر دنیا اور آخرت میں کیونکہ اس کا

صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمِ

صبر ایسا ہے کہ جب مصیبت آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے

وَائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةٍ

اور اجازت دے دُرود کے بادلوں کو کہ برسیں تیری طرف سے ہمیشہ

عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر موسلا دھار اور روانی سے

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

اور آل پر اور صحابہ کرام پر پھر ان کی اتباع کرنے والوں پر

اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

جو پرہیز گار ہیں اور برگزیدہ ہیں اور بُردبار اور عزت والے ہیں

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکرؓ سے اور حضرت عمرؓ سے

وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ

اور حضرت علیؓ سے اور حضرت عثمانؓ سے جو سب عزت والے ہیں

مَارَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا

جب تک بان کے درختوں کی شاخوں کو بادِ صبا ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنِّغَمِ

اور جب تک خوش کرتا رہے اونٹوں کو ہانکنے والا اونٹوں کو نغموں کیساتھ

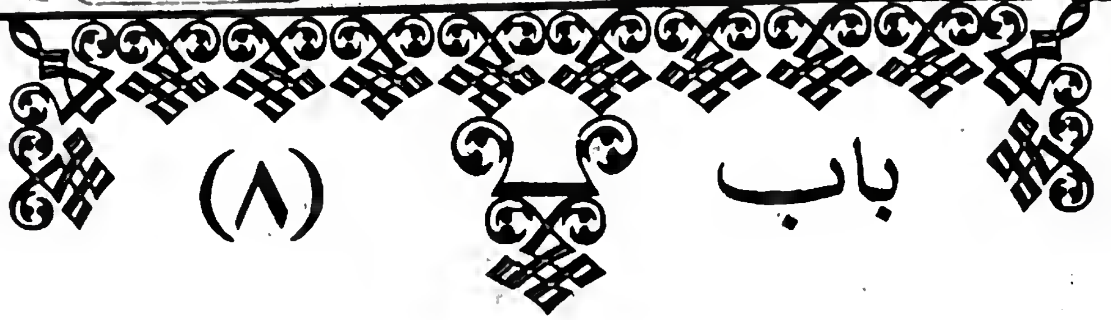
فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِيهَا

پس اس قصیدہ کے شاعر اور کے پڑھنے والے کو بخش دے

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوا ے بہت بخشش اور کرم کرنے والے

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ



اسلام میں دم جھاڑہ کا جواز اور ثبوت

سابقہ ابواب میں ضمنی طور پر کئی احادیث اس مضمون کی گزر چکی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرامؓ نے مختلف امراض یا جادو یا آسیب سے نجات کے لئے خود دم کیا بھی ہے اور دوسروں کے دم کروایا بھی ہے۔

لیکن بعض مخصوص حلقوں کی ذہنی تسکین اور ان کی طمانینتِ قلبی کے لئے ہم یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ایک باب صرف دم جھاڑنے کے جواز اور ثبوت پر تحریر کر دیں تاکہ جو لوگ اس وجہ سے دم جھاڑے کو درست نہیں سمجھتے کہ ان کے خیال میں قرآنِ پاک انسانی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ دم جھاڑے اور منتر جنتر کی کتاب نہیں ہے، ان کی سوچ کو بھی قرآن عزیز کے وسیع تر فوائد و برکات اور اس کے کثیر الجہتی منافع وانوار سے روشناس کرایا جا سکے اور جو لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ خدانخواستہ دم جھاڑہ کرنا کوئی شرکیہ عمل ہے، انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ یہ شرکیہ عمل نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل سنتِ مبارکہ اور تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا روزمرہ کا معمول تھا۔

نیز جن لوگوں کو دم جھاڑہ کرنا توکل اور اللہ پر یقین کرنے سے متضاد نظر آرہا ہے اور وہ اس وجہ سے اس سے بچنا چاہتے ہیں ان کی بھی ذہنی وفکری اصلاح ہو جائے کہ وہ خدانخواستہ صحابۂ کرامؓ یا امہات المؤمنین سے زیادہ اللہ پر توکل کرنے والے نہیں ہیں کہ

انہوں نے تو دم جھاڑہ کیا بھی اور کروایا بھی! اور یہ لوگ اتنے بڑے متوکلین آگئے ہیں کہ یہ اسے خلافِ توکل یا خلافِ عقیدۂ توحید سمجھنے لگ گئے ہیں۔

ہم محض ان غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے چند احادیث کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے جن سے (۱) حضور ﷺ کا خود کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۲) حضور ﷺ کا دوسروں کو دم جھاڑہ کرنا ثابت ہوتا ہے (۳) حضور ﷺ کا دوسروں سے دم کروانا یا کسی اور کا حضور ﷺ کو دم کرنا ثابت ہوتا ہے (۴) حضور ﷺ کی طرف سے صحابۂ کرامؓ کو یہ حکم دینا ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑہ کرواؤ، (۵) صحابۂ کرامؓ کا دم جھاڑہ بلا تکلف کرنا اور کروانا ثابت ہوتا ہے (۶) دم جھاڑہ پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے (۷) دم جھاڑے کی پہلے سے اجرت مقرر کرنا ثابت ہوتا ہے (۸) جن لوگوں نے اجرت طے کر کے دم جھاڑہ کیا ان سے حضور ﷺ کا اپنا حصہ مانگنا ثابت ہوتا ہے (۹) یہ ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑے کیلئے مختلف قرآنی آیات اور سورتوں کا پڑھنا یا حضور ﷺ سے منقول دعاؤں کا پڑھنا جس طرح جائز ہے اسی طرح ہر ایسے کلام سے دم کرنا جائز ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو تاوقتیکہ اس میں شرک کا شائبہ داخل نہ ہو جائے (۱۰) جس طرح کلام پڑھ کر دم کرنا جائز ہے اسی طرح لکھ کر تعویذ گلے میں ڈالنا بھی جائز ہے۔

اور ہماری کوشش ہو گی کہ زیادہ تر احادیث صرف صحاح ستہ سے براہِ راست نقل کریں۔ البتہ ان کی تائید میں چند روایات ان کے علاوہ دیگر مسانید و معاجم یا مصنفات سے بھی ضمنی طور پر ذکر کریں گے۔ هذا و بالله التوفيق وهو المستعان ۔

حضور ﷺ کا دم:۔

یہ عنوان ہم نے اپنے طور سے نہیں باندھا بلکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس عنوان سے ایک مستقل باب باندھا ہے "بابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ"

(۱) حضرت عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ثابتؒ نے کہا کہ اے ابو حمزہ! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کردوں۔

جو حضور ﷺ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! تو حضرت انسؓ نے:

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيَ اِلَّااَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (صحیح بخاری)

اے اللہ! اے لوگوں کے پروردگار! شفاء نصیب فرما کہ تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیرے سوا شفاء دینے والا کوئی نہیں۔ ایسی شفاء دے جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔

یہ کلمات پڑھ کر ان پر دم کیا۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ اِشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (صحیح بخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے اہل خانہ میں سے بعض کو یوں دم کیا کرتے تھے کہ داہنے ہاتھ کو پھیرتے جاتے اور ان الفاظ سے دم فرماتے تھے:
اللهم رب الناس الخ۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يرقى يقول: اَمْسِحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت عائشہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یوں دم فرمایا کرتے تھے کہ:
اَمْسِحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ الخ۔

(۴) عَنْ عَائِشَةَؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مریض پر یوں دم کیا کرتے تھے: بسم الله تربة ارضنا الخ۔

ف: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو مختصر بیان فرمایا ہے۔ دیگر کتب حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے کہ اگر کسی کو پھوڑا پھنسی وغیرہ کی شکایت ہوتی تو: آنحضور ﷺ پاک مٹی لے کر اپنا لعاب مبارک انگلی پر تھتکارتے ہوئے اس لعاب سے مٹی انگلی پر لگاتے

اور پھوڑے کے ارد گرد انگشت مبارک پھیرتے ہوئے ان کلمات مبارکہ سے دم فرمایا کرتے تھے۔اس حدیث کے کلمات: تربة ارضنا اور: بریقة بعضنا اس تفصیل پر خود دلالت بھی کر رہے ہیں۔ اور یہ ہمارا تجربہ ہے اور بارہا کا آزمایا ہوا عمل ہے کہ کسی بھی قسم کے پھوڑے پھنسی پر پاکیزہ مٹی شہادت کی انگلی پر لگا کر اس کے ارد گرد تین تین بار ان مبارک کلمات سے دم کیا جائے تو ان کا نام ونشان ختم ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تین دن دم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

دم جھاڑے میں پھونک مارنے کا ثبوت:۔

(۵) عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَنْفِثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے (اکرام) ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے (شرارت) ہوتا ہے۔ سو اگر تم میں سے کوئی شخص خواب میں کوئی ناگوار بات دیکھے تو وہ تین بار پھونک مار دیا کرے۔ اس طرح اس خواب کا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

ف: امام بخاریؒ نے یہ حدیث مختصر بیان فرمائی ہے، آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

(٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے تو آخری تین سورتیں پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر دم فرماتے پھر ان ہتھیلیوں کو اپنے چہرۂ انور اور جہاں جہاں جسم پر ہاتھ پہنچ سکے وہاں تک پھیر دیتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایسے کروں۔

متاثرہ یا مطلوبہ مقام پر ہاتھ پھیرنا:۔

سابقہ حدیث مبارک سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ آخری تینوں سورتیں پڑھ کر روزانہ سونے سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر رخ اقدس اور پورے بدن پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ گویا قرآنی سورتوں اور آیات کی برکات جسم تک پہنچانے کیلئے جیسے پھونک مارنا فائدہ مند ہوسکتا ہے، اسی طرح ہاتھ کا پھیرنا بھی فائدہ دیتا ہے۔

اس حدیث کی مزید وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہیں نیز ہاتھ پھیرنے سے متعلق مزید چند احادیث کا ذکر آگے بھی آرہا ہے۔

(٦) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ اَنَا اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَاَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِبَرَكَتِهَا۔ فَسَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: يَنْفِثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مرض الوفات میں معوذات (سابقہ حدیث کی روشنی اور صیغۂ جمع کے قرینہ سے شاید آخری تینوں سورتیں مراد ہیں۔ واللہ اعلم) پڑھ کر پھونک مارا کرتے تھے۔ جب آپ پر مرض کی گرانی بڑھ گئی تو یہ سورتیں پڑھ کر پھونک میں مار دیا کرتی تھی مگر آپ کے جسدِ اطہر پر ہاتھ خود نبی کریم ﷺ ہی کا پھیرا کرتی تھی کیونکہ اس کی برکت بہت اعلیٰ ہے۔

حضرت معمر فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زھریؒ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پھونک کس طرح مارتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِيْنِهِ: اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّايُغَادِرُ سَقْمًا۔
(صحیح البخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی کو دم فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے یہ مبارک کلمات ارشاد فرماتے: اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ ...... الخ

(۸) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَااشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْكَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْجَرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا: وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ: يُشْفٰى سَقِيْمُنَاوَ قَالَ زُهَيْرٌ: لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا۔
(صحیح مسلم)۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتایا اسے پھوڑا پھنسی یا زخم آتا تو حضور اقدس ﷺ اپنی انگشتِ مبارک سے یوں کہتے۔ یہاں حضرت سفیان ثوری نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر پھر اٹھاتے ہوئے کہا کہ آپ انگلی اٹھا کر فرماتے: بسم اللہ تربة الخ ۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے اسے: يُشْفٰى سَقِيْمُنَا کے الفاظ سے روایت کیا ہے جبکہ زھیر نے: لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔

ف: پیچھے مختصر طور پر یہ حدیث امام بخاری کی روایت سے گذر چکی ہے۔ یہاں انگلی اور مٹی کی وہ وضاحت بھی آ گئی ہے جس کا ہم نے وہاں ذکر کیا تھا۔

(۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ؓ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجْعًا يَّجِدُهُ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔(صحیح مسلم)

حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضوراقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میرے جسم میں دردیں رہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں درد ہو وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ شریف اور سات بار : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ الخ پڑھا کرو۔

ف: دیگر محدثین نے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ الخ کے الفاظ سے یہ دعاء ذکر فرمائی ہے اور عام طور پر یہی منقول و معمول ہے۔ حدیث شریف میں جب دو الفاظ اس طرح سے مختلف طرق سے مروی ہوں کہ ایک روایت میں الفاظ زائد اور دوسری میں کم آ رہے ہوں تو محدثین وفقہاء زیادت والی حدیث کو قبول فرما کر تطبیق اور جمع بین الاحادیث پر عمل فرماتے ہیں۔

ہم نے جامع الوظائف میں اس دعاو کی برکات وفوائد کے ذاتی مشاہدات کے حوالے اپنے ایک پڑوسی بزرگوار کا واقعہ بھی نقل کیا تھا کہ وہ داڑھ نکلوانے جا رہے تھے۔ عشاء کی نماز سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائے کر داڑھ نکلوانے کے بعد مجھے بہت طویل بلیڈنگ ہوتی ہے۔ میری عشاء کی جماعت چھوٹ جائے گی۔

ہم نے عرض کیا کہ اگر آپ کی تکلیف جاتی رہے تو داڑھ نکلونے کی آیا پھر بھی ضرورت ہوگی؟ فرمایا پھر تو کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے ان کی داڑھ والی جانب منہ پر ہاتھ رکھ یہ یہ دعاء تین بار پڑھ کر دم کیا تو مرحوم طفیل دھامی صاحب فرمانے لگے کہ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میرے منہ کا یہ حصہ سن ہوگیا ہو۔ درد کا تو نام ونشان باقی نہیں۔

ہم نے عرض کیا کہ عشاء تک دیکھ لیں۔ اگر پھر درد شروع ہوا تو داڑھ نکلوا لیجئے گا۔ لیکن اللہ کا کرم یہ ہوا کہ انہیں عمر بھی پھر داڑھ میں درد نہیں ہوا۔

یہ تو محض ایک مثال ہے۔ مسنون اعمال واذکار سے ہم نے جس مریض کو دم کیا ہے اللہ کے فضل وکرم سے کبھی یہ شکایت نہیں سنی کہ دوبارہ تکلیف ہوئی ہو۔ ضرورت صرف ایمان ویقین کی پختگی کی ہے۔ جس عامل کو اپنے عمل پر یقین نہ ہو کہ اس کا سو فیصد فائدہ ہوگا، اسے عمل ترک کر دینا چاہیئے وہ دم جھاڑے سے اپنا اور مریضوں کا وقت اور ایمان دونوں برباد کر رہا ہے۔ اور جس مریض کو دم جھاڑے کی افادیت کا پختہ یقین نہ ہو۔ لوگوں کے کہنے پر آپ پر احسان کرنے اور دم کرانے آ گیا ہو یا دم جھاڑے کی افادیت ''چیک کرنے'' آ گیا ہو، اسے دم کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

ایسے آدمی کو یہی مشورہ دیا جائے کہ آپ کو جس طریقۂ علاج پر یقین ہے وہی طریقۂ علاج اختیار فرمائیے۔ ہم آپ جیسوں کو دم کی تاثیر چیک کرانے کے لئے فارغ نہیں بیٹھے ہوئے۔ ایسے لوگوں کو خود ان کی بے یقینی کی وجہ سے فائدہ نہیں ہوتا اور وہ پھر پروپیگنڈہ کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے تو دم کرا کے بھی دیکھ لیا ہے، ہم نے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں دیکھا۔

دم جھاڑے کا معاوضہ:۔

اس قسم کے بے یقین اور ناقدر شناس لوگوں سے تو ضرور معاوضہ لینا چاہیئے بلکہ بھر پور معاوضہ لینا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کو کبھی مفت میں دم نہ کریں۔ عام لوگوں میں زیادہ تر کوشش یہی کریں کہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے لئے فی سبیل اللہ اور مفت دم کریں۔ لیکن دو باتیں واضح رہیں: (۱) ایک یہ کہ مفت دم کرنا شرعاً واجب نہیں (۲) اور دوسری یہ کہ دم جھاڑے پر اجرت لینا شرعاً حرام یا مکروہ نہیں! بلکہ آگے انشاء اللہ حدیث شریف کی روشنی میں ہم ثابت کریں گے کہ نہ صرف دم جھاڑے کی اجرت لینا جائز ہے بلکہ مستحب اور امرِ مستحسن بھی ہے۔ اور صرف مستحسن ہی نہیں بلکہ اسے آنحضرت ﷺ

نے اعلیٰ ترین معاوضہ قرار دیا ہے۔

یہاں ہم ایک حدیث صرف امام بخاری کی روایت سے نقل کریں گے۔ اسے امام بخاری نے کتاب الطب میں متعدد طرق سے کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ امام مسلم نے بھی اسے متعدد طرق سے روایت کیا ہے اور صحاحِ ستہ میں سے اکثر محدثین نے اسے روایت کیا ہے۔ ان سب روایات کو ذکر کرنا اس لئے غیر ضروری ہے کہ مقصد و مفہوم تو سبھی کا ایک ہی ہے۔ اس لئے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک روایت کا ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْطَلَقُوْا فِیْ سَفَرٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰی نَزَلُوْا بِحَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَّا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ اَتَیْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِیْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا: یَاۤاَیُّهَا الرَّهْطُ! اِنَّ سَیِّدَ نَا لُدِغَ فَسَعَیْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَّا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ۔ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَیْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ

حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کا ایک گروہ کسی سفر پر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک عرب قبیلے کے ہاں ان کا پڑاؤ ہوا تو انہوں نے (عرب دستور کے موافق) اس قبیلے کے لوگوں سے مہمانداری کا تقاضا کیا تو قبیلے والوں نے ان کی مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ قبیلے کے سردار کو (بچھو وغیرہ کسی زہریلی چیز نے) ڈس لیا۔ انہوں نے اس کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر اسے افاقہ نہ ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ جو مسافر لوگ آئے ہیں ان سے پوچھ کر دیکھ لیں؟ شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہو؟ چنانچہ انہوں نے صحابہؓ کے

لَرَاقٍ! وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ قَدِ اسْتَضَفْنَا كُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَابِهٖ قَلَبَةٌ۔ قَالَ: فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى: لَاتَفْعَلُوْا حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَذْكُرَلَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَمَايَأْمُرُنَا۔ فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْلَهٗ فَقَالَ: وَمَايُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اَصَبْتُمْ اِقْتَسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔ (صحیح بخاری)

پاس آ کر کہا کہ ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم نے اس کے علاج کیلئے ہر جتن کرلیا ہے مگر کوئی بھی کوشش بارآور ثابت نہیں ہوئی۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے جو ہمارے سردار کو اس تکلیف سے نکال سکے؟ تو ایک صحابیؓ بولے ہاں! قسم بخدا میں دم جھاڑہ کرتا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! ہم نے جب تم سے مہمانداری کا تقاضا کیا تو تم نے انکار دیا، اس لئے میں تب تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا میرے ساتھ معاوضہ طے نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر بات طے کرلی۔ چنانچہ وہ صحابیؓ ان کے ساتھ سردار کے پاس گئے اور سورۃ الفاتحۃ پڑھ کر اس پر تھتکارتے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سردار بالکل ٹھیک ہو کر چلنے لگ گیا جیسے اسے کسی مضبوط رسی سے کھول دیا گیا ہو اور اسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ ہو۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ کہ قبیلے والوں نے طے شدہ بکریوں کا ریوڑ صحابہؓ کو دے دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کرلیا جائے تو جس صحابیؓ نے جھاڑہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ ابھی تقسیم نہ کرو جب تک ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا قصہ ذکر نہ کردیں۔

چنانچہ واپس پہنچ کرانہوں نے ساراقصہ ذکر کیا توآپ ﷺ نے ان صحابیؓ سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلاکہ سورۃ الفاتحہ سے دم جھاڑہ کیاجاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ بکریوں کوتقسیم کرواوراس میں میرابھی برابر کاحصہ رکھنا۔

ف: اس حدیث مبارک میں بہت سے امورواضح ہوتے اور بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں ہم چیدہ چیدہ امور کی طرف سرسری اشارہ کرتے ہیں وباللّٰہ التوفیق ۔

(۱) حدیث کے سیاقِ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ صحابہٴ کرام سے بدتمیزی کا مظاہرہ نہ کرتے اور عام عرب دستور کے موافق ان کی مہمانداری کرتے توشاید وہ صحابی دم جھاڑے کا کوئی معاوضہ نہ لیتے ۔ کیونکہ معاوضے کی بات طے کرنے سے پہلے انہوں نے قبیلے کے لوگوں کویہ بات جتائی تھی کہ چونکہ تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کیا ہےاس لئے جب تک تم پہلے معاوضہ طے نہیں کرتے تب تک میں جھاڑہ نہیں کروں گا۔

(۲) یہ الگ بات ہے کہ صحابہٴ کرامؓ نے ان قبیلے والوں کی بدتہذیبی پر انہیں سبق سکھانے کے لئے ان سے معاوضہ طے بھی گیا، طلب بھی کیا اور وصول بھی کیا۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاوضہ صرف اسی صورت میں لینا جائز ہے جب پہلے کوئی آدمی بد تمیزی کا مظاہرہ کرے۔

بلکہ اس حدیث سے معاوضے کامطلق جواز ثابت ہورہا ہے کہ جھاڑہ کرنے والا چاہے توفی سبیل اللہ کرے اور چاہے تو معاوضہ لے۔ دونوں باتوں کا اسے اختیار ہے۔

چونکہ انہوں نے اسے فی نفسہ جائز اور مطلق طور پر جائز سمجھا اس لئے معاوضہ کی بات کی۔ لیکن ابھی اس کے جواز اور عدمِ جواز کا واضح حکم انہیں معلوم نہ تھا اس لئے ساتھی صحابہ نے جب ریوڑ کی تقسیم کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ پہلے آنحضرت ﷺ سے اس

کے بارے میں حکم معلوم کرلیں ، پھر تقسیم کریں گے۔ (اور اگر اس کا لینا جائز نہ ہوا تو اسے بیت المال میں جمع کرائیں گے یا قبیلے والوں کو واپس کریں گے)۔

(۳) معاوضہ فریقین کی رضامندی سے طے شدہ ہونا مستحسن ہے تاکہ فریقین میں سے کوئی ایک بھی کسی قسم کے دباؤ میں نہ رہے۔ غیر معین معاوضہ میں ممکن ہے کہ کسی ایک فریق کے لئے ناگواری یا گرانی کا پہلو نکل آئے۔ اس لئے عامل کو چاہے کہ جو بھی معاوضہ لینا چاہے وہ پہلے بتلا دے کہ میں اتنا معاوضہ لوں گا۔

(۴) معاوضہ چونکہ فریقین کی رضامندی سے طے ہوتا ہے اس لئے یہ بحث سرے سے بے کار اور فضول ہے کہ معاوضہ تھوڑا لینا چاہئے یا زیادہ؟ اس حدیث شریف میں قَطِیْعٌ مِّنَ الْغَنَمِ (بکریوں کا ریوڑ) کا بطور معاوضہ ذکر کیا گیا ہے۔ آج کے زمانہ (۲۰۱۲) میں اگر ایک بکری کی قیمت کم از کم (۱۵۰۰۰) پندرہ ہزار روپے لگائی جائے اور ریوڑ میں کم از کم چالیس بکریاں مانی جائیں تو بچھو کے ایک ڈنک کے جھاڑے کا معاوضہ (۶۰۰۰۰۰) چھ لاکھ روپے بنتا ہے۔

اور ملحوظ رہے کہ اس معاوضے کی حضور اقدس ﷺ نے تائید بھی فرمائی ہے اور تصویب بھی! اور کسی بھی روایت میں ایسا کوئی ذکر نہیں آتا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ اتنی چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا معاوضہ کیوں لیا؟

(۵) دم جھاڑے کا جب معاوضہ لینا جائز ہے تو اس جائز اجرت کو موڑ کر دھوکہ دہی سے وصول کر کے اپنی حلال آمدن کو حرام نہ کریں۔

یہ ہم اس لئے لکھ رہے ہیں کہ بعض عاملین کو براہِ راست لوگوں سے فیس اور معاوضہ کی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اپنا جائز معاوضہ ہیر پھیر سے وصول کرتے ہیں جو مشکوک آمدن بن جاتا ہے۔

اکثر عاملین مریضوں سے کہتے ہیں کہ اس کام کے لئے آپ ہمیں چار سرخ بکروں کی قیمت دیدیں۔ اتنی مشک، زعفران اور عود وعنبر کی قیمت دیدیں۔ اور ہمارا ہدیہ

صرف تین سو روپے ہوگا۔ اور لوگ انہیں یہ سب کچھ دے بھی دیتے ہیں۔ جب یہ آدمی آپ کو اتنی رقم دینے کو تیار ہے تو اسے حرام اور دھوکہ دہی کے طریقے سے کیوں لیا جائے ؟ کیوں نہ ان سے کہا جائے کہ آپ دو ہزار یا پانچ لاکھ روپے (جتنا کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ معاوضہ آپ لینا چاہتے ہیں) دیں تو ہم یہ کام کریں گے !؟!

(۶) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے اجتھاد، تجربہ یا حسنِ ظن سے قرآنِ کریم کی جس سورت یا آیت سے جس مقصد کے لئے دم کرے، اسلام نہ اسے اس کا حکم کرتا ہے نہ اس سے منع کرتا ہے۔

دم جھاڑہ ایک تجربی چیز ہے۔ جو چیز فائدہ دیتی ہو وہی پڑھ کر پھونک دی جائے۔ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ دم کئے جانے والا کلام قرآنِ پاک کی آیت یا سورت پر ہی مشتمل ہو یا حضور اقدس ﷺ سے منقول مسنون دعاء ہی ہو (اسپر مزید گفتگو اور احادیث آگے آئیں گی)۔

اسلام صرف ایک شرط عائد کرتا ہے کہ کسی قسم کا شرکیہ کلام پڑھ کر نہ پھونکا جائے۔ غیر شرکیہ الفاظ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اسلام ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا۔

اس حدیث شریف کے آخر میں حضور اقدس ﷺ کا اس صحابیؓ سے یہ پوچھنا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورة الفاتحة سے جھاڑہ کیا جاسکتا ہے، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فاتحہ شریف کی دم کرنے کی تعلیم آپ ﷺ نے نہیں دی تھی ؟ ہاں انہوں نے دم کیا تو آپ ﷺ نے تصدیق فرمادی کہ اس سے دم کیا جاسکتا ہے؟

اس سے فاتحہ شریف کے ساتھ دم کرنا، قرآنِ کریم کی کسی بھی آیت سے دم کرنا بلکہ مطلق دم کرنا تینوں امور ثابت ہوتے ہیں۔

بہترین اجرت :۔

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، امام بخاری نے اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت حضرت عبد الله بن عباسؓ کی ہے۔ اس

میں چند الفاظ مختلف ہیں۔ اور اس روایت میں ایک اور بات ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف دم جھاڑے پر اجرت کی تصدیق وتصویب فرمائی ہے بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جن چیزوں پر اجرت اور معاوضہ لیتے ہو ان میں قرآن پاک سب سے زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اس پر معاوضہ لو!!

شروع میں تو حدیث کا معنی ومفہوم وہی ہے جو سابقہ حدیث میں ذکر ہوا ہے۔ اس لئے ہم صرف آخری ٹکڑے کے الفاظ نقل کر کے ان کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھیں گے جہاں روایت کے الفاظ پہلی روایت سے مختلف ہیں۔

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ ...... فَقَرَاَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِشَاءٍ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْاذٰلِكَ وَقَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا۔ حَتّٰى قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَعَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَحَقَّ مَااَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔ (صحیح بخاری)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے...... ایک صحابی نے چند بکریوں کے عوض اس پر سورت الفاتحہ پڑھ کر دم کیا جس سے وہ ٹھیک ہوگیا۔ وہ صحابی بکریوں کا ریوڑ لے کر ساتھی صحابہ کرامؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ناگواری سے کہا کہ تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے؟ حتی کہ یہ لوگ مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ ساتھی صحابہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے شکایت کی کہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جن چیزوں پر اجرت لیتے ہو ان میں اجرت کی سب سے زیادہ حقدار کتاب اللہ ہے۔

ف: (۸) یہ اس حدیث کا آٹھواں فائدہ ہے کہ ایسے کاموں میں اگر تلاوتِ کلام اللہ کی وجہ سے یہ بات ذہن میں آئے کہ تلاوت تو عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا حرام

ہے تو دم جھاڑے میں اگر قرآنِ کریم پڑھا جائے تو معاوضہ حرام ہوگا؟ تو اس وہم کو آنحضرت ﷺ نے رفع فرمادیا کہ ایسے معاملات میں دوسری چیزوں کے بالمقابل قرآن کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اسپر معاوضہ لیا جائے۔

ہاں جہاں صرف ثواب کے لئے پڑھا جاتا ہے وہاں اجرت لینا منع کیا گیا ہے اور اگر کوئی اجرت لے لے تو اس کا اجر ضائع ہو جاتا ہے (جس کی خاطر پڑھا گیا ہے) ۔جیسے تراویح کی نماز میں گر کوئی شخص قرآن سناتا ہے تو نمازِ تراویح چونکہ خالص اللہ کی رضاء کے کے لئے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے اس لئے وہاں ممنوع ہوگا کہ قاری کو معاوضہ دیا جائے۔ اسی طرح کسی میت کے ایصالِ ثواب کیلئے جولوگ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ چونکہ دوسرے کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوت کرتے ہیں اور ثواب اسی تلاوت کا ہوتا ہے جو اللہ کے لئے کی جائے ، معاوضے اور اجرت کے لئے نہ کی جائے۔ اگر ایصالِ ثواب کے لئے تلاوت کرنے والا اجرت لے گا تو اس کا اپنا اجر (اجرت کی وجہ سے) ضائع ہو جائے گا اور جب اس کے اپنے پلے ہی اجر نہ رہا، ثواب نہ رہا تو وہ کسی دوسرے غریب کو کیا ایصال کرے گا۔

اجرت لینے اور نہ لینے کے حوالے سے دونوں قسم کی احادیث کو ان دنوں کے حقیقی مصداق کے تناظر میں دیکھنا چاہئے اور دونوں جگہ آنحضرت ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں اجرت لی جاتی ہے وہاں سے اجر ختم ہو جاتا ہے اور اگر اجر پانا ہے تو اجرت سے دستبردار ہونا پڑے گا!!

بکریوں کے ریوڑ کے شرط:۔

(۱۰) امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک مستقل باب (بابُ الشرطِ فِی الرُّقْیَةِ بِقَطِیْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ) کے عنوان سے باندھا ہے۔ یعنی : دم جھاڑے میں بکریوں کے ریوڑ کی شرط مقرر کرنے کا باب! اور اوپر مذکور حدیث (نمبر ۱۱) اسی باب ۔۔ ت لائے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے اسی حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ۔۔ ئے

ہیں اور جو حدیث ہم نے اس سے پہلے (حدیث نمبر(۱۰) ذکر کی ہے اسے چند دوسری احادیث کے بعد بابُ النَّفثِ فی الرقیۃ (جھاڑے میں پھونک مارنے کا باب) کے ذیل میں الگ سے لائے ہیں۔

امام بخاریؒ کا یہ ترجمۃ الباب بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ صحابۂ کرامؓ اور محدثین کرامؒ کے نزدیک دم جھاڑے پر اجرت لینا کبھی بھی شجرِ ممنوعہ نہیں رہا۔

(۱۱) حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے تھوڑا سا اختلاف یہ سامنے آرہا ہے کہ پہلی روایت میں یہ تھا کہ جب ایک صحابی نے یہ کہا کہ میں دم جھاڑہ کرتا ہوں مگر تمہاری بدتہذیبی کی وجہ سے معاوضے کے بغیر تمہارے سردار کو دم نہیں کروں گا تو اس (۱) دیگر صحابہ خاموش رہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا (۲) بلکہ جب وہاں سے چل پڑے تو دوسرے ساتھیوں نے بکریوں کی تقسیم کا سوال اٹھایا اور دم کرنے والے صحابی نے فرمایا کہ نہیں! ابھی تقسیم کرنا ٹھیک نہیں۔ پتہ نہیں یہ ہمارے لئے حلال بھی ہیں یا نہیں؟ اس لئے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اقدسؐ سے پوچھ کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے (ان کا لینا حلال ہوا تو تقسیم کرلیں گے وگرنہ جو آپ ﷺ کا حکم ہوا اس طرح کریں گے)۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں یہ آتا ہے کہ (۱) جو آدمی دم جھاڑہ جانتا تھا وہ قبیلے کے لوگوں کے ساتھ اکیلا روانہ ہوگیا (۲) مریض کے پاس پہنچ کر اس نے (دوسرے صحابہؓ کی غیر موجودگی میں) بکریوں کی شرط پر جھاڑہ کرنے کا عندیہ دیا (۳) پھر جب وہ دم کرکے عوضانے کی بکریوں کو ساتھی صحابۂ کرام کے پاس لائے تو ان لوگوں نے اسپر اعتراض فرمایا کہ تم نے اللہ کی کتاب پر معاوضہ لیا؟ (۴) مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں تقسیم کا مسئلہ نہیں رکھا بلکہ شکایت کی کہ یارسول اللہ! انہوں نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ (۵) ان میں سے کسی صحابی نے تقسیم کا مطالبہ نہیں کیا۔

مقارنہ:۔

بظاہر بخاری شریف کی ہی دواحادیث میں کھلا تضاد اور تعارض نظر آرہا ہے۔ بالخصوص جولوگ احادیث پر اعتراض کرنے اور ان سے انکار کرنے کے بہانے ڈھونڈنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں شاید وہ تو اس خوشی سے بغلیں بجانے لگیں کہ دیکھوایک ہی باب کی دوحدیثوں میں تضاد آرہا ہے؟

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں روایات میں سرے سے کوئی تضاد نہیں ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ صحابۂ کرامؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقع کو مختلف لوگوں نے روایت کیا تو بعض نے اس کے ایک پہلو کو اجاگر کیا اور بعض نے دوسرے پہلو کو نمایاں کیا۔کسی نے ایک بات کو مختصر اور دوسری کو مفصل بیان کیا اور کسی نے دوسری کو مختصر کردیا اور پہلی کی تفصیل بتلادی۔

صحابۂ کرامؓ کے عمومی مزاج اور حضوراقدس ﷺ سے انہوں نے جس طرح کی تربیت حاصل کی تھی اس کی روشنی میں دوسری (حضرت ابن عباسؓ والی) روایت ان کے جذبات واحساسات اور افکار وخیالات کی زیادہ بہتر عکاسی کررہی ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ایک پہلو کو یوں واضح کیا گیا ہے جس سے ان کا مزاج مترشح ہوتا ہے اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں اس پہلو پر گفتگو نہیں ہوتی۔اور گفتگو نہ ہونے کا دنیا کی کسی زبان میں یہ مفہوم نہیں لیا جاتا ہے کہ متکلم اس کی نفی کررہا ہے۔ کیونکہ نفی کرنے کے لئے ذکرِ عدم ضروری ہے۔یعنی یوں کہنا ضروری ہے کہ ''فلاں بات نہیں ہوئی۔'' اوراس کے بالمقابل محض عدمِ ذکر یعنی کسی بات کا تذکرہ نہ ہونے سے یہ معنی کشید نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ اس کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے وہ بات ہوئی ہی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ فلاں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔

مذکورہ بالا امور کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد اب دوبارہ دونوں روایات کا نئے سرے سے مطالعہ کیجئے تو احادیث پر اشکال پیدا ہونے کی بجائے انشاء اللہ آنکھوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوگی۔ کہ حضرت ابوسعید نے صحابۂ کرامؓ کے اعتراض کا

تذکرہ نہیں کیا، حضرت ابن عباسؓ نے اس کا ذکر فرما دیا جو صحابہ کرامؓ کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

اس ایک حدیثِ مبارک پر گفتگو بہت طویل ہوگئی ہے۔لیکن چند پہلوؤں پر روشنی ڈلنا چونکہ بہت ضروری تھا اس لئے کڑوا گھونٹ بھر کر تھوڑی توضیح کرنا پڑی۔اب مزید تفصیل میں بڑے بغیر ہم چند مزید احادیث اصل موضوع (دم جھاڑے کے جواز) پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔تاکہ ہمارے مسلمان بھائی ان ارشاداتِ قدسیہ کی روشنی میں اپنے افکار ورجحانات کی تعمیر وتشکیل کرسکیں۔فَبِاللّٰہِ نستعینُ وَھوالھادی اِلٰی سواءِ السبیلِ۔

کہانت کی اجرت حرام ہے:۔

دم جھاڑہ کرنا لوگوں کو جائز ذریعے سے فائدہ پہنچانے کے زمرے میں آتا ہے،اس لئے اس پر اجرت لینے کو جائز قرار دیا گیا۔جبکہ نجومی، ماہرینِ جفر، ماہرینِ رمل، کاہن اور کارڈز کے ذریعے لوگوں کو مستقبل کا حال بتلانے والے چونکہ ایک دھوکے اور فریب کا بازار گرم کئے ہوتے ہیں۔ان کے علم کی نہ حقیقت میں کوئی اصل ہے نہ ہی شرع اسلامی یا دنیا کا کوئی معقول ومہذب معاشرہ ان علوم پر اعتقاد ویقین رکھنا درست قرار دے سکتا ہے، اس لئے شریعت نے جہاں ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور مستقبل کا حال بتلانے والوں کے پاس جانے سے چالیس دن تک کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ ہونے کی وعید سنائی ہے، وہاں ان لوگوں کی اجرت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔یہاں ہم صرف ایک حدیث شریف کا ذکر کرکے اپنے موقف کو ثابت کرنا چاہیں گے:

(۱۲) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ: نَھَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ (صحیح بخاری)

حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔

اجرت یا شیرینی:۔

عجیب بات ہے کہ اکثر مشرقی اقوام میں عملیات وغیرہ کی اجرت کو اجرت، فیس، معاوضہ یا کوئی اور عنوان دینے کی بجائے ایک مقدس سا نام دے کر اسپر تقدیس کی پاک چار اوڑھادی جاتی ہے تا کہ دینے والا اجرت دے کر بھی ممنون واحسان مند رہے۔ عرب لوگ اسے فیس یا اجرت کی بجائے حُلوَان کہتے تھے جبکہ فارسی اور اردو میں بعینہ اسی مفہوم میں شیرینی کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے پختون بھائی اسے شیرینی بھی کہتے ہیں اور شکرانہ بھی!

اس لفظ کی شہرت کا اندازہ یہاں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آنخضرت ﷺ نے اس ارشادِ گرامی میں تین طرح کی اجرتوں اور معاوضوں سے منع فرمایا اور تینوں کے لئے وہی الفاظ استعمال فرمائے جو عرفِ عام میں مروج تھے۔ کتے کی اجرت کے لئے ثمن کا لفظ استعمال کیا جسے اردو میں ہم ثمن کم اور قیمت زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ عربی میں صرف ثمن بولا جاتا ہے۔

اور بدکار عورت کے معاوضے کو اجرت کی بجائے مہر کے نام سے اس لئے ذکر کیا گیا کہ عورت کا اصل معاوضہ تو وہی ہے جو باقاعدہ نکاح کی صورت میں اسے مہر کے طور پر دیا جائے اس لئے آپ ﷺ نے عورت کے لئے دوسرا بازاری قسم کی اجرت کا لفظ استعمال فرمانا مناسب نہ سمجھا۔ نیز مشرکین کے ہاں کرائے کی عورت کے معاوضے کو بھی چونکہ مہر ہی کا نام دے کر اس کی سنگینی کو ذرا کم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی، اس لئے بھی آپ ﷺ نے انہی کے عرف کے مطابق مهر البغی کا لفظ استعمال فرمایا۔

اور کاہن چونکہ اپنے معاوضے کو اجرت وغیرہ کے الفاظ سے آلودہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنے معاوضے کا نام شیرینی (حُلوَان) رکھا ہوا تھا اور لوگ بھی یہی لفظ استعمال کیا کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے بھی اجرة الکاهن کی بجائے حلوان کا لفظ استعمال فرمایا۔

حضرت جبرئیل امینؑ کا جھاڑہ :۔

(۱۳) عَنْ عَائِشَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ ۔

(صحیح مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل امین ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ کو دم کیا کرتے تھے : بسم الله يبريك الخ

(۱۴) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍؓ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ ! قَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار جبریل امینؑ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر پوچھا کہ اے محمد ﷺ ! کیا آپ بیمار ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے ان الفاظ سے حضور ﷺ کو دم کیا: بسمِ الله ارقيكَ الخ

نظر بد برحق ہے:۔

جادو اور دیگر جسمانی امراض وتکالیف کی طرح نظرِ بد بھی سو فیصد برحق اور زندہ حقیقت ہے ۔اس سلسلہ میں بے شمار احادیث کتب صحاح میں مروی ہیں جو (۱) نظر کے برحق ہونے پر (۲) اس کے بہت زیادہ مؤثر اور نقصان دہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور (۳) جن میں نظرِ بد کی ضرر رسانی سے بچنے کیلئے دم جھاڑے کے علاوہ بعض

مجرب ٹوٹکوں کے استعمال کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ یہاں ہم ان میں سے چند احادیث نقل کریں گے اور چند کی طرف اشارہ کردیں گے۔ مزید تحقیق کے شائقین کتب حدیث سے مزید تحقیق فرمالیں۔

(۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔ (صحيح مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نظر برحق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ پاتی تو نظر تقدیر سے بھی آگے نکل جاتی۔ جب تم سے غسل کا تقاضا کیا جائے تو تم غسل کردیا کرو۔

ف: اس حدیث مبارک میں جہاں نظر کے برحق ہونے کا اقرار فرمایا گیا ہے وہاں اس کی مضرت رسانی کی شدت کے اظہار کے لئے لَوْ کے ساتھ یہ ارشاد فرمایا گیا کہ اگر کوئی چیز دنیا میں تقدیر سے آگے بڑھنے والی ہوتی تو وہ نظر ہی ہوتی۔ عربی نحو کا مشہور ضابطہ ہے کہ لَوْ انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول کا فائدہ دیتا ہے۔

یعنی جہاں لو آئے، اس کے بعد دو جملوں (شرط وجزاء) کا آنا ضروری ہے۔ اور لَوْ کا جملے میں آنا اس مفہوم کا فائدہ دیتا ہے کہ دوسرا جملہ (جزاء) نہیں پایا گیا۔ اور اس کے نہ پائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ پہلا جملہ (شرط) نہیں پایا گیا۔

اس حدیث میں دوسرا جملہ یہ ہے کہ ''نظر، تقدیر سے آگے نکل جاتی'' اور پہلا جملہ یہ ہے کہ ''اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی''۔ اور چونکہ پہلا جملہ نہیں پایا جاتا (یعنی دنیا میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں جو تقدیر سے آگے بڑھ سکے) اس لئے دوسرا جملہ بھی نہیں پایا جاتا (یعنی نظر بھی تقدیر سے آگے نہیں بڑھ سکتی)۔

اس پیرائے میں نظر کی سنگینی کا اظہار کرنے سے مقصود یہ ہے کہ نظر بد کی تاثیر

انسانی تصور سے بھی بہت زیادہ آگے اور شدید ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں اس کی شدتِ تاثیر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں پہنچا دیتی ہے۔

نظر بد کا ازالہ:۔

نظر بد کے لئے دم جھاڑے کا آگے تذکرہ آئے گا۔ یہاں اس حدیث کے آخر میں ایک ایسے ٹوٹکے کا ذکر آ رہا ہے جو عرب میں مستعمل تھا اور حضور اقدس ﷺ نے اس کو مفید مانتے ہوئے صحابۂ کرامؓ کو اس کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

وہ یہ کہ اگر آپ کو یہ پتہ چل جائے کہ کس آدمی کی نظر لگی ہے تو (۱) پہلے آپ اس آدمی کا نام پکاریں۔ مثلاً عبدالعزیز کے بارے میں آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ اسے زاھد نے نظر لگائی ہے تو آپ سب سے پہلے یازاھد کہہ کر نظر لگانے والے کو آواز دیں۔ خواہ وہ آپ کے پاس موجود ہو یا نہ ہو۔ (۲) پھر زاھد سے یہ کہا جائے کہ وہ منہ، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں تقریباً گھٹنوں تک دھو کر اس کا پانی ایک برتن میں گرائے۔ اور جس آدمی یا جانور کو اس نے نظر لگائی ہے اس پر یہ پانی ڈال دیا جائے تو نظر ختم ہو جاتی ہے۔

اس عمل کا تذکرہ دوسری احادیث میں تفصیل سے ملتا ہے۔ یہاں مذکورہ بالا حدیث شریف میں اس مشہور اور مروج طریق کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جب تم سے غسل کا تقاضا کیا جائے (اگر تمہارے بارے میں کسی کو گمان ہو کہ تم نے نظر لگائی ہے اور وہ تم سے تقاضا کرے) تو تم غسل کر دیا کرو (تاکہ اس کی نظر بد زائل ہو جائے)۔

(١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَّنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ۔ (صحیح البخاری)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نظر برحق ہے اور آپ ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

(١٧) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیْ بَیْتِهَا جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔ (صحیح البخاری)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کے چہرے پر دھبے پڑے ہوئے تھے تو فرمایا: اسے کسی سے دم کرواؤ، اسے نظر لگی ہے۔

(١٨) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَمَرَ اَنْ نَّسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ۔

(صحیح البخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا (یا حکم دیا) کہ ہم لوگ نظر کا دم جھاڑہ کروایا کریں۔

(١٩) عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ۔

(سنن ابن ماجة)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نظرِ بد سے دم کروانے کا حکم دیا۔

(٢٠) عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ: قَالَتْ اَسْمَاءُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ بَنِیْ جَعْفَرٍ تُصِیْبُهُمُ الْعَیْنُ فَاَسْتَرْقِیْ لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ! فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ۔ (سنن ابن ماجة)

حضرت عبید بن رفاعہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! حضرت جعفر طیارؓ کے بچوں کو نظر بہت لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کروا لیا کروں؟ فرمایا: ہاں! ضرور کرواؤ۔ کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر کو پیچھے چھوڑ سکتی تو نظر ہی اسے پیچھے چھوڑتی۔

ف: اس حدیث کے قریب قریب مفہوم کی ایک اور حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ نظر بد کے بارے میں جتنی احادیث اب تک سامنے آئی ہیں ان میں نمایاں طور پر ایک بات سامنے آرہی ہے کہ آپ حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت اسماء بنت اور دیگر صحابہ وصحابیات کو اس بات کی اجازت یا حکم دے رہے ہیں کہ نظر لگ جائے تو دم کروالیا کرو۔

دم کروانے کا حکم دینے کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس سلسلے میں جو جو دم کرتے ہیں اور وہ اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں، ان سے دم کروایا جاسکتا ہے۔

ان میں سے ایک روایت میں بھی یہ نہیں آرہا کہ آپ ﷺ نے خود دم جھاڑہ کرنے کی پیش کش کی ہو۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ دم جھاڑہ تجربی چیز ہے، اس میں ہر صاحبِ تجربہ کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ کوئی دینی مسئلہ نہیں ہے کہ اس میں صرف دینی شخصیات ہی سے رجوع کیا جائے۔

البتہ اتنا لحاظ رکھنا فرض ہے کہ الفاظ شرکیہ نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ شروع میں دم جھاڑے کی آپ ﷺ نے مخالفت بھی فرمائی۔ پھر جو جو لوگ دم جھاڑہ کیا کرتے تھے ان سے جھاڑے کے الفاظ سن کر جب ان میں کوئی شرکیہ اور اسلامی عقائد سے متصادم بات نہ پائی تو انہیں اجازت بھی مرحمت فرمادی۔

اگر دم جھاڑہ دینی مسئلہ ہوتا۔ تمام صحابہ ؓ بھی صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ سے رجوع فرماتے اور حضرت اسماء وغیرہ کی طرح یہ نہ پوچھتے کہ میں انہیں دم کروالیا کروں؟ اور خود حضور ﷺ بھی حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ (امہات المؤمنین) کو یہ حکم نہ دیتے کہ نظر بد کے لئے کسی سے دم کروالو!! فافهم وتدبر فيه۔

(۲۱) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍؓ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ ثُمَّ اَعْیُنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَھُمَا وَتَرَکَ مَاسِوٰی ذٰلِکَ۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پہلے جنات اور انسانوں کی نظر سے مختلف تعوذات کا دم کیا کرتے تھے۔ جب آخری دو سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں لے لیا اور دیگر تمام تعوذات چھوڑ دیئے

ف: احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک دونوں نواسوں سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ کو ان الفاظ سے دم فرمایا کرتے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

مذکورہ بالا صیغہ اپنی ذات کے لئے اور حسنین کریمین کے لئے: اُعِیْذُ کُمَا اور حَصَّنْتُکُمَا کے الفاظ سے دم فرماتے۔ اور یہ ارشاد فرماتے کہ میں تمہیں ان کلمات سے دم کر رہا ہوں جن الفاظ سے میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں پیغمبر صاحبزگان حضرت اسحٰق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے۔

نظر سے پیشگی تحفظ:۔

نظر کے لئے دم جھاڑہ یا دیگر مجرب اعمال کا فائدہ اپنی جگہ! حضور اکرم ﷺ نے ایک طریقہ امت کو ایسا سکھایا ہے کہ جس کی وجہ سے نظر لگنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے یا لگتی ہی نہیں۔

(۲۱) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِّنْ نَفْسِہٖ اَوْمَالِہٖ اَوْ مِنْ اَخِیْہِ مَایُعْجِبُہٗ فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ۔ (الطبرانی وابن سنی)

حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں اپنی ذات یا مال یا کسی مسلمان بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعاء کیا کرو کیونکہ نظر برحق ہے۔ (ورنہ نظر لگ جائے گی)۔

ف: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عموماً نظر خوشی سے لگتی ہے۔اسی لئے فرمایا کہ جب اپنی یا کسی عزیز دوست کی کوئی چیز پسند آئے تو فوراً اس کے لئے برکت کی دعا کروتا کہ اسے نظر نہ لگے۔اس حدیث کو امام حاکم نے بھی مستدرك میں حضرت سهل بن حنیفؓ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

(۲۲)عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَّاٰی شَیْئًا فَاَعْجَبَهٗ لَهٗ اَوْ لِغَیْرِهٖ فَلْیَقُلْ : مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الدیلمی)۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جسے کوئی اپنی یا کسی اور کی چیز اچھی لگے وہ : ماشاء الله لاقوة الا باللہِ کہہ دیا کرے۔

ف: اس حدیث مبارک سے سابقہ حدیث شریف میں مذکور ''دعائے برکت'' کی وضاحت ہوگئی کہ یہ الفاظ کہہ دینے سے نظر کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔یہ دعائے برکت صرف حدیث شریف ہی میں منقول نہیں بلکہ قرآنِ حکیم میں بھی اسی قسم کے موقعہ پر اس کے استعمال کی تلقین سورة الكهف میں مذکور ہے۔ارشاد ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْدَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو اس وقت تم نے ماشاء الله لاقوة الا بالله کیوں نہ کہا؟

ف: یہاں لَوْلَا تندیم کے لئے آرہا ہے۔کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ لَوْلَا جب فعلِ مضارع پر آتا ہے تو تحضیض کا اور جب فعل ماضی پر آتا ہے تو تندیم کا فائدہ دلاتا ہے: یہاں باغ والے کو اس کے فعل پر ندامت کا احساس دلانا مقصود ہے کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟

(۲۳)عَنْ جَابِرٍؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَكْثَرُمَنْ یَّمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَدَرِهٖ بِالْاَنْفُسِ یَعْنِیْ بِالْعَیْنِ (تاریخ بخاری ، مسندبزار)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تقدیر کے بعد میری امت کی اکثر اموات نظر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

ف: اس مفہوم کی چند احادیث گذر چکی ہیں۔ یہاں یہ صراحت آرہی ہے کہ امتِ مسلمہ میں اموات کی ایک بڑی تعداد نظر بد کا شاخسانہ ہوتی ہے۔ اب بھی اگر کسی کو نظر کے برحق ہونے کا یقین نہ آئے تو اس کو اللہ ہی سمجھائے۔ اس لئے نظر بد سے بچنے کے لئے تمام ضروری ذرائع استعمال میں لانے چاہئیں۔ اسی مفہوم کو اگلی حدیث میں ایک دوسرے پیرائے میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:۔

(۲۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ...... قَالَ ﷺ: عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ ؟ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِّنْ اَخِیْهِ مَایُعْجِبُهٗ فَلْیَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَکَةِ (ابن ماجة ، الطبرانی)

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کو کیوں قتل کر دیتے ہو؟ جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی کوئی بات اچھی لگے تو وہ اسے برکت کی دعاء دیا کرے۔

ف: ہم نے پوری روایت طوالت سے بچنے کے لئے نقل نہیں کی۔ صرف آنحضرت ﷺ کے ارشادِ گرامی پر اکتفاء کیا ہے۔ حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سہل بن حُنَیفؓ ایک دفعہ نہا رہے تھے کہ حضرت عامر بن ربیعہؓ کا وہاں سے گذر ہوا۔ انہیں نہاتے دیکھ کر کہنے لگے کہ اتنی نازک اور خوبصورت جلد تو کسی نازک اندام دوشیزہ کی بھی آج تک میں نے نہیں دیکھی۔ حضرت سہل تھوڑی دیر میں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگ انہیں اسی حالت میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اٹھا لائے اور بتلایا کہ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کس پر شک ہے کہ اسے کس نے نظر لگائی ہوگی (یعنی آپ ﷺ کے نزدیک یہ تو طے تھا کہ انہیں نظر لگی ہے۔ اس لئے سوال صرف یہ فرمایا کہ تمہیں کس پر گمان جاتا ہے؟) لوگوں نے بتلایا کہ عامر بن ربیعہؓ پر (جنہوں نے حیرت اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا) اسپر آپ نے فرمایا کہ "تم لوگ اپنے بھائیوں کو کیوں مارے دیتے ہو؟ جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی کوئی

بات اچھی لگے تو اسے برکت کی دعاء (ماشاء الله لاقوة الا بالله) دے دیا کرے۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت عامرؓ کو حکم دیا کہ وہ وضوء کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور پاؤں گھٹنوں تک اور ازار کے اندر کا حصہ دھویا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ یہ پانی حضرت سہل بن حنیفؓ پر ڈال دیا جائے۔

حدیث کے راوی حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معمرؒ فرماتے ہیں کہ امام ابن شہاب زھریؒ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ حضرت عامر بن ربیعہؓ کی دھوون کا پانی حضرت سھل بن حنیفؓ پر پیچھے سے ڈالا جائے۔ (ابن ماجہ۔حدیث نمبر: ۳۵۰۹)۔

بچھو کے کاٹے کا دم:۔

انصارِ مدینہ کے بعض خاندان بچھو کے کاٹے کا دم کیا کرتے تھے۔ اس منتر کے الفاظ اگرچہ عربی کے تھے لیکن مہمل اور بے معنی ترتیب کے ساتھ پڑھے جاتے تھے۔ شروع میں نبی کریم ﷺ نے بچھو کے منتر سے ممانعت فرمادی۔

بعد میں ان انصاری صحابہؓ سے اس منتر کے الفاظ سن کر آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی اور وہ لوگ پھر سے ضرورت مندوں کو انہی الفاظ سے دم کرنے لگے جو (۱) نہ قرآنِ کریم میں سے تھے (۲) نہ حضور اکرم ﷺ کے سکھائے اور بتلائے ہوئے تھے اور (۳) نہ ہی ان میں کوئی ایسا دعائیہ انداز تھا جسے ہم شرع اسلامی کی سند دے سکیں۔

آپ ﷺ نے ان الفاظ کو سن کر ارشاد فرمایا کہ یہ ایک عہد ہے جو پہلے لیا گیا ہے ۔اور اس کی اجازت کا معاملہ بھی یوں پیش آیا کہ ایک صحابی کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ سخت تکلیف میں تھے۔ کسی نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ! فلاں کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور وہ تکلیف سے بلبلا رہے ہیں۔ جبکہ فلاں صاحب کو بچھو کے کاٹے کا منتر آتا ہے لیکن چونکہ آپ نے منع فرما رکھا ہے اس لئے وہ دم نہیں کرسکتے۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو آدمی اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔

دم جھاڑے کی ممانعت اور اجازت:۔

اطاعت گذاری اور فرماں برداری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم شریعت سے پوچھیں کہ کس بات کی اجازت ہے اور کس چیز کی ممانعت ہے؟ اور جس کی وہ اجازت دے اسے اختیار کرلیں اور جس سے ممانعت کرے اس سے رک جائیں۔

لیکن بعض خود پسند طبائع ایسی ہوتی ہیں جو اجازت یا ممانعت کا فیصلہ پہلے خود کرلیتی ہیں، پھر اپنے خانہ زاد موقف کی تائید کے لئے قرآن وسنت سے دلائل ڈھونڈنے نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ اور جہاں اپنی مرضی اور منشاً کے موافق ایک لفظ مل جاتا ہے اس ایک لفظ کو پکڑ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔

قرآن وسنت سے استدلال واستنباط کا یہ مزاج نہیں ہوتا۔ اس کا اصول یہ ہے کہ مثبت ومنفی دونوں دلائل کو بغور دیکھ کر یہ پرکھا جائے کہ پہلے مخالفت ہونے کے بعد اجازت دی گئی یا پہلے اجازت دی گئی بعد میں ممانعت کی گئی؟

دلائل اور قرائن سے جس چیز کا بعد میں وارد ہونا ثابت ہو اسے اختیار کرلیا جائے (کیونکہ اسے پہلی چیز کے حق میں ناسخ مانا جائیگا) اور جس چیز کا پہلے ہونا ثابت ہو جائے اسے ترک کردیا جائے (کیونکہ اسے دوسری کے بالمقابل منسوخ سمجھا جائیگا)۔

ہمارے زمانے میں اکثر لوگوں کا مزاج یہ ہے کہ کسی چیز کے ماننے یا نہ ماننے کا فیصلہ وہ اپنے گھر پر ہی کرلیتے ہیں۔ دربارِ رسالت سے سوال کی نوبت بعد میں آتی ہے۔ کوئی موقف وہ اپنے مزاج ، پسند، افتادِ طبع کے مطابق پہلے اختیار کرلیتے ہیں اور دلائل کے لئے اس کے بعد ”زور آزمائی“ شروع کرتے ہیں۔

حالانکہ جس مسئلے میں موقف پہلے متعین کر کے دلائل بعد میں تلاشے یا تراشے جائیں ان

کے دلائل کو دلائل کہنا بذات خود دلیل کی تذلیل ہے۔ دلیل وہ ہوتی ہے جسے دیکھنے کے بعد کوئی موقف اپنایا جاتا ہے، اس بات کو دلیل کہنا ہی غلط ہے جسے موقف اختیار کرنے کے بعد ''تلاش'' کیا جاتا ہے۔

کچھ اسی مزاج کے لوگ آج کل دم جھاڑے کا انکار کرنے کے لئے ان احادیث کا سہارا لیتے ہیں جن میں ممانعت کا تذکرہ آتا ہے اور قصداً ان احادیث کا تذکرہ نہیں کرتے جن میں اجازت کا ذکر آتا ہے۔ محدثین کرام میں سے ایک محدث بھی ایسے نہیں جنہوں نے صرف ممانعت کی حدیث کا ذکر فرمایا ہو۔ حدیث شریف کی تمام کتب میں ممانعت کا ذکر بھی موجود ہے اور اجازت کا بھی۔ اور تمام محدثین نے یہی نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پہلے دم جھاڑے سے منع فرمایا پھر بعد میں اجازت دیدی۔

تعویذ ات کے حوالے سے بھی کچھ اسی قسم کی غلط فہمی جان بوجھ کر ڈالی جاتی ہے کہ حضور ﷺ نے قلائد اور تمائم سے منع فرمایا۔ اب اردو پڑھنے والوں کو کیا پتہ کہ وہ قلائد اور تمائم کیا تھے جن سے منع فرمایا۔ اردو خوان ان کتابوں کو پڑھ کر بیچارے یہی سمجھتے ہیں کہ حدیث ان چیزوں سے منع کرتی ہے۔ ان کم نصیبوں کو کیا معلوم کہ تعویذات سے حدیث نہیں نام نہاد اھلِ حدیث منع کرتا ہے۔

(۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ : رَخَّصَ النَّبِیُّ ﷺ الرُّقْیَةَ مِنْ کُلِّ ذِیْ حُمَةٍ۔ (صحیح بخاری)۔

حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زہریلے جانوروں کے دم جھاڑے کے بارے میں پوچھا توانہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

ف: یہاں یہ ملحوظ رہے کہ حدیث شریف میں ''رَخَّصَ النَّبِیُّ'' کا جو لفظ آرہا ہے، یہ

رخصت کا لفظ عربی زبان میں اس وقت بولا جاتا ہے جب ممانعت کے بعد کسی چیز کی اجازت دی جائے۔

(۲۶)عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: كَانَ لِيْ خَالٌ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى قَالَ: فَاَتَاهُ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔ (صحيح مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میرے ایک ماموں بچھو کے زہر کا جھاڑہ کیا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دم جھاڑے کی ممانعت فرمادی۔ تو ماموں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے دم جھاڑے سے منع فرمادیا ہے اور میں بچھو کے زہر کا جھاڑہ کیا کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ایسا ضرور کرے۔

ف: اس حدیث مبارک سے چند چیزیں معلوم ہورہی ہیں جن پر توجہ دینا دم جھاڑے کے بارے میں صحیح موقف تک رسائی کے لئے بہت مفید اور معین ہوگا۔

(۱) دم جھاڑے کا سلسلہ لوگ زمانۂ جاہلیت سے کرتے آرہے تھے۔

(۲) شروع میں آپ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی۔

(۳) اس ممانعت پر مسلمانوں (صحابۂ کرامؓ) نے دم جھاڑہ چھوڑ دیا۔

(۴) پھر آپ ﷺ نے (منتر کے الفاظ سن کر) انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

(۵) اجازت کے بعد کسی صحابی یا بعد کے مسلمان کو سابقہ دور کی ممانعت سے استدلال کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوئی۔ بلکہ سبھی نے اجازت والے حکم پر عمل کیا۔

(۶) پہلے آنحضرت ﷺ نے دم جھاڑے سے ممانعت فرمائی۔

(۷) ممانعت کے کچھ عرصہ بعد آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

(۸) اجازت دیتے وقت آپ ﷺ نے اس کام کو مؤمنین کے لئے نفع رسانی کا موجب قرار دیتے ہوئے اس کی مدح وتوصیف اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

(۲۷) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَ نَارُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَامِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى ۔قَالَ: فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بَأْسًا۔مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

(صحیح مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے جب دم جھاڑے کی ممانعت فرمائی تو حضرت عمرو بن حزمؓ کے خاندان کے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ! ہم لوگ بچھو کے کاٹے کا دم کیا کرتے تھے اور آپ نے دم کرنے سے منع فرمادیا ہے۔حضرت جابر فرماتے ہیں کہ پھر ان لوگوں نے جھاڑے کے منتر کے الفاظ حضور ﷺ کو سنائے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی غلط بات نہیں ۔تم میں سے جو آدمی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے وہ ضرور پہنچائے۔

ف: اس روایت میں ایک نئی بات مزید واضح ہوکر آ گئی کہ ان لوگوں نے جب منتر کے الفاظ سنائے اور آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس میں کوئی شرکیہ وکفریہ کلمات نہیں تو پہلے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ مجھے اس میں کوئی غلط بات نظر نہیں آتی اور پھر آپ نے بخوشی جھاڑہ کرنے کی انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔

غیر اسلامی منتر کی ممانعت:۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ممانعت کی اصل وجہ صرف یہ تھی کہ دور جاہلیت سے جو منتر

عرب دنیا میں رائج چلے آ رہے ہیں، ان میں ایک بڑی تعداد ایسے منتروں کی تھی جو بتوں کی استمداد اور دیگر کفریہ وشرکیہ کلمات پر مشتمل تھے۔ اس لئے پہلے تو آپ ﷺ نے مکمل پابندی لگادی کہ کوئی شخص کسی قسم کا منتر، دم، جھاڑہ نہ کرے۔

پھر لوگوں سے ان کے مختلف منتر اور کلام سننے کے بعد جن منتروں میں اسلامی عقیدہ سے تصادم کی کوئی بات نظر نہیں آئی ان کی اجازت مرحمت فرمادی۔ احادیث کی کتب میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں کہ ممانعت کے بعد مختلف صحابہ اور صحابیات نے اپنے اپنے منتر آنحضرت ﷺ کو سنائے اور آپ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ تمام منتر وہ تھے جو قرآن وسنت کے الفاظ پر سرے سے مشتمل نہیں تھے بلکہ دورِ جاہلیت سے منقول چند الفاظ کا مجموعہ ہوتے تھے۔ کیونکہ قرآن وسنت کے الفاظ والے دم جھاڑے سے منع کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور پھر ان احادیث میں یہ صراحت بھی آ رہی ہے کہ صحابہؓ نے اپنے منتر آپ ﷺ کو سنائے تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ نے حرج نہ ہونے کی تصدیق فرمائی، نہ کسی صحابی اور نہ ہی آپ ﷺ نے کہیں یہ کہا کہ یہ تو اللہ کا کلام ہے یا یہ تو میں نے خود تمہیں سکھایا ہے۔

اس بات پر ہم زیادہ زور اس لئے دے رہے ہیں کہ گھٹی ذہنیت اور تنگ دماغوں کے حامل بعض طبقات اول تو دم جھاڑے سے ہی انکار کرتے ہیں اور ان دلائل کے سامنے ان کا زور نہ چلے تو پھر اس بات پر شور مچانا شروع کردیتے ہیں کہ دم صرف قرآنی آیات یا مسنون دعاؤں سے کرنا ضروری ہے۔ اس سے ہٹ کر دم کرنا ''خلافِ شرع'' ہے۔

ان تمام احادیث سے اور کتب حدیث میں منقول سینکڑوں دوسری احادیث سے روزِ روشن کی طرح یہ بات واضح ہورہی ہے کہ صحابہ کرامؓ میں عام طور پر ایسے دم جھاڑے مروج تھے جن کا قرآن وسنت سے دور دور کا واسطہ درشتہ نہیں تھا۔

حدیث شریف میں جو چیز ہمارے سامنے آتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ دم جھاڑے کے الفاظ مشرکانہ وکافرانہ نہیں ہونے چاہئیں ۔اس کے علاوہ کسی بھی قسم کا دم کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔اس لئے کہ دم جھاڑہ شرعی نہیں تجربی معاملہ ہے۔تجربہ سے جس بات کا مفید ہونا ثابت ہوجائے (بشرطیکہ وہ اسلامی عقائد سے متصادم نہ ہو) اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

(۲۸) عَنْ جَابِرٍؓ يَقُوْلُ : رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً ؟ تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ: لَا ، وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تَسْرَعُ اِلَيْهِمْ ـ قَالَ: اِرْقِيْهِمْ۔ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ :اِرْقِيْهِمْ:

(صحیح مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حزم کے گھر والوں کو سانپ کے کاٹے کا جھاڑہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ایک بار آپ ﷺ نے حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کہ کیا بات ہے میرے بھتیجوں کے جسم کمزور ہوئے پڑے ہیں؟ انہیں کھانا نہیں ملتا؟ انہوں نے عرض کیا۔نہیں! بھوک کا مسئلہ نہیں بلکہ انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم انہیں جھاڑہ کردیا کرو ۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے (نظر کے جھاڑے کا) منتر آپ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم جھاڑہ کردیا کرو۔

ف : اس حدیث پاک میں آلِ حزم کو سانپ بچھو وغیرہ کے جھاڑے کی اجازت دینے کا تذکرہ مختصر طور پر جبکہ حضرت اسماءؓ کو نظر بد کے لئے جھاڑے کی اجازت کا تذکرہ قدرے تفصیل سے سامنے آیا ہے۔

حضرت اسماء حضور ﷺ کے چچازاد شہید بھائی حضرت حضرت جعفر طیارؓ کی بیوہ تھیں۔ ان کے بچوں کے حوالے سے ایک روایت پہلے بھی گذر چکی ہے۔

اس روایت میں جو بات ہم سامنے لانا چاہتے ہیں (اور جس کی خاطر اس حدیث کو دوسری روایت سے دوبارہ ذکر کیا ہے) وہ یہ ہے کہ یہاں حضور ﷺ نے حضرت اسماء کو سورۃ الفلق ، سورۃ الناس ، سورۃ الفاتحہ یا کسی اور قرآنی آیت کا دم کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ حضرت اسماء نے ایک دم کے الفاظ آپ کو سنا کر اجازت چاہی اور آپ ﷺ نے اجازت دیدی کہ انہی الفاظ سے انہیں دم کردیا کرو۔

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت اسماء حضور ﷺ کی بھابی اور نہایت مقدس محترم صحابیات میں سے ہیں، انہیں بھی قرآن وسنت کے علاوہ دیگر الفاظ سے دم کرنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی اور حضور ﷺ نے بھی ان سے منتر کے الفاظ سن کر یہ نہیں فرمایا کہ ان کی کیا ضرورت ہے، تم فلاں آیت یا سورت پڑھ لیا کرو!؟

اس حدیث سے ضمنی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اسی دور کا ہے جب آپ ﷺ نے دم جھاڑے سے منع فرمارکھا تھا۔ کیونکہ ممانعت کے دور میں کئی واقعات ایسے ملتے ہیں کہ کسی کو سانپ بچھو نے کاٹ بھی لیا ہے تو کوئی صحابی دم نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت اسماء کی آنکھوں کے سامنے بچوں کے بدن گھل رہے ہیں اور نظر بد ان کے جسموں کو مضمحل کئے دے رہی ہے اور انہیں اس کا جھاڑہ کرنا آتا بھی ہے۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ نے ممانعت فرمارکھی تھی اس لئے انہوں نے اپنے بچوں کو دم جھاڑہ نہیں کیا۔

پھر جب آنحضرت ﷺ کو جھاڑہ کے الفاظ سنا کر آپ ﷺ سے اجازت حاصل کرلی تو پھر اس کے بعد آپ نے اپنی اولاد کو دم کرنا شروع کیا۔

قرآن سرچشمۂ شفاء:۔

پیچھے ہم نے ایک طرزِ فکر کی تردید کرتے ہوئے احادیث مبارکہ کی روشنی میں

یہ ثابت کیا کہ دم جھاڑے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ قرآن وسنت ہی سے کیا جائے۔ وگرنہ صحابہ وصحابیات کو اپنے منتر حضور ﷺ کو سنا کر ان کی اجازت لینے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ اور نہ ہی آنحضرت ﷺ قرآن کے ہوتے انہیں ایسے غیر معروف الفاظ میں دم جھاڑہ کرنے کی اجازت دیتے۔

اس سوچ کے بالمقابل ایک دوسری انتہاء پسندانہ سوچ یہ ہے کہ قرآنِ مجید کی کسی سورت یا آیت کو دم جھاڑے کے لئے استعمال کرنا بالکل غلط اور قرآنِ حکیم کی بے ادبی ہے۔ یہ ہدایت کے لئے آیا ہے دم جھاڑے کے لئے نہیں آیا۔ یہ انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی میں ایک صالح انقلاب برپا کرنے کیلئے آیا ہے، پھوڑوں پھنسیوں پر چھوچھا کرنے کے لئے نہیں آیا۔

بظاہر یہ دعوی (گذشتہ دعوے کی طرح) بڑا معقول اور فلسفیانہ لگتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بظاہر جتنا یہ معقول لگتا ہے، حقیقت میں اتنا ہی نامعقول اور بظاہر جتنا فلسفیانہ لگتا ہے حقیقت میں اتنا ہی جاہلانہ واحمقانہ دعوی ہے۔

ہم کسی بڑے سے بڑے عالم، مجتہد، فقیہ، مفتی، انقلابی اور لکھاری کو نعوذ باللہ یہ حق نہیں دے سکتے کہ وہ خدا اور اس کے رسول سے زیادہ سیانا اور سمجھدار بننے کا یا ان سے زیادہ ہماری غمخواری کا دعویدار ہونے کا اعلان کرے۔

آج کے کسی انسان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ قرآنِ پاک کو اپنی سوچ کی تنگ دامانی اور اپنی کھوپڑی کی محدودیت پر قیاس کرتے ہوئے محدود اور مقید کرتا پھرے؟

یہ سراسر ملحدانہ سوچ ہے کہ قرآن صرف فلسفے اور دعوت کی کتاب ہے۔ آج کل یہ طرزِ فکر اس فلسفے کی وجہ سے عام ہو رہی ہے کہ قرآن کی تلاوت ایک بے کار اور فضول مشق ہے۔ اور محض تلاوت کر کے ثواب کی امید کرنا مولویوں کی مولویانہ سوچ ہے۔ قرآن پاک کو صرف ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور سمجھنا چاہیئے۔ خالی تلاوت کا کوئی دین دنیا کا فائدہ نہیں۔

ہم یہاں اس سوچ کی سختی سے تردید بھی کرتے ہیں اور اس سے قرآن اور اہلِ اسلام کی برأت کا اعلان بھی کرتے ہیں ۔قرآن مجید میں حضور ﷺ کی جو چار پیغمبرانہ ذمہ داریاں بیان فرمائی گئی ہیں ان میں سے پہلی ذمہ داری ہی تلاوت کلام اللہ ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۔ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وارد ہے۔

حضور ﷺ کی سینکڑوں احادیث مختلف آیات یا سورتوں کی تلاوت کے فضائل میں مروی ہیں اور ذخیرۂ احادیث ایسے فرمودات نبوی سے بھرا پڑا ہے۔

اسی طرح قرآنِ حکیم کو شفائے امراض کے لئے تلاوت کرنا صرف حدیث سے نہیں بلکہ خود قرآنِ پاک سے بھی ثابت ہے۔احادیث میں تو درجنوں واقعات ایسے ملتے ہیں جن میں حضور ﷺ نے فلاں تکلیف میں فلاں آیات پڑھ کر دم فرمایا اور فلاں مصیبت میں فلاں سورتیں پڑھ کر پھونک ماری ۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (بنی اسرائیل)

اور ہم نے وہ قرآن نازل فرمایا ہے جو مؤمنین کے لئے سراپا شفاء بھی ہے اور سراپا رحمت بھی!

قرآن عزیز تو خود دعوی کر رہا ہے کہ وہ مؤمنین کے لئے سراسر شفاء ہے اب جسے اس میں شفاء نظر نہیں آتی یا جو اسے شفاء کے لئے ضروری یا مفید نہیں سمجھتا وہ خود فیصلہ کر لے کہ وہ کونسی صف میں کھڑا ہونا پسند کرے گا ۔کیونکہ مؤمنین کے لئے تو قرآن بہر حال شفاء و رحمت ہے۔

(۲۹) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بخَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔ (سنن ابن ماجۃ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین دوا قرآن ہے۔

اس حدیث مبارک میں حضور اقدس ﷺ نہ صرف قرآن سے شفاء طلبی کی اجازت مرحمت فرما رہے ہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام دواؤں سے بڑھ کر اسے موجب شفاء

قرار دے رہے ہیں۔

امام ابن القیم الجوزیہ نے زاد المعاد میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

(۳۰) مَنْ لَّمْ یَشْفِهِ الْقُرْاٰنُ لَاشَفَاہُ اللّٰہُ — جسے قرآن سے شفاء نہیں ملتی خدا کرے اسے شفاء ہی نہ ملے۔

کہاں قرآن کا اپنے آپ کو سراپا شفاء قرار دینا، کہاں احادیث میں اسے خیر الدواء قرار دیا جانا، کہاں اس سے لاپرواہی برتنے یا اس کی قدر میں کمی کرنے پر حضور ﷺ کا بددعاء دینا اور کہاں آج کل کے جدیدیت زدہ اور مغربی تعلیم کے ڈسے ہوئے لوگوں کی یہ سوچ کہ قرآن کو شفاء طلبی کے لئے استعمال کرنا اس کے مقصدِ نزول سے انحراف ہے!؟ کیا ہم پر بدنصیبی کا اتنا ہی برا وقت آ گیا ہے کہ ہمیں نزول قرآن کے مقاصد اللہ کے رسول ﷺ کی بجائے انگریزوں کے خوشہ چین سکھائیں گے؟

آج سے بیس پچیس برس پہلے ایک دوست کے ہاں میں نے ایک مشہور لکھاری اور بزعمِ خود دین کے داعی کی ایک کتاب پڑی دیکھی تو حسبِ عادت اسے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ پہنچ کر میری حیرت بھی جواب دے گئی۔ موصوف کو گردے میں تکلیف ہوئی تو کسی عقیدت کیش نے کہا کہ آپ سورۃ الحشر کی آخری چار آیات (لَوْ انزلنا هذا القرآن الخ) پڑھ کر دم کرلیا کریں اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔

ان صاحب کو اس پر اتنا غصہ آیا کہ پہلے تو اس آدمی کو ڈانٹا، پھر بھرپور طریقے سے اس امر کی مخالفت اور تردید کی کہ قرآنِ حکیم کو دم جھاڑے کے لئے پڑھا جائے اور شدتِ جذبات میں یہاں تک لڑھک گئے کہ فرمایا ''کاش یہ آیات قرآنِ پاک کا حصہ ہی نہ ہوتیں۔''

ظاہر ہے اس کا مقصد یہ نہیں کہ وہ ان آیات سے نعوذ باللہ کسی طرح کی برأت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کو دم جھاڑے کے حوالے ان آیات کی افادیت کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ اتنا بڑا جملہ کہنے میں بھی انہیں باک نہ ہوئی۔

جب یہ سلسلہ آگے بڑھا ہے تو دم جھاڑہ تو ایک طرف رہ گیا، اب قرآن کی تلاوت بھی ایک بے کار کام ہو کے رہ گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

یہاں ہم صرف ایک اور حدیث اس موضوع پر نقل کر کے س موضوع کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۳۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْجَاءَ ہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: اِنَّ لِیْ اَخًا وَّجِعًا فَقَالَ: مَاوَجْعُ اَخِیْكَ؟ قَالَ: بِہٖ لَمَمٌ: قَالَ: اِذْھَبْ فَأْتِنِیْ بِہٖ۔ قَالَ: فَذَھَبَ فَجَاءَ بِہٖ فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ فَسَمِعْتُہٗ عَوَّذَہٗ بِفَاتِحَۃِ الْكِتَابِ وَاَرْبَعِ آیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَآیَتَیْنِ مِنْ وَّسْطِھَا: (وَاِلٰھُكُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ) وَاٰیَۃِ الْكُرْسِیِّ وَثَلَاثِ آیَاتٍ مِّنْ خَاتِمَتِھَا وَآیَۃٍ مِّنْ آلِ عِمْرَانَ اَحْسِبُہٗ قَالَ(شَھِدَاللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ) وَآیَۃٍ مِّنَ الْاَعْرَافِ (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ) وَآیَۃٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَلَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ وَآیَۃٍ مِّنَ الْجِنِّ (وَاَنَّہٗ

حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت ابو لیلیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر شکایت کی کہ یارسول اللہ ﷺ میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے کہا اسکو جنات کا سایہ ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ، جا کر اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر اسے حضور ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ تو میں نے سنا کہ حضور ﷺ نے اسے سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات، اور درمیان میں سے دو آیات (والھکم الہ) اور آیت الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیات، سورۃ آل عمران کی ایک آیت، میرا خیال ہے کہ انہوں نے (شھداللہ)

تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَعَشْرِ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَاتِ وَثَلَاثٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ فَقَامَ الْاَعْرَابِیُّ قَدْ بَرَءَ لَیْسَ بِہٖ بَاْسٌ۔

(سنن ابن ماجة)

والی آیت پڑھی)، سورۃ الاعرف کی ایک آیت (ان ربکم الله) سورۃ المؤمنون کی ایک آیت (ومن یدع) سورۃ الجن کی ایک آیت (وانہ تعالی جد) سورۃ الصافات کی پہلی دس آیات، سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اور معوذتین پڑھ کردم کیا۔ آپ کے دم کرتے ہی وہ اعرابی اٹھ بیٹھا۔ وہ ٹھیک ہوچکا تھا اور اسے کوئی تکلیف باقی نہ تھی۔

ف: اس ایک روایت میں کسی ایک آیت یاایک سورۃ کی بجائے متعدد آیات وسور کاایک مرض کے لئے آنحضرت ﷺ کا پڑھنا بھی ثابت ہورہا ہے اور اس مریض کا فی الفور شفاء یاب ہونا بھی ثابت ہورہا ہے۔

اس روایت میں منقول آیات وہی ہیں جوہم منزل کے عنوان سے پڑھتے ہیں ۔ دیگر روایات سے چند مزید آیات کا پڑھنا بھی منقول ہے۔ بعض احادیث میں حضور ﷺ نے متعین کر کے تینتیس (۳۳) آیات کو جنات اور چوروں ڈاکوؤں سے حفاظت کے لئے اکسیر قرار دیا ہے۔ اور یہ تو ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ منزل، آیت قطب، آیاتِ سحر، آیاتِ شفاء ہفت سلام اور دیگر کئی آیات کو ہم جب پڑھ کر مریض پر دم کرتے ہیں تو نہ صرف بے شمار فوائد سامنے آتے ہیں بلکہ بسا اوقات فوائد کے ساتھ کئی عجائب وغرائب بھی مشاہدے میں آتے ہیں۔

پیچھے امام بخاری ومسلم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت بھی گذر چکی ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت میں سے ایک صحابی نے ایک قبیلہ کے سردار کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا تو بچھو کا زہر اتر گیا اور ڈھیروں بکریاں اس سے معاوضے

میں لے کر وہ حضرات واپس آئے۔

واپسی پر جب حضورﷺ نے پوچھا تو صحابی (بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صحابی کوئی اور نہیں بلکہ خود حضرت ابوسعید خدریؓ ہی تھے) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کی تھی۔

آپ نے نہ صرف یہ کہ اسپر کسی ناخوشگواری کا مظاہرہ نہیں فرمایا بلکہ حیرت واستعجاب اور پسندیدگی وانبساط سے یہ فرمایا ''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سورۃ سے جھاڑہ کیا جاسکتا ہے؟'' (ومایدریك انها رقیة ؟) یہاں آپ کا استفہام تقریری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات تو اپنی جگہ طے اور درست ہے کہ اس سورت سے دم جھاڑہ کیا جاسکتا اور وہ پورا پورا فائدہ بھی دیتا ہے۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ امید ہے کہ اس حوالے سے اسی قدر گفتگو کافی ہوگی۔ اور اب آخر میں ہم تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے کے حوالے سے ایک حدیث نقل کر کے اس باب کا اختتام کرنا پسند کریں گے۔

کیا تعویذ لٹکانا حرام ہے:۔

پیچھے ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ آج کل ایک مخصوص ذہن کا طبقہ پہلے کسی معاملے میں ایک موقف اختیار کرتا ہے، پھر اس کے لئے دلائل تلاشنے اور تراشنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے مزعومہ عقائد وافکار کو ثابت کرنے یا امتِ مسلمہ سے ٹکراؤ کرنے کے لئے وہ قرآن وحدیث میں سے جو آیت یا حدیث چھپانا چاہے اسے چھپانے میں یا جس کا معنی ومفہوم بدل کر پیش کرنا چاہے اس میں توڑ مروڑ اور مرضی کا معنی پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

ان لوگوں نے اس زمانے کی احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے جب حضورﷺ نے تعویذ اور دم جھاڑہ دونوں سے منع فرمایا تھا اور ان احادیث کو سامنے رکھ کر جن میں بتوں سے منسوب اور شیاطین وجنات سے منسوب پتھروں کو گلے میں لٹکانے یا انگلیوں میں

چھلہ وغیرہ پہننے سے منع فرمایا گیا ہے، ان کو بنیاد بنا کر ایسے تعویذات کو بھی گلے میں لٹکانا حرام قرار دینا شروع ہے جن میں نہ کوئی چیز بتوں (یا کسی بھی غیر اللہ) سے منسوب ہوتی ہے اور نہ ہی شیاطین و جنات کی خوشنودی واستمداد ان میں مقصود ہوتی ہے۔

پڑھنا جائز، لکھنا حرام :۔

ان لوگوں کا فلسفہ بہت عجیب ہے۔ وہ ایک آیت کو مریض پر پڑھنا تو جائز مانتے ہیں مگر اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا حرام بلکہ شرک سمجھتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جو چیز پڑھتے وقت توحید ہے وہ لکھتے وقت شرک اور جو پڑھتے وقت ایمان ہے وہ لکھتے وقت کفر اور حرام کیسے بن گئی؟

ان سے کوئی یہ بھی پوچھنے والا نہیں کہ **آیت الکرسی یاسورۃ الفاتحۃ** کا گلے میں لٹکانا اسلام اور اس کے عقیدہ کے کون سے حصے سے متصادم ہو جاتا ہے جو فاتحہ گھر میں قرآنِ پاک میں پڑی ہے وہ تو عینِ ایمان ہے اور جو فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈال دی گئی وہ خالص شرک بن گئی؟

اول تو جن آیات کا پڑھ کر دم کرنا جائز ہے، اگر احادیث میں ان کو لکھنے کا ذکر نہ بھی آتا تو بھی کسی مسلمان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ جس کا پڑھنا صحیح ہے، اس کا لکھنا بھی صحیح ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں چونکہ کتابت اور لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم اور ناپید تھا اس لئے اس زمانے میں اگر ایک بھی مثال نہ ملتی تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ اور پھر اس دور میں لکھنے کے لئے آج کل کی طرح کاغذ متعارف ہی نہیں ہوا تھا، بلکہ چمڑوں، ہڈیوں، پتھروں، ٹھیکریوں وغیرہ پر لکھ کر ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ اس لئے اگر اس دور میں صرف زبانی دم جھاڑے کا تذکرہ ہوتا اور ایک روایت میں بھی لکھ کر دینے کا تذکرہ نہ ملتا تب بھی "جو آدمی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے" والی حدیثِ رخصت کی روشنی میں ہر مسلمان یہ استدلال کر سکتا تھا کہ جب اس سے فائدہ ہوتا ہے (اور اس میں شرع اسلامی سے تصادم بھی کوئی

نہیں) تو لکھنے میں بالکل کوئی حرج نہیں۔

لیکن ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے اور اہلِ ایمان کی ذہنی وقلبی تسکین کے لئے یہاں ہم حضور ﷺ کے مشہور اور قابل ترین صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۳۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَافَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ ۔فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی خواب میں ڈر جائے تو: اعوذ بکلمات اللہ الخ پڑھ لیا کرے، اسے اس خواب کی وجہ سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اپنے بالغ بچوں کو تو اس دعاء کی تلقین وتعلیم کیا کرتے تھے لیکن چھوٹے بچوں کے لئے یہ دعاء لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی)

ف: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا شمار چوٹی کے فقہاء میں ہوتا ہے۔ نیز آپ کثیر الروایت صحابہؓ میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ عبداللہ نام کی چار شخصیات نے صحابۂ کرامؓ میں خصوصی وامتیازی مقام اور علمی شہرت حاصل کی ہے۔ انہیں عبادلۂ اربعہ کہا جاتا ہے۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو)۔

ان حضرات کی شہرت کا عالم یہ ہے کہ اگر صرف ابنِ عباس کہا جائے

تو اگرچہ اس کا لفظی مطلب یہی ہے کہ حضرت عباس کا بیٹا۔مگر حدیث و تاریخ میں جہاں کہیں ابن عباس آئے گا وہاں صرف اور صرف **حضرت عبداللہ بن عباس** مراد ہوں گے۔حضرت عباس کا کوئی دوسرا بیٹا سرے سے مراد نہیں ہوگا۔یہی حال **حضرت ابن عمر**، **ابن مسعود** اور **ابن عمرو** کا بھی ہے۔

اتنے جلیل القدر صحابی تو بے تکلف اس دعاء کو لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال رہے ہیں جس کو پڑھنے کی حضور ﷺ نے تعلیم دی ہے۔لیکن آج کل کے نام نہاد توحیدی حضرات کی توحید کے شیشۂ نازک پر بال آنے لگ جاتا ہے۔

بچوں کے لئے لکھا گیا۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ زیادہ سے زیادہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام انہوں نے چھوٹے بچوں کے لئے کیا۔بڑے بچوں کو خود یہ دعاء سکھا دیا کرتے تھے۔

اس سے بڑوں کو تعویذ لکھ کر دینا کہاں سے ثابت ہوگیا۔اور آپ لوگ تو بڑوں کو تعویذ لکھ کر دیتے ہیں؟!

تو گذارش یہ ہے کہ اصل بات صرف اس کا ثبوت ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے نزدیک یہ کوئی شنیع یا قابل نفرین کام نہیں تھا۔ضرورت پڑنے پر ایک جلیل القدر صحابیؓ نے اسے لکھا بھی اور دیگر کسی صحابی سے اس پر نکیر واعتراض بھی مروی نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک چیز ثابت ہوگئی تو اب یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ چیز بچوں میں ثابت ہوئی ہے تو بڑوں میں اس کا استعمال حرام رہے گا۔

اس لئے کہ حلال وحرام کے شرعی پیمانے بڑوں اور چھوٹوں کے لئے یکساں ہیں۔کیا اسلام میں بڑوں کا بتوں کے آگے سجدہ کرنا حرام ہے اور بچوں کے لئے جائز ہے؟ یا اسلام بڑوں کے لئے شراب کو حرام اور بچوں کے لئے جائز قرار دیتا ہے؟

تیسری بات یہ کہ بالغ اور نابالغ بچوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو نے جو فرق ملحوظ رکھا وہ یہی تھا کہ بڑے خود پڑھ سکتے تھے اور چھوٹے بچے چونکہ خود نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے حضرت عبداللہ نے وہی دعاء لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دی۔

اس سے یہ بات تو قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ جس طرح کسی دعاء کا پڑھنا مفید ہے اس کا لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی اسی طرح مفید ہے۔ اور یہ بات بھی سوفیصد قطعیت کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ جو دعاء پڑھنا جائز ہے اسے لکھ کر گلے میں لٹکانا بھی سوفیصد جائز ہے۔

اور جہاں تک بچوں اور بڑوں میں سکھانے اور گلے میں تعویذ پہنانے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عرب بچوں کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو پڑھ سکتا نہ ہو یا پڑھنا چاہتا نہ ہو۔ جبکہ آج کل کے عجمی ماحول میں اول تو عربی دعاؤں اور آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرنے یا کر سکنے والے ہی آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ اور جو لوگ پڑھ سکتے ہیں ان کی بھی غالب اکثریت یہی چاہتی ہے کہ اسے خود کچھ نہ پڑھنا پڑے۔ خواہ اس کی وجہ دینی رجحان کی کمی ہو، محض سستی اور تساہل ہو یا دنیاوی مشاغل کا بوجھ ہو، ان اسباب کی وجہ سے اگر ایسے لوگوں کو (جو پڑھ سکتے نہیں یا پڑھنے میں پس و پیش کرتے ہیں) اگر تعویذ لکھ کر دیدیا جائے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی اس حدیث کو سامنے رکھنے کے بعد اس پر اعتراض کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

ان چند سرسری گذارشات پر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی، اپنے رسول ﷺ اور ان کے صحابہؓ کرام کی اطاعت واتباع نصیب فرمائیں اور ہر اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائیں جو امتِ مسلمہ کے لئے فائدہ مند اور اللہ کی خوشنودی و رضوان کا موجب ہو۔ امین۔

وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين ۔ والحمد لله الذى بنعمته تتم الصالحات!

باب (۹)

عملیات میں افراط وتفریط اور اعتدال

جس طرح جادو اور جنات کے بارے میں افراط وتفریط کی دوانتہائی سوچیں ہمارے یہاں کارفرما ہیں۔ایک طبقہ جادو کو سرے سے تسلیم نہیں کرتا اور دوسرا بات بات پر جادو کا شور مچاتا پھرتا ہے۔ایک طبقہ جنات کا وجود ہی نہیں مانتا جبکہ دوسرا طبقہ اپنے سائے کو بھی جنات کا سایہ سمجھ کر ڈرتا اور بدکتا پھرتا ہے۔

اسی طرح روحانی عملیات میں بھی ہمارے یہاں افراط اور تفریط کی دوانتہاپسند سوچیں معاشرے میں جڑ پکڑ چکی ہیں اور ضرورت ہے کہ ایسی انتہاء پسندی سے بچتے ہوئے اعتدال کا دامن تھاما جائے۔

ہمارے ہاں روحانیات کے نام پر ایک طبقہ غیر اللہ سے مدد مانگنے اور اللہ کا در چھوڑ کر سینکڑوں دہلیزوں پر امتِ مسلمہ کی جبینیں جھکانے کو نہ صرف جائز اور معمولی بات سمجھتا ہے بلکہ اسے اس طبقہ نے عین دین بناڈالا ہے۔ظاہر ہے کہ اللہ کا در چھوڑ کر ایمان کہاں باقی رہا اور غیر اللہ کے در پر سر جھکانے اور ماتھا ٹیکنے کے بعد توحید کہاں باقی رہی؟

اور دوسرا طبقہ دوسری انتہاء کی دم پکڑ کر یوں کھڑا ہے کہ اسے ہر بات میں کفر، ہر بات میں شرک نظر آتا ہے۔کوئی دعاء پڑھ کر پھونکی تو جائز، لکھ کر گلے میں ڈالی تو شرک! آنے والے سے اس کے نام کے ساتھ اس کی والدہ کا نام پوچھ لیا تو کفر!

ہم یہاں عوام الناس کو بھی اور عاملین کو بھی متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی انتہاء پسند سوچوں میں مبتلا ہوکر اسلام کو گدلا نہ کریں ۔ اسلام صرف وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے ۔ وہ اتنا وسیع المشرب بھی نہیں کہ اللہ کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پوجا، غیر اللہ کی نذر و نیاز، غیر اللہ کا خوف، غیر اللہ سے امیدیں بھی باندھی جائیں اور اس کے آبگینے کو ٹھیس نہ پہنچے ۔اور اتنا تنگ نظر اور گھٹن کا مارا بھی نہیں کہ غیر اللہ کا تصور آپ کے ذھن کے کسی دور کے گوشے میں بھی جلوہ گر نہ ہو اور وہ آپ کو مشرک بتلاتا پھرے ۔

سیدھی سی بات یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا کو جب بھی کسی نے مدد کے لئے پکارا اس نے شرک کا ارتکاب کیا ،خواہ کسی کو بھی پکارا ہو۔ اور جس نے غیر اللہ کو نہیں پکارا اسے زبردستی شرک کی بھٹی میں جھونکنا بہتان تراشی ہے، توحید پرستی نہیں ہے ۔

اِفراط کی مثال

پاکستان میں روحانیت کے حوالے سے چھپنے والی زیادہ تر کتب افراط کا شکار ہیں۔ان میں ایسے کلمات آتے ہیں جن کی ادائیگی کے بعد ایمان کی بقاء مشکوک ہو کے رہ جاتی ہے ۔اس لئے ان سے مکمل اجتناب ضروری ہے، ہم یہاں ایک کتاب کا حوالہ افراط کے حوالے سے اور ایک کا تفریط کے حوالے سے دے کر بات کو ذرا واضح کرنا چاہیں گے ۔

ایک کتاب عملیات کے شعبے میں بہت مشہور ہے جوایک مخصوص طبقہ فکر کی ترجمان بھی ہے اور اپنے طبقہ میں بے حد مقبول بھی ہے ۔

(ا) اس کتاب کا آغاز جس دعاء سے ہوتا ہے اس کی تعریف میں مؤلف نے زمین وآسمان کے قلابے ملائے ہیں ۔حتی کہ ان کے بقول جو آدمی اس دعاء کا عامل بن جائے اسے دوسرے کسی عمل کی ضرورت وحاجت ہی نہیں رہتی ۔

اس دعاء کا آغاز ہی فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہو رہا ہے :۔

يَامَلَائِكَةُ كُلُّكُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ اَنْ تَغِيْثُوْنِى وَتَعِيْنُوْنِى وَاَنْ تَمُدُّوْنِى فِى مُرَادِى وَمَقْصُوْدِى ......

یہ الگ بات ہے کہ اس چھوٹے سے جملے میں عربی نحو اور لغت کی کم از کم چار بڑی غلطیاں موجود ہیں۔(۱) اَنْ تَغِيْثُوْنِى سے پہلے فعل کا آنا ضروری ہے۔ یہاں پہلے کوئی فعل موجود نہیں (۲) تُغِيْثُوْنِى کی تاء پر پیش ہونی چاہئے کیونکہ یہ اِفعال کے باب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصنف نے زبر ڈالی ہے۔ اور اسے مجرد کا باب بنایا ہے۔(۳) اگر مجرد کے باب سے آئے تو یہ اجوف واوی کا فعل ہے اسے تَغُوْثُوْنِى ہونا چاہئے۔(۴) تیسرا جملہ بھی اَنْ تُمِدُّوْنِى ہونا چاہئے۔ یہ بھی بابِ اِفعال سے ہے۔ افعال سے آئے گا تو اس کے معنی امداد کے بنیں گے۔ مگر مصنف نے تاء پر زبر اور میم پر پیش ڈال کر اسے بھی مجرد کا باب بنایا ہے۔ اس صورت میں اس کے معنی مدد کرنے کے نہیں بلکہ کھینچنے کے بنتے ہیں جو یہاں سرے سے مقصود نہیں!

(۲) آگے فرشتوں سے یہ استدعاء کی جارہی ہے کہ:۔

وَاحْفَظُوْالِىْ مَالِىْ وَاَهْلِى وَوَلَدِى ......

کہاں قرآن حکیم کی تعلیمات کہ زمین وآسمان کی ہر چیز کی حفاظت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا اور کہاں فرشتوں سے اپنی جان، مال، آل اولاد کی حفاظت کی بھیک مانگی جارہی ہے۔ آگے پانچ چھ قسم کی مزید دعائیں بھی ہیں اور ہر دعاء اللہ سے نہیں بلکہ فرشتوں سے مانگی جارہی ہے!

جس کتاب کی تعلیمات کا آغاز اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں سے مدد مانگنے سے ہورہا ہو اس کی تعلیمات اہلِ اسلام کو کس طرف لے جائیں گی؟

(۳) آغاز فرشتوں سے ہوا تو آگے بابوں کے باب موکلات کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے کے باندھنے شروع ہوگئے۔ چنانچہ صفحہ (۲۳۴) پر حروف کے موکلات کو پکارنے کا سلیقہ سکھا رہے ہیں کہ:

اَجِبْ یَااِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفْ
اَجِبْ یَالُوْخَائِیْلُ بِحَقِّ غَیْن

(۴) اس سے بھی اگلا قدم اٹھاتے ہوئے صفحہ (۲۳۵) پر مؤکلاتِ حروف کو یوں پکارتے ہیں:

اَجِبْ یَااِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفِ الْاَلِفِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَلِفِ الْاَلِفِ ۔
اَجِبْ یَالُوْخَائِیْلُ بِحَقِّ یَاءِ الْیَاءِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ یَاءِ الْیَاءِ ۔

ہم نے صرف پہلے اور آخری حرف کی مثالیں دے کر دونوں طریقوں کی ترتیب آپ کے سامنے رکھی ہے۔

دوسرے طریقے میں الف الالف ، باء الباء ، تاء التاء کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ الف ، باء ، تاء تو عربی کے حروفِ تہجی ہیں۔ یہ الف الا لف اور باء الباء وغیرہ کیا ہیں؟ یہ عقدہ شاید علامہ زمخشری اور امام سیبویہ بھی حل نہ کرسکیں۔ مگر جاہل لوگوں پر اس کا خاصا رعب پڑجاتا ہے کہ الف یاء کا وظیفہ بتلا کر اس سے بھی اگلے بلکہ پرلے درجے کا وظیفہ الف الالف اور باء الباء کا بھی بتلا دیا ہے۔

(۵) اس کے بعد مصنف صاحب نے ''حروف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات'' کا عنوان باندھ کر ہر حرف سے شروع ہونے والے اسمائے باری تعالیٰ کو اس حرف کے وظیفہ کا حصہ بنایا ہے۔ اس وظیفے کا آغاز الف کے اس وِرد سے ہوتا ہے:۔

اَجِبْ اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِف یَااَللّٰهُ

پھر آگے الف سے شروع ہونے والے کئی اسماء جمع کئے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ چند اسمائے حسنیٰ کا ذکر کر کے ایسے اسماء لائے ہیں جو اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں جیسے: یَااَکْبَرُ ، یَا اَفْضَلُ ، یَااَمْجَدُ ، یَااَکْمَلُ ، یَا اَقْرَبُ وغیرہ۔ لیکن خیر، ان پر زیادہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ صرف یہ اعتراض ہوتا ہے کہ انہیں اسمائے الٰہی کے طور پر ذکر نہ کیا جائے۔ ہاں یہ ایسے اسمائے صفت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر ذکر کرنے میں کوئی حرج اور قباحت نہیں ہے۔ اس لئے ان کی کچھ نہ کچھ گنجائش نکل آتی ہے۔

مگر حیرت یہ ہے کہ مصنف صاحب نے جوشِ عقیدت میں چند ایسے اسماء بھی ذکر فرمائے ہیں جو سرے سے نہ اللہ کا اسم ہیں نہ ہی صفت بن سکتے ہیں۔

مثلاً الف کے ذیل میں وہ ایک جگہ یااِکْرَامُ بھی لکھ رہے ہیں حالانکہ یہ اسم صفت نہیں بلکہ مصدر ہے۔ دال کے ذیل میں یادَائِرُ اور اس کے آخر میں فارسی کا لفظ یادَاوَرُ تو بہت ہی عجیب لگتا ہے۔ پھر ھاء کے عنوان میں ایک دو اسماء کے بعد چند اسمائے حسنیٰ کو ھُوَ کے ساتھ ملا کر خانہ پری یوں کر رہے ہیں: یاھُوَ الگَافِیْ ، یاھُوَ الرَّحْمٰنُ الخ۔ اگر یہی طریقہ استخراجِ اسماء کا چل نکلے تو پھر تو ھُوَ کے ساتھ ننانوے کے ننانوے اسمائے حسنیٰ کو جمع کیا جا سکتا ہے؟ پھر حاء کے ذیل میں حروف مقطعات کو بھی اسم باری تعالیٰ شمار کر کے ایک جگہ یاحَلِیم لکھ کر آگے دوبارہ یاحَلِیْمًا غَفُوْرًا الگ سے ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس سے بھی عجیب تر یہ اسماء ہیں: یاحَاصِرُ ، یاحَاوِی ، یاحَاجِبُ۔ یاء کے ذیل میں جب کوئی اسم نہ ملا تو پہلے یسین کو لے آئے۔ اس میں تو چلو ایک قول کے مطابق اسمِ الٰہی ہونے کا امکان موجود ہے۔ لیکن اس سے آگے سارے کے سارے فعل مضارع (یَایُحْیِیْ ، یَایُمِیْتُ ، یَایُعطِیْ ، یا یُتِمُّ) لائے ہیں۔ حالانکہ درسِ نظامی کے سال اول کا طالبعلم بھی جانتا ہے کہ حرفِ ندا (یا) اسم پر داخل ہوتا ہے، فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ اور اگر فعل پر داخل کر کے ایسے جملے بنانا ہی علمی کمال کی معراج ٹھہرا ہے تو ہم آپ کو ہزار سے زائد صفات وافعال سے اس قسم کے جملے کھڑے کھڑے بنا کے دے دیتے ہیں۔

(۵) فرشتوں اور مؤکلات کو پکارنے اور اسمائے خداوندی کے بارے میں طرح طرح کی درفشانیاں کرنے کے بعد پوری کتاب میں نقوش وتعویذات کے کونوں پر غیر اللہ کی پکار کے سینکڑوں نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم ان میں سے صرف دو خطرناک ترین امور کی نشاندہی کر کے بات کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

مؤلف صاحب نے صفحہ (۳۴۷) پر جنات وغیرہ کو جلانے کا ایک نقش لکھ کر اس کے نیچے

(ابلیس، فرعون، شداد لعین، نمرود مردود) لکھا ہے اور اس کے نیچے فارسی میں یہ عبارت لکھی ہے:

یاالٰہی بحرمت آن بادشاہاں در وجود فلاں ابن فلاں را ہر قسم آسیب وشیطان کہ باشد حاضر شود، نمودہ آید وسوختہ گردد۔ العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا۔

جس کا معنی یہ بنتا ہے کہ "یا اللہ فلاں بن فلاں کے وجود میں جو آسیب موجود ہیں وہ مذکورہ بالا بادشاہوں کی حرمت کے صدقے اس چراغ میں حاضر ہوکر جل جائیں۔ (اگرچہ اس جملے کی فارسی بالکل غلط ہے مگر مفہوم یہ بنتا ہے)۔

اور مذکورہ بادشاہوں سے مراد فرعون، شداد وغیرہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ مصنف دانستہ طور پر اتنی غلط بات نہیں کرسکتا کہ وہ اللہ پاک کو فرعون کی حرمت کا واسطہ دے۔ یہ محض ہمارا حسنِ ظن ہی نہیں بلکہ آپ دربارہ اوپر کی عبارت ملاحظہ کریں (یا اصل کتاب دیکھیں) تو مصنف نے شداد کے نام کے ساتھ لعین اور نمرود کے نام کے ساتھ مردود لکھ کر ان سے اپنی نفرت و برأت کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ غلطی جو خود ان کے اعتقاد کے بھی منافی ہے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی متصادم ہے۔ اور ایسی غلطی بے دھیانی میں ہوئی ہے تو بھی قابل معافی اور قابل تلافی ہے۔ اس کتاب کے شائع کرنے والے حضرات اس کی اصلاح فرمالیں تو بہت اچھا ہوگا۔ اور اگر کم علمی کی وجہ سے ہوئی ہے کہ مصنف کی فارسی زبان پر پوری دسترس نہیں تھی تو بھی بعد کے لوگوں کو اس کی اصلاح کرلینی چاہئے۔

(۶) ایک اور بہت بڑی غلطی کی نشاندہی کرکے ہم بات کو سمیٹتے ہیں کہ نداءِ غیر اللہ میں آگے بڑھتے بڑھتے مصنف نے ایک نقش دیا ہے اور اس کے چاروں اطراف میں یاقِطْمِیْرُ لکھا ہوا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ قطمیر اصحابِ کہف کے کتے کا نام ہے جسے مصنف خود بھی پکار رہے ہیں اور امت کو اس کی پکار لگانے کی تعلیم بھی دے

رہے ہیں۔

یہ عجیب بدنصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مالک اور رب بھی ہیں، ہمارے خالق اور حاکم بھی ہیں، دنیا کی ہر چیز پر ان کو کامل تصرف بھی حاصل ہے، وہ ہم پر دنیا بھر کی ماؤں سے بڑھ کر مہربان بھی ہیں۔ اور وہ ہم سے اتنے قریب بھی ہیں کہ ہماری رگِ جان ہم سے دور ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پھر بھی ان کو پکارنے کی بجائے غیروں کو پکارنے لگ جائیں جن کے پاس نہ قوت وطاقت نہ قبضہ وتصرف، جو نہ ہم پر مہربان نہ ہم سے قریب ہیں تو اس روش کا انجام پھر یہی ہوگا کہ غیر اللہ کو پکارتے پکارتے ہم کتوں کو اور وہ بھی صدیوں پہلے مرے ہوئے کتوں کو پکارنا شروع کردیں گے۔ اعاذنا الله من هذا الضلال المبين۔

تفریط کی روش

ایک طرف اگر افراط یہ گل کھلا رہا ہے کہ اللہ کا در چھوڑ کر فرشتوں، موکلوں اور نجانے کن کن لوگوں کو پکارتے پکارتے کتوں تک کو پکارنا روحانیت کے ماتھے کا داغ بن گیا تو دوسری طرف تفریط کی بیماری بھی امت کے ایک طبقہ کو دیمک کی طرح چاٹے جارہی ہے اور گھن کی طرح کھوکھلا کرتی جارہی ہے۔

اس طبقہ کے افکار وخیالات سے آگہی کے لئے ہم نے ایک کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب میں جابجا جو درفنطنیاں چھوڑی گئی ہیں ان سب سے قطعِ نظر کرتے ہوئے ہم صرف ان کے تفریطی اسلوبِ فکر ونظر کی نشاندہی کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

(۱) موصوف نے صفحہ (۱۳۰) پر ایک عنوان، جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟ کا قائم کیا ہے۔ اور اس سوال کے آٹھ جواب دے کر قارئین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جادوگر کیسے جنات کو حاضر کرتا ہے۔ شاید ان کا مقصود چند طریقوں کا اجمالی تذکرہ کرنا ہو ورنہ جادوگروں کے پاس فقط یہی آٹھ طریقے نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں اور طریقے

بھی ہیں۔ ہر بستی، ہر علاقے میں درجنوں طریقے رائج ہیں اس لئے جادوگری کو آٹھ طریقوں تک محدود نہیں سمجھا جاسکتا۔

(۲) اس کے بعد صفحہ (۱۳۴) پر مصنف موصوف ایک نیا عنوان قائم کرتے ہیں:

"وہ نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے"

اول تو نشانیاں کہنے سے ہی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ یہ نشانی جس میں ہوگی وہ جادوگر ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ ان کے مخاطب اول ان کے اپنے طبقے کے لوگ ہیں، اس لئے انہوں نے اس کے نیچے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھا کہ:

"ذیل میں وہ علامات مذکور ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی آپ کسی معالج میں پائیں تو وہ بلاشک وشبہ جادوگر ہوگا، اس سے بچیں"

ان کی بتلائی ہوئی علامات اور ان پر تبصرہ کرنے سے پہلے بتلا دیں کہ مصنف صاحب بے خیالی یا جذبات کی رو میں بہتے ہوئے ان علامات کو جادوگر کی علامات قرار نہیں دے رہے بلکہ پوری فقیہانہ ذمہ داری سے پہلے یہ علامات ذکر کر رہے ہیں اور ان کے متصل بعد جادوگر کی شرعی سزا پر تمام ائمۂ دین کا اجماع بھی نقل کر رہے ہیں کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسلامی حکومت اسے قتل کردے۔

اب آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ پہلے جادوگر کی علامات اور پھر جادوگر کی شرعی سزا کا ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مصنف صاحب امت کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ مذکورۂ ذیل علامات میں سے کوئی علامت بھی کسی میں پائی جائے تو اسے سزائے موت دے دی جائے۔ اگر وہ پکڑے جانے کے بعد توبہ بھی کرنا چاہے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔

اب ذرا ان علامات کی طرف آتے ہیں جنہیں وہ جادو کی ایسی علامات قرار دے رہے ہیں جنکے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں رہتا بلکہ ساحر ہو کر کافر اور واجب القتل بھی ہو جاتا ہے۔ ان مزعومہ علامات ساحر پر ہم "پڑھتا جا شرماتا جا" کے علاوہ کچھ بھی تبصرہ نہ

کرتے لیکن عوام الناس کی آگہی کے لئے چند باتیں تحریر کرنا ضروری ہیں۔

مصنف: (۱) جو مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھے"

تبصرہ: دنیا کا کوئی غیر جانبدار مسلمان یہ بتلائے کہ کسی کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھنے میں کونسا جادو گھس آتا ہے؟ اس سے آدمی جادوگر کیوں شمار ہونے لگتا ہے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان بھی آپ سے آپ کا اور آپ کی والدہ کا نام پوچھے؟ کیا آپ کا اپنا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا آپکی والدہ کا نام پوچھنا سحر ہے؟ یا دونوں کا نام اکٹھے پوچھنا سحر ہے؟ اگر اکیلے اکیلے ان کا پوچھنا سحر ہے تو کس دلیل سے؟ اور اگر اکیلے سحر نہیں تو اکٹھے پوچھنا کیونکر سحر کی اتنی پختہ علامت ٹھہرا کہ نام پوچھا نہیں کہ آدمی واجب القتل ہوا نہیں!؟! بینو ا تؤ جروا!!

مصنف: (۲) جو مریض کی ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرے۔ جیسے کپڑے، ٹوپی رومال یا بنیان وغیرہ۔

تبصرہ: عجیب بات ہے کہ مریض کی ذاتی استعمال کی چیزوں میں وہ کونسی سحری قوت ہے کہ انہیں محض طلب کرنے پر ایک آدمی کسی خود کار نظام کے تحت خود بخود ساحر اور جادوگر قرار پاجاتا ہے۔

حیرت یہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات جب انہی سے خون یا پیشاب مانگتے ہیں بلکہ بعض بیماریوں میں پاخانہ بھی ٹیسٹ کے لئے طلب کرتے ہیں تو انہیں وہ ڈاکٹر ساحر نظر نہیں آتا۔ مگر یہاں پر انہیں جادو ہی جادو نظر آرہا ہے۔

ایک دفعہ ہم لوگ دبئی میں متحدہ عرب امارات کی بہت بڑی علمی شخصیت شیخ جمعہ سالم کے ہاں رات کے کھانے پر مدعو تھے۔ وہاں حاضرین میں سے ایک صاحب بولے کہ جو لوگ سر پر لال رومال رکھتے ہیں وہ وہابی ہوتے ہیں۔ اس پر شیخ جمعہ سالم بھی مسکرا اٹھے اور باقی حاضرین بھی ان صاحب کے کمالِ استدال پر حیران رہ گئے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ عقائد کی پہچان کپڑوں کی رنگت سے ہوگی، افکار ونظریات سے نہیں ہوگی۔

یہی حال ان صاحب کا ہے کہ کسی نے علاج سے پہلے مریض سے ٹوپی مانگی تو ساحر، رومال مانگ لیا تو ساحر اور بنیان مانگ لی تو ساحر!! اور چھوٹا سا کپڑا مانگنے پر ساحر قرار پا کر واجب القتل بھی ہوجائے گا؟ فواعَجَباہ!

مصنف: (۳) مریض کو ایسا دم لکھ کر دے جس میں خانے بنے ہوں اور ان خانوں میں کچھ حروف یا ہندسے لکھے ہوں۔

تبصرہ: مصنف صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اردو زبان میں دم کرنا پھونک مارنے کو کہا جاتا ہے۔ لکھ کر دی جانے والی چیز کو اردو میں کہیں دم کرنا نہیں کہا گیا۔

اس شق میں تین باتوں کو ملا کر انہوں نے اسے علامتِ سحر قرار دیا ہے:۔

(۱) کاغذ پر خانے بنے ہوں (۲) اس میں کوئی حروف لکھے ہوں (۳) یا ہندسے لکھے ہوں۔

ہمارا مصنف صاحب اور ان کے ہم مسلک تکفیری حضرات سے بڑا سادہ سا سوال ہے کہ کیا خانے بنانا سحر اور کفر ہے یا حروف کا لکھنا سحر اور کفر ہے یا ہندسوں کا لکھنا سحر اور کفر ہے؟؟

کیا کوئی مسلمان، مسلمان ہوتے ہوئے اور اپنا ایمان بچاتے ہوئے خانے نہیں بنا سکتا یا مسلمانوں پر اپنا ایمان بچانے کے لئے حروف لکھنے پر پابندی ہے؟ یا ہندسے لکھتے ہی مسلمان کا ایمان نازک شیشے کی طرح کرچی کرچی ہوجاتا ہے؟ آخر ان تینوں میں سے سحر یا کفر کی علامت کون سی ہے؟ جو حروف عام انداز میں لکھے جاسکتے ہیں یا جو اعداد کسی بھی الٹی سیدھی ترتیب سے لکھے جاسکتے ہیں، آخر خانوں میں لکھتے ہی وہ علامتِ سحر اور کفر کی نشانی کیسے اور کیوں بن جاتے ہیں؟

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ہماری تنقید کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مصنف نے ان باتوں کو سحر اور ساحر کی علامت قرار دیا ہے اور علامت قرار دینے کے بعد مزید صراحت بھی کی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک علامت بھی جس میں پائی جائے اسے صرف ساحر اور جادو

گرہی سمجھا جائے۔

یعنی خانوں میں حروف لکھنا ساحر کے علاوہ کسی مسلمان سے متصور ہی نہیں ہوسکتا۔

اس کو کس شرعی دلیل کے تحت سحر کی علامت قرار دیا جارہا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ساحر لوگ اس طرح کے خانوں میں حروف یا ھند سے لکھا کرتے ہیں تو کیا کافر لوگ سوتے نہیں ہیں؟ پھر کیا آپ کسی کو بھی سوتا دیکھیں تو کفر کا فتویٰ لگادیں گے؟ کافر پانی بھی پیتے ہیں تو کیا اس ضابطے کے تحت آپ یہ بھی فرمائیں گے کہ جس شخص کو پانی پیتے دیکھا جائے اسے کافر قرار دے دیا جائے؟ ہمیں یقین ہے کہ آپ ان باتوں پر کسی کو کافر نہیں قرار دیں گے تو پھر ہماری دست بستہ گذارش ہے کہ جب تک کسی آدمی سے سحر کے عملیات کا صدور نہ ہو تب تک مفت میں ہر شخص کو ساحر اور جادوگر قرار دینے کی روش ترک فرمائی جائے۔

مصنف: (۴) مریض کو حکم دے کہ وہ لوگوں سے ایک معینہ مدت تک ملنا جلنا بند کردے اور یہ مدت کسی ایک کمرے میں گذارے جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہوتی ہو۔

تبصرہ: حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر ز اگر مریض کو چند روز کے لئے آئی سی یو میں رکھیں تو انہیں یہ لوگ جادوگر نہیں کہتے۔ بلکہ مضرِ صحت جراثیم سے بچانے کی ایک خوبصورت تدبیر قرار دے کر ڈاکٹر ز کی تعریفیں کرتے ہیں۔

لیکن عامل اگر ضرورت محسوس کرے کہ بار بار علاج کے باوجود کسی مریض پر جنات یا جادو کا حملہ ہوجاتا ہے اور شیاطین اسے آگھیرتے ہیں تو وہ کسی کمرہ کا حصار کھینچ کر ایک حفاظتی تدبیر کے طور پر مریض کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ چند روز وہ اس حصار کردہ کمرے سے باہر نہ نکلے تو اسے حفاظتی تدبیر کہنے کی بجائے سحر اور جادو کا قبیح اور مکروہ نام ہی کیوں دیا جائے؟ کیا یہ اچھا کام کوئی مسلمان نہیں کرسکتا؟ کیا محض اتنا مشورہ دینا ہی شرعاً سحر اور جادو کا عمل قرار پاتا ہے؟

مصنف: (۵) مریض کو کچھ چیزیں دے تاکہ وہ انہیں زمین میں دفن کردے۔

تبصرہ : یہ بھی نہایت واھیات اور احمقانہ سوچ ہے کہ زمین میں دفن کرنے کے لئے کچھ دینا صرف سحر ہی کہلائے ؟ اور سحر کا کوئی عمل دیکھے بغیر ہم ایک ایسے عمل پر کسی کو کس طرح ساحر قرار دے سکتے ہیں ؟ کیا مصنف نے خود حضرت عائشہ کی حدیث نقل نہیں کی جس میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس سحر کو اسی کنویں میں دفن کردیا جس میں لبید بن اعصم نے اسے دفنایا ہوا تھا۔

روحانی علاج کوئی شرعی معاملہ ہے اور نہ ہی شریعت نے اس کی حد بندیاں مقرر کی ہیں ۔یہ ایک تجربی شعبہ ہے ۔ اس میں کچھ پڑھنے ، لکھنے ، جلانے ، پلانے ، دفنانے سے لے کر کسی بھی طرح کا عمل اپنانے میں تب تک کوئی قباحت نہیں آتی جب تک اس عمل کا طریقِ کار شرعِ اسلامی کے واضح اور دوٹوک اصولوں اور ضروریاتِ دین سے متصادم نہ ہو۔

مصنف : (٦) مریض کو چند کاغذ دے تاکہ وہ انہیں جلادے اور اس سے اٹھنے والا دھواں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل کرے۔

تبصرہ : معالج اگر تجربات کی روشنی میں یہ دیکھتا ہے کہ فلاں چیز پڑھنے سے ، فلاں پلانے سے یا فلاں چیز جلانے سے جنات کو جلایا جاسکتا ہے تو یہ خالص تجربی معاملہ ہے ۔اس کے مفید یا غیر مفید ہونے کا فیصلہ واقعات اور حقائق کرتے ہیں جبکہ جائز اور ناجائز ہونے کا شریعت فیصلہ کرتی ہے۔

مصنف صاحب امت کو یہ باود کروانا چاہ رہے ہیں کہ ناک میں سونگھانے کے لئے کاغذ (وغیرہ) پر کچھ بھی لکھ کر جلایا جائے ،اس کا جلانا سحر اور جادوگری کے زمرے میں آتا ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تک ایک آدمی سحری عمل (شیاطین سے امداد مانگنے یا کوئی اور غیر شرعی عمل کرنے) کا ارتکاب نہیں کرتا ، ہم محض آگ لگانے یا دھواں سونگھانے سے اسے کونسی شرعی دلیل سے ساحر اور جادوگر قرار دے رہے ہیں؟

مولانا ! آپ کوئی اتنی بھی بڑی اور عظیم ہستی نہیں ہیں کہ ادھر آپ نے کافر یا ساحر

کہا تو وہ بندہ مسلمان سے کافر اور صالح سے ساحر بن جائے ! اپنی حدود میں رہیں اور امت کو کافر یا ساحر بنانے کا شوق پورا کرنے کی بجائے اللہ سے توفیق مانگیں کہ زندگی میں کسی ایک کافر کو مسلمان بناسکیں ۔ یہ تو خیر آپ کی قسمت میں ہے ہی نہیں ! کم از کم اتنی توفیق مانگ لیں کہ کسی بے نماز مسلمان کو نمازی بنالیں ! یہ کام بھی آپ کے نصیب میں نہیں ۔آپ کے نصیب میں یہ بھی نہیں بلکہ الٹا آپ جیسے لوگوں کا تو صرف یہ کام ہے کہ مسجد میں جو غریب نماز پڑھتا آپ کو نظر آجائے ، آپ حتی الا مکان اسے نماز سے بھگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ تمہاری تو زندگی بھر کی نمازیں ہی نہیں ہوئیں ۔تم تو رفع یدین نہیں کرتے ، امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ!

مصنف: (۷) مریض کے لئے چند علیحدہ علیحدہ حروف کسی کاغذ پر یا سفید رنگ کی مٹی چینی (   ) کی پلیٹ پر لکھے اور اور اسے گھول کر پینے کو کہے۔

تبصرہ : لیجئے صاحب ! اب کاغذ پر حروف لکھنا ، یا پلیٹ پر حروف لکھنا بھی کفر وسحر ٹھہرا ۔ یا ان کو پلانا جادوگری کی پختہ ترین علامت ٹھہرا ۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ پانی پر پڑھ کر دینا سحر نہیں ، لکھ کر دینا سحر ہے ۔

اس بدنصیب طبقے کی محرومی یہ ہے کہ اللہ کی عظمت وقدرت کے تصور کا اس کے ذہن وتصور میں دور دور تک گذر ہی نہیں ۔شیاطین اور جنات اس کے دل ودماغ پر اس قدر چھائے ہوئے ہیں اور سحر کی تاثیر کا اتنا گہرا یقین اس طبقے کے دل میں گھر کئے ہوئے ہے کہ سحر کے مقابلے میں اللہ تعالی کی قدرت ، قوت ، طاقت کو اس نے مکمل فراموش ہی کر دیا ہے ۔

وہ یہ بات سوچنے ہی سے محروم ہے کہ ان حروف میں یا الفاظ میں برکت وتاثیر صرف اور صرف اللہ تعالی ڈالتے ہیں ۔ اور ایک مسلمان چند حروف کو (بالفرض) اگر لکھ کر دیتا بھی ہے تو اس کا تو اعتقاد یہ ہے کہ یہی حروف قرآن حکیم کا حصہ ہیں ۔ انہیں سے تشکیل پانے والے الفاظ کا مجموعہ کلام اللہ کہلاتا ہے ۔ انہی حروف کو جب ہم قرآن میں

پڑھتے ہیں تو ہمیں ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہی حروف لوحِ محفوظ پر اتارے گئے۔ انہی کو لے کر تیئس سال تک جبریلِ امین مسلسل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ پھر ان تمام برکات وانوار کی نسبت سے ایک مسلمان اگر کوئی حروف کسی کو لکھ دے دے تو اس میں کونسی قیامت آگئی؟ کونسا کفر سرزد ہو گیا؟ جادو اس میں کہاں سے گھس گیا؟ کیا اس لکھنے والے نے آپ کی آنکھوں کے سامنے ان حروف کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے شیاطین سے مدد مانگی ہے کہ ہم اسے قرآنی فیض کی بجائے صرف اور صرف جادوگری کی علامت ہی قرار دیں؟

دوبارہ تصریح:۔

مصنف یہ علامات ذکر کر کے پھر مطمئن نہیں ہو رہے کہ شاید قارئین بھول نہ جائیں اس لئے اس شرط کا ذکر کر کے پھر قارئین کو متنبہ کر رہے ہیں کہ:۔

مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی اگر آپ دیکھیں تو یقین کر لیں کہ آپ کا معالج ایک جادوگر ہے۔ آپ فوراً واپس چلے جائیں۔"

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے یہود اور بنی اسرائیل کی جس سب سے بری اور گندی خصلت کا مختلف مواقع پر ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ:

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ

یہ لوگ باتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر تحریف کرتے ہیں۔

جناب مصنف جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے کہ قرآنی آیات اور اسلامی احکامات کو قصداً غلط مواقع پر استعمال کرتے ہیں۔ یہاں بھی اسی ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے انہوں نے اپنی مرضی اور مزاج سے ٹکرانے والی ہر چیز کو محض قلم کے زور سے جادوگری کی علامت قرار دیا اور آخر میں پبلک کے نام حکم نامہ جاری کر دیا کہ ان میں سے کوئی علامت کسی شخص میں دیکھیں تو یقین کر لیں کہ وہ جادوگر ہے۔

بابا ان چیزوں کو پہلے جادو کی علامت ثابت تو کرو۔محض آپ کے کہہ دینے سے کوئی چیز ثابت تونہیں ہو جاتی ! میں اگر اس طرح کی بے تکی علامات کا انبار لگانا شروع کروں تو اڑھائی ہزار علامات بیان کرسکتا ہوں کہ یہ بھی جادو کی علامت ہے، وہ بھی جادو کی علامت ہے! مگر کیا محض آپ کے یا میرے کہہ دینے سے حقیقت میں یا شرعِ اسلامی کے اصول وضوابط کی روشنی میں بھی وہ جادو کی علامت قرار پا جائے گی؟

کل کلاں کو آپ جیسا کوئی اور شوقِ تکفیر کا مارا اٹھے اور یہ حکم صادر کردے کہ جو آدمی دیوار سے ٹیک لگا کردم کرے، سمجھ جاؤ کہ جادوگر ہے! جو آدمی آپ سے آپ کے والدصاحب کا نام اور ایڈریس پوچھے یقین کرلو کہ وہ ساحر ہے! کوئی آدمی نیلے قلم سے لکھتا ہو وہ پکا جادوگر ہے! تو کیا ان باتوں کو بھی سحر اور ساحر کی علامات کے طور پر تسلیم کرنے کے ہم پابند ہوں گے جتنا آپ اپنی باتوں کے اعتراف کا پابند بنا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر آپ فرمائیں کہ وہ محض دعویٰ کررہا ہے، اس پر دلیل نہیں پیش کررہا ! تو جانِ من ! آپ بھی تو نرے دعوے ہی کررہے ہیں، دلیل تو آپ نے بھی کوئی نہیں دی، نہ ہی قیامت تک دے سکتے ہیں ! اور اگر کہیں کہ یہ تو بالکل بے تکی، فضول اور واہیات باتیں ہیں کہ دیوار سے ٹیک لگانا سحر کی علامت ہے ! تو محترم ! کیا آپ کی بیان کردہ علامات بے تکے پن کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز نہیں ہیں؟

آپ بھی تو فرمارہے ہیں کہ کوئی تمہارا اور تمہاری والدہ کا نام پوچھے تو کافر!! اگر بے تکے پن کا مقابلہ ہو تو شاید آپ کی بیان فرمودہ علامات کا پلڑا بھاری رہے اور اگر دلیل سے محرومی کی بات ہو تو آپ بھی دلائل سے اتنے ہی محروم ہیں!!

اعتدال کا راستہ

دونوں انتہاؤں کا تھوڑا نظارہ آپ نے دیکھ لیا۔یہی انتہاء پسندی امت کو لے کے بیٹھ گئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں انتہاء پسند نہیں بلکہ اعتدال پسند امت بنایا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدال امت بنایا (البقرۃ:۱۴۳)۔

نہ تو ہم توحید اور ایمان کو اتنا ایزی لینے لگ جائیں کہ بڑے سے بڑا شرکیہ عمل بھی ہمیں گراں نہ محسوس ہو اور نہ ہی توحید کے نام پر ہر بات کو کفر اور شرک بتانا شروع کر دیں۔ یہ دونوں انتہاء پسندانہ اور مکمل غلط راستے ہیں۔

درمیانہ اور اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ ایمان وتوحید کا علم بھی کسی طور، کسی لمحے ہمارے ہاتھ سے گرنے نہ پائے اور امت کو بلاوجہ برے القاب سے نوازنے سے بھی مکمل اجتناب برتا جائے۔

ہم نے اس کتاب میں کتاب وسنت کی روشنی میں اسی اعتدال کے راستے کو اپنایا ہے اور جادۂ اعتدال وحق پر گامزن رہتے ہوئے توحید وایمان کے منافی کسی عمل کو نہ کبھی اپنی زندگی میں قبول کیا ہے نہ ہی اس کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ اور اسی طرح جب تک کسی بات میں واضح علامتِ کفر نظر نہیں آئی اس سے بدکنے اور اچھلنے کی روش بھی اختیار نہیں کی۔ عاملین اور قارئین کو بھی ہم یہی تاکید اور نصیحت کرتے ہیں کہ کتاب وسنت کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑیں۔ ایمان وعقیدہ پر کبھی سودابازی نہ کریں۔ اور کسی بات کو تب تک کفر وشرک کا نام نہ دیں جب تک کتاب وسنت کی روشنی میں وہ واضح کفر اور واضح شرک دکھائی نہ دے!! اور امتِ مسلمہ کے بارے میں ہمیشہ نیک گمان قائم کریں۔

باب (۱۰)

اہم ملاحظہ

ارشاد العاملین نہ صرف عملیات و وظائف کی کتاب ہے بلکہ اسے ہم نے خصوصی طور پر عاملین یا عملیات کے شائقین کیلئے ترتیب دیا ہے۔

اور چونکہ ہمارے اصل اور بنیادی موضوعات صرف دو ہی تھے: (۱) جنات (۲) جادو! اس لئے ہم نے ان دونوں موضوعات پر نہایت عرق ریزی سے بہت اہم تاریخی و تحقیقی مواد جمع کیا۔

اس تحقیقی مواد میں ہم نے نہایت بسط و تفصیل سے واضح کیا کہ جنات محض انسانی توہمات کا شاخسانہ یا کوئی تصوراتی و تخیلاتی مخلوق نہیں بلکہ حقیقت میں انسانوں اور دیگر جانداروں کی طرح ایک زندہ اور جاندار مخلوق ہے! صرف جاندار ہی نہیں بلکہ انسانوں کی طرح اللہ کے احکام اور اس کے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی اطاعت کی پابند اور قیامت کے روز انسانوں کی طرح اپنے افکار و اعمال کی جوابدہ بھی ہے!

جنات کا مادۂ تخلیق کیا ہے؟ کیا جنات پہلے پیدا ہوئے یا انسان؟ جنات کی مختلف نسلوں اور قوموں کا تعارف، جنات، شیطان اور ہمزاد کا فرق، جنات زیادہ تر کہاں رہتے ہیں؟ کیا جنات انسانوں پر مسلط ہو سکتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مقدس کے جنات کے مستند واقعات، ان صحابۂ کرام کے واقعات و قصص جو جنات کی ترغیب پر مسلمان ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات کی سرگرمیاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جنات کے دلچسپ، ایمان

افروز اور حیران کن واقعات، کیا جنات میں کوئی نبی مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کیا جنات کی انسانوں سے شادی عقلی طور پر ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو کیا شریعت اسلامیہ اسے جائز قرار دیتی ہے؟ ائمۂ دین میں سے کس کس نے اسے جائز، مکروہ یا حرام قرار دیا ہے؟ ان تمام موضوعات اور دیگر درجنوں سوالات پر ہم نے اس تحقیقی مقالے میں بھر پور معلومات جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیں۔ جن میں عربی زبان میں جنات کے درجنوں اشعار بھی شامل ہیں۔

اسی طرح جادو کی حقیقت، اس کی تاریخ، اس کی اثر آفرینی وتباہ کاری، قدیم وجدید اقوام ومذاہب کی جادو میں دلچسپی، مختلف اقوام کی جادو میں مہارت، جادو کی اقسام، علامات، علاج وغیرہ درجنوں موضوعات پر بھی بسط وتفصیل سے کلام کیا۔

لیکن یہ گفتگو اتنی مفصل اور طویل ہوگئی کہ ارشاد العاملین کا حجم اس کی وجہ سے بوجھل محسوس ہونے لگا۔

چنانچہ ہم نے ان تحقیقی وتاریخی موضاعات اور جنات وجادو کے عمومی طریقۂ علاج کو جنات وجادو/ حقیقت، تاریخ، علاج کے نام سے الگ شائع کر دیا اور ارشاد العاملین کو الگ سے شائع کر رہے ہیں۔

اس مقالہ میں سے چند نہایت ضروری مباحث کا خلاصہ ہم ارشاد العاملین میں بھی نقل کر رہے ہیں لیکن تفصیل سے ہم نے وہیں گفتگو کی ہے۔

البتہ علاج کے ضمن میں ہم نے وہاں صرف عمومی علاج پر اکتفاء کیا ہے جبکہ ارشاد العاملین میں ہم نے عاملین سے متعلقہ تمام طریقوں کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

جو حضرات ان علمی، تاریخی موضوعات میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کیلئے ہماری مذکورہ بالا کتاب (جو ارشاد العاملین ہی کے دو ابواب پر مشتمل ہے) گراں قدر علمی سرمایہ ہے۔ ایسا جامع ومفصل مواد آپ کو اردو کی کسی کتاب میں یکجا نہیں ملے گا۔ وَلِلّٰہِ الحمد۔

کیا جنات وجود رکھتے ہیں؟

جنات پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے ہمیں ان کا وجود ثابت کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ آجکل مغربی تعلیم وتہذیب سے آلودہ بعض عناصر سرے سے جنات کے وجود ہی سے انکاری ہیں۔

مغرب زدہ یہ ممی ڈیڈی طبقہ بڑے دھڑلے سے جنات کے وجود کا انکار کرتا ہے کیونکہ ان کے مغربی آقاؤں کے نظامِ تعلیم میں اسے تسلیم نہیں کیا جا رہا۔

حالانکہ دنیا کا ہر دین ودھرم، ہر تہذیب، ہر سماج اور ہر قوم ہر زمانے میں جنات کا وجود مانتی آئی ہے۔ اور آج بھی مان رہی ہے۔

آسمانی مذاہب میں سے مسلمان، عیسائی اور یہودی ہوں یا مشرکین میں سے قدیم زمانہ کے عرب اور ہندی اور عصرِ حاضر کی دو مشرک اقوام ہندو یا بدھ مت ہوں، ان میں سے ایک قوم بھی جنات کے وجود سے انکار نہیں کرتی۔ جس نصرانی اور یہودی تہذیب کی چکا چوند سے مرعوب ہو کر غلاموں کی یہ تیسری نسل آج پاکستان میں بیٹھ کر، مسلمانوں میں بیٹھ کر جنات کے وجود سے انکار کر رہی ہے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کی تمام مذہبی کتب جنات کے وجود کے اعتراف سے بھری پڑی ہیں۔

بلکہ عالمی یہودیت کا وہ بین الاقوامی سازشی جال جس میں پھانس کر وہ دنیا بھر کے ایسے غلاموں کو مختلف ممالک میں اپنے اہداف کی تکمیل کا کام لیتی ہے، اس جال کا نام ہی ایک ایسے طلسماتی تخیل پر رکھا گیا ہے۔

فری میسن تحریک جس میسن کے نام پر قائم کی گئی ہے وہ یہودی فکر واعتقاد کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور کا ایک ایسا محیر العقول شخص (حیرم آبیف) تھا جسے مکمل طور پر انسان کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی مکمل طور پر جن کہا جاسکتا ہے۔ بلکہ یہ ان دونوں کے درمیان ایک انسانی جن یا جناتی انسان تھا۔ اس نے یہودی روایات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اس فرشتے سے، جو کائنات کی تخلیق وتعمیر پر مامور فرشتہ

ہے، کائنات کی تعمیر کے راز حاصل کر لئے تھے۔یہودی افسانے کے مطابق اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سرکاری اہل کاروں کے ذریعے مروا ڈالا تھا۔اور اسی دوران اس کی ایک آنکھ بھی ضائع ہوگئی تھی۔یادرہے کہ یہ حیرم آبیف یہودی روایت کے مطابق ان نو(۹) ماسٹر میسنز کا سربراہ یعنی گرینڈ میسن یا گرینڈ آرکیٹیکٹ تھا جو عہد سلیمانی میں محیر العقول تعمیراتی کاموں پر مأمور تھے۔انہی میسنز کی نسبت سے اس تحریک کا نام فری میسنز رکھا گیا ہے اور اسی گرینڈ آرکیٹیکٹ کی نسبت سے اس تحریک کا کوڈ (G) رکھا گیا ہے۔

یہود کے خیال کے مطابق قربِ قیامت میں وہی گرینڈ آرکیٹیکٹ یا میسن دوبارہ زندہ ہوکر دنیا بھر میں یہودی راج قائم کرے گا۔اس کانے دجال کی بادشاہت کے انتظار میں یہودی نہ صرف صدیوں سے تڑپ رہے ہیں بلکہ اس کی آمد کا شدت سے انتظار کررہے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے بھی اس کانے دجال کی آمد سے اپنی امت کو آگاہ اور متنبہ فرمایا ہے۔مگر احادیث کے مطابق وہ زندہ اور موجود ہے۔جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھیں گے انسانیت کی آزمائش کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

یہود کے انتظار کی شدت اور بیقراری کا یہ حال ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب وہ بدبخت ظاہر ہوگا تو اصفہان (ایران) کے ساٹھ ہزار یہودی اس کی فوج میں بھرتی ہوجائیں گے۔انہوں نے سبز رنگ کے اونی طیلسان پہن رکھے ہونگے۔ ایک امریکی صحافی خاتون کا بیان ہے کہ اس نے اسرائیل کا دورہ کرتے وقت تل ابیب کے بیشتر خاندانوں میں دیکھا کہ وہ لوگ سبز رنگ کے اونی طیلسان تیار کررہے ہیں۔

خالق کیا کہتا ہے:۔

جو لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں، ان کے جواب کے لئے سب سے پہلے تو ہم اس ہستی کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے بر و بحر کی تمام مخلوقات کو

پیدا فرمایا ہے۔ اگر انہوں نے جنات کی تخلیق سے انکار فرمایا ہے تو ہمیں ان کا وجود ثابت کرنے پر کوئی اصرار نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر انہوں نے جنات کا ذکر نہ کیا ہوتب بھی ہم یہی سمجھ کر خاموش ہو بیٹھیں گے کہ ممکن ہے یہ کوئی مستقل مخلوق نہ ہو بلکہ جہالت اور وہم پرستی کے مارے گنوار انسانوں کی محض ذہنی اختراع ہو۔

لیکن اگر انہوں نے جنات کی تخلیق کا ذکر کیا ہے تو پھر ہمیں ان کا وجود ماننے سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ ہستی ہمارے ساتھ جھوٹ نہیں بول سکتی۔

قرآنِ حکیم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں مجموعی طور پر درجنوں بار جنات (اور شیاطین) کا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک مخلوق کا اتنی بار تو کجا محض ایک بار بھی ذکر کرنا اس کے وجود کو ماننے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم محض اس پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ آگے چل کر قرآن کی زبانی جنات کے وجود، ان کے تخلیقی مادے، ان کے باشعور ہونے، شرعی احکام کا مکلف ہونے اور حتی کہ آخرت کے دن انسانوں کے ساتھ ساتھ ثواب وعذاب اور جنت وجہنم کا مستحق ہونے کا بھی تذکرہ کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ انسانوں کے علاوہ وہ واحد مخلوق جو ایمان وکفر، اطاعت وانحراف اور نیکی وبدی پر آخرت کے روز باقاعدہ جوابدہ ہے، اس کے وجود سے انکار کیا جارہا ہے؟

جنات کا مادۂ تخلیق:۔

قرآنِ کریم نے انسانوں کی طرح قدم قدم پر جنات کی نہ صرف یہ کہ تخلیق کا ذکر کیا ہے بلکہ ان کے مادۂ تخلیق کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ الرحمن (آیت نمبر ۱۵) میں ارشاد ہے:

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا

سورۃ الحجر (آیت نمبر ۲۷) میں ارشاد ہے:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو لو کی آگ سے پیدا فرمایا۔

مادۂ تخلیقِ جنات کا ثبوت حدیث سے:۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

فرشتوں کو نور سے، جنات کو آگ سے اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتادی گئی ہے (صحیح مسلم شرح نووی: ۱۸/۱۲۳)۔

اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ نے فرشتوں، انسانوں اور جنات، تینوں مخلوقات کے مادۂ تخلیق کا الگ الگ ذکر فرما کر یہ بھی واضح فرمادیا کہ یہ تینوں الگ الگ اور زندہ مخلوقات ہیں۔

انسان اور جنات کا مادۂ تخلیق:۔

صرف حدیث شریف میں ہی نہیں بلکہ قرآنِ حکیم میں بھی کئی مقامات پر انسانی اور جناتی مادۂ تخلیق کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں انہی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے انسانی مادے کا واضح ذکر نہیں فرمایا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾

انسان کو پکی ٹھیکری جیسی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

(الرحمٰن: ۱۵، ۱۴)۔

دوسرے مقام پر شیطان کا اقرار دھراتے ہوئے ارشاد ہے:

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾

آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور اسے (آدم کو) مٹی سے پیدا فرمایا ہے (الاعراف:۱۲)۔

پہلے کون پیدا ہوا؟ انسان یا جنات؟

نہ صرف جنات کی تخلیق اور مادۂ تخلیق کے حوالے سے قرآنِ حکیم اور احادیث مبارکہ میں جنات کا ایک مستقل مخلوق کی حیثیت سے ذکر آتا ہے بلکہ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کی بھی صراحت ملتی ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے برسوں پہلے پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ

اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے جنات کو لو کی آگ سے پیدا کیا) (الحجر:۲۷۔۲۶)۔

جنات شکلیں بدل سکتے ہیں

یہاں ضمنی طور پر بات آئی ہے، اس لئے ممکن ہے کہ بعض قارئین کو ہماری وضاحت مکمل طور پر مطمئن نہ کر سکے۔ اس لئے ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنی وضاحت کی تصدیق کریں گے۔

جنات سانپ کی شکل میں:۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْهَوَامِّ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ

مدینہ منورہ میں کچھ جنات مسلمان ہوگئے ہیں۔ لہذا تم اگر گھر میں کوئی سانپ دیکھو تو اسے تین بار متنبہ (وارن) کرو اگر پھر بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ (مسلم شریف : کتاب السلام ،سنن ابی داود ۔کتاب الادب ، موطا امام مالك : کتاب الاستیذان)۔

جنات کتے کی شکل میں:۔

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے کالا کتا گذر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سرخ اور سفید کتے کے گذرنے سے تو نہیں ٹوٹتی پھر صرف کالے کا ایسا کون ساجرم ہے کہ اسی کے گذرنے سے نماز ٹوٹے ؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم : کتاب الصلوۃ ، سنن ابی داود : کتاب الصلوہ ، سنن الترمذی : کتاب الصید ، سنن نسائی : کتاب القبلة ، سنن ابن ماجة : کتاب الاقامة ، مسند احمد ۵/۱۴۹)۔

یعنی جنات میں سے شیاطین جنات کالے کتے کا روپ بھر کر نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گذرتے ہیں تاکہ اس کی نماز خراب ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

جنات انسانی روپ میں:۔

سیرت ، تفسیر اور حدیث شریف کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر شیطان ایک عرب سردار سراقة بن مالك کی شکل میں مشرکینِ مکہ کے ساتھ ساتھ بدر تک آیا اور مستقل طور پر نہ صرف ان کے مشوروں میں شریک رہا بلکہ ان کی مسلسل حوصلہ افزائی بھی کرتا رہا۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد ہے:۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ

اور یاد کرو جب شیطان نے ان (مشرکین مکہ) کے لئے ان کے (برے) اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کہا: آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور یہ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔(الانفال :۴۸)۔

لیکن جب بدر میں اہلِ ایمان کی نصرت کے لئے وعدۂ خداوندی کے مطابق آسمانوں سے فرشتوں کی صفیں اترنا شروع ہوئیں تو اس کا کس بل نکل گیا اور کفارِ مکہ کو بیچ منجدھار کے چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ارشاد ہے:۔

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ

جب دونوں فوجیں آمنے سامنے صف آراء ہوئیں تو وہ (شیطان) الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے اور میں اللہ سے ڈر رہا ہوں۔(الانفال :۴۸)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز ابلیس سراقہ بن مالک بن جعشم کے روپ میں بنی مدلج کے لوگوں کی شکل میں اپنی سپاہ ساتھ لے کر اپنا الگ جھنڈا اٹھا کر آیا۔اور مشرکین سے کہا کہ یہ مسلمان آج تم پر فتح مند نہیں ہوسکتے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں ۔جس وقت وہ مشرکین کو یہ کہہ کر دلاسہ دے رہا تھا،حضرت جبریل امین اس کی طرف متوجہ ہوئے ۔جب شیطان کی ان پر نظر پڑی ،اور اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا،تو اس نے اس سے فوراً ہاتھ چھڑایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔اس کے بھاگتے ہی اس کی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

جب شیطان اس سے ہاتھ چھڑا کر پیٹھ دے کے بھاگا تو اس نے آواز دی کہ سراقہ! تم تو ہمارے مددگار ہو؟ (پھر بھاگ کیوں رہے ہو؟) اس نے جواب دیا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں (یعنی جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کی فوج) وہ تمہیں نظر نہیں آرہا۔ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے! (تفسیر ابن جریر ، درمنثور ، دلائل النبوّۃ للبیھقی :۳/۷۸)۔

شیطان نجدی بڈھے کے روپ میں:۔

حبر الامت، سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن صنادیدِ قریش دار الندوۃ (جو اس زمانے میں مشرکینِ مکہ کا اسلام کے خلاف ایک مقامی سطح کا اقوامِ متحدہ جیسا سازشی ادارہ تھا) میں جمع ہوئے تو شیطان ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں وہاں آ گیا۔ سردارانِ قریش نے (اپنے درمیان ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھا تو) پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں علاقۂ نجد کا ایک بزرگ ہوں۔تم جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، اُسے میں نے بھی سنا ہے۔اس لئے میں آیا ہوں۔تمہیں میری طرف سے اچھی رائے اور خیر خواہی حاصل ہوگی۔کفارِ مکہ نے کہا ٹھیک ہے! تم بھی ہمارے مشورہ میں شریک ہو جاؤ۔

شیطان نے ان سے کہا کہ اس شخص (یعنی حضور اقدس ﷺ) کے بارے میں اچھی طرح غور کرلو۔خدا کی قسم وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ یہ تم پر غالب آ جائے گا۔

ایک سردار نے مشورہ دیا کہ حضور انور ﷺ کو رسیوں سے باندھ کر تکالیف دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ بھی تو انہی شعراء کی طرح ایک شاعر ہے۔ (اسے بھی ان شعراء والے حشر کا مزہ چکھاؤ)۔

اللہ کے دشمن نجدی شیخ (شیطان) نے کہا واللہ! یہ تو کوئی معتبر رائے نہیں ہے۔تم نے باندھا اور بات اس کے صحابہؓ تک پہنچی تو وہ اسے قید خانے سے چھڑوا کر آزاد بھی کردیں گے اور تمہارے مقابلے اور مزاحمت کے لئے میدان میں بھی اتر آئیں گے۔ ایسے میں تو میں اس بات کی بھی تمہیں گارنٹی نہیں دے سکتا کہ ہوسکتا ہے الٹا وہ تمہیں ہی اس علاقے سے باہر نکال دیں۔

ایک دوسرا سردار بولا کہ پھر اسے علاقہ بدر کر کے سکون کا سانس لو۔وہ یہاں نہیں ہوگا تو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور (نعوذ باللہ) اس کا شر دوسرے لوگوں تک محدود ہوگا جو اس کے سامنے ہوں گے۔

(نجدی بڈھا) ابلیس بولا یہ بھی کوئی معقول رائے نہیں ہے، تم نے اس (حضورﷺ) کی گفتگو کی مٹھاس اور کلام کی فصاحت وبلاغت پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ یہاں سے چلا گیا اور اس نے دوسرے شہروں میں جا کر لوگوں کو دعوت دی تو لوگ جوق در جوق اس کے حلقۂ اثر میں آ جائیں گے حتی کہ ایک دن وہ ان عربوں کو ساتھ لیکر تم پر چڑھائی کر دے گا اور تمہیں قتل بھی کر ڈالے گا اور علاقہ بدر بھی کر دے گا۔

اس بات کی تمام سرداروں نے بھی توثیق کی کہ نجدی بزرگ صحیح کہہ رہا ہے۔ کسی اور تجویز پر غور کیا جائے۔

یہاں مشرکینِ عالم کا سردار، ہزار فرعونوں کا ایک فرعون، ہزار شیطانوں کا ایک شیطان اور ابلیس کا گرو ابوجھل ابن ھشام بولا کہ میں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ ذرا اس پر بھی غور کر لو۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر کوئی رائے تمہارے سامنے نہیں آئے گی۔

سردارانِ مکہ نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟

بولا: ہم ہر قبیلے سے ایک جوان جنگجو کا انتخاب کر کے سب کو ایک ایک تلوار تھما دیتے ہیں۔ اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ (حضرت) محمدﷺ پر یکبارگی اس طرح حملہ کریں کہ سب کی تلواریں ایک ہی وقت میں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔

چونکہ تمام قبائل اس قتل میں یکساں شریک ہوں گے، اس لئے محمدﷺ کے خاندان والوں اور پیروکاروں کے۔ یے حجاز کے تمام قبائل سے بدلہ لینا ممکن نہ ہوگا اور معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی میدان میں آیا بھی تو تمام قبائل کی قوت کے آگے اسے بکھرنا اور ختم ہی ہونا ہوگا۔

شیطان نے یہ رائے سنی تو بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ ہے ایک کارآمد و معقول رائے اور میری بھی یہی رائے تھی! (ابن اسحق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم، دلائل النبوۃ للبیھقی بحوالہ لقط المرجان للسیوطی)۔

جنات کے مختلف نام اور اقسام

انسانوں کی طرح جنات کی بھی کئی اقوام یا اقسام ہیں۔ چونکہ جنات کی آبادی

انسانوں سے زیادہ ہے اس لئے ان میں اقوام واقسام بھی زیادہ ہیں اور ہر قوم یا قسم لاکھوں کروڑوں افراد پر مشتمل ہے۔ان اقوام یا مخصوص صفات کے حامل جنات کو عربی میں بھی اور دیگر زبانوں میں بھی مختلف ناموں سے پکارا جا تا ہے۔ضروری نہیں کہ ہر نوع کا نام عربی زبان میں ملے تو ہی اسے مانا جائے۔

شیطان: عربی زبان میں عام طور پر دھوکہ باز اور مکار وچالاک قسم کے جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے جوانسانوں کو مختلف حیلوں طریقوں سے دھوکہ دے کرکسی نقصان کا شکار کرتے ہیں۔اسی وجہ سے کوئی آدمی اگر حد سے زیادہ چالاک ہوتو اسے عربی میں شیطان کہہ دیتے ہیں۔اس کا استعمال قدیم وجدید عربی میں بہت شائع وذائع ہے۔

غُول: صحراؤں اور جنگلوں میں بھیس اور شکلیں بدل بدل کرانسانون کوتنگ اور ہراساں کرنے والے جنات کوغول کہتے ہیں۔اس کی جمع غِیْلَان ہے۔

عَبقرِی: حجاز کی سرزمین میں ایک جنگل کا نام عبقر تھا۔جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں جنات کا راج ہے اور جنات کے قصے کہانیاں اس جنگل کے حوالے سے اتنے مشہور تھے کہ لوگ اس کی طرف رخ نہیں کرتے تھے۔چونکہ عبقر میں جنات کے علاوہ کوئی نہیں بستا تھا، اس لئے اہل عرب نے جنات کے لئے عَبْقَرِیٌّ کا لفظ بھی استعمال کرنا شروع کردیا جس کے لفظی معنی ''عبقر کا رہنے والا'' بنتے ہیں۔جیسے مکی سے مراد مکہ کا رہنے والا اور مدنی کا مفہوم مدینۂ منورہ کا رہنے والا بنتے ہیں۔ عبقری سے مراد عبقر کا رہنے والا ہیں اور عبقر میں سوائے جنات کے کوئی نہیں رہتا اس لئے لا محالہ اس سے مراد جنات ٹھہرے۔جب یہ لفظ (عبقری) جنات کے ہم معنی ہوگیا اور ہماری طرح اہل عرب بھی جنات کی صلاحیتوں کو انسانی صلاحیتوں سے بہت آگے مانتے ہیں تو مجازی طور پر اہل عرب نے بلا کے ذہین اور غضب کے عقلمند آدمی کو عبقری کہنا شروع کردیا۔

عفریت: جنات کی جس نسل کو ہندی اور اردو میں دیو کہتے ہیں، عربی میں اسے عفریت کہتے ہیں۔

سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن ایک ایسے عفریت کا تذکرہ آتا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پارلیمان کا باقاعدہ ممبر تھا:

قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ ......

عربی کی طرح مختلف زبانوں میں جنات کی مختلف نسلوں کے بھی مختلف نام رکھے جاتے ہیں اور بعض دفعہ مختلف صفات کے حوالے سے بھی نام رکھے جاتے ہیں۔ یہاں ہم جنات کی چند ایسی اقسام وانواع یا اقوام وصفات کا تذکرہ کریں گے جن سے ہمیں آج کل پالا پڑتا ہے اور چونکہ ہماری تصنیف پاکستان کے ماحول میں لکھی بھی جارہی ہے اور پڑھی بھی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ اس کی وسعت ہندوستان تک مانی جاسکتی ہے۔ لہذا ہم ان ناموں سے آپ کو متعارف کراتے ہیں جو ہندوپاکستان میں عام طور پر بولے جاتے ہیں۔

عربی میں بعض اضافتی نام :۔

عربی زبان میں جنات کیلئے بعض ایسے صفاتی اور اضافتی نام بھی استعمال کئے جاتے ہیں جو درحقیقت جنات کے نام نہیں بلکہ ان کے کسی خاص فعل کی نسبت سے بولے جاتے ہیں۔ یہ وہ نام ہیں جنہیں ہم انسانوں کے لئے بھی روزمرہ کی عربی میں اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح بعض مقامات پر انہیں جنات کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ان ناموں کو جنات کی اقسام یا عربی میں ان کے مستعمل ناموں کے عنوان میں ذکر نہیں کیا۔ وہ چند نام یہ ہیں:۔

(۱) **عَامِر** : گھروں میں رہنے والے جنات کو عربی میں عامِر کہا جاتا ہے۔ جبکہ گھر میں رہنے والے آدمی کو بھی عَامِر ہی کہا جاتا ہے۔

(۲) **زَائر**: کبھی کبھی کسی گھر میں آنے والے جنات کو زائر کہتے ہیں۔ لیکن ملحوظ رہے کہ آپ کی ملاقات کیلئے کوئی عزیز یا دوست آئے تو اسے بھی عربی میں زائر ہی کہتے ہیں۔

(۳) **سَائِح**: گھومنے پھرنے والے وہ جنات، جن کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو، انہیں

سائح کہتے ہیں۔ جبکہ سیاحت کا لفظ عربی کے بعد اردو میں بھی مستعمل ہے بلکہ اس نام پر تو مستقل وزارت بھی قائم ہے۔ سیاحت کرنے والے کو عربی میں سائح بھی کہتے ہیں اور سَیَّاح بھی کہتے ہیں۔ اردو میں صرف سیاح مستعمل ہے۔

(۴) **طَارِق**: رات کو آنے والے جنات کو عربی میں طارق کہتے ہیں۔ لیکن یہ خصوصیت جنات ہی کی نہیں بلکہ رات کو آنے والے ہر انسان کو بھی طارق ہی کہا جاتا ہے۔

چونکہ یہ چاروں نام افعال کی نسبت سے ہیں اور جنات کے ساتھ مختص نہیں بلکہ انسانوں اور جنات میں مشترک ہیں۔ اس لئے ہم نے انہیں عربی کے جناتی اسماء کی فہرست کی بجائے الگ اور صفات کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔

آسیب: جن کو فارسی میں آسیب بھی کہتے ہیں اور دیو بھی۔ دیو اصل میں فارسی کا لفظ ہے جو ہندی میں بھی مستعمل ہے۔ فارسی کا مقولہ ہے کہ ”خانۂ خالی را دیواں بگیرند“۔ (گھر خالی ہو تو اس پر جنات قبضہ جما لیتے ہیں)۔ جب صحابۂ کرام نے پیدل چلتے ہوئے دریا عبور کیا اور اہل فارس پر شکاریوں کی طرح یلغار کی تو ایرانی مجوسی ” دیواں آمدند، دیواں آمدند “ (جنات آگئے، جنات آگئے) کا شور مچاتے بھاگ اٹھے تھے۔

اسی طرح آسیب بھی فارسی کا لفظ ہے اور جنات پر بولا جاتا ہے۔ یہ جنات کی الگ قسم نہیں بلکہ جنات کا فارسی نام ہے۔

سر کٹا: بعض دفعہ مریضوں کو ایک انسان نما مخلوق خواب میں پریشان کرتی ہے اور کبھی کبھار تو جاگتے ہوئے بھی دکھائی دیتی ہے۔ دیکھنے میں یہ پورا انسان ہوتا ہے، لیکن اس کے دھڑ پر سر نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ سر کٹی لاش کو دیکھ کر بڑے سے بڑے دل گردے والا بھی ایک دفعہ تو کانپ اٹھتا ہے۔ یہ جنات کا ایک طبقہ ہے جو انسانوں کو ڈرانے کے لئے اس بھیس میں سامنے آتا ہے۔ جب آدمی سر کٹی لاش کو نہ صرف یہ کہ دیکھتا ہے، بلکہ اسے چلتے پھرتے یا اپنی طرف بڑھتے لپکتے دیکھتا ہے تو خوف سے اس کی گھگی بندھ جاتی ہے اور

بڑے بڑے سورماؤں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ یہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔

شھید : بعض عاملین اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے یا ضعفِ عقیدہ کی وجہ سے ان سرکشوں کو شہید قرار دیتے ہیں۔ یہ بالکل واھیات اور بے اصل بات ہے۔ شہداء تو انبیاء کے بعد جنت کے سب سے اونچے طبقے کے لوگ ہیں۔ شہداء تو اہل ایمان کا وہ واحد طبقہ ہے جن کے جنت میں پہنچ جانے اور اللہ پاک کی لازوال اور ان گنت نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے کا ہی ذکر قرآن میں نہیں آتا بلکہ ان کے زندہ ہونے کا دو الگ الگ مقامات پر ذکر کیا گیا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۙ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہوتے ہیں انہیں کبھی مردہ مت سمجھنا۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں ان کے رب کے یہاں انہیں رزق عطاء کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو کرم نوازی و عنایت فرمائی ہے وہ اس پر نازاں و فرحاں ہیں اور جو لوگ پیچھے سے ابھی ان تک (جنت میں) نہیں پہنچے، انہیں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ پریشانی!

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ شہداء کی ارواحِ مقدسہ کو اللہ تعالیٰ سبز رنگ کے خوبصورت پرندوں میں منتقل کر کے جنت کے ہر طرح کے باغوں میں آزادانہ گھومنے پھرنے اور ہر طرح کے پھلوں اور عنایاتِ الٰہی سے فیض یاب ہونے کے لئے آزادانہ موقعہ دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۝

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) قتل ہوتے ہیں انہیں مردہ

مت کہو۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بھی خصوصی پروٹوکول دیا ہو، انبیاء کے بعد جن کا جنت میں سب سے اونچا مقام ہو، جنہیں پوری انسانی آبادی سے ہٹ کر یہ اعزاز دیا گیا ہو کہ اللہ کے راستے میں قتل ہوتے وقت ایک بار روح قبض ہوتے ہی، دوسری، نئی اور اعلیٰ ترین زندگی عطاء ہو جاتی ہو، انہیں کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ سکھر اور حیدر آباد میں، گجرات اور لاہور میں، نوشہرہ اور پشاور میں، دہلی اور امرتسر میں، ڈھاکہ اور چٹا گانگ میں لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتے پھریں اور ناحق لوگوں کو ستاتے پھریں؟!

شہادت جیسا اعلیٰ رتبہ اللہ تعالیٰ گھٹیا اور اذیت پسند لوگوں کو نہیں دیتے، نہ ہی اس عظیم رتبے کے مل جانے کے بعد شہداء سے یہ توقع کرنا جائز ہے کہ جنت کا اتنا اعلیٰ مقام پانے کے بعد وہ اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی بجائے ہماری گلیوں کی خاک چھانتے پھریں گے۔

یہ سر کٹے تو جنات کی ایک گھٹیا نسل کے لوگ ہیں جو خواہ مخواہ انسانوں کو ہراساں اور خوفزدہ کر کے مزہ لیتے اور انجوائے کرتے ہیں۔ سر کے بغیر پورا جسم ظاہر کرنے سے وہ صرف خوفزدگی کا ایک ماحول پیدا کرتے ہیں۔ جاہل عاملین سرکٹوں کی پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں جمعرات کی جمعرات ان شہداء کے نام کا چراغ جلانے اور نیاز دینے کا جو مشورہ دیتے ہیں بالکل غلط اور فضول حرکت ہی نہیں بلکہ مؤمنین کا عقیدہ کمزور اور خراب کرنے کی حماقت بھی ہے۔

بونے: جنات کی ایک نسل بہت چھوٹے قد کی ہوتی ہے۔ چھوٹے قد والوں کو اردو میں بونے کہا جاتا ہے۔ بونے جنات صرف چھوٹے قد میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ان سے مریض کی جان چھڑانا عام جنات کی بہ نسبت مشکل ہو جاتا ہے۔ جلدی سے قابو میں نہیں آتے، لیکن ان سے جان چھڑانے کے عملیات بھی وہی ہیں جو اس کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

گندیلے: جنات کی ایک نسل کو گندیلا کہتے ہیں۔ بار بار کے تجربات میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ان کی (۹۹) فیصد آبادی ہندوعقائد کی حامل ہے اور نوے فیصد سے زیادہ لوگ عامل ہوتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ ان میں سے کوئی آسیب جب مریض کے قریب آتا ہے تو ان کے وجود سے غلاظت وگندگی کی اتنی گندی بدبو آتی ہے کہ آدمی کو قے آنا شروع ہوجاتی ہے۔ اور جن مریضوں کو اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے جنات نظر آنے لگ جاتے ہیں (جنات کا نظر آنا خوبی اور کمال نہیں، بلکہ بیماری اور کمزوری ہے) وہ بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں کہ ان گندیلوں کے پورے جسم پر بندروں کی طرح بھورے رنگ کے بال ہوتے ہیں۔

جنات کی یہ نسل بھی نہایت ڈھیٹ اور اڑیل واقع ہوئی ہے۔ ان سے جان چھڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کا مکمل خاتمہ کردیا جائے۔ جتنے گندیلے کسی پر مسلط ہیں، سب کو جلا دیا جائے۔ ان کے وعدے وعید پر کبھی اعتبار نہ کیا جائے۔ ہم نے آج تک ان کو وعدہ پر پورا اترتے نہیں دیکھا۔

پری: جنات کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ نہایت خوبصورت شکل میں سامنے آتی ہے عام طور پر عورت کی شکل میں آتی ہے اور اس کے بدن پر پرندوں کی طرح پر بھی نظر آتے ہیں۔ جس شخص پر یہ مسلط ہو دیگر تکالیف کے علاوہ اس کے جوڑ اتنی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس کا چلنا پھرنا محال ہوجاتا ہے۔ ان کے مساکن زیادہ تر خوبصورت اور گھنے جنگلات ہوتے ہیں جن میں درخت بھی گھنے ہوں، پہاڑ بھی سبزہ پوش ہوں اور پانی کے جھرنے بھی جہاں کثرت سے پائے جاتے ہوں۔

دیو: پہلے ہم بتلا آئے ہیں کہ جنات کی نہایت مضبوط اور قوی ہیکل نسل کو عربی میں عفریت اور ہندی واردو میں دیو (بروزن سیب) کہتے ہیں۔ فارسی میں عمومی سطح پر ہر جن کو دیو کہہ دیتے ہیں۔ یہ اگر کسی پر مسلط ہوں تو عام جنات کے مقابلے میں نقصان بھی زیادہ پہنچاتے ہیں اور جان بھی مشکل سے چھوڑتے ہیں۔

چڑیل: جنات کی ایک خطرناک ترین قسم ہے۔ عام طور پر عورت کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔اور دو بالکل متضاد شکلوں میں ! یا تو نہایت حسین و جمیل کہ ہاتھ لگانے سے میلی ہوجائے گی ۔ یا انتہائی مکروہ اور بدشکل، دانت باہر کو نکلے ہوئے، بال جھاڑیوں کی طرح الجھے ہوئے، لمبے لمبے ناخن، سرخ شعلہ بار آنکھیں، غرضیکہ دیکھتے ہی انسان کی چیخیں نکل جائیں ۔ چڑیل خوبصورت دکھائی دے یا بدصورت، اس کی ایک علامت مشترک ہے کہ اس کے پاؤں الٹے ہوتے ہیں ۔ اس لئے اسے عوام کی زبان میں ''پچھل پیری'' بھی کہاجاتا ہے۔ یہ عام طور پر ویرانوں یا گھنے مگر پرانے درختوں کے نیچے زیادہ پائی جاتی ہے۔ سردیوں میں آدھی رات کے وقت اور گرمیوں میں آدھے دن کے وقت لوگوں کو پریشان کرتی ہے۔ عام طور پر جس کے پیچھے پڑ جائے، اگر فوری علاج نہ ہوتو، اس کی جان لے کر ہی چھوڑتی ہے ۔اور چڑیل جب کسی کی جان لیتی ہے تو اس کی کمر یا سینے پر موت کے بعد عام طور پر ایک پنجے کانشان بھی دیکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ نشان دونوں طرف نمایاں نظر آتا ہے۔

بھوت پریت: یہ دونوں ہندی کے الفاظ ہیں ۔ ہندو مذہب میں چونکہ مرنے والے کی روح (آتما) بھٹکتی رہتی ہے بلکہ وہ نئے جسم کو اوڑھ کر دوسرا تیسرا جنم بھی لیتی ہے۔ ان کے خیال میں ایک روح سات بار جنم لیتی ہے۔ اس لئے ان کے روزمروں اور محاوروں میں سات جنم کا بکثرت ذکر ملتا ہے۔ سات جنم تک ساتھ نبھانے کا وعدہ بھی ان کے اسی ''آواگون'' کے عقیدے کا مظہر ہے۔ ہندی میں بھوت یا پریت مرنے والے کی بدروح (آتما) کو کہا جاتا ہے ۔ فلاں کا بھوت اس کے گھر میں دیکھا جارہا ہے۔ اس گھر میں بھوت پریت کا سایہ ہے۔

برصغیر میں جادو کی جو اقسام پائی جاتی ہیں، ان میں سے بعض اقسام میں ان بھوت پریت کو مطلوبہ شخص پر مسلط کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ مردہ ہندو کو جب جلاتے ہیں تو کسی مردے کی مڑھی کی راکھ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور اس راکھ کو مختلف عملیات کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے اس مریض کو اپنے گردو پیش میں اور بعض دفعہ اپنے وجود میں ایسی حرکات محسوس ہوتی ہیں جیسی حرکات جنات کے پائے

جانے کی صورت میں محسوس ہوا کرتی ہیں۔ اس کو ہمارے یہاں مسان کہا جاتا ہے (جس کا آگے کئی جگہ ذکر آئے گا) بعض دفعہ اس بھوت پریت یا مسان کے مسلط ہونے کی وجہ سے مریض اور مسحور میں وہ علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں جو اس شخص میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں جس کی مڑھی کی راکھ عمل کے ذریعے اس مریض کو کھلائی گئی ہے۔

مثلاً کسی ایسے ہندو کی مڑھی کی راکھ جو بہت زیادہ سگریٹ پیتا تھا کسی غیر شادی شدہ شریف لڑکی کو کھلائی گئی ہے تو دن رات میں کئی بار اس لڑکی کے منہ سے سگریٹ کی بدبو آنا شروع ہو جائے گی جس نے زندگی میں سگریٹ کو چھوا بھی نہیں ہے۔ یا راکھ والا مردہ دمہ کے مرض میں بالفرض اگر مبتلا تھا تو جسے راکھ کھلائی گئی ہے اسپر بھی دمے کے دورے پڑیں گے۔ لیکن جب اسے ہسپتال اور لیبارٹری لے جائیں گے تو اس کے تمام ٹیسٹ کلیئر آئیں گے۔

یہ تو ان دو ناموں کی اصل حقیقت اور ہندی میں ان کی وضاحت تھی۔ لیکن جنات کی اقسام کے ذیل میں ان کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ہمارے ہاں ان دونوں ناموں کو ہندوؤں کی بدروح پر نہیں بلکہ جنات کی بگڑی ہوئی اور ایسی شیطان صفت قسم پر بولا جاتا ہے جو عام نارمل قد سے چھوٹے ہوتے ہیں (بونوں سے ذرا بڑے) اور راہ چلتے لوگوں کو یا لوگوں کے گھروں میں آکر انہیں پریشان کرتے ہیں۔ ہندی اور اردو میں بھوت کی تصغیر کرتے ہوئے چھوٹے بھوت کو " بھتنا " بھی کہتے ہیں۔ ہم لوگ بھوت پریت کو شیاطین الجن کی اس قسم کے حوالے سے ہی جانتے ہیں اور ہمارے ہاں ان دونوں الفاظ سے جنات کی یہ خاص قسم ہی مراد ہوتی ہے۔

یہاں تک ہم نے قرآن وحدیث اور واقعاتی شواہد کی روشنی میں جنات کے مستقل مخلوق کے طور پر موجود ہونے پر قرآن وسنت کے دلائل قائم کئے اور ان کے مادۂ تخلیق کے بارے میں کتاب وسنت کی نصوص کا ذکر کیا ہے۔ آگے آنے والے دلائل بھی ان کے مخلوق اور موجود ہونے ہی کے دلائل ہیں۔ لیکن چونکہ ان آیات، احادیث

اورآثار وقصص میں وجود اور تخلیق سے بڑھ کر ان کے باشعور ہونے، مکلف ہونے، قیامت کے روز جوابدہ ہونے کی صراحت بھی ملتی ہے اس لئے انہیں ہم مختلف عنوانات کے ذیل میں ذکر کریں گے، جن سے مزید واضح ہوجائے گا کہ جنات ایک مخلوق ہی نہیں بلکہ باشعور، صاحبِ ارادہ، احکامِ شرعی کی مکلف اور اچھے یا برے اعمال پر قیامت کے روز جزاوسزا پانے والی انسان کے ہم پلہ مخلوق ہے۔

گلدستۂ دلہن

تالیف **علامہ ارشد حسن ثاقب**

مسلمان دلہن کیلئے ایک نہایت خوبصورت اور کارآمد تحفہ جو آپ اسے شادی کے موقعہ پر گفٹ کر سکتے ہیں:۔

☆ ایک مسلمان بیٹی کو کیسا ہونا چاہیے؟
☆ ایک مسلمان بہن میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟ ☆ ایک مسلمان بہو کیسی ہونی چاہیے؟ ☆ ایک مسلمان بیوی میں کیا خوبیاں مطلوب ہیں؟ ☆ خاوند کا دل جیتنے کے گر کیا ہیں ☆ ایک اچھی اور مسلمان ماں کون ہوتی ہے؟ ☆ ایک مثالی مسلمان ساس کو کیسا ہونا چاہیے؟ ☆ ایک مسلم خاتون میں کیا خوبیاں ہونا ضروری ہے؟
☆ شادی کا انتخاب کیسے کرنا چاہیے؟ ☆ رشتے کی اساس پیسہ یا کردار؟
☆ جہیز کی لعنت ☆ شادی پر لاکھوں کا خرچہ اور مہر بتیس روپے ساٹھ پیسے؟
☆ شادی بیاہ میں فضول خرچی اور غلط رسمیں ☆ شادی سستی اور سادی کریں۔

اور ان کے علاوہ درجنوں دوسرے متحرک مسائل پر اس کتاب میں نہایت خوبصورت اور شستہ انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ سینکڑوں احادیث، درجنوں آیات، بیسیوں مسنون اذکار اور دعاؤں کے علاوہ دسیوں واقعات وقصص نے اس کتاب کا حسن مزید نکھار دیا ہے۔ اسلوبِ نگارش اتنا دلچسپ اور طرزِ تحریر اسقدر جاذب کہ کتاب شروع کر دیں تو ختم ہونے سے پہلے اٹھنے کا نام نہ لیں۔

باب (۱۱)

حضوراقدس ﷺ انسانوں اور جنات دونوں کے نبی ہیں

اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انسانوں اور تمام جنات کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں ۔ ہر انسان اور ہر جن پر آپ کی اطاعت یکساں واجب ہے ۔کسی انسان یا کسی جن کی آخرت میں نجات حضور ﷺ کی اتباع اور آپ کے لائے ہوئے دین کی مکمل پاسداری واطاعت کے بغیر ممکن نہیں ۔

گذشتہ اوراق میں آپ سورۃ الاحقاف اور سورۃ الجن کی بعض آیات کے حوالے سے جنات کے ایمان لانے کے واقعات پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ہم اسی سلسلہ میں سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی روایت نقل کرتے ہیں:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ :اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظ،وَقَدْحِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ۔فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: مَالَكُمْ ؟قَالُوْا: حِيْلَ بَيْنَنَاوَبَيْنَ خَبَرِالسَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَاالشُّهُبُ۔قَالُوْا: مَاحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ اِلَّاشَيْءٌ حَدَثَ۔فَاضْرِبُوْامَشَارِقَ

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ۔فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظَ وَهُوَیُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔فَلَمَّاسَمِعُوْا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْالَهٗ فَقَالُوْا: هٰذَاوَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْااِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: یَاقَوْمَنَا اِنَّاسَمِعْنَاقُرْاٰنًاعَجَبًایَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّابِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَااَحَدًا۔فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌمِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب شیطانوں کو آسمان سے خبریں چرانے سے روک دیا گیا تھا۔ اور (آسمانوں کی طرف جانے پر) ان پر شہابِ ثاقب برسائے جاتے تھے۔ چنانچہ یہ شیاطین اپنے لوگوں کے پاس آئے۔ انہوں نے پوچھا آپ لوگوں کو کیا پریشانی ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ ہمیں آسمانی خبریں چرانے سے روک دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شہابِ ثاقب برسائے جاتے ہیں۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا پھر ضرور کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگائی گئی ہے اور اب تمہارے لئے آسمان سے خبریں چرانا محال ہوگیا ہے۔ لہٰذا تم لوگ مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ وہ کونسا نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر آسمانی خبریں چرانے پر پابندی لگی ہے؟ چنانچہ (شیاطین کے گروہ مختلف اطراف میں تحقیق احوال کے لئے پھیل گئے اور) ان میں سے جو لوگ تہامہ کی طرف نکلے تھے، انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو مقامِ نخلہ میں دیکھا کہ آپ عکاظ جاتے ہوئے وہاں پڑاؤ فرمائے ہوئے ہیں اور اپنے صحابۂ کرامؓ کو نمازِ فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ جب

انہوں قرآنِ کریم سنا تو رک گئے اور اسے غور سے سننے لگے۔جب سن چکے تو بولے خدا کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ جب وہ واپس اپنی قوم میں گئے تو کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجئے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا تو کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے جنات کے مکالمہ سے مطلع فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب الاذان، کتاب التفسیر، صحیح مسلم: کتاب الصلوۃ، سنن ترمذی: کتاب التفسیر)۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں جنات کی آمد کا تذکرہ تو ہے مگر ان کی آنحضرت ﷺ سے ملاقات یا گفتگو نہیں ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جنات کو آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں آپ ﷺ سے قرآنِ حکیم کی تلاوت سن کر پتہ چلا ہے۔ اور یہ جماعتِ جنات انتہائی خوش نصیب تھی کہ قرآن سنتے ہی اس پر، اللہ پر اور اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئی۔ اور اپنے شرکیہ عقائد سے تائب ہو کر توحیدِ خالص کو اس نے نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ اپنی قوم کو بھی اس کی دعوت دینا شروع کر دی۔

اس واقعہ کے بعد جنات نے مختلف مواقع پر وفود کی صورت میں آنحضرت ﷺ سے خصوصی ملاقاتیں اور نشستیں بھی کیں۔ یہاں ہم ان میں سے اکا دکا روایات ذکر کر کے موضوع کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔

حضور ﷺ سے ایک جناتی وفد کی ملاقات:۔

ایک جناتی وفد کی خصوصی ملاقات کا احوال اس کے عینی شاہد سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرمارہے ہیں:۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ! كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا: اُسْتُطِيْرَ اَوِاغْتِيْلَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ۔فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَاهُوَ جَاءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَاءَ۔قَالَ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ ۔فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ۔قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَافَاَرَانَااٰثَارَ هُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ۔ وَسَأَلُوْهُ عَنِ الزَّادِ فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَمَايَكُوْنُ لَحْمًاوَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِّدَوَابِّكُمْ ۔فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَافَاِنَّهُمَاطَعَامُ اِخْوَانِكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، ایک رات ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اچانک ہم نے انہیں اپنے اندر نہ پایا۔ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں ہر جگہ تلاش کیا مگر بے سود۔ہم سمجھے کہ شاید آپ کو اغواء کرلیا گیا ہے یا (معاذاللہ) آپ کو شہید کردیا گیا ہے۔ وہ رات ہم نے انتہائی بدترین حالت میں گذاری جتنی بری رات کسی پر آسکتی ہے۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غار حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں۔ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! رات آپ ﷺ کو اپنے اندر نہ پاکر ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو کہیں نہ پایا یہ رات تو ہم پر ایک بدترین رات تھی جو کسی پر آسکتی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ مجھے بلانے آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔میں نے ان لوگوں کو قرآن پڑھ کرسنایا۔حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں حضور انور ﷺ ساتھ لے

گئے اور جنات کے اور ان کے آگ جلانے کی جگہ کے نشانات آپ ﷺ نے ہمیں دکھلائے ۔ اس رات جنات نے آپ ﷺ سے اپنی خوراک سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر اس جانور کی ہڈی جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو تمہاری خوراک ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی گوشت سے پر ہو جائے گی اور مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں چیزوں سے تم (انسان) لوگ استنجاء نہ کیا کرو ۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں تمہارے بھائیوں (جنات) کی خوراک ہیں۔

(صحیح مسلم شرح امام نووی:۴/۱۷۰)۔

وفدِ نَصِیْبِیْن کی آنحضور ﷺ سے ملاقات :۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ ایک شام کی بات ہے ۔ اھلِ صفہ میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی صحابی کھانا کھلانے اپنے ساتھ لے گئے ۔ مگر میں رہ گیا ، مجھے کسی نے نہ بلایا ۔ میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے ۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی ۔ آپ نے وہ میرے سینے پر ماری اور فرمایا میرے ساتھ چلو۔ آنحضور ﷺ چل پڑے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم بقیع غرقد (جسے عقیدت سے ہم جنت البقیع کہتے ہیں) پہنچ گئے ۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے چھڑی سے ایک لکیر کھینچی اور مجھ سے فرمایا اس (دائرہ) میں بیٹھ جاؤ ۔ اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں ، یہیں رہنا ۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے ۔ اور میں آپ کو کھجوروں کی اوٹ سے دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور اس کے بعد میں آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا۔ آپ ﷺ کی یہ آواز میں سن رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنی چھڑی بھی کھٹکھٹا رہے تھے اور یہ بھی فرما رہے تھے کہ بیٹھ جاؤ! حتی کہ صبح طلوع ہونے لگی ۔ پھر غبار بلند ہوا اور وہ لوگ چلے گئے اور آپ ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس دائرے سے میرے حصار کھینچنے کے بعد باہر نکل آتے تو ان جنات میں سے کوئی جن تمہیں اچک لے جاتا۔ پھر مجھ سے پوچھا

کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ فام لوگ سفید غبار آلود کپڑوں میں دیکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا۔ ان لوگون نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا تو میں نے انہیں بتلایا کہ ہر قسم کی ہڈی، گوبر اور لید ان کی خوراک ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چیزیں (ہڈی اور لید) ان کے کس کام کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جو ہڈی ملے گی اس پر اتنا گوشت چڑھا ہوا ملے گا جتنا اس کو کھاتے وقت اس پر موجود تھا۔ اور جو گوبر، لید ان کو ملے گا اس پہ وہ اناج پائیں گے جو اس دن اس جانور نے کھایا تھا۔ اس لئے تم (انسانوں) میں سے کوئی شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء نہ کیا کرے۔ (تفسیر ابن جریر طبری، دلائل النبوۃ لابی نعیم، نصب الرایہ :۱/۱۴۵، تفسیر ابن کثیر :۷/۲۸۲)۔

نوٹ: اس روایت سے جہاں جنات کا دینی مسائل اور ذاتی سوالات کے حوالے سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ثبوت مل رہا ہے۔ وہاں جنات کے شر اور ضرر سے بچنے کے لئے حصار کھینچنے کا واضح ثبوت بھی مل رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ تو جنات کو دیکھ کر ان سے ہمکلام تھے ہی، لیکن حضرت ابن مسعود نے بھی آتے اور جاتے وقت ان کو بنفسِ نفیس دیکھا ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ سے ان کی ملاقات کے دوران وہ ان کی نظروں سے اوجھل رہے تھے۔ یہ واقعہ گذشتہ واقعہ سے بالکل الگ اور مختلف ہے البتہ جنات کی خوراک کے حوالے سے دونوں روایات کا ایک ہی مفہوم ہے۔

وفدِ نَصِیْبِیْن کا دوسرا واقعہ اور جنات کی خوراک

اس سے پہلے مکہ معظمہ میں بھی نصیبین کے جنات کا وفد حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کر چکا ہے اور اس کا احوال بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ حضور انور ﷺ کے پاس مکہ معظمہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا:۔

لِيَقُمْ مِنْكُمْ مَعِيَ رَجُلَانِ ۔ وَلَا يَقُوْمَنَّ مَعِيَ رَجُلٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْغِشِّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ۔ قَالَ : فَقُمْتُ مَعَهٗ وَاَخَذْتُ اِدَاوَةً

وَلَا اَحْسِبُهَا اِلَّا مَاءً فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِاَعْلٰی مَكَّةَ رَاَیْتُ اَسْوِدَةً مُجْتَمِعَةً قَالَ: فَخَطَّ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: قُمْ هٰهُنَا حَتّٰی اٰتِیَكَ قَالَ: فَقُمْتُ وَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَیْهِمْ فَرَاَیْتُهُمْ یَثُوْرُوْنَ اِلَیْهِ قَالَ: فَسَمَرَ مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلًا طَوِیْلًا حَتّٰی جَاءَ نِیْ مَعَ الْفَجْرِ فَقَالَ: مَازِلْتَ قَائِمًا یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَلَمْ تَقُلْ: قُمْ حَتّٰی اٰتِیَكَ؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِیْ: هَلْ مَعَكَ مِنْ وَّضُوْءٍ؟ قال: فَقُلْتُ: نَعَمْ فَفَتَحْتُ الْاِدَاوَةَ فَاِذَا هُوَ نَبِیْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَمَرَةٌ طَیِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ۔ ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأْ مِنْهَا۔ فَلَمَّا قَامَ یُصَلِّیْ اَدْرَكَهُ شَخْصَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا لَهٗ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَؤُمَّنَا فِیْ صَلٰوتِنَا قَالَ: فَصَفَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا ثُمَّ انْصَرَفَ۔ قُلْتُ لَهٗ: مَنْ هٰؤُلَاءِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ جِنُّ نَصِیْبِیْنَ جَاءُ وْنِیْ یَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ فِیْ اُمُوْرٍ كَانَتْ بَیْنَهُمْ وَقَدْ سَاَلُوْنِی الزَّادَ فَزَوَّدْتُهُمْ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: وَهَلْ عِنْدَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شَیْءٍ تُزَوِّدُهُمْ بِهٖ؟ قَالَ: فَزَوَّدْتُهُمُ الرَّجْعَةَ وَمَا وَجَدُوْا مِنْ رَوْثٍ وَّجَدُوْهُ شَعِیْرًا وَّمَا وَجَدُوْا مِنْ عَظْمٍ وَّجَدُوْهُ كَاسِیًا۔ قَالَ: وَعِنْدَ ذٰلِكَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّسْتَطَابَ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ۔

کہ تم میں سے دو آدمی اٹھیں اور میرے ساتھ چلیں لیکن میرے ساتھ وہ آدمی بالکل نہ چلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دھوکہ ہو۔ (ابن مسعودؓ) کہتے ہیں: میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک لوٹا بھی لے لیا۔ میرا خیال یہی تھا کہ اس لوٹے میں پانی ہے۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ نکل پڑا یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے بلند مقام پر پہنچے تو میں نے وہاں ایک ہجوم دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں پھر

رسول اللہ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا، میں جب تک واپس نہ آ جاؤں تم یہیں ٹھہرے رہو۔ فرماتے ہیں: میں وہیں کھڑا رہا اور حضور ﷺ ان کی طرف چل دیئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ تیزی سے آپ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے۔ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ ان لوگوں کے ساتھ رات دیر تک باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس طلوع فجر کے وقت واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اے ابن مسعود! تم ابھی تک کھڑے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ نے خود ہی مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری واپسی تک تم کھڑے رہنا؟ (سو میں حکم کے مطابق تب سے کھڑا ہوں) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس وضوء کیلئے پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، ہے! میں نے لوٹے کا منہ کھولا تو اس میں نبیذ تھی (کھجوروں میں رات بھر پانی ڈال کر اس پانی میں تھوڑا سا کھجور کا ذائقہ آ جاتا ہے اور یہ عربوں کا ایک مرغوب مشروب تھا جو شریعت میں حلال بھی ہے کیونکہ یہ نشہ آور نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ایک اچھا پھل ہے اور پاک کرنے والا پانی ہے۔

وضوء فرما کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بھی اس سے وضوء کرلو۔ پھر جب آپ ﷺ نماز شروع فرمانے لگے تو ان میں سے دو آدمی آگئے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔ پھر ہمیں نماز پڑھا کر واپس چل پڑے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ یہ کون لوگ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جنات تھے جو آپس کے کچھ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ ان لوگوں نے مجھ سے زادِ راہ مانگا تو میں نے انہیں دے دیا۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہاں کوئی ایسی چیز تھی جو بطور خوراک آپ ان کو دیتے؟ فرمایا: میں

نے انہیں گوبر بطورِ خوراک دیا ہے۔

گوبر کا ہر وہ ٹکڑا جو انہیں ملے گا اسے یہ لوگ جو کی صورت پائیں گے اور ہر ہڈی جو انہیں ملے گی وہ ان کے لئے گوشت سے پر ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔(مسند امام احمد بن حنبل /۴۵۹)۔

ان دونوں روایات میں تین باتیں مشترک ہیں، باقی واقعات جدا جدا ہیں۔ (۱) ایک تو یہ کہ ان دونوں واقعات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرنے والے جنات نصیبین سے تعلق رکھتے تھے (۲) دونوں واقعات ہم تک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے پہنچے ہیں اور دونوں واقعات کے وہ بذاتِ خود چشم دید گواہ اور شریکِ واقعہ ہیں۔(۳) دونوں بار حضور ﷺ ان کے لئے ہڈی اور گوبر کو خوراک قرار دے رہیں۔

لیکن ملحوظ رہے ہیں کہ اول الذکر روایت ہجرت کے بعد کی ہے جس پر اصحابِ صفہ کا ذکر بھی دلالت کر رہا ہے اور بقیعِ غرقد بھی! جبکہ دوسری روایت ہجرت سے پہلے اور مکہ مکرمہ کی ہے جس پر مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچنے کا ذکر دلالت کر رہا ہے۔

اس روایت میں اور صحیح مسلم کے حوالے سے مذکور سابقہ روایت میں صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی روایت میں گوبر کو جنات کے جانوروں کو خوراک قرار دیا گیا تھا۔ لیکن وفدِ نصیبین کی دونوں (مکی اور مدنی) روایات میں اسے خود جنات کی خوراک قرار دیا گیا ہے۔

ایک اور فرق یہ ہے کہ سابقہ روایت میں گوبر کے خوراک بننے کی کیفیت یہ بیان فرمائی گئی تھی کہ وہ ان کے لئے اس خوراک کی طرح ہو جائے گا جو گوبر دینے والے جانور نے کھائی تھی (اور اسے ہضم کر کے یہ گوبر کیا تھا) جبکہ اس مذکورہ بالا روایت میں فرمایا کہ گوبر ان کے لئے جو کی شکل اختیار کر جائے گا۔

حضور ﷺ نے جنات کو سورۃ الرحمٰن سنائی:۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ جنات سے حضور ﷺ کی ملاقاتوں اور انکی

تعلیم وتربیت اور جنات کی طرف سے والہانہ عقیدت مندی کا اظہار یوں کرتے ہیں:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ سُكُوْتًا ؟ لَلْجِنُّ كَانُوْا اَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا۔ مَاقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ مَّرَّةٍ: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَاتُكَذِّبٰنِ ، اِلَّا قَالُوْا: وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَائِكَ رَبَّنَانُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اسے مکمل فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں؟ تم سے تو جنات اچھا جواب دیتے تھے۔

میں جب جب آیتِ مبارکہ، فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَاتُكَذِّبٰنِ پڑھتا تھا وہ ہر بار اس کے جواب میں یوں کہتے تھے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ تیری ہی شکر گذاری کرتے ہیں۔(سنن ترمذی)۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی جنات کے ساتھ طویل دینی وتعلیمی وتربیتی نشستیں ہوا کرتی تھیں۔ جن نشستوں میں جنات مؤمنین کامل سعادتمندی سے نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ سے اللہ کا کلام سننے کا شرف حاصل کرتے تھے بلکہ بعض مواقع پر اللہ کا کلام سن کر اپنے جذبات اور عقیدت کا فوری اظہار بھی کرتے تھے!

اس حدیث میں ان کے ایک ایسے ہی اظہارِ عقیدت کا آنحضور ﷺ ذکر فرمارہے ہیں بلکہ ان کے اس اندازِ سماعتِ قرآنی کو تعریفی انداز میں بیان فرمارہے ہیں۔

سوال : یہاں یہ سوال ذھن میں انگڑائی لیتا ہے کہ کیا جنات کا اندازِ ادب صحابہ کرامؓ سے بہتر تھا کہ صحابہؓ کو حضور ﷺ خاموش رہنے پر تنبیہ بھی فرمارہے ہیں اور جنات کے اندازِ استماع کی تعریف بھی فرمارہے ہیں اور وہ بھی تقابلی طور پر؟

جواب : ایسا ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا تلاوت سننے کے آداب کے سلسلے میں یہ حکم ہے کہ اسے خاموشی سے سنا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب قرآنِ حکیم کی تلاوت کی جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جایا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف: ۲۰۴)۔

اس حکمِ ربانی کی روشنی میں صحابہ کرامؓ تلاوت کے وقت سراپا سکوت اور خاموش ہو جاتے تھے ۔ بالخصوص اگر تلاوت آنحضرت ﷺ کر رہے ہوں تو آپ سے تو آپ ﷺ کے اپنے ذاتی ارشاداتِ عالیہ سنتے وقت بھی وہ اس طرح خاموش ہو جاتے تھے جیسے آپ کی مجلس میں انسان نہیں پتھر بیٹھے ہوں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ صحابہ آپ ﷺ کی مجالس میں اس طرح سراپا سکوت بیٹھے ہوتے تھے کہ پرندے بلا تکلف ان کے سروں پر آ کر بیٹھ جاتے تھے۔

جنات کا اس خاص آیت کے جواب میں وہ عقیدت مندانہ جواب چونکہ نہایت خوبصورت تھا۔ اور وہ جواب اظہارِ عقیدت کیلئے تھا، لغو فی القرآن کے لئے نہ تھا، اس لئے آپ ﷺ کو وہ پسند آیا۔ اور یہاں ان کے اندازِ استماع کی مدح وتوصیف سے مقصود صرف ان کے فوری ردعمل پر اپنی خوشنودی کا اظہار ہے۔ یا یہ کہ اگر چہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کے دوران اصل حکم خاموش رہنے ہی کا ہے (بالخصوص نماز اور خطبہ میں تو یہ وجوب کے درجے میں ہے) لیکن کبھی کبھار خصوصی مواقع پر کسی آیت کے مفہوم کے مطابق اپنے ردِعمل اور عقیدت وایمان کا اظہار کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دنیوی مسائل کی دریافت کیلئے جنات کی آمد:۔

دینی مسائل واحکام کے سیکھنے اور دریافت کرنے کے لئے جنات کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بارہا آنا جانا تو درجنوں روایات سے ثابت ہے۔ بعض روایات میں ذاتی مسائل اور بعض میں دیگر دنیاوی مسائل میں بھی جنات کی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری اور آپ ﷺ سے راہنمائی حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت بلال بن حارث مُزنی ایک چشم دید واقعہ کا احوال یوں بیان فرماتے ہیں:۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَخَرَجَ لِحَاجَۃٍ فَاَتَیْتُہٗ بِاِدَاوَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَمِعْتُ خُصُوْمَۃَ رِجَالٍ وَّلَغَطًا لَّمْ اَسْمَعْ مِثْلَھَا فَجَاءَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ سَمِعْتُ عِنْدَکَ خُصُوْمَۃَ رِجَالٍ وَّلَغَطًا مَّا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْ اَلْسِنَتِھِمْ قَالَ: اِخْتَصَمَ عِنْدِیْ الْجِنُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْجِنُّ الْمُشْرِکُوْنَ فَسَأَلُوْنِیْ اَنْ اُسْکِنَھُمْ فَاَسْکَنْتُ الْجِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَلْسَ وَاَسْکَنْتُ الْجِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ الْغَوْرَ۔

حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک سفر کے دوران ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے۔ میں آپؐ کے پاس پانی کا لوٹا لے کر آیا تو میں نے آدمیوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور ایک ایسا شور شرابا سنا جیسا شور میں نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ آپ ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور کچھ شور سنا جو کسی کی زبانی اس سے پہلے میں نے نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان اور مشرکین جنات اپنے ایک جھگڑے کا فیصلہ کرانے آئے تھے۔ ان لوگوں (فریقین) نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی رہائش کا مسئلہ طے کر دوں تو میں نے مؤمنین جنات کی رہائش کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کر دیئے اور مشرکین جنات کے لئے پہاڑوں اور سمندر کے درمیان کا علاقہ (جزیرے) مقرر کر دیا۔

جن اور شیطان میں فرق

جن کے بارے میں معلومات کا ایک حصہ آپ نے پڑھ لیا کہ انسان کی طرح یہ ایک جاندار، صاحب عقل وشعور، حاملِ ارادہ وتصرف اور شرعی احکام کی مکلّف مخلوق

ہے۔جس طرح انسان اپنے اعمال کا آخرت کے روز جوابدہ ہے۔اسی طرح جنات بھی جوابدہ ہیں، انسانوں ہی کی طرح ان کو بھی ثواب وعقاب کا سامنا کرنا ہے۔

گذشتہ مباحث میں یہ حقیقت بھی سامنے آچکی ہے کہ انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہرطرح کے افراد اور گروہ موجود ہیں۔اچھے لوگ بھی ان میں موجود ہیں اور برے بھی! نیک بھی ہیں بد بھی !مؤمن بھی ہیں اور کافر بھی ! اطاعت گذار بھی ہیں اور سرکش بھی!

شیطان جنات میں سے ہے:۔

قرآنِ کریم ہمارے سامنے یہ حقیقت دوٹوک الفاظ میں رکھتا ہے کہ شیطان جنات میں سے ہے۔ارشاد ہے:۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ

وہ جنات میں سے تھا۔ پھر اس سے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی (الکھف:۵۰)۔

شیطان: نام، کنیت، لقب:۔

سیدالمفسرین سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

ابلیس جب تک ملائکہ کے ساتھ رہا، اس وقت اس کا نام عزازیل رہا۔ پھر جب ملعون ہوا تو اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا اور یہ چار پروں والے فرشتوں میں سے تھا۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

فرشتوں کا ایک قبیلہ جنات میں سے تھا اور ابلیس کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا اور آسمان وزمین کے درمیان کا وہ نگران تھا۔،،

ضحاک بن مزاحم آیتِ مبارکہ:

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ الکھف :۵۰)

کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے

فرمایا کہ:

ابلیس ملائکہ کا سردار اور قبیلہ کے اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ معزز تھا۔ نیز جنت کے باغات پر نگران تھا۔ اور اس کے لئے آسمانِ دنیا اور زمین پر بادشاہت تھی۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

فرشتوں کا ایک قبیلہ ہے، جسے جن کہتے ہیں۔ ابلیس کا تعلق بھی اسی قبیلہ سے ہے اور وہ آسمانِ دنیا اور زمین کے درمیان کا نگران تھا۔ پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تو وہ دھتکارا ہوا شیطان ہوگیا۔

ابو مالك اور ابو صالح حضرت عبدالله بن عباسؓ سے اور مرة الهمدانی حضرت عبدالله بن مسعودؓ اور دیگر بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

ابلیس کو آسمانِ دنیا پر مقرر کیا گیا تھا اور اس کا تعلق فرشتوں کے اس گروہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا ہے اور ان کو جن اسلئے کہا جاتا تھا کیونکہ وہ جنت کے نگران اور محافظ تھے اور ابلیس بھی اپنی بادشاہت کے ساتھ ساتھ جنت کا محافظ و نگران تھا۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ابلیس کی کنیت ابو کردس ہے۔

ابلیس: مادہ، اشتقاق، معنی۔

ابن درید فرماتے ہیں کہ کچھ اہل لغت کی رائے ہے کہ ابلیس، باب ابلس یبلس ابلاساً سے مشتق ہے۔ ابلاس کے معنی مایوس ہونے کے ہیں۔ چونکہ شیطان بھی اللہ کی رحمت وعنایت سے مایوس ہوگیا ہے اس لئے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔

جبکہ بعض اہلِ لغت اسے عجمہ قرار دیتے ہیں۔ اور عجمہ وعلم ہونے کی وجہ سے اس کا غیر منصرف ہونا واضح ہے جبکہ پہلے قول کے مطابق اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے منع صرف کے دو اسباب نہیں ملتے۔ فافهم۔ اور عجمی اسماء علم الصرف کے مباحث سے خارج ہوتے ہیں۔ نہ ان کا وزن کیا جاتا ہے، نہ ان کی تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی ان سے اشتقاق کیا جاتا ہے۔ جیسے: ابراهيم، اسحاق وغیرہ عجمی اسماء۔

شیطان: مادہ، اشتقاق، معنی:۔

علامہ جوھری فرماتے ہیں کہ ہر سرکش ونافرمان کوخواہ وہ انسان ہو، جن ہویاچوپایہ ہوشیطان کہاجاتا ہے۔ چنانچہ جریر کا یہ شعر ہے:۔ع

اَيَّامَ يَدْعُوْنَنِيْ الشَّيْطَانَ مِنْ غَزَلٍ
وَهُنَّ يَهْوِيْنَنِيْ اِذْكُنْتُ شَيْطَانَا

جس زمانے میں غزل سرائی کی وجہ سے لوگ مجھے شیطان کہا کرتے تھے اس زمانے میں جبکہ میں شیطان تھا عورتیں مجھ پر فدا ہوتی تھیں۔

اہلِ عرب سانپ کوبھی شیطان کہتے ہیں۔ ایک شاعر اپنی اونٹنی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے: ع

تَلَاعَبَ مَتْنِيْ حَضْرَمِيٌّ كَاَنَّهٗ
تَسَمْعُجُ شَيْطَانٍ بِذِيْ فُرُوْعِ قَفْرٍ

میری اونٹنی اس طرح لہرالہرا کے چل رہی ہے جیسے چٹیل صحرامیں کوئی سانپ پیچ وتاب کھاتا ہواجارہاہو۔

مادہ واشتقاق ومعنی:۔

(۱) اس کے مادہ، اشتقاق اور وزن کے بارے میں دواقوال ہیں۔ ابو البقاء فرماتے ہیں کہ یہ شطن کے مادہ سے مشتق اور فَیْعَال کے وزن پر ہے۔ شَطَنَ کے معنی دور ہونے کے ہیں۔ چونکہ ابلیس اللہ کی اطاعت سے بھی دور ہوا اور اس کے نتیجے میں اللہ کی عنایت ورحمت سے بھی دور ہوا، اس لئے اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔

(۲) علامہ جوھری فرماتے ہیں کہ شَطَنَ عَنْهُ عربی میں دور ہوا کے معنی میں اور اَشْطَنَهٗ دور کیا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز گہرے کنویں کو بِئْرٌ شَطُوْنٌ کہتے ہیں کیونکہ اس کا پانی دور ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا مادہ شَاطَ یَشِیطُ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں۔اس قول کے مطابق اس کا وزن فَیعال نہیں بلکہ فَعلان ہوگا۔اور اگر فَعلان کو محض صفت مانیں تو اس کے معنی ہلاک ہونے والے کے ہیں اور اگر اسے مبالغہ کا صیغہ مانیں تو اس کے معنی ہلاک کرنے والے کے ہوں گے۔لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

خلاصۂ مبحث:۔

ان تمام روایات، اقوال، آراء اور اہلِ لغت کی تحقیقی گفتگو کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سامنے آتا ہے کہ شیطان کا ابتدائی اور اصل نام عزازیل تھا۔اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو آدم علیہ اسلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔تو اس حکم کی نافرمانی کی وجہ سے اسے دھتکار دیا گیا اور تب سے اس کا نام ابلیس رکھ دیا گیا۔

اور چونکہ یہ حد سے زیادہ سرکش و نافرمان اور اس سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوگیا تھا اس لئے اس کا لقب شیطان قرار پایا۔جبکہ حضرت سفیان ثوری کا قول گذر چکا ہے کہ اس کی کنیت ابو کردس ہے۔

شیطان اللہ کا نافرمان:۔

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا تو تمام فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ان کے ساتھ ابلیس بھی تھا۔تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا:۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا ماسوائے ابلیس کے۔(البقرۃ :۳۴)۔

اللہ کے حکم سے سرتابی اور تکبر:۔

قرآنِ حکیم کہتا ہے کہ ایسا اس نے تکبر و غرور کی وجہ سے کیا:۔

اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

اس نے نکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔(البقرۃ : ۳۴)۔

شیطان پرلے درجے کا ڈھیٹ :۔

غرور و تکبر کا قرآنِ حکیم اس پر الزام نہیں لگا رہا بلکہ شیطان بڑی ڈھٹائی اور کمینگی کے ساتھ اپنے غرور کا ربِ ذوالجلال کے روبرو اقرار کررہا ہے:

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس (آدم) کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا حقیقت میں تو بلند مرتبہ ہے؟ کہنے لگا کہ میں اس سے افضل ہوں۔آپ نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔(ص:۷۵)۔

اللہ کا غضب اور شیطان پر لعنت

شیطان کی اس ہٹ دھرمی پر اللہ تعالیٰ نے اسے دائمی لعنت کا سزاوار قرار دے کر جنت سے ہمیشہ کے لئے نکال باہر فرمایا:۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس (جنت) سے نکل جاؤ اور تم پر تا قیامت میری لعنت ہوگی (ص: ۷۸۔۷۷)۔

شیطان کی مہلت طلبی :۔

شیطان نے جب جنت سے محرومی اور رحیم و کریم ذاتِ ذوالجلال کی طرف سے لعنت کی سزا سنی تو درخواست کی کہ مجھے قیامت تک زندگی کی مہلت دیدی جائے:۔

قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ

اس نے کہا کہ مجھے ان لوگوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک کی مہلت عطا فرما

دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے (الاعراف :۱۵۔۱۴)۔

علانیہ انسان دشمنی کا اظہار:۔

اس پر شیطان نے انسان کے خلاف اپنے دل میں ابلتے ہوئے رقابت اور حسد کے لاوے کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہوئے انسانی نسل کے ساتھ اپنی دائمی اور کبھی ختم نہ ہونے والی دشمنی کا اعلان کیا:۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

(شیطان نے) کہا کہ تو نے مجھے جو راستے سے دور کیا ہے اس کی قسم، اب میں تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں رہوں گا۔ پھر میں انہیں آگے سے، پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے گھیروں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل جا اس (جنت) سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ جو لوگ تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سے جہنم بھر دوں گا۔

(الاعراف :۱۸۔۱۶)۔

شیطان دشمن ہے، اسے دشمن سمجھیں:۔

اس قدر ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ رب کریم کے سامنے نہ صرف انسان دشمنی کا اقرار کر رہا ہے بلکہ اپنے کمینے عزائم کا کھلم کھلا اظہار بھی کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو متنبہ فرمایا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔

تم اسے دوست بناؤ تب بھی، دشمن سمجھو تب بھی! تمہاری دشمنی تو اب اس کی زندگی کا مشن اور اس کا اکلوتا مشغلہ ہے۔ لہذا تمہاری فلاح و کامیابی اسی میں ہے کہ تم اپنے دشمن کو دشمن سمجھنے لگ جاؤ۔ ارشاد ہے:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ

شیطان تمہارا دشمن ہے سو اسے اپنا دشمن سمجھو (سورۃ فاطر:٦)۔

شیطان کی پہلی انسان دشمن کاروائی:۔

چنانچہ شیطان نے انسان سے اپنی بھرپور دشمنی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اپنے بغض وحسد کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے پہلی انسان دشمن کارروائی یہ کی کہ حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام کو جنت سے نکلوانے کے لئے انہیں دھوکہ دے کر، جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ان دونوں کو اسی درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کرلیا جس کے قریب جانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔ اس واقعہ کا تذکرہ اللہ تعالیٰ خود فرمارہے ہیں:۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ان دونوں سے چھپائی گئی تھیں، ان کے سامنے کردے۔ اس نے کہا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے جو روکا ہے، اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ بن جاؤ اور تمہیں ہمیشہ کی زندگی نہ مل جائے۔ اس نے ان دونوں کو قسمیں کھا کھا کر جتلایا کہ میں تمہارا حقیقی خیرخواہ ہوں۔ اس طرح دھوکہ دے کر وہ انہیں اپنے راستے پر لے آیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے پر کھل گئے اور دونوں اپنے اپنے جسم کو جنت کے درختوں کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت (کا پھل کھانے) سے روکا نہ تھا؟ اور کہا نہ تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟ ان دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب!

ہم نے اپنے اوپر زیادتی کرڈالی۔ اگر تو نے ہم سے درگذر نہ فرمائی اور کرم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔(الاعراف: ۲۳۔۲۰)۔

ابلیس کی اولاد بھی انسان کی دشمن ہے:۔

اوپر جس شیطان کا ذکر چل رہا ہے اس کا نام قرآنِ حکیم میں ابلیس مذکور ہے جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار بھی کیا اور ان سے اور ان کی تمام اولاد سے اپنے بغض اور حسد کا برملا اعتراف بھی کیا اور نعوذ باللہ! اللہ پاک کے روبرو انسان کو چاروں طرف سے گھیر کر گمراہی میں مبتلا کر کے جنت سے محروم کرنے کے گھٹیا عزم کا اظہار بھی کیا۔

قرآنِ حکیم ہمیں بتلاتا ہے کہ نہ صرف خود ابلیس بلکہ اس کی اولاد بھی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی دشمن ہے:۔

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ

کیا تم اسے (ابلیس کو) اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو اور مجھے نہیں بناتے ؟ جبکہ وہ سب تو تمہارے دشمن ہیں (الکھف: ۵۰)۔

باب (۱۲)

شیطان، انسان پر کس طرح حملے کرتا ہے؟

قرآن وسنت نے ہمیں صرف اپنے سب سے بڑے دشمن سے یا اس کی سابقہ کاروائیوں ہی سے آگاہ نہیں کیا بلکہ زندگی کے مختلف مراحل میں شیطان اور اس کی آل واولاد کس کس طرح ہم پر حملہ آور ہوتی، ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکانے، غلط راستے پر چلانے، ہماری جنت کی منزل کھوٹی کرنے اور ہمیں اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت وشفقت سے دور اور محروم کرنے کیلئے وہ جو جو طریقے اپناتی اور پینترے بدلتی ہے، قرآن وسنت نے ہمیں اس سے مکمل طور پر آگاہ فرمایا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ہر قدم پر اس سے بچنے کے لئے تدابیر بھی بتلائی ہیں۔

یہاں پہلے ہم شیطانی حملوں کے نت نئے طریقوں اور زندگی کے مختلف مراحل میں اس کے حملوں کی منصوبہ بندی کے حوالے سے چند اہم اور ضروری امور کا تذکرہ کریں گے۔ (اس موضوع پر علامہ ابن الجوزی کی تلبیسِ ابلیس نہایت اہم کتاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی بازار سے مل جاتا ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ کیا جائے)۔

پیدائش کے وقت حملہ:۔

انسان دشمنی شیطان کے رگ وریشے میں اس طرح پیوست ہو چکی ہے کہ وہ ہر انسان پر اس کی پیدائش کے وقت ہی حملہ آور ہو جاتا ہے۔ جس بچے کو ابھی بولنا بھی

نہیں آتا، جو چلنے پھرنے سے قاصر ہے، جو کسی کی بات سمجھنے تک کی صلاحیت سے محروم ہے، اس معصوم نومولود کو بھی شیطان نہیں بخشتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ بَنِي اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِى الْحِجَابِ۔

کوئی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں پر اپنی دونوں انگلیاں چبھوتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم کے۔ وہ ان کو چبھونے کیلئے بھی آیا مگر (اللہ تعالیٰ نے آگے پردہ کردیا اس لئے) انگلیاں پردے میں چبھیں۔ (بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسری حدیث شیخین نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَخْسَةِ الشَّيْطٰنِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ۔ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ " وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ "۔

کوئی بھی بچہ جب پیدا ہوتا ہے شیطان اسے انگلی چبھوتا ہے۔ تو شیطان کے اس انگلی چبھونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی بچہ چیخ مارتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ (علیہما السلام) کے۔ یہ حدیث روایت کرکے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تم (مزید تصدیق اور تشفی حاصل کرنا) چاہو تو قرآن حکیم کی یہ آیت بھی پڑھ لو (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اور میں اسے (حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (بخاری شرح فتح الباری: ۲۱۲/۸، مسلم شرح نووی: ۱۲۱/۱۵)۔

جاگتے میں شیطان کا حملہ:۔

جو دشمن نومولود اور معصوم بچے پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتا، وہ اس بچے کو بڑا ہونے کے بعد کیوں معاف کرے گا؟ جب آدمی ہوش مند ہو جاتا ہے تو شیطان قدم قدم پر اس پر طرح طرح کے حملے کر کے اپنی ڈگر پر لانے اور صراطِ مستقیم سے ڈگمگانے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ انسان جب تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس سے دور رہتا ہے اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے شیطان کو اس پر حملہ کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ وَاضِعٌ خَطِمَهٗ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِنْ نَّسِیَ اللّٰهَ الْتَقَمَهٗ۔

شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوتی ہے ۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ اللہ کو بھول جاتا ہے تو یہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ (تلبیس ابلیس : ۱۲۶، احیاء علوم الدین للغزالی ، الدر المنثور ، شعب الایمان للبیھقی)۔

شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے:۔

صرف یہ نہیں کہ شیطان انسانی دل پر گھات لگائے بیٹھا رہتا ہے اور جونہی انسان کو ذکر اللہ سے غافل پاتا ہے اسپر حملہ کر کے اس کے دل کو اپنے جبڑوں میں لے لیتا ہے، بلکہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ ساتھ پورے بدن میں گردش کرتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ شَیْئًا۔

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی چیز نہ ڈال دے (مسند احمد ، بخاری ، ابن ماجة)۔

ان دونوں احادیث کا مفہوم قریب قریب ہے۔کیونکہ پورے انسانی بدن کو خون کی سپلائی دل کے راستے ہوتی ہے۔دل کو لقمہ بنانا اور خون کے ساتھ پورے انسانی جسم میں گردش کرنا ایک ہی حقیقت کے دو پیرائے ہیں۔

لیکن شیطان اس پر بس نہیں کرتا کہ انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کر کے یا قلب انسانی کو اپنے شکنجے میں لے کر مطمئن ہو بیٹھے۔بلکہ انسان کو ہر ہر قدم پر ورغلانے ،بہکانے ، ڈگمگانے کی جہد وسعی جاری رکھتا ہے۔خون میں شریک ہونے کے علاوہ وہ اس کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، بیوی کے پاس آتے وقت اگر بسم اللہ نہیں کہی تو مجامعت میں شریک ہو جاتا ہے۔سونے سے پہلے بہکانے کی کوشش کرتا ہے، جاگنے کے بعد اسے اپنے راستے پر لانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔

شیطان کا آسان ترین شکار:۔

یوں تو شیطان ہر انسان پر زور آزمائی کرتا اور پیدائش سے لے کر موت تک اس کا تعاقب کرتا ہے کہ وہ اچھے انجام سے محروم ہو جائے۔لیکن امتِ مسلمہ میں سے اگر کوئی شخص سوادِ اعظم اور جمہورِ امت سے ہٹ کر کوئی رائے قائم کرے اور امتِ مسلمہ کے بالمقابل اپنی ذاتی اور انفرادی رائے پر اڑ جائے ، وہ شیطان کا آسان ترین شکار اور اس کے لئے تر نوالہ ہوتا ہے۔

حضرت اسامة بن شریک ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:۔

یَدُاللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَاِذَاشَذَّالشَّاذُّمِنْھُمْ اخْتَطَفَهُ الشَّیْطٰنُ

كَمَا يَخْطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ۔

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت (مؤمنین) کے ساتھ ہے۔ جب کوئی شخص ان میں سے اکیلا نکلتا ہے تو شیاطین اسے اسی طرح اچک لیتے ہیں جس طرح بھیڑیا ریوڑ کی بکری کو اچک لیتا ہے۔ (سنن الترمذی)۔

اسی مفہوم کا ایک دوسرا ارشاد گرامی امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطابؓ نقل کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔

جو شخص جنت کے درمیان میں گھر چاہتا ہو وہ جماعت کو لازم پکڑے رکھے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے۔

(سنن الترمذی، مسند امام احمد)۔

سوتے وقت شیطان کا پہلا حملہ (برا خاتمہ):۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔

اِذَا اَوَى الْاِنْسَانُ اِلٰى فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطٰنُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ۔ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يَغْلِبَهٗ۔ يَعْنِي النَّوْمَ۔ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطٰنَ وَبَاتَ يَكْلَؤُهٗ ۔اَیْ: يَحْرُسُهٗ۔ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطٰنٌ۔ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطٰنُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ۔ فَاِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ

اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ، طَرَدَ الْمَلَکُ الشَّیْطٰنَ وَظَلَّ یَکْلَؤُهٗ۔

جب آدمی اپنے بستر پر جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان جلدی جلدی اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ کسی اچھی بات پر (دن بھر کے اعمال کا) اختتام کرو۔ اور شیطان کہتا ہے کسی بری بات پر اختتام کرو۔ پھر اگر وہ آدمی نیند آنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو فرشتہ شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ آدمی جاگتا ہے تو اس وقت بھی ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف دوڑے آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ (صبح کا) آغاز کسی اچھی بات سے کر اور شیطان کہتا ہے کہ کسی بری بات سے آغاز کر۔ اگر وہ اس وقت یہ دعائیں پڑھ لیتا ہے (جن کا ترجمہ یہ ہے) اللہ کا شکر ہے جس نے موت کے بعد مجھے زندگی بخشی اور میری روح کو نیند میں قبض نہیں کیا۔ شکر ہے اس اللہ کا جو اس روح کو قبض کر لیتا ہے جس کی موت کا وہ فیصلہ کر لیتا ہے اور دوسری ارواح کو وہ ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اس اللہ کا شکر ہے جو آسمانوں اور زمین کو ڈولنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر وہ ڈول جائیں تو اس کے علاوہ انہیں کوئی تھام نہیں سکتا، شکر ہے اس اللہ کا جس نے آسمان کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں زمین پر نہ آ گرے اور اگر گرے گا تو اسی کے حکم سے گرے گا۔ (اگر وہ جاگتے وقت یہ کلمات کہہ لیتا ہے تو) فرشتہ اس شیطان کو بھگا دیتا ہے اور دن بھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (مستدرك حاكم)۔

نوٹ: اس حدیث میں فرشتے اور شیطان سے مراد وہ دو قرین (ہمزاد) ہیں جو پیدائشی طور پر ہر انسان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر آگے الگ عنوان سے بھی آئے گا مگر چونکہ یہ قرین بھی شیاطین میں سے ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے شیطان کے حملوں میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سوتے وقت شیطان کا دوسرا حملہ (تین گرہیں)

اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے کیلئے سونے کے دوران شیطان دوسرا حملہ کرتا ہے۔اس کی تفصیل حضرت ابوہریرہؓ کے توسط سے آنحضرت ﷺ کے اس ارشادگرامی میں دیکھیں۔آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:۔

يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ۔ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

تم میں سے کوئی آدمی جب سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہتا جاتا ہے کہ: تمہارے سامنے ایک لمبی رات پڑی ہے (ڈٹ کے سوئے رہو) پھر اگر کوئی آدمی اٹھ جائے اور اٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضوء کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاق وچوبند اور ہشاش بشاش ہو کر صبح کا آغاز کرتا ہے وگرنہ اس کی صبح کا آغاز خبیث النفس اور سست وکاہل آدمی کے طور پر ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)

شیطان جیسے مکار، عیار اور حیلہ ساز دشمن کی مکاری دیکھیں کہ اول تو سوتے وقت اس نے کوشش کی کہ آخری عمل برا ہو جائے تاکہ دن بھر کے اعمال نامہ کا دفتر جب لپیٹا جائے تو آخری عمل برائی کا ہو اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ اعمال کا معیار ان کے آخری عملوں پر ہے

اور اگر وہاں ناکام ہو جائے تو بھی مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ سوتے میں آ کر اس کے سر پر تین گرہیں لگا کر اسے نیند کے ایسے مزے اڑانے کی دعوت دیتا ہے جن کی وجہ سے

وہ اللہ کی یاد اور فجر کی نماز سے غافل ہو جائے ۔ اور اگر سوتے وقت اس کا حملہ (خدا نخواستہ) کامیاب ہو جائے تو اس کامیابی پر وہ فتح کے شادیانے بجانے نہیں لگ جاتا بلکہ نیند کے دوران آدمی کو غفلت میں ڈالنے کی ڈیوٹی دینے دوبارہ آ جاتا ہے ۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو صبح فجر کے وقت اٹھنے ہی سے محروم ہیں؟ پھر اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے کتنے ہیں؟ پھر اٹھ کر وضوء کرنے اور نماز پڑھنے والے تو اب آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں رہے ۔

اگر ہماری غفلت کا یہی حال ہے تو خود دیکھ لیں کہ ہمارے سروں پر شیطان کی باندھی ہوئی کتنی سینکڑوں ہزاروں گرہیں ہیں جو ہم نے سرے سے کھولی ہی نہیں ! ان شیطانی گرہوں کے کھلنے کا تو ایک ہی طریقہ ہے ! ذکر، وضوء اور نماز ! ! جن لوگوں کی گرہیں کھلنا باقی ہیں وہ ابھی سے اس کی فکر فرمالیں اور آئندہ کسی روز بھی گرہیں کھولے بغیر صبح نہ کریں ۔

شیطان کی اتنی ہزاروں گرہیں جن دماغوں کو لگی ہوں، کیا انہیں مزید کسی آسیب، سحر، جادو، جن، چڑیل کی ضرورت ہے؟ وہ تو اپنے ساتھ شیطانی جال کی نحوست لئے پھر رہے ہیں ۔ اور ان نحوستوں کی وجہ سے جب زندگی میں سے برکت اٹھنے لگتی ہے، گھر کا سکون برباد ہونے لگتا ہے، نیندیں اڑنے لگتی ہیں اور بے چینی واضطراب دن رات ایک مہیب عفریت بن کر مسلط ہو جاتا ہے تو عاملوں کی دروازے کھٹکھٹانے لگتے ہیں ۔ ایسے میں کوئی عامل کیا مدد کرے گا، کیا علاج کرے گا؟

شیطان کس کے کان میں پیشاب کرتا ہے :۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ رات بھر سویا رہتا ہے اور صبح نماز کیلئے بھی نہیں جاگتا ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ

یہ ایسا مرد ہے جس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے

(بخاری، مسلم، ابن ماجه، موطا امام مالك)۔

نیند کے دوران تیسرا حملہ (خواب):۔

ایک طرف سوتے ہوئے شیطان انسانوں کے سروں پر تین تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ دوسری طرف بعض لوگوں کو ڈراؤنے خوابوں کے ذریعے ہراساں اور خوفزدہ کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسانی زندگی سے امن وآشتی اور سکھ چین کو ختم کرنا، فضولیات میں مشغول کرنا، اللہ کے ذکر سے غافل کرنا اور آخرت میں جنت سے محروم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہر طرح کے حربے استعمال کرتا اور ہر موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ خواب کے ذریعے وہ دو طرح سے انسان پر حملہ کرتا ہے (۱) بے مقصد اور بے معنی خوابوں کے ذریعے (۲) ڈراؤنے اور خوفناک خوابوں کے ذریعے۔

بے معنی خواب:۔

حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ ۔ فَاِنْ رَّاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بے معنی خواب شیطان کی طرف سے۔ سوتم میں سے کوئی شخص اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگنے کے بعد تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھتکارے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ کر لینے سے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔

(۲) ڈراؤنے خواب

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا:

اَلرُّؤْیَاثَلَاثَۃٌ: مِنۡھَاتَھَا وِیلُ مِنَ الشَّیۡطٰنِ لِیُحۡزِنَ ابۡنَ اٰدَمَ وَمِنۡھَا مَایَھُمُّ بِہِ الرَّجُلُ فِیۡ یَقۡظَتِہٖ فَیَرَاہُ فِیۡ مَنَامِہٖ وَمِنۡھَاجُزۡءٌ مِّنۡ سِتَّۃٍ وَّاَرۡبَعِیۡنَ جُزۡءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں :(۱) ان میں سے کچھ ڈراؤنے خواب ہیں جوشیطان انسانوں کو پریشان کرنے کے لئے دکھاتا ہے (۲) کچھ ایسے ہیں کہ دن کو جاگتے ہوئے آدمی جن باتوں کو سوچتا ہے، رات کووہ خواب میں اسے نظر آجاتے ہیں (۳) اوران میں سے ایک قسم (رویائے صالحہ) ایسے خوابوں کی ہے جونبوت کا چھیالیسوں حصہ ہے۔

تین طرح کے خواب:۔

اس حدیث مبارک میں خوابوں کی تین بڑی اور زیادہ طور پر پیش آنے والی اقسام بیان فرمائی گئی ہیں ۔ ہمارے موضوع کا تعلق پہلی قسم سے ہے جس کے بارے آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ڈراؤنے خواب شیطان کی طرف سے انسانوں کو فکر وپریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان سے پریشان ہوکر شیطان کے منصوبے کوکامیاب نہ بنائیں بلکہ سابقہ حدیث میں اس کا جوحل اور علاج بتلایا گیا ہے وہ کرکے مطمئن اور بے فکر ہوجائیں ۔ انشاءاللہ کوئی نقصان یا تکلیف نہیں پہنچے گی ۔

(۲) عام طور پر آدمی جاگتے ہوئے جن حالات وکیفیات سے گذرتا ہے اور جو باتیں سوچتا ہے، وہی خیالات رات کوخواب بن کربھی اس کے سامنے آجاتے ہیں ۔ ایسے خوابوں کی کوئی مثبت یا منفی تعبیر ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے ۔ نیز ان خوابوں پر یقین واعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے ۔

(۳) تیسری قسم رؤیائے صالحہ کی ہے جنہیں نبوت کا چھیالیسواں (۴۶ واں) حصہ قرار دیا گیا ہے ۔ نیک اور سچے خوابوں کونبوت کا حصہ قرار دینا اور وہ بھی چھیالیسواں؟ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا عرصۂ نبوت (اعلان نبوت سے وفات تک کی حیات

مبارکہ) تیئس (۲۳) سال ہے۔ اور نزولِ وحی سے پہلے چھ ماہ تک متواتر آپ ﷺ کو رویائے صالحہ نظر آتے تھے۔ رات کو آپ ﷺ جو خواب دیکھتے، صبح کو وہ روشن صبح کی طرح نمایاں طور پر سامنے آجاتا تھا۔ اور چھ ماہ سال کا نصف ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے آپ کے رویائے صالحہ کی مدت آپ کی پیغمبرانہ حیات کا چھیالیسواں حصہ بنتی ہے۔ شاید اس وجہ سے آپ نے رؤیائے صالحہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہو۔ اور کوئی وجہ سامنے نہیں آتی کہ بیسواں یا پچاسواں حصہ کیوں نہیں؟ واللہ اعلم۔

انسانی خواب گاہوں اور کھانے پر حملہ:۔

حضرت جابر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

اِذَادَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشیطٰن لَامَبِیْتَ لَکُمْ وَلَاعَشَاءَ۔ وَاِذَادَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَدُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ۔ وَاِذَالَمْ یَذْکُرِاسْمَ اللّٰهِ عِنْدَطَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ۔

جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پکار اٹھتا ہے کہ (اے میری آل) تمہارے رات کے ٹھہرنے کی جگہ (اس گھر میں) ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔ اور جب داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے (اے میری اولاد) تمہیں رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی۔ اور جب وہ کھانے پر بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا کھانا بھی میسر آگیا۔ (صحیح مسلم)۔

یہاں ہم خود ہی دیکھ لیں کہ ہم میں سے کتنے لوگ روزانہ شیطان اور اس کی آل واولاد کو رات کا ٹھکانہ بھی دیتے ہیں اور مفت میں کھانا بھی دیتے ہیں؟۔

کھانے پر حملہ:۔

یہی مفہوم کئی دیگر احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ حضرت اُمَیَّہ بن

مخشیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ چند لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب کو ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول گیا تھا۔ کھانے کے بالکل آخر میں پہنچ کر اچانک جب یاد آیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ اس کھانے کا اول و آخر اللہ کے نام سے

ادھر ان کا یہ کہنا اور ادھر شیطان نے ان کے ساتھ شریک ہو کر جو کچھ کھایا پیا تھا اس کی الٹیاں کرنا شروع کر دیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان اس کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے کھایا پیا سب الٹ دیا۔

کھانے میں شرکت:۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں کھانے میں جاتے تو جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پر ہاتھ نہ رکھتے ہم میں سے کوئی بھی کھانا شروع نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے پر گئے تو ایک بدوی (دیہاتی) یوں آیا جیسے اسے کھانے سے روکا جا رہا ہو۔ اس نے جلدی سے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس کے انداز سے بھی یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کھانے سے روکا جا رہا ہے۔ اس نے بھی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ جَآءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِیِّ یَسْتَحِلُّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ وَجَآءَ بِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ یَسْتَحِلُّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِیَدِهَا۔ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ یَدَهٗ فِیْ یَدَیَّ مَعَ اَیْدِیْهِمَا۔

شیطان ہر اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔ شیطان اس اعرابی کو اپنا کھانا حلال کرنے لایا تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اس عورت کو لایا کہ اس کے ذریعے کھانا اپنے لئے حلال کر لے تو میں

نے اس کا ہاتھ بھی پکڑلیا۔ سوقسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

چونکہ شیطان صرف اسی کھانے کو اپنے لئے حلال کرتا ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ اس لئے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے ذریعے کھانا حلال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو وہ بھی اس کھانے کو حلال سمجھ کر اسمیں شریک ہونے لگا۔ جس پر آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا تو ان کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی پکڑا گیا۔

شیطان اور اس کی اولاد جب ہمارے کھانوں میں شریک ہوگی تو اس سے ہمہ جہتی بے برکتی اور نحوست ہمارا مقدر بننا شروع ہو جائے گی۔ ایک تو رزق میں بے برکتی ہوگی کہ آدھا ہم کھا رہے ہیں، آدھا شیاطین کو کھلا رہے ہیں (جبکہ اللہ پاک کا کوئی حصہ ہم نہیں نکال رہے) اور دوسرے اس سے ہماری صحت میں بھی بے برکتی پیدا ہوگی کہ ہمارے کھانوں میں اگر شیاطین شریک ہوں تو وہ کھانے جزوِ بدن بن کر ہمارے لئے خیر کا کم اور شر کا زیادہ اثر دکھائیں گے۔

چوتھا بستر شیطان کا ہے:۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ۔

ایک بستر مرد کا ہے، ایک اس کی بیوی کا، تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔

(مسلم، ابو داود، نسائی)۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گھر میں ضرورت سے زائد بچھا ہوا بستر شیطان استعمال میں لے آتا ہے اور اس بہانے بھی وہ گھروں اور بیڈ رومز میں داخل ہو جاتا ہے۔

ازدواجی بندھن پر حملہ:۔

اس کے علاوہ شیاطین بعض دفعہ میاں بیوں کے ازدواجی تعلقات میں بھی شریک

ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کی شراکت اس حد کو پہنچ جاتی ہے کہ آنے والی اولاد کے خون میں ان شیاطین کا خون شامل ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ایک روایت پہلے گذر چکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ فِيكُمْ مُغَرَّبِينَ۔ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَاالْمُغَرَّبُونَ؟ قَالَ :اَلَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ۔

تم میں کچھ لوگ مغرب (اجنبی) بھی ہوتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مُغَرَّب لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا: جن (کی پیدائش) میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داود۔ نوادر الاصول)۔

علامہ ابن اثیر یہ روایت ذکر فرما کر اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ، ان لوگوں کو مُغَرَّب اس لئے کہا گیا ہے کہ ان میں ایک اجنبی عرق (خون) شامل ہو گیا ہے۔

یہاں واضح رہے کہ اس حدیث مبارک کا اشارہ اس طرف بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ازدواجی وظیفہ ادا کرتے وقت اللہ کا ذکر اور مسنون دعاء نہیں پڑھتے شیاطین ان کے ازدواجی وظیفے میں شریک ہو جاتے ہیں (آئندہ حدیث اس مفہوم کی تائید کر رہی ہے) اور اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ خبیث قسم کے جنات وشیاطین کسی خاتون سے ازدواجی مراسم قائم کر لیتے ہیں (جس کا آج بھی ہزاروں خواتین شکار ہیں) اور وہ اس آنے والی اولاد میں حقیقی باپ کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں کہ ان کا خون بھی اس نومولود کی تخلیق میں شامل ہو گیا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

اولاد میں شیاطین کے اشتراک سے بچاؤ:۔

شیطان کے اس حملے سے بچنے اور آنے والی اولاد کو شیطان کے شر سے بچانے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے پاس جائے تو ہم بستر ہونے سے پہلے اگر یہ دعاء پڑھ لے تو اگر اس روز اللہ نے اسے اولاد دینے کا فیصلہ کیا ہو تو شیطان اس اولاد کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا: وہ دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس نعمت سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری)۔

خواتین کی بلیڈنگ بھی شیطانی حملہ ہے:۔

اگر خواتین پر اس طرح شیطان کا بس نہ چل سکے جس کا تذکرہ سابقہ احادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے تو وہ کم از کم خواتین کو پریشان اور بیمار کرنے کے لئے انہیں رحم کی ایک خاص رگ میں ٹھڈا مار کر استحاضہ میں مبتلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انہیں، روٹین کی ماہواری کے علاوہ بہت زیادہ خون جاری رہتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش کی ہمشیرہ، خالۃ المؤمنین سیدہ حمنۃ بنت جحشؓ نے ایک بار آنحضرت ﷺ سے کثرتِ استحاضہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَاھِیَ رَکْضَۃٌ مِّنْ رَکَضَاتِ الشَّیْطٰنِ۔

یہ تو شیطان کی ایک ٹھوکر ہے۔ (سنن ترمذی)

اس حدیث کی مسند احمد اور بخاری کی روایت میں یوں وارد ہے:۔

اِنَّمَاھُوَعِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ یہ تو ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔

دونوں حدیثوں میں ایک ہی بات مذکور ہے کہ شیطان رحم کی کسی رگ کو ایسی ٹھوکر مارتا ہے جس سے رحم کے راستے خون جاری ہو جاتا ہے۔

وضوء کا شیطان: وَلْھَان:۔

عمومی حالات میں شیطان اور اس کے گروہوں کا انسانوں پر حملے کرنے کا مختصر نقشہ ہم نے گذشتہ سطور میں آپ کے سامنے رکھا ہے۔ کتاب کی طوالت کے اندیشہ سے بہت سی تفصیلات کو ہم دانستہ ترک کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو شیطان عام حالات میں

انسان کو گمراہ کرنے اور حق وصداقت کے جادۂ استقامت سے ڈگمگانے سے ایک لمحہ غافل نہیں رہتا، وہ یہ کہاں گوارا کرسکتا ہے کہ کوئی آدمی اس کے شر اور فتنہ سے بچ کر اللہ کی عبادت وبندگی کے راستے پر آجائے۔شیطان اور اس کے حواری عبادات میں قدم قدم پر سینکڑوں قسم کی رکاوٹیں ڈالتے ہیں جن میں سے چند ایک کا بطور نمونہ ہم یہاں تذکرہ کرتے ہیں۔سیدالقراء سیدنا اُبیؓ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:۔

اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهٗ: الْوَلْهَانُ ـ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ

وضوء کا ایک خاص شیطان ہے جس کا نام ''ولھان'' ہے۔تم پانی کے وسواس سے بچا کرو۔(سنن ترمذی، سنن ابن ماجۃ، مستدرک حاکم، صحیح ابن خزیمہ)۔

نماز کا شیطان خنزب:۔

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور قرأت کو مجھ پر مشتبہ کردیتا ہے۔اس سے بچاؤ کیسے حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

ذٰلِكَ شَيْطٰنٌ يُّقَالُ لَهٗ: خِنْزِبٌ۔فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا۔

یہ ایک خاص شیطان ہے جس کا نام ''خِنْزِب'' ہے۔اگر تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو(اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا کرو) اور اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دیا کرو۔(مسلم، نسائی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبۃ، دلائل النبوۃ للبیہقی)۔

نماز با جماعت پر شیطان کا حملہ:۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

رَاصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بَيْنَ الْاَعْنَاقِ۔ فَوَالَّذِیْ

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهُ الْحَذَفُ ۔

(نماز باجماعت میں) اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیوار کی طرح ملا کر رکھا کرو اور ایک دوسرے کے قریب قریب کھڑے ہوا کرو اور گردنیں ایک دوسرے کی سیدھ میں رکھا کرو۔ مجھے اس ذاتِ اقدس کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی صورت صفوں کے شگاف سے (صف میں) گھس رہا ہوتا ہے۔ (مسند احمد، نسائی، کنز العمال)۔

باجماعت نماز کا گھس بیٹھیا:۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایۂ ناز تصنیف غنیۃ الطالبین میں یہ روایت ان الفاظ سے ذکر فرمائی ہے۔

وَجَاءَ فِی الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: تَرَاصُّوْا فِی الصُّفُوْفِ لِئَلَّا يَتَخَلَّلَكُمُ الشَّيَاطِيْنُ كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذْفٍ ۔

اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک وارد ہے کہ: اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیواروں کی طرح ملا کر رکھو تا کہ تمہارے درمیان شیاطین بکری کے بچوں کی طرح نہ آگھسیں۔ (غنیۃ الطالبین ورواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطهما ولم يخرجاه۔ ووافقه الذهبی)۔

حضرت شیخ جیلانی نے اس حدیث کی شرح میں مزید فرمایا کہ لوگوں نے پوچھا کہ بناتِ حذف کسے کہتے ہیں؟ تو ابوحذیفہ نے کہا کہ ابوعبیدہ کہتے ہیں: حجاز کی چھوٹی نسل کی بکری کو حذف کہا جاتا ہے۔ اور مزید فرمایا بکری کی اس قسم (حذف) کو عربی میں (نقد) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بکریوں کی وہ نسل ہے جس کی دم بھی نہیں ہوتی اور کان بھی نہیں ہوتے۔ یہ یمن کے شہر جرُش سے لائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ حذف اس نسل

کا اسمِ جنسِ جمعی ہے (نَحْلٌ ، تَمْرٌ ، نَخْلٌ کی طرح) اور اس کا مفرد حذفلة آتا ہے (نَحْلَةٌ ، تَمْرَةٌ ، نَخْلَةٌ کی طرح)۔

اذان واقامت سے گھبراہٹ اور نماز میں شرارت:۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَانُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَایَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ۔فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ۔اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَاثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ ، حَتّٰی اِذَاقُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ۔حَتّٰی یَخْطُرَبَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ: اُذْکُرْ کَذَاوَاذْکُرْ کَذَابِمَالَمْ یَکُنْ یَذْکُرُمِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظِلَّ الرَّجُلُ لَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی ۔

جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان اتنی اونچی آواز سے پاد مارتا ہوا بھاگتا ہے کہ اسے اذان کی آواز (پاد کی بلند آواز کی وجہ سے) سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے۔ پھر جب (جماعت کے لئے) تکبیر کہی جاتی ہے تو دوبارہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ جب اقامت ختم ہوتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے اور نمازی اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہونا شروع کردیتا ہے۔ نمازی سے کہتا ہے: فلانی بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو، جو اسے پہلے سرے سے یاد نہیں آرہی ہوتیں۔ یہاں تک کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔(بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی)۔

پچھلی حدیث سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ باجماعت نماز میں شیطان گھس آتا ہے، اس میں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ گھس کر کیا کارروائی کرتا ہے؟۔

مسجد سے نکلتے وقت حملہ:۔

حضرت ابو امامة باھلیؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَاَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ

وَاَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلٰى يَعْسُوْبِهَا۔ فَاِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ، فَاِنَّهٗ اِذَا فَالَهَا لَمْ تَضُرَّهٗ۔

تم میں سے جب کوئی شخص مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور وہ یوں لپک کر پہنچتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ سو جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر (باہر جانے کیلئے) کھڑا ہو وہ یہ دعاء پڑھ لیا کرے۔ اللھم انی اعوذبك من ابليس وجنوده، تو یہ لشکر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

سونے سے جاگنے اور جاگنے سے سونے تک، وضوء سے نماز تک اور نماز سے لیکر مسجد سے باہر نکلنے تک، پیدائش سے موت تک وہ کون سا لمحہ ہے جب شیطان اور اس کے لشکری انسان کو جادۂ حق وصداقت سے ہٹانے اور کفر و باطل اور سرکشی وانکار کی ڈگر پر لانے کیلئے ہر حربہ، ہر ہتھیار استعمال نہ کرتے ہوں۔

یہ موضوع چونکہ پوری انسانی زندگی کو محیط ہے، کیونکہ شیطان تو زندگی کی آخری سانس تک اپنی تگ ودو میں مصروف رہتا ہے اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے ہمیں اس کی چیرہ دستیوں سے مکمل آگاہی بھی دی ہے۔ لیکن ہم ان چند موٹی موٹی معلومات پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے اس بحث کو یہاں سمیٹتے ہیں۔ وَاللّٰهَ نَسْاَلُ التَّوْفِيْقَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى وَبِهٖ نَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ۔

باب (۱۳)

قرین (ہمزاد) کیا ہے؟

جنات اور شیاطین پر بحث مکمل کرنے کے بعد اب مختصر سا تذکرہ شیاطین جنات کی ایک خاص قسم کا ہو جائے جنہیں احادیث مبارکہ میں کہیں تو شیاطین ہی کہا گیا ہے اور کہیں ان کی ایک مخصوص ڈیوٹی کے حوالے سے انہیں قرین کہا گیا ہے۔

اس قرین کو ہم اردو اور فارسی میں ہمزاد کہتے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو قرین (ہمزاد) پیدا فرمائے ہیں، ایک شیطان اور ایک فرشتہ! شیطان قرین یا شیطانی ہمزاد کی دن رات کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو راہِ راست سے پھسلا کر گمراہی کی گہری کھائی میں گرا دے جبکہ فرشتہ قرین یا علوی ہمزاد کی مسلسل کوشش ہوتی ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت و فرماں برداری پر قائم رہے اور اللہ کی رضاء جوئی والے کام کر کے آخرت کی فلاح و نجات حاصل کرے۔

گذشتہ باب میں شیطان کی انسان دشمنی کے واقعات میں ایک حدیث شریف گذر چکی ہے کہ رات سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت ان دونوں قرینوں کی کشمکش کس طرح چلتی ہے۔ فرشتہ قرین رات کو خیر پر خاتمہ اور صبح خیر پر آغاز کی تلقین کرتا ہے جبکہ شیطان ہمزاد رات کو شر پر اختتام اور صبح شر سے آغاز کی تلقین کرتا ہے۔

یہاں ہم صرف شیطان قرین کے حوالے سے چند مستند حوالہ جات کا ذکر کر کے گفتگو کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان:۔

ہر انسان کے ساتھ دو ہمزاد ہیں

ام المؤمنین، صدیقہ بنت صدیق اکبر، سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ ھَالَیْلَۃً ، قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَیْہِ ، فَجَاءَ فَرَاٰنِیْ فَقَالَ: اَخَذَكِ شَیْطٰنُكِ۔ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَعِیَ شَیْطٰنٌ؟ قَالَ نَعَمْ! وَمَعَ کُلِّ اِنْسَانٍ۔ قُلْتُ وَمَعَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: نَعَمْ! وَلٰکِنَّ رَبِّیْ اَعَانَنِیْ حَتّٰی اَسْلَمَ۔

کہ ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے کہیں باہر تشریف لے گئے۔ فرماتی ہیں، مجھے آپ ﷺ پر بہت غیرت آئی۔ آپ واپس تشریف لائے تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے تمہیں تمہارے شیطان نے پکڑ لیا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! (اور صرف تمہارے ساتھ نہیں بلکہ) ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! مگر اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

(صحیح مسلم، دلائل النبوۃ)۔

حضور ﷺ کا قرین مسلمان ہو گیا:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

مَامِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہٖ قَرِیْنُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُہٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ۔ قَالُوْا: وَاِیَّاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: وَاِیَّایَ، اِلَّا اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔

تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ ایک ہمزاد جنات میں سے اور ایک ہمزاد (قرین) فرشتوں میں سے لگا دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری دستگیری فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا۔ چنانچہ وہ مجھے صرف بھلائی کیلئے ہی کہتا ہے۔

دونوں قرینوں کی ڈیوٹی:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

اِنَّ لِلشَّیْطٰنِ لَمَّۃً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّۃً۔ فَاَمَّا لَمَّۃُ الشَّیَاطِیْنِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ۔ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ ثُمَّ قَرَأَ: اَلشَّیْطٰنَ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ۔

شیطان (سفلی ہمزاد) کا بھی انسان پر ایک دباؤ ہوتا ہے اور فرشتے (علوی ہمزاد) کا بھی ایک دباؤ ہوتا ہے۔ شیطان کا دباؤ یہ ہوتا ہے کہ وہ شر کی رغبت دیتا ہے اور حق کو جھٹلانے کی دعوت دیتا ہے۔ اور فرشتہ خیر کی ترغیب دیتا اور حق کی تصدیق کیلئے دعوت دیتا ہے۔ جو شخص یہ بات پائے وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور جو دوسری صورتحال سے دوچار ہو وہ اعوذباللہ الخ پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے (سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶۸) اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیطان تمہیں فقر وتنگدستی سے ڈراتا ہے۔ (ترمذی، ابن کثیر، طبری)۔

مؤمن اپنے شیطان کو بے بس کر دیتا ہے:۔

پیچھے آپ نے دو احادیث میں یہ پڑھا کہ حضور ﷺ کے شیطان قرین کے سلسلہ

میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خصوصی مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ لیکن ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ نے جبکہ دوسری حدیث میں دیگر صحابہ کرامؓ نے سوال کیا تو ان میں سے کسی کو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا شیطانی ہمزاد بھی مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں اس سے بظاہر یہی متبادر ہوتا ہے کہ شیطانی ہمزاد کا مسلمان ہوجانا صرف نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے اور شاید یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔:(**واللہ اعلم وعلمہ اکمل واتم**)۔ البتہ عام مؤمن یہ کرسکتا ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری، سنت کی پاسداری، امور واحکام شرع اسلامی کی پیروکاری کرکے اور اس شیطان کی مرضی پر زندگی بھر میں ایک بار بھی عمل نہ کرکے اسے تھکا ڈالے۔

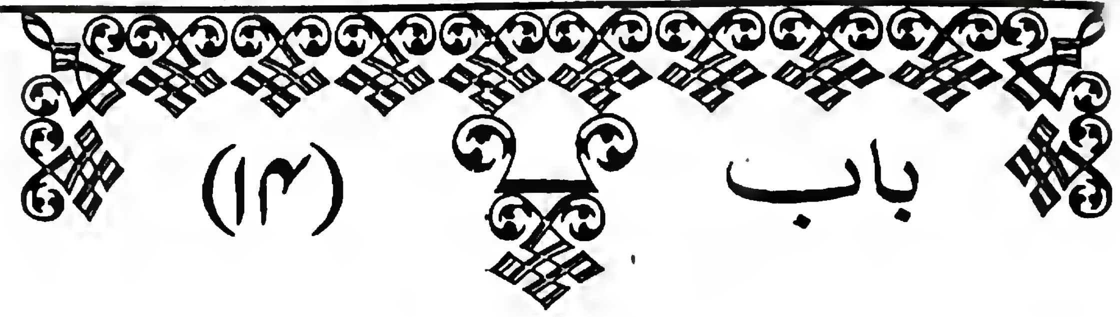
حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا اسی مفہوم میں ایک ارشاد وگرامی یوں روایت فرمارہے ہیں:۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُنْضِیْ شَیْطَانَہٗ کَمَایُنْضِیْ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ فِی السَّفَرِ۔

مومن اپنے شیطان (شیطانی ہمزاد) کو بالکل اسی طرح بے بس کردیتا ہے جیسے تم لوگ سفر میں اونٹ کو تھکا مارتے ہو۔(مسند احمد، نوادر الاصول، کنز العمال)

شیطانی ہمزاد پلے سے چڑیا کیسے بنا:۔

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ حضرت قیس بن حجاج فرماتے ہیں کہ میرے شیطان (سفلی ہمزاد) نے مجھے بتلایا کہ جب میں آپ میں داخل ہوا تھا تو کتے کے پلے جتنا تھا۔ اور اب چڑیا جتنا ہوگیا ہوں۔ میں نے پوچھا، یہ کیسے ہوا؟ بولا: آپ مجھے قرآن کے ساتھ پگھلا دیتے ہیں۔



باب (۱۴)

جنات اور شیاطین کے ٹھکانے

جنات اور شیاطین کی سب سے من پسند جگہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ (۱) بیت الخلاء (۲) جانوروں کے باڑے (۳) گندی نالیاں اور نالے ان کی پسندیدہ رہائش گاہیں ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ (۴) پرانے درخت (۵) بالخصوص پیپل (۶) برگد (۷) جامن (۸) انار کا درخت (۹) کھنڈرات اور ویرانے (۱۰) ندی نالے (۱۱) سنسان اور بے آباد علاقے (۱۲) گھنے جنگل (۱۳) سمندری جزیرے (۱۴) پہاڑ (۱۵) دو پہاڑوں کے درمیان وادیاں (۱۶) بے آباد پرانے گھر (۱۷) وہ مکانات جو زیادہ تر بند رہتے ہوں (۱۸) مختلف زمینی مخلوقات (سانپ، چوہے وغیرہ) کے بلِ (۱۹) کفار کے عبادت خانے (مندر، گرجا اور گوردوارے وغیرہ) (۲۰) آباد زمینوں کے درمیان میں پائے جانے والے خالی مقامات (۲۱) پانی (۲۲) گندے پانی کے جوہڑ (۲۳) زمین کے نشیبی مقامات اور (۲۴) دیہاتیوں کے پاخانہ پھرنے کے مقامات وغیرہ۔ یہاں ان میں سے چند مقامات کے بارے میں احادیث مبارکہ کا ثبوت بھی پیش کر رہے ہیں۔ جن سے ان مذکورہ بالا مقامات کے حوالے سے قارئین کو مزید بصیرت حاصل ہوگی۔

بیت الخلاء جنات کا ٹھکانہ ہیں:۔

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَااَتٰی اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

یہ گندگی کے مقامات جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔اسلئے جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کیلئے جائے تو یہ پڑھ لیا کرے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:) اے اللہ میں جنات مردوں اور جنات عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (صحیح ابن حبان ، مستدرك حاكم ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه)۔

بسم اللہ کے ذریعے پردہ:۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ۔

یہ گندگی والے مقامات جنات کے مسکن ہیں۔ چنانچہ تم میں سے کوئی آدمی جب بیت الخلاء جائے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ (عمل اليوم والليلة لابن سنی)۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِی اٰدَمَ اِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ :بِسْمِ اللّٰهِ ۔

جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھا کرے۔(ترمذی ، ابن ماجه ،مسند امام احمد)۔

یہاں ملحوظ رہے کہ حضرت علیؓ کی روایت سے جس طرح یہ وضاحت ہوگئی ہے کہ حضرت انسؓ کی روایت میں بسم اللہ پڑھنے کا جو حکم دیا گیا اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان کے ستر پر جنات کی نظر نہیں پڑتی۔ یہی فائدہ سابقہ دعاء کا بھی ہے کہ اس کے پڑھ لینے

سے جنات آدمی کے ننگ کو دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا معمولِ مبارک بھی بیت الخلاء جاتے وقت کا یہی منقول ہے:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تھے تو یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں شیطان مردوں اور شیطان عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبة، مسند دارمی)۔

جبکہ امام سعید بن منصور نے مذکورہ بالا دعاء پر بسم اللہ کا اضافہ بھی روایت کیا ہے (سنن سعید بن منصور، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبة)۔

بلوں میں بھی جنات رہتے ہیں:۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْجُحْرِ۔

کہ آپ ﷺ نے بلوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت قتادہ سے لوگوں نے پوچھا کہ بلوں میں پیشاب کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ یُقَالُ: اِنَّھَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

یہ کہا جاتا تھا کہ یہ بل جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل، الجامع الصغیر للسیوطی وصححه، صحیح ابن خزیمة، المستدرك للامام حاکم)۔

پانی میں بھی جنات رہتے ہیں:۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

رَاَیْتُ حَسَنًا وَّ حُسَیْنًا مُّسْتَنْقِعَانِ وَعَلَیْھِمَا بُرْدَتَانِ فَاَعْظَمْتُ ذٰلِكَ لِحَالِ الْبُرْدَتَیْنِ فَقَالَا: یَا اَبَا سَعِیْدٍ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلْمَاءِ سُكَّانًا؟

کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ایک جھیل میں چادریں اوڑھے اترتے دیکھا۔ انہیں چادریں اوڑھے دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی۔ (مجھے حیران دیکھ کر) دونوں حضرات بولے: ابوسعید! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پانی میں بھی کچھ لوگ سکونت پذیر ہیں؟ (الکنی والاسماء للدولابی)۔

پانی کے جوہڑ اور جنات:۔

کھیتوں اور زمینوں میں چھوٹی بڑی نشیبی جگہوں پر اکثر بارش وغیرہ کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر بھی جنات ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ یَّغُوْطَ الرَّجُلُ فِی الْقَرْعِ۔قِیْلَ: وَمَاالْقَرْعُ؟قَالَ اَنْ یَّأْتِیَ اَحَدُکُمُ الْاَرْضَ فِیْهَاالنَّبَاتُ کُلَّمَاقَمَّتْ قَمَاسَّهٗ فَتِلْکَ مَسَاکِنُ اِخْوَانِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔

کہ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی قرع میں پاخانہ نہ کرے۔ صحابہٴ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! قرع کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ آدمی ایسی کھیتی میں جائے جس میں فصل لگی ہو اور وہاں وہ پانی کو پھلانگتا پھرے کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی رہائش کی جگہ ہے۔ (الکامل لابن عدی)۔

پہاڑ اور جزیرے جنات کے مساکن:۔

یہ حدیث حضرت بلال بن حارثؓ کی روایت سے پیچھے متن اور ترجمہ سمیت گذر چکی ہے کہ ایک سفر کے دوران کسی مقام پر آنحضرت ﷺ نے پڑاؤ کیا۔ وہاں آپ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو حضرت بلال بن حارث پانی کا لوٹا لے کر ساتھ چل پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہاں لوگوں کے جھگڑنے اور شور شرابے کی آوازیں سنیں تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیسی آوازیں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن جنات اور مشرکین جنات اپنے کچھ جھگڑوں کا فیصلہ کرانے میرے پاس آئے تھے۔ پھر ان دونوں فریقوں نے مجھ سے اپنی اپنی رہائش کیلئے تعین کا تقاضا کیا تو میں نے مؤمنین جنات کے لئے بستیاں اور پہاڑ مقرر کر دیئے جبکہ مشرکین جنات کے لئے کھائیاں، غاریں اور سمندری جزیرے مقرر کر دیئے۔

باب (۱۵)

کیا جنات انسان پر حملہ کرتے ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جنات کے وجود سے تو انکار نہیں۔ لیکن یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پر جنات کا سایہ ہے، فلاں کو جنات کے دورے پڑتے ہیں، فلاں میں جنات داخل ہو گئے ہیں یا فلاں میں جنات بولتے ہیں، یہ سب جھوٹ، فریب، ڈھکوسلہ بازی یا نفسیاتی بیماری ہے۔

ان کے بقول کچھ بچے یا خواتین اپنے مطالبے پورے نہ ہونے کی وجہ سے جنات کا ڈرامہ رچا کر اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کسی ذمہ داری سے جان چھڑانے کیلئے اس طرح کا مکر کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنی کسی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے جنات کا بہانہ بناتے ہیں، کچھ بچے امتحانات کے موقعہ پر آسیب کا دورہ ڈال لیتے ہیں، کچھ لوگوں کو کسی نفسیاتی دباؤ یا کمزوری کی وجہ سے بعض شکلیں نظر آنے لگ جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کی قوتِ متخیلہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ ایک ایسی غیبی مخلوق کا تصور کرتے ہیں تو ان کا تصور ایک حقیقی روپ اور جنات کی شکل میں انہیں باقاعدہ نظر بھی آنے لگ جاتا ہے، بعض دفعہ خواتین کو ماہواری کی بندش کی وجہ سے اس طرح کے ھیولے اور شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن حقیقی دنیا میں جنات آدمی کو ستا نہیں سکتے۔ وہ انسان پر مسلط نہیں ہوتے۔ نہ ہی ان کے مسلط ہونے سے مرگی جیسے یا کسی اور طرح کے آدمی کو دورے پڑتے ہیں۔

ان حضرات کو اب آدمی کیا جواب دے کہ تکلیف کا حقیقی احساس تو اسی کو ہوتا ہے جسے وہ تکلیف ہو رہی ہے۔ ایک آدمی کو جنات تنگ کر رہے ہوں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ اسے اس کی محض نفسیاتی کمزوری قرار دے کر اس کی بات کو جھٹلائیں؟

ممکن ہے بعض لوگ مکاری بھی کرتے ہوں، ممکن ہے بعض لوگ نفسیاتی مرض کی وجہ سے اپنے ہی خیالات کو اپنا جن بنا بیٹھتے ہوں، ممکن ہے خواتین میں سے بعض کو ایام کی تکلیف کی وجہ سے بھی کچھ شکلیں نظر آتی ہوں۔ یہ سب کچھ تو ممکن ہے مگر کیا یہ ممکن بھی نہیں کہ اسی طرح کچھ لوگ واقعی جنات ہی کے ستائے ہوئے ہوں؟

اگر کسی عورت کو حیض کی بندش کی وجہ سے شکلیں نظر آئیں تو آپ اسے مکار تو نہیں کہیں گے؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہیں گے کہ آپ کو فلاں تکلیف کی وجہ سے ایسا نظر آرہا ہے۔ کسی اچھے معالج سے اس بیماری کا علاج کروالیں۔ ماہواری ٹھیک ہوگئی تو یہ شکلیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔

اسی طرح اگر کوئی نفسیاتی مریض ایسی شکایت کرے تو اسے یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ آپ کا ماہواری سسٹم خراب ہے؟ اسے اس کی حالت کے مطابق جواب دیا جائے گا۔

اور اگر کوئی شخص محض دھوکہ دیتے ہوئے آسیبی دوروں کی اداکاری کر رہا ہو تو اسے بھی نہ ماہواری کے علاج کا مشورہ دیا جائے گا، نہ ہی نفسیاتی علاج کا! بلکہ اسے سب کے سامنے شرمسار کیا جائے گا کہ گھر والوں کو پریشان کرنے کیلئے تم نے جنات کا جعلی ڈھونگ رچا رکھا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی کو واقعی جنات کا دورہ پڑتا ہو تو اسے نفسیاتی علاج کا مشورہ دینا یا مکاری اور ڈرامہ بازی قرار دینا بھی اتنا ہی غلط ہوگا۔ اسے یہی مشورہ دیا جائے گا کہ تم ان آسیبوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر کرو تو تمہاری تکلیف ختم ہو جائے گی۔

یہاں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ آسیب کے دوروں اور دوسرے امراض کے دوروں میں واضح اور نمایاں فرق ہوتا ہے اور ایک روحانی معالج دو منٹ میں صحیح فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے جنات کا دورہ ہے یا مرگی یا کسی اور مرض کا؟

اسی طرح حقیقی آسیب اور مصنوعی آسیبی دورے کا فرق بھی دو منٹ میں پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ آسیب کا خلل انسان کو سرے سے نہیں ہوتا اور جو لوگ اس کی شکایت کرتے ہیں وہ مکاری یا ڈرامہ بازی کرتے ہیں، سراسر خلاف واقعہ ہے۔ ایسے واقعات ہر شہر ہر بستی میں آئے روز پیش آتے ہیں اور روحانی علاج سے ٹھیک بھی ہوتے ہیں۔

ان کا روحانی علاج سے ٹھیک ہونا مزید تائید کرتا ہے کہ آسیبی دورہ ان دوسری بیماریوں سے الگ حقیقت ہے۔ وگرنہ پھونکیں مارنے سے ڈرامے کس طرح بند ہو جائیں؟ نفسیاتی امراض تعویذوں سے کیسے ٹھیک ہو جائیں یا خواتین کے رحم کے امراض سے پیدا ہونے والی شکلیں اس مرض کے ہوتے ہوئے محض دم جھاڑے سے کیسے غائب ہو جائیں؟

یہ ایک واقعاتی مسئلہ ہے، شرعی نہیں:۔

ہم یہاں یہ بھی واضح کر دیں کہ جنات کا کسی کو پریشان کرنا ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔ شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ ہم اس کے لئے قرآن وسنت سے ثبوت اور دلائل اکٹھے کریں۔ اگر لوگ اس تکلیف کا اظہار کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں تو ان کو جھوٹا قرار دینے کی بجائے ان کا علاج کرنا زیادہ ضروری ہے۔

اور اگر لاکھوں لوگ اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں اور انہیں دم جھاڑے سے شفاء بھی ملتی ہے تو یہ دونوں باتیں خود بخود ثابت ہو جاتی ہیں کہ لوگوں کی یہ شکایت بھی سو فیصد درست ہے کہ انہیں آسیب کی شکایت ہے اور عاملین ان کا علاج کرنے کے لئے قرآن وحدیث سے جن آیات اور دعاؤں کی تلاوت کرتے یا دیگر روحانی طریقے اختیار کرتے ہیں وہ ان کا صحیح علاج ہیں۔ اسی لئے لوگوں کو اس دم جھاڑے کے ذریعے شفاء ملتی ہے۔

جنات اور ان کے دوروں کا مسئلہ اگرچہ واقعاتی ہے، شرعی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم قرآن وسنت سے ثابت کریں گے کہ جنات کا جس طرح وجود سو فیصد سچی اور کھری حقیقت ہے۔ اسی طرح ان کے بعض لوگوں کا انسانوں کو پریشان کرنا، انسانی وجود میں داخل ہو جانا، انسان میں آکر باتیں کرنا، انسان کو بے ہوش کرنا اور طرح طرح سے تنگ کرنا بھی سو فیصد حقیقت ہے۔

ثانی اثنین

تالیف
علامہ ارشد حسن ثاقب

☆قرآن وسنت کے سینکڑوں ارشادات میں اعداد کے حوالے سے گفتگو وارد ہے۔صحابہ کرام اور سلف صالحین کے ہزاروں ارشادات اور واقعات میں اعداد کا حوالہ آتا ہے۔

☆علامہ ارشد حسن ثاقب نے اعداد کے حوالے سے قرآن وسنت اور اکابرِامت کے اقوالِ زریں کو جمع کرنا شروع کیا اور جب پہلا باب (دو کے حوالے سے قرآن کریم کی آیات) مرتب کرنا شروع کیا تو وہ باب کی بجائے تین سو سے زائد صفحات کی پوری کتاب بن گیا۔

☆ثانی اثنین صرف ان (۱۶۵) قرآنی آیات کے ترجمہ وتشریح پر مشتمل ہے۔ جن میں دو کے عدد کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔جیسے: سنفرغ لکم ایھا الثقلان، یٰذا القرنین، فیھما عینان تجریان الخ.اس کے بعد دو کے عدد کے حوالے سے حدیث شریف، آثارِ صحابہ،اقوالِ اسلاف، کائناتی حقائق، تاریخی وقائع اور ضرب الامثال اور محاورات کا الگ سے مجموعہ تیار کر رہے ہیں۔اس کے بعد تین، چار سے دس تک کے عدد پر مزید تحقیق انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائے گی۔

☆نہایت دلچسپ، معلومات افزا اور منفرد کتاب ہے۔

ناشر
ادارۃ القریش

قرآن حکیم سے ثبوت

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ

''جو لوگ سود کھاتے ہیں یہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔'' (البقرۃ:275)۔

امام قرطبیؒ: اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ ''اس آیت میں ان لوگوں کی بات کو غلط قرار دیا گیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل نہیں ہوتے''۔ (تفسیر قرطبی:355/3)۔

امام ابن جریر طبریؒ: اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے سود خوروں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو، یعنی ایسے شخص کی طرح جس پر آسیب کا سایہ ہو اور وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہو۔'' (تفسیر طبری:101/3)۔

قرآن حکیم میں عربی کا جو محاورہ ''یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ'' استعمال کیا گیا ہے اس کا لفظی ترجمہ اگرچہ یہی کیا جاتا ہے کہ ''جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو'' مگر اس کا حقیقی اور محاوراتی ترجمہ یہ بنتا ہے ''جسے جنات کا دورہ پڑتا ہو۔''

امام ابو الحسن اشعریؒ: اس آیت کو معتزلہ کے اس گروہ کے خلاف بطور دلیل پیش فرماتے ہیں جو کہتا تھا کہ آسیب زدہ شخص کے جسم میں آسیب داخل نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ جنات، آسیب زدہ آدمی کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ (مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ)۔

امام احمد بن حنبلؒ: کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن، آسیب زدہ انسان کے جسم میں داخل نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: بیٹے! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہی تو اس وقت اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔

حدیث سے ثبوت

جنات کا تذکرہ یوں تو سینکڑوں جگہ احادیث میں آتا ہے۔ یہاں ہم صرف چند وہ واقعات درج کریں گے جن میں خود نبی کریمؐ نے لوگوں میں سے جن نکالا۔

حضورؐ نے ایک بچے کا جن نکالا:۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور اقدسؐ کی خدمت عالیہ میں اپنا بچہ لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے پر صبح اور شام کھانے کے اوقات میں جنات کا دورہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہمارا کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کیلئے دعاء فرمائی تو اس نے قے کر دی جس سے اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا پلا نکل کر بھاگ گیا۔ (**مسند احمد، مسند دارمی، دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیھقی**)۔

حضرت زارع کے بچے کا جن حضورؐ نے نکالا:۔

ام ابان بنت وازع روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حضرت زارعؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو آسیب کا سایہ ہے۔ آپ ﷺ اس کے لئے دعاء فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ میں نے واپس جا کر اس کے سفر والے کپڑے تبدیل کر کے نئے کپڑے پہنائے اور اسے اپنے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے قریب کرو اور پیٹ کے بل لٹادو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے کپڑوں کو اوپر سے بھی پکڑا اور نیچے سے بھی! اور اس کی پیٹھ پر مارنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ یہ حکم دیتے جا رہے تھے کہ: اے اللہ کے دشمن نکل جا، اے اللہ کے دشمن نکل جا! تھوڑی ہی دیر میں وہ بچہ عام آدمی کی طرح دیکھنے لگ گیا۔ اس سے پہلے وہ دیکھتا نہیں تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو سامنے بٹھا کر اس کے لئے دعاء فرمائی اور اس کے چہرے پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ اس دعاء کی وجہ سے ہمارے قافلے کے لوگ اسے اپنے سے بہتر سمجھنے لگے۔ (مجمع الزوائد: 3/9)۔

جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے:۔

یہ بات پہلے بھی تفصیل سے گذر چکی ہے کہ جنات انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حدیث مبارک کے الفاظ تو یہ ہیں کہ وہ انسانی خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں۔ چند سطور پہلے امام ابو الحسن اشعریؒ ، امام قرطبی، امام احمد بن حنبل کے اقوال بھی گذر چکے ہیں جنہوں نے قرآنی آیت کا مصداق ومفہوم قرار دیتے ہوئے اسے اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

ابھی جو دو احادیث مبارکہ آپ نے پڑھی ہیں ان سے (اور آئندہ آنے والی احادیث سے بھی) یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ سچائی اور واقعاتی حقیقت بھی یہی ہے اور احادیث نبوی کی صراحت بھی یہی ہے کہ جنات انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پہلی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ نے تصدیق کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بچے کو دم کیا تو جن اس کے منہ سے قے کی وجہ سے چھوٹے کتے کی شکل میں برآمد ہوا۔ یعنی وہ اس کے معدے میں جا کر بیٹھا ہوا تھا جو قے سے برآمد ہوا۔

اور دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اس جن کو مخاطب کر کے بار بار فرمانا کہ اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا! اس امر کی واضح دلیل ہے کہ جن اس کے جسم میں داخل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ اس کے جسم میں موجود ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اسے بار بار نکلنے کا حکم دے رہے تھے۔

حضرت یعلیٰ بن مُرَّۃؓ کی روایت:۔

حضرت یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کی تین باتیں ایسی دیکھی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں، نہ ہی میرے بعد کوئی دیکھے گا۔

ہم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت بچہ اٹھائے بیٹھی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بچہ سخت تکلیف میں ہے۔ دن میں کئی بار اسے دورہ پڑتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے قریب کردو۔ عورت بچے کو قریب لائی اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے درمیان رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا منہ کھول کر اس میں تین بار پھونک ماری اور فرمایا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ، اِخْسَأْ عَدُوَّاللّٰهِ!

''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ کے دشمن نکل جا!''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ عورت کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہماری واپسی پر ہمیں اسی جگہ ملنا اور بچے کی کیفیت بتلانا۔ فرماتے ہیں جب ہم سفر سے واپس آئے تو وہ عورت اسی جگہ ہماری منتظر تھی۔ اور اس کے ساتھ تین بکرے بھی تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا حال پوچھا تو عورت نے بتلایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمیں اس کے بعد بچے کی طرف سے کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچی۔ اور گذارش کی کہ یہ بکرے ہماری طرف سے ہدیہ قبول فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترو اور ان میں سے ایک بکرا لے لو، باقی اسے واپس کردو۔

(مجمع الزوائد:4/9)۔

سیاہ فام آسیب زدہ جنتی عورت:۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھ سے حضرت عبد اللہ

بن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے دورہ پڑتا ہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہوں جس کی وجہ سے بعض دفعہ میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ ﷺ میرے لئے دعاء فرما دیجئے (کہ اس آزار سے میری جان چھوٹ جائے)۔ آپ نے فرمایا:۔

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ۔

"اگر تم چاہو تو صبر کر لو (اور اس کے بدلے) تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں دعاء کر دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا فرمائیں!"

اس عورت نے جب جنت کی بات سنی تو تکلیف بھول گئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں صبر سے کام لوں گی۔ پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دورے میں میں بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ یہ دعاء فرمائیں کہ اس تکلیف کی وجہ سے میرا پردہ نہ کھلا کرے۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعاء فرمائی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سیاہ فام عورت کا نام امِ زُفَر تھا اور اسے یہ دورہ کسی دماغی خلل کی وجہ سے نہیں بلکہ جنات کی وجہ سے پڑا کرتا تھا۔ (فتح الباری)۔

حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کا جن نکالا:۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کو طائف کا گورنر بنا کر بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں مجھے یوں لگتا تھا کہ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آجاتی ہے اور اس کی وجہ سے مجھے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کیلئے مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے جب مجھے مسجد نبوی شریف میں دیکھا تو فرمایا ابو العاص کے بیٹے، تم؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز

کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آجاتی ہے اور مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان ہے اسے میرے قریب کرو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوکر دونوں پیروں کے بل اکڑوں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھتکارا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن باہر نکل جا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل تین بار کیا اور فرمایا جاؤ اور جاکر اپنے گورنری کے فرائض سنبھالو۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔ (سنن ابن ماجه)۔

حضرت اسامہؓ بن زید کا مشاہدہ:۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفرِ حج میں تھے۔ بطن روحاء کے مقام پر پہنچے تو ایک عورت نے اپنا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچے نے جب سے جنم لیا ہے، تب سے تکلیف میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ گود میں لیا اور اس کے منہ میں تھتکارتے ہوئے فرمایا کہ ''اللہ کے دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ ماں کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا اسے لے جاؤ۔ اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(مجمع الزوائد، دلائل النبوة للبيهقي)۔

جن انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے:۔

ان تمام روایات سے دو باتیں واضح ہوگئیں۔ (۱) ایک یہ کہ جنات کا سایہ ایک کھلی صداقت اور واقعاتی حقیقت ہے۔ اسے نفسیاتی بیماری قرار دے کر جھٹلانا اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی بھونڈی ادا کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ (۲) دوسرے یہ کہ جن، آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوکر اسے پریشان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام احادیث میں حضورؐ نے جنات کو ایک ہی حکم دیا ہے کہ اس مریض کے جسم سے نکل جاؤ۔

باب (۱۶)

جنات کیوں ستاتے ہیں؟

رہا یہ سوال کہ جنات آدمی پر کیوں آتے، مسلط ہوتے اور ستاتے ہیں تو اس کی متعدد وجوہ ہوسکتی ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند وجوہ کا بطور مثال ذکر کریں گے۔ جنات ہماری بیان کردہ وجوہ کے پابند نہیں کہ جو وجوہ ہم بیان کریں یا کوئی اور عالم بیان کرے، ان کے علاوہ کسی وجہ سے کسی پر مسلط نہ ہوسکیں۔

امام ابن تیمیہ کی تشخیص:۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ انسان پر جن کا حملہ یا شھوت کی وجہ سے ہوتا ہے یا محبت وعشق کی وجہ سے یا بعض دفعہ جذبۂ انتقام کے تحت ہوتا ہے۔ کہ آدمی نے یا تو جنات کے اوپر پیشاب کردیا یا ان پر گرم پانی انڈیل دیا یا ان کا کوئی بچہ ماردیا ہوتا ہے حالانکہ اسے اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ یونہی شغل کھیل میں یا محض کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے بھی تنگ کرتے ہیں جیسے بیوقوف انسان بھی کرتے رہتے ہیں۔ (مجموعۃ فتاوٰی ابن تیمیۃ:29/19)۔

ہم نمبروار چند وجوھات کا ذکر کرتے ہیں جن کا اکثر ہم نے مریضوں میں مشاہدہ کیا ہے۔ دوبارہ عرض ہے کہ ہماری بیان کردہ وجوہات کا دائرہ ہمارے مطالعے یا مشاہدے تک محدود ہے، جنات ہمارے مطالعے کے پابند ہیں اور نہ ہی ہمارے

مشاہدے کے۔ وہ کسی بھی وجہ سے کسی پر حملہ کر سکتے ہیں۔ آخر ہم انسانی بدمعاشوں کا بھی تو روزانہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا ان کی بدمعاشی کسی اصول، ضابطے، جواز کے تابع ہوتی ہے؟ یہی حال جنات بدمعاشوں کا ہے۔ ہم تو صرف اپنے مشاہدہ میں آنے والی چند وجوہ کا ذکر کر رہے ہیں۔

(۱) بچوں کا یا عورتوں کا شام کے جھٹپٹے کے وقت باہر نکلنا۔

(۲) عورتوں کا کھلی جگہ (میدان، صحن، چھت وغیرہ) ننگے سر نکلنا۔

(۳) خواتین نہانے یا سر دھونے کے بعد اگر گیلے بالوں سمیت کھلی جگہ شام کو آئیں۔

(۴) گندی جگہ پر گرم پانی یا کوئی وزنی چیز پھینکنا۔

(۵) بعض خواتین پر مرد جنات عاشق ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے اس خاتون کا خوبصورت ہونا ضروری نہیں۔

(۶) بعض مردوں پر خواتین جنات فریفتہ ہو جاتی ہیں۔

(۷) بعض خواتین سے جنات جنسی تعلق قائم کرتے ہیں۔

(۸) بعض مردوں سے جن عورتیں جنسی تعلق استوار کر لیتی ہیں۔

(۹) پیپل کے درخت سے جنات چمٹ جاتے ہیں۔

(۱۰) برگد کے پیڑ سے بھی جنات کا سایہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۱۱) جنات کے حوالے سے جامن کا درخت انتہائی خطرناک ہے۔

(۱۲) انار کے درخت پر بالعموم جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ اس سے بھی آجاتے ہیں۔

(۱۳) گھروں میں دن رات ٹی وی اور ویڈیو پر فلمیں اور گانے چلنے سے بھی شیاطین کا داخلہ کھل جاتا ہے اور ان سے خیر کی توقع کرنا حماقت ہے۔

(۱۴) جن گھروں میں بھارتی چینلز زیادہ چلائے جاتے ہیں ان میں شیاطین اور خبیث ترین جنات کا ہمہ وقتی ڈیرہ ہوتا ہے۔ بھارتی فلموں اور ڈراموں میں قدم قدم پر جو اشلوک اور منتر پڑھے جاتے ہیں، ان کے ذریعے یوں سمجھیں کہ آپ خود اپنے آپ پر اور گھر والوں پر لاعلمی میں جادو کروا رہے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی دشمن کی آپ کو ضرورت نہیں۔

(۱۵) سخت سردی میں آدھی رات کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء میں سے اکیلے گذرنا جنات کے حملے کا موجب بن سکتا ہے۔ بلکہ اس وقت جنات کی بدترین نسل (چڑیل، ڈائن، دیو وغیرہ) کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۱۶) سخت گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت ویرانے، جنگل اور صحراء سے اکیلے گذرنا شدید خطرے کا الارم ہے۔ یہ وقت بھی بدترین انواع جنات کا شکار ہونے کا ہے۔

(۱۷) مٹی یا ریت میں زمینی جانوروں کے بل میں پیشاب کرنے سے جنات چمٹ سکتے ہیں۔

(۱۸) بیت الخلاء میں دعاء پڑھے بغیر داخل ہونے سے جنات کا شکار ہونا آسان اور ان کے شر سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(۱۹) گھر میں تصاویر کی موجودگی (بالخصوص دیواروں پر تصاویر آویزاں ہونا) بھی شیاطین اور جنات کیلئے آسانی پیدا کرتا اور انہیں گھروں میں گھسنے کی دعوت دیتا ہے۔

(۲۰) قبروں اور میلوں سے بھی یہ بن بلائے مہمان آپ کے ساتھ آجاتے ہیں۔

(۲۱) زیادہ غصے کی حالت میں آدمی جلدی ان کا شکار ہوتا ہے۔

(۲۲) شہوت کا حد سے زیادہ رسیا آدمی بھی جنات اور شیاطین کے لئے تر نوالہ ہوتا ہے۔

(۲۳) ویران عمارتوں، کھنڈروں اور ندی نالوں کے ویران کناروں سے بھی جنات انسان سے چپک سکتے ہیں اور یہ بھی خطرناک قسم کے جنات ہوتے ہیں۔

(۲۴) پہاڑی علاقوں کے وہ ہوٹل اور فلیٹ جو سال کا زیادہ تر عرصہ بند رہتے ہوں اور نصف سال سے بھی بہت کم عرصہ ان میں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو۔ ایسے ہوٹلوں اور فلیٹوں سے بھی جنات کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تین چار ماہ لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہو وہاں ایسا خطرہ نہیں ہوتا۔

(۲۵) دینی مدارس میں پڑھنے والی لڑکیوں پر جنات کا بہت شدید حملہ ہوتا ہے۔ شیطان تو عورتوں کو اپنی خباثت کے لئے جال کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اسے اور اس کی آل کو لڑکیوں کا دین کے قریب آنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ لگتا ہے پرویز مشرف بھی شیطان کی آل میں سے تھا کہ اس نے جامعہ حفصہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر ہی دم لیا۔

باب (۱۷)

جنات وآسیب کی علامات

یہاں ہم چند ایسی عمومی علامات کا ذکر کرتے ہیں جن سے عام آدمی بھی معلوم کر سکتا ہے کہ اس پر جنات کا حملہ ہے۔ اگر ایسی علامات بار بار محسوس ہوں تو کسی عامل سے رجوع کر کے مزید یقین حاصل کر لیں، پھر اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ مگر عامل دیندار اور پابندِ شرع ہو۔ شیطان صفت، بے دین، نوسر باز اور ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے تکلیف کا ازالہ تو نہیں ہو گا۔ محض وقت اور پیسہ برباد ہوگا۔ اور اکثر اوقات ایمان ویقین اور عزت وحرمت کی دولت بھی ہاتھ سے جاتی نظر آتی ہے۔ ایسے ٹھگ قسم کے عاملوں کے پاس جانے سے معاملہ یک نہ شد دوشد والا ہو جائے گا کہ پہلے صرف جن چمٹا تھا، اب اس کے ساتھ ساتھ عامل بھی چمٹ گیا ہے۔

(۱) اچانک خوشبو یا بدبو آنا۔

(۲) سر، کندھوں اور گدی کا اکثر وزنی رہنا۔

(۳) چلتے پھرتے اکثر اوقات یوں محسوس ہونا جیسے میرے پیچھے پیچھے کوئی آ رہا ہے۔ حتی کہ یہ خیال اتنا پختہ ہو جائے کہ کئی بار پلٹ کر دیکھنا پڑے۔ مگر دیکھیں تو پیچھے کوئی موجود نہ ہو۔

(۴) خواب میں خوفناک شکلیں دکھائی دیں یا براہِ رست جنات یا چڑیلوں وغیرہ کا نظر آنا۔

(۵) خواب میں کتا، بھیڑیا، بندر، ریچھ یا شیر کا اکثر دیکھنا۔ (ضروری نہیں کہ جس کو بھی خواب میں کتا وغیرہ نظر آئے اسپر آسیب کا سایہ ہی ہو۔ دوسری علامات بھی کچھ

پائی جاتی ہوں اور اس طرح کے خواب بھی آنے لگیں تو ان دونوں کو ملا کر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ ایسا شخص کسی آسیب کی زد میں ہے۔ وگرنہ بعض دفعہ کتے کو خواب میں دیکھنے کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والے کو پولیس سے کوئی خطرہ ہے۔ یا شیر کی تعبیر بعض دفعہ مضبوط دشمن اور بعض دفعہ نرینہ اولاد کی ہوتی ہے۔ (خوابوں کی تعبیر ایک مستقل فن ہے جسے ہم وھبی و کسبی فن کہہ سکتے ہیں۔ مکمل کسبی تو بالکل نہیں، البتہ کسی کو مکمل طور پر وھبی طور پر نصیب ہوتا ہے اور کسی کو سیکھنے سکھانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کشادہ فرما دیتے ہیں)۔

(۶) گھر میں سے ایسی جگہ سے چیزوں، نقدی، زیورات وغیرہ کا چوری اور غائب ہو جانا، جہاں آپ کے سوا کسی کا گذر اور رسائی ممکن نہ ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی جگہ سے گم ہوتی ہے جہاں گھر کے اور لوگ بھی یا ملازم وغیرہ بھی آ جا سکتے ہیں تو پھر جنات کا وہم کرنے کی بجائے تفتیش کر لیں۔

(۷) گھر کے کسی حصے میں آتے جاتے وقت گھر کے کسی ایک آدھ فرد کا جسم وزنی ہو جانا یا سردی کی لہر جسم میں دوڑ جانا یا بلا وجہ خوف طاری ہو جانا۔

(۸) سیڑھیوں وغیرہ میں کسی نادیدہ فرد کے چڑھنے اترنے کا احساس ہونا۔

(۹) چھت پر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہونا یا چار پائیاں وغیرہ گھسیٹنے کی آوازیں آنا۔

(۱۰) رات پچھلے پہر میں یوں لگنا جیسے کچن میں سالن پک رہا ہے۔ کبھی یہ احساس سالن کی خوشبو آنے سے ہوتا ہے، یوں لگتا ہے جیسے کوئی ہنڈیا بھون رہا ہے۔ اور کبھی سالن پکانے کے دوران برتنوں کے کھنکنے کی جو آوازیں اٹھتی ہیں، ویسی آوازیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) بیٹھے بٹھائے یوں لگنا کہ ابھی سامنے سے کوئی گذرا ہے یا کوئی شخص کھڑکی یا پردے کے پیچھے سے جھانک رہا ہے۔

(۱۲) گھر کی دیواروں، چھت، فرش، صوفوں، یا اہل خانہ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑنا۔

(۱۳) الماریوں میں صحیح سالم کپڑے رکھنے کے بعد نکالتے وقت دیکھا کہ ان پر کٹ

لگے ہوئے ہیں یا وہ کہیں کہیں سے جلے ہوئے ہیں اور جلنے سے ان میں سوراخ ہو گئے ہیں۔ (یہ علامت بعض دفعہ ایسے جادو میں بھی سامنے آتی ہے، جس میں مسان دخل انداز ہو چکا ہو۔ اس لئے عامل کو بڑی چابکدستی اور سمجھداری سے کام لیتے ہوئے یہ چیک کرنا چاہئے کہ یہ حرکت آسیب کی طرف سے ہو رہی ہے یا مسان کی طرف سے۔ پھر جو بھی صورت حال سامنے آئے اس کے مطابق حل کرے)۔

(۱۴) سوتے وقت اچانک پورے بدن کا منجمد اور بے حس وحرکت ہو جانا۔ حتی کہ کچھ پڑھنا چاہے تو پڑھ نہ سکے اور چیخنا چلانا چاہے تو چیخ بھی منہ سے نہ نکل سکے۔ پھر اسی تگ ودو کے دوران اچانک پورے بدن کا کھل جانا اور حرکت میں آ جانا اور شدید تگ ودو کی وجہ سے آنکھ کھل جانا۔

(۱۵) سوتے وقت اچانک پورے بدن پر منوں وزن پڑ جانا۔ یا جسم کے کسی ایک آدھ حصے کا نہایت وزنی ہو جانا۔ بعض دفعہ سونے سے پہلے جاگتے ہوئے بھی بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(۱۶) سوتے میں کسی کا ہاتھ یا پاؤں کو جھٹکا دے کر جگا دینا۔

(۱۷) اپنے نام کی آواز سننا۔ لیکن جس شخص کی آواز میں آپ کو پکارا گیا ہے وہ یا تو سرے سے گھر پہ موجود ہی نہیں یا وہ گہری نیند سو رہا ہے۔

(۱۸) حاملہ خواتین کو یوں محسوس ہونا جیسے کسی بلی یا اس جیسے کسی جانور نے اچانک اس کے پیٹ پر چھلانگ ماردی ہے۔ ایسی خواتین کا حمل عام طور پر ضائع ہو جاتا ہے۔

(۱۹) گھر کے افراد کو معمولی باتوں پر بلا وجہ اور حد سے زیادہ غصہ آ جانا۔ اور غصہ کی حالت میں خاص طور پر آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔

(۲۰) بیوی کو خاوند سے بلا وجہ حد سے زیادہ نفرت ہونا، خاوند کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ ویسے خاوند کے ساتھ تعلق صحیح ہو لیکن اس کے قریب جانے پر آمادہ نہ ہونا۔ ایسی خواتین کو بعض دفعہ جاگتے ہوئے بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بستر پر ان کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے۔ اور بعض دفعہ خواب میں ایسی صورت حال دیکھتی ہیں جو کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتیں اور جسے دیکھ کر آسانی سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ خاوند کو قریب کیوں نہیں

پھلنے دیتیں، یہ حرکت وہ خودنہیں کرتیں بلکہ غیر اختیاری طور پر خبیث اور بد کردار قسم کے شیاطین زبردستی ان سے یہ حرکت کرواتے ہیں۔

(۲۱) نیند کا اڑ جانا۔ رات رات بھر لیٹے رہنے کا باوجود نہیں آتی۔

(۲۲) نیند میں دماغ کا بیدار رہنا۔ بعض دفعہ آسیب کا مریض سوتا تو ہے لیکن نیند میں اس کا دماغ بیدار رہتا ہے اور رات بھر وہ نہ جانے کہاں کہاں گھومتا پھرتا اور بھٹکتا رہتا ہے۔ صبح نیند پوری کر کے جب وہ بیدار ہوتا ہے اس پر اسی طرح تھکن طاری ہوتی ہے، جس طرح نیند نہ آنے کی وجہ سے آدمی کا سر اور دماغ بوجھل بوجھل سا رہتا ہے۔

(۲۳) سوتے میں بلند مقام سے لڑھکنا اور لڑھکتے لڑھکتے کسی کھائی وغیرہ میں دھڑام سے گرنا اور گرتے ہی بیدار ہو جانا۔

(۲۴) بار بار قبریں یا انجان مردے دیکھنا۔

(۲۵) کسی بیماری یا جسمانی کمزوری کے بغیر سست رہنا اور کام کاج کو دل نہ کرنا یا کام میں دل نہ لگنا۔

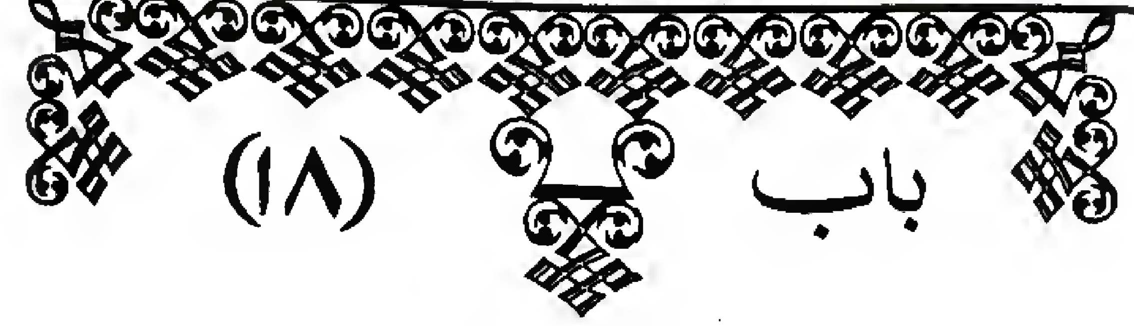
(۲۶) نیک کاموں اور عبادات سے رکاوٹ محسوس کرنا۔ نماز میں گھبراہٹ ہونا یا تلاوت واذکار میں سر یا آنکھوں کا بوجھل ہو جانا، زبان کا بار بار بلاوجہ رکنا یا بلاوجہ اس دوران نیند آ جانا۔

(۲۷) کسی ایسی بیماری کی تمام علامات کا ظاہر ہونا جو میڈیکل ٹیسٹ میں ظاہر نہ ہو رہی ہو۔ ٹیسٹ کلیئر آتے ہوں اور بیماری موجو ہو۔

(۲۸) دورے پڑنا۔ جس میں اعصاب کھنچ جائیں یا آنکھیں پلٹ جائیں یا ہاتھ پاؤں مڑ جائیں۔ لیکن اس سے ملتا جلتا ایک دورہ مرگی کا ہوتا تھا اور ایک شوگر کی کمی کا بھی ہوتا ہے۔

(۲۹) بچوں کا کسی خاص چیز یا جگہ کو بار بار دیر تک دیکھتے چلے جانا۔ اور اس کے بعد اس کو دیکھ کر ہنسنا یا ڈر کر رونے لگ جانا۔

(۳۰) نیند میں بدکنا، گھبرا کر اٹھ جانا، رونا، مدد کے لئے پکارنا یا چیخ مار کر جاگ اٹھنا۔



جنات وآسیب کا علاج

آسیب کے علاج کے لئے ہم جتنے بھی عمل یہاں درج کررہے ہیں وہ سب کے سب ہمارے تجربہ میں آئے ہوئے ہیں۔ان میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں جسے ہم نے بارہا استعمال نہ کیا ہوا اور وہ ہمیشہ نتیجہ خیز نہ رہا ہو۔

عاملین کے لئے منتخب اعمال

(۱) منزل:۔

آسیب کے چھٹکارے کے تمام اعمال کا سردار منزل ہے۔اس کے ذریعے دم کرنے،وار مارنے،آسیب کو گرفتار کرنے یا جلا کر ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سامنے بٹھا کر تین تین بار منزل پڑھ کر اسے دم کریں اور یہ عمل کم از کم تین بار دھرائیں۔

حتی الامکان مریض کو بھی منزل ہی صبح وشام پڑھنے کیلئے بتلائیں۔

(۱) جلانے کے لئے براہ راست مریض پر دم کرنا یا وار مارنا کافی ہے۔

(۲) مریض کے جسم سے باہر نکالنے کے لئے دم بھی کریں اور اونچی آواز میں اسے حکم دیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، تجھے حکم دیتا ہوں کہ اے دشمن خدا اس کے جسم سے نکل جا (جن نکالنے کا یہ مسنون طریقہ ہے)۔

(۳) گرفتار کرنے کے لئے بوتل یا ہنڈیا کا طریقہ اپنائیں جو آگے آرہا ہے۔

(۴) منزل پڑھنے کے دوران کسی خاص مقام پر پہنچ کر اگر دیکھیں کہ اس پر آسیب کو زیادہ تکلیف ہو رہی ہے، وہ بلبلا رہا ہے یا مریض کو تنگ کرنے لگ گیا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے اسی مقام کو بار بار پڑھتے رہیں۔ پھر آگے تلاوت شروع کریں۔ مثلاً اگر آپ نے دیکھا کہ والصافات کی تلاوت کے دوران جن زیادہ مضطرب اور بیقرار ہوا ہے تو سورۃ الصافات کی آیات دس بارہ بار دہرا کر آگے بڑھیں۔ منزل یہ ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۶﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۷﴾ لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى لَا انۡفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۸﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡٓا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡتُ يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَـغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰﴾ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا

تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِي الَّيْلَ

النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا

يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝

لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا

خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ

إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ

هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ

الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ

فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ

كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا

عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ

النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۙ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِکِ النَّاسِ ۙ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۙ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ۙ

﴿۲﴾ آیت الکرسی:۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرآن حکیم کی سب سے عظیم آیت، **آیۃ الکرسی** ہے۔ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ اس سورت کے اکرام میں اللہ تعالیٰ نے اس کے نزول کے وقت ستر ہزار فرشتوں کو جبریل امین کے ساتھ نازل فرمایا تھا۔

حدیث شریف میں جنات اور شیاطین سے بچنے کیلئے آیت الکرسی کو سب سے زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے۔اس سلسلہ میں دیگر احادیث کو چھوڑتے ہوئے ہم صرف حضرت ابوہریرہؓ کا ذاتی مشاہدہ نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ اور شیطان کی کشمکش:۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فطرانے کے سامان کا نگران متررفرمایا۔ایک رات میں اپنی ڈیوٹی پر موجود تھا۔کیا دیکھا کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے فطرانے کے سامان میں سے کچھ گندم چوری کی اور فرار ہونے لگا۔میں نے اسے گرفتار کرلیا اور کہا کہ میں تجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔اس نے میری منت سماجت کی اور کہا کہ میں عیال دار اور غریب آدمی ہوں۔فاقے کے ہاتھوں مجبور ہوکر یہ حرکت کی ہے۔آج چھوڑ دیں، آئندہ ادھر کا رخ نہیں کروں گا۔مجھے ترس آیا۔میں نے اسے چھوڑ دیا۔صبح جب نبی پاک ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے تمام واقعہ سنا دیا اور بتلایا کہ اس نے آئندہ کبھی نہ آنے کا عہد کیا اور منت سماجت کی تو میں نے چھوڑ دیا۔آپ ﷺ

نے فرمایا کہ آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھے سوفیصد یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ رات بھر میں تاک لگا کر اس کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ رات کے پچھلے پہر وہ آیا اور کچھ گندم آج بھی اچک لی۔ میں نے اسے گرفتار کرلیا۔ اس نے دوبارہ منت سماجت کی، عیال داری اور فقر و فاقہ کا رونا رویا اور آئندہ کبھی نہ آنے کا پختہ عہد کیا تو ترس کھا کے میں نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ صبح جب بارگاہ نبوی میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر سوال فرمایا کہ رات تمہارے قیدی پر کیا بیتی؟ میں نے پھر پوری صورت حال آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کردی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے، آج رات وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں' تیسری رات بھی میں اس کی تاک اور انتظار میں بیٹھا رہا۔ آپ ﷺ کے فرمانِ مقدس کی وجہ سے مجھے اس کی آمد کا پختہ یقین تھا۔ آج رات بھی وہ آیا اور اس نے پھر کچھ گندم اموالِ صدقات میں سے اٹھائی تو میں نے اسے گرفتار کرلیا اور کہا کہ آج تو تجھے ہر صورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آج تیرا کوئی بہانہ کوئی عذر نہیں سنوں گا، نہ ہی تیرے کسی وعدے وعید پر اعتماد کروں گا۔ اس نے کہا کہ اگر آج تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا سکتا ہوں جو زندگی بھر تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا، وہ کلمات کیا ہیں؟ تو اس نے کہا کہ رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان اور محافظ فرشتے مقرر فرمادیں گے اور رات بھر شیطان تمہارے پاس نہ آسکے گا۔

یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب مجلس نبوی ﷺ میں حاضری ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ رات کو تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے آیۃ الکرسی کے حوالے سے اس کی بات نقل کی اور سارا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ** (تمہارے ساتھ اس نے سچ بولا ہے، حالانکہ ہے وہ پرلے درجے کا جھوٹا) اور فرمایا کہ ابوہریرہؓ! تمہیں معلوم ہے کہ تین روز سے تمہارے پاس آنے والا بوڑھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے تو معلوم نہیں! فرمایا: یہ

شیطان تھا۔ (اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے)۔

جن دیو کا جلنا:۔

امام غزالی نے ابن قتیبہؒ سے نقل کیا ہے کہ بنی کعب کا ایک آدمی کھجوروں کی تجارت کی غرض سے بصرہ آیا۔ وہ آدمی بتلاتا ہے کہ مجھے بصرہ میں اور کوئی مکان نہ ملا تو ایک ویران مکان پر میری نظر پڑی جس کی دیواروں اور چھتوں سے جالے لٹک رہے تھے۔ میں نے اس کے مالک کے بارے میں معلومات لیں اور اس سے وہ مکان کرائے پر لینے کی بات چلائی۔ اس نے کہا کہ دینے کو تو میں یہ مکان کرائے پر دے دوں، لیکن یہ گھر آسیب زدہ ہے اور ایک خطرناک دیو نے اس پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اس مکان میں جو کوئی ٹھہرتا ہے وہ دیو اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اپنی جان بچاؤ اور اس کی بجائے کوئی اور مکان ڈھونڈ لو۔

میں نے کہا تم مجھے مکان دے دو، اللہ مالک ہے، میں جانوں اور دیو جانے۔ میں نے مکان لے لیا۔ رات کو جب تاریکی کے سائے گہرے ہوئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لمبا تڑنگا خوفناک چہرے کا حامل کالا سیاہ دیو میرے کمرے میں گھس آیا ہے۔ اس کا وجود سر سے پاؤں تک سیاہ تھا اور آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ دھیرے دھیرے وہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ میرے قریب آ پہنچا تو میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں آیت الکرسی جیسے جیسے پڑھتا جاتا، وہ دیو بھی وہی کلمات میرے ساتھ ساتھ دھراتا جاتا۔ جب میں آخری حصے پر پہنچا اور: وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ پڑھنے لگا تو اس کی زبان رک گئی اور میرے ساتھ وہ یہ کلمات نہ دھرا سکا۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ اس حصے کو پڑھنے سے عاجز ہے تو میں نے یہی الفاظ مسلسل پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ وہ کالا وجود میرے سامنے سے ختم ہو گیا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہو کر میں بھی سو گیا۔ صبح جب اٹھا تو دیکھا کہ جس جگہ وہ دیو کھڑا تھا، وہاں ایک جلی ہوئی لاش پڑی ہے۔ اور ایک غیبی آواز سنی کہ تم نے رات کو ایک بڑا دیو جلا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس چیز سے جلا ہے؟ تو غیبی

آواز آئی: وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سے۔

جنات کو جلانے کے لئے:۔

یہ یادر ہے کہ جنات کو بھگانے، سزادینے یا زیادہ شریر اور ڈھیٹ ہوں تو انہیں جلانے کے لئے سب سے زیادہ مؤثر آیۃ الکرسی ہے۔

(۱) اس کا ایک عمل یہ ہے کہ آسیب زدہ کے سر پر گیارہ (۱۱) بار آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک ماریں انشاء اللہ جن جل جائے گا اور مریض اگر بے ہوش ہے تو ہوش میں آجائے گا۔

(۲) اگر جن خود عامل ہو یا کسی عامل کے حصار میں ہو، جس کی وجہ سے گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھنے سے اس پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہ دے تو ذیل کا یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ خطرناک سے خطرناک اور مضبوط سے مضبوط جن بھی اس کی برکت سے جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ اس عمل کی حتمی اور یقینی افادیت پر تمام ائمۂ عاملین کا اجماع واتفاق ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) مریض کے دائیں کان میں پہلے سات بار اذان دیں (۲) پھر سورۃ الفاتحہ (۳) پھر معوذتین (۴) پھر آیت الکرسی (۵) پھر سورۃ الطارق (۶) پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات (۷) پھر پوری سورۃ الصافات پڑھ کر پھونک ماریں۔ یہ دونوں اعمال ہمارے معمولات کا حصہ ہیں اور بارہا کے آزمودہ ہیں۔ جنات کو جلانے کے لئے نہایت مضبوط عامل ہونا اور روزمرہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا دفاع وحصار کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کتاب میں عمل پڑھ کر آپ جنات کو جلانے نکل پڑیں اور دوسرے دن خود ہسپتال یا خدانخواستہ کسی اگلے مقام پر پہنچے ہوئے ہوں۔

چہل قاف کبیر برائے جادو وجنات:۔

جس طرح چہل کاف ایک مشہور دعائیہ وظیفہ ہے اور حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب ہے۔اسی طرح **چھل قاف** بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔چہل کاف تو بہت مشہور ہے اور ہر عامل کو معلوم بھی ہے اور اکثریت اس سے استفادہ بھی کرتی ہے۔لیکن **چھل قاف** کا نام کبھی سننے میں نہیں آیا تھا۔اکثر عاملین اس نئے نام سے ہماری طرح ناواقف ہی ہوں گے۔

دس بارہ سال پہلے ایرانی بلوچستان کے معرف روحانی رہنما اور مشہور بلوچ عالم دین حضرت مولانا **محمد عمر سر بازیؒ** کی ایک کتاب نظر سے گذری تو اس میں چہل قاف کا ذکر پہلی بار نظر سے گذرا۔شوق ہوا کہ اسے بھی آزما کر دیکھا جائے۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ آسیب کو بھگانے اور اس سے جان چھڑانے میں **چھل قاف** کی تاثیر **چھل کاف** سے بھی بڑھ کر ہے۔**چھل قاف** یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَادِرٌ رَبٌّ قَدَّرَقَضَآءً فَقَهْقَرْ اَقُوْلُ بِقَرْقَارٍ مَّعَ قَرْقَشٍ فِیْ قَيْقُوْشٍ بِحَقٍّ قَلَا نِسٍ قُطْبِ الْقُمْقَامِ الْقُنَاقِنِ ۔ فَقَرْقَرِیْ تَقَبَّلْ بِقَبُوْلٍ قُرْبِ قُدْسٍ عَنِ الْقِرَامِ قَيَاقَيُّوْمٌ بِقَوْ قِمِهَا فِیْ قَيْقَاتٍ بِقَفْقَفَةٍ قَفْقَفَهٗ ۔ فَقَهِّرْ قِطَامِیْ وَاقْسِمْ قُفْنَهٗ يَا قَوِیُّ ۔

جنات جل جائیں گے:۔

سرسوں کے تیل پر صرف سات بار دم کر کے مریض کے دونوں کانوں میں ڈراپر کے ذریعے دو دو قطرے تیل کے ڈالیں۔پہلے داہنے کان میں ڈال کر تھوڑی دیر مریض کو بائیں کروٹ لٹائے رکھیں تاکہ تیل کانوں میں جذب ہوجائے۔پھر اس کان میں روئی کا پھاہا دے کر داہنی کروٹ مریض کو لٹائیں اور بائیں کان میں دو قطرے ڈال دیں۔

انشاء اللہ نہ صرف جنات جل جائیں گے بلکہ اکثر اوقات مریض کو جلتے جنات کی ہذیاں چیخنے اور ان کی چیخ وپکار بھی سنائی دے گی اور جلنے کی سڑاند بھی مریض محسوس کرے گا۔چہل قاف کا عمل جب ہماری کتاب جامع الوظائف میں پہلی بار سامنے آیا تو

ہمارے بہت سے احباب نے اس میں دلچسپی لی۔ اور تجربہ کرنے پر اسے نہایت مؤثر پایا۔ ہم نے پانچ سات احباب کو اس کا چلہ کرایا ہے۔

جادو اور جنات کا ازالہ:۔

مریض روزانہ صبح وشام اکیس یا اکتالیس بار چہل قاف پابندی سے پڑھے تو ہر طرح کا جادو بھی ختم ہو جائے گا اور اگر اس پر آسیب مسلط ہو تو وہ بھی یا تو اسے چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہو گا ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

چہل کاف :۔

چہل کاف کی نسبت سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف کی جاتی ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ جنات کو دور کرنے اور جادو کو ختم کرنے کے لئے چہل کاف ایک انتہائی مؤثر، سریع الاثر اور لاجواب عمل ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةٌ كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَكًا ۔ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّفِىْ كَبِدٍ ۔ تَحْكِىْ مُشَكْشِكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكًا كَفَاكَ مَابِىْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ ۔ يَاكَوْ كَبًا كُنْتَ تَحْكِىْ كَوْ كَبَ الْفَلَكَا۔

جنات کو جلانے کا مجرب عمل:۔

اگر آسیب براہ راست سامنے آکر کسی کو پریشان کرتے ہوں تو علاج کے ساتھ ساتھ اسے خود پڑھنے کیلئے یہ عمل بتلائیں کہ وہ اکتالیس (41) دن کے ارادے سے یہ نماز قضائے حاجت برائے دفعِ جنات پڑھنی شروع کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ

وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

دوسری میں سورۃ الکوثر، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی رکعت میں سورۃ الاخلاص تین تین بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوکر ایک بار سورۃ یسین شریف مبین کے ساتھ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرلے۔ وہ جنات خود بخود جلنا شروع ہوجائیں گے۔ اگر ان کی سفارش کرنے کے لئے کوئی آئے تو اس کی باتوں پر دھیان نہ دے۔ اگر کوئی بہت معتبر شخصیت بیچ میں آجائے تو ہم سے فون پر رابطہ کرکے مشورہ کرلے۔ ہم حالات کی روشنی میں رہنمائی کردیں گے کہ اب انہیں چھوڑ دیا جائے یا نہیں؟ اور چھوڑا جائے تو کن شرائط پر؟ اور ان شرائط کے پورا ہونے کی گارنٹی کس سے لینی ہے؟ اور گارنٹی کو کنفرم کس طرح کرنا ہے؟

شدید ترین سحر، مسان اور آسیب کا خاتمہ:۔

جس شخص پر شدید قسم کا سحر ہو یا سحر کے ذریعے اس پر مسان مسلط کردیئے گئے ہوں یا نہایت سخت آسیب اس پر مسلط ہو، اس کے لئے یہ ہمارا بارہا کا آزمودہ عمل ہے۔ نہایت مفید اور سریع الاثر عمل ہے:۔

(۱) پیلو کے درخت کی تقریباً دو بالشت لمبی تین جڑیں لے لیں (۲) سات میٹر سفید لٹھا اعلیٰ قسم کا لے لیں (۳) مریض کو چت لٹا کر اس پر وہ کپڑا ڈال دیں۔ (۴) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر پیلو کی ایک جڑ اس کے ماتھے پر رکھ دیں (۵) ایک سو تین (۱۰۳) بار دوبارہ سورۃ الفلق پڑھ کر دوسری جڑ اس کے سینے پر رکھ دیں (۶) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر تیسری جڑ مریض کی ناف سے ذرا نیچے رکھ دیں۔

یہاں پہنچ کر آپ کے دم کا ایک راؤنڈ مکمل ہوگیا۔ (۷) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الناس پڑھ کر ماتھے والی جڑ پر پھونک مار کر اسے سر سے لے کر سینے تک جھاڑیں۔ (۸) ایک سو تین بار دوبارہ سورۃ الناس پڑھ کر سینے والی جڑ سے سینے سے

ناف تک جھاڑیں (۹) ایک سوتین بار سورۃ الناس پڑھ کر ناف سے پیروں تک جھاڑیں۔ (۱۰) پھر یہ تینوں جڑیں مریض کو دیدیں کہ وہ روزانہ ایک جڑ سے دن میں تین بار سر سے پاؤں تک جھاڑے۔ تین دن کے بعد وہ جڑیں بہتے پاک پانی میں بہادے۔ اول تو ایک ہی بار کے دم سے مریض مکمل صحت یاب ہوجائے گا۔ وگرنہ ہفتہ ہفتہ کے وقفے سے تین بار یہ عمل دھرالیں۔ انشاء اللہ مکمل صحیح ہوجائے گا۔

ف:(۱) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد ہر دفعہ جڑ پر دم کرکے ماتھے وغیرہ پر رکھنا یا جھاڑنا ہے۔ (۲) جھاڑتے وقت مسان کے ازالے، جنات وغیرہ کے جلانے کی نیت کریں۔ (۳) پیلو کی مسواک سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

ف: جنات کی اقسام کے ذیل میں ہم نے ایک نسل کا ذکر کیا ہے جنہیں گندیلے کہا جاتا ہے۔ یہ نسل برصغیر کے تین ممالک ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ننانوے فیصد آبادی ہندو اور باقی بدھ مت مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس نسل کے نوے (۹۰) فیصد مرد عورتیں بہت ماہر جادوگر اور انتہائی کرخت مزاج، ڈھیٹ، اڑیل قسم کے ہوتے ہیں۔ حدیث مبارک میں غول کی نسل سے تعلق رکھنے والے جنات کو حضور اکرم ﷺ نے جادوگر جنات قرار دیا ہے۔ غول کی جمع غِیلان آتی ہے۔ تھوڑا تأمل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کے نام میں ہی عجمی وہندی تصرف کرکے اسے گندیلہ کہا جانے لگا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

یہ عمل گندیلوں کو جلانے کا نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس کے سامنے گندیلے نہیں ٹھہر سکتے تو دیگر نسلوں کے جنات کو اس سے ختم کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جنات کی زبان بندی:۔

اگر حاضری کے دوران آسیب بھی پڑھائی شروع کردے اور مریض بتلائے کہ وہ آپ کے عمل کا توڑ کررہا ہے تو (۴۱) اکتالیس بار سورۃ اخلاص پڑھ کر آسیب پر وار

ماریں کہ اس کی زبان بند ہو جائے۔ انشاء اللہ اس کی زبان مکمل طور پر بند ہو جائے گی اور وہ آسیب نہ کچھ پڑھ سکے گا نہ ہی کسی آسیبی عامل اور مددگار کو مدد کے لئے پکار سکے گا۔

آسیب میں پھوٹ ڈالنے کے لئے:۔

اگر حاضری کے دوران مریض بتلائے کہ اس کے سامنے بہت زیادہ تعداد میں جنات حاضر ہو گئے ہیں اور وہ عامل کے عملیات کا مقابلہ اور اس کی تاثیر کو باطل کرنے کیلئے مزاحمت کر رہے ہیں تو ان کی جمعیت کو منتشر اور ہجوم کو آوارہ و پراگندہ کرنے کیلئے منزل میں سے :اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ سے قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک گیارہ بار پڑھ کر وار ماریں۔ تمام جنات نہ صرف منتشر ہو جائیں گے بلکہ ان کی آپس میں لڑائی چھڑ جائے گی۔ یہ آیت

سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (41) بار پڑھ کر دم کریں اور وار ماریں۔

ہر طرح کے آسیب سے دائمی نجات:۔

اگر آسیب کسی علاج سے نہ جا رہا ہو تو مریض پوری پابندی سے درج ذیل وِرد اس وقت تک جاری رکھے جب تک اسے کامل نجات نہیں مل جاتی:۔

(۱) آیة الکرسی (۲) آیتِ قطب (۳) آیات الحفظ

(۴) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ تا قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

(۵) یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تا فَلَا تَنْتَصِرَانِ

(۶) قُلْ اُوْحِیَ تا شَطَطًا (۷) سورة الطارق

(۸) سورة الفلق (۹) سورة الناس (۱۰)چهل کاف

تمام چیزوں کو صبح و شام سات سات بار مریض خود پڑھے۔ اگر اس کی حالت زیادہ خراب ہو تو کوئی دوسرا اس پر دم کرے۔ دم کرنے والا عامل ہونا چاہیے ورنہ اسے جوابی حملے کا خطرہ رہے گا۔

اگر جادو یا جنات کی وجہ سے جسم دکھتا ہو:۔

اگر مریض کے جسم پر ہر وقت وزن سا محسوس ہوتا ہو یا جسم کے مختلف مقامات پر درد یا ٹیسیں اٹھتی ہوں یا کسی اور قسم کا شدید نوعیت کا جسمانی اثر ظاہر ہو تو حرمل اور لوبان پر گیارہ بار منزل پڑھ کر مریض کو بند کمرے میں بٹھا کر پورے بدن پر اس کی دھونی دیں۔ اس وقت کمرے میں مریض کے علاوہ کوئی اور آدمی موجود نہ ہو تا کہ اس کی بے پردگی نہ ہو۔ جن خواتین کے ساتھ جنات جنسی تشدد کرتے ہوں ان کے لئے یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ تین دن دھونی دیدیں، آسیب ایسی مریضہ کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

چڑیل، دیو اور سرکش جنات کا خاتمہ

مریض اگر خود پڑھ سکے تو خود وگرنہ کوئی عامل سات روز تک صبح وشام درج ذیل دس چیزیں سات سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ البتہ **سورۃ الصافات** صرف ایک بار پڑھے:۔

(۱) درود ابراھیمی (۲) سورۃ الفاتحہ
(۳) الٓمٓ تا مفلحون (۴) آیۃ الکرسی
(۵) سورۃ الصافات مکمل (۶) اذان
(۷) لو انزلنا تا آخر (۸) سورۃ الطارق
(۹) سورۃ الفلق (۱۰) سورۃ الناس

مریض کو دینے والے اعمال

جنات اور ہر شر سے حفاظت:۔

یہ آیات روزانہ صبح وشام تین بار پڑھنے کا معمول انشاء اللہ ہر طرح کے شر اور ضرر سے بالخصوص جنات کی ایذا رسانی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر اور ہمارے معمولات میں سے ہیں۔ ان آیات کو عاملین کے یہاں آیات الحفظ کہا جاتا ہے۔ امام

دیربی نے کسی بزرگ کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک بار وہ کسی سفر میں جارہے تھے کہ صحرا میں ایک بھیڑیئے کو ایک بکری کے بچے سے کھیلتے دیکھا۔ وہ حیران رہ گئے کہ بھیڑیا اور بکری کے بچے کو چیرنے پھاڑنے کی بجائے اس سے کھیل رہا ہے؟ آپ کی نظر بکری کے بچے کی گردن پر پڑی تو دیکھا کہ اس میں ایک تعویذ بندھا ہوا ہے۔ آپ نے کھول کر دیکھا تو اس میں یہ آیات لکھی ہوئی تھیں:

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝

نوٹ: یہ آیات صبح وشام مریض کو تین تین یا سات سات بار پڑھنے کی تلقین کریں۔

ان آیات کا عددی نقش اعداد کے باب میں مثلث نقوس اور مثنی عشر نقوش کے ذیل میں انشاء اللہ آرہا ہے۔ آسیب اور سحر کے لئے نہایت مؤثر ہے۔

شیاطین و جنات سے حفاظت:۔

مریض کو ہر نماز کے بعد تین یا سات بار یہ دعاء پڑھنے کو بتلائیں۔ انشاء اللہ اس کا وِرد کرنے سے ہر قسم کے جنات وشیاطین بھاگ کھڑے ہوں گے:۔

حَسْبِیَ اللّٰہِ وَکَفٰی، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا، وَلَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی۔

سورۃ البقرۃ کی تلاوت:۔

بہتر تو یہ ہے کہ مریض روزانہ یا ہفتے میں تین چار بار سورۃ البقرۃ کی خود تلاوت کرے۔ اگر وہ خود نہ کرسکتا ہو تو عامل خوش الحانی سے ایک ڈی وی ڈی یا کیسٹ جنات کو بھگانے کی نیت سے تیار کر کے دیدے۔ اور مریض اسے آنکھیں بند کر کے روزانہ سنے۔

اگر گھر آسیب زدہ ہو تو ٹیپ یا ڈی وی ڈی پلیئر اونچی آواز میں لگایا جائے۔

منزل اور آیاتِ حفظ کی ریکارڈنگ:۔

اس طرح اولاً تو مریض کو خود منزل صبح وشام تلاوت کرنے کیلئے کہیں۔ اگر وہ قرآن پاک پڑھا ہوا نہ ہو تو (سورۃ البقرہ کی طرح) اسے منزل اور آیات الحفظ کی ریکارڈنگ کروادیں۔

سورۃ البقرۃ والے گھر میں جنات نہیں آتے:۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

لَاتَجْعَلُوْابُيُوْتَكُمْ مَّقَابِرَوَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ تُقْرَأُفِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطٰنُ ۔ (رواہ الترمذی)

اپنے گھروں کو (ذکر وتلاوت سے محروم کر کے) قبرستان نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات:۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًاقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا الشَّیْطَانُ۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیات کو اتار کر ان پر سورۃ البقرۃ کی تکمیل فرمائی ہے۔ یہ دونوں آیات جس گھر میں تین روز پڑھ لی جائیں، شیطان اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ (الترمذی)

شیاطین سے تحفظ کا جبریلی نسخہ:۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس رات میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جنات کا ایک گروپ آگ کا شعلہ لئے آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اسی اثناء میں حضرت جبریل امین آئے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! میں آپ کو وہ کلمات نہ بتلاؤں جن کو آپ پڑھیں تو ان لوگوں کی آگ کا شعلہ ختم ہو جائے گا اور یہ لوگ ناک کے بل اوندھے گر جائیں گے؟ آپ پڑھیں:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِیْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّةِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ (صحیح بخاری، دلائل النبوۃ لابی نُعَیم)۔

حضرت جبریل امین کا دوسرا نسخہ:۔

اسی سے ملتی جلتی روایت حضرت عبدالرحمن بن حُبَیشؓ سے بھی مروی ہے کہ جب شیاطین نے پہاڑوں، وادیوں سے آپ ﷺ پر دھاوا بول دیا اور ان میں سے

ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ بھی تھا تو حضرت جبریل نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ یہ کلمات پڑھیں تو ان کی آگ بجھ جائے گی:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ (رواہ ابونُعیم والبیهقی کلاهما فی دلائل النبوة)۔

خطرناک ترین آسیب، چڑیل، دیو جلانے کا عمل:۔

اگر بہت ہی خطرناک آسیب، چڑیل یا دیو سے پالا پڑ جائے اور اس پر کسی قسم کا عمل کارگر نہ ہو رہا ہو تو یہ وظیفہ پڑھنے سے وہ آسیب جل کر ختم ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ اکیس دن تک پڑھنا پڑے گا۔ اولاً تو پہلے دوسرے روز ہی جل جائے گا۔

روزانہ اسے اکتالیس (۴۱) بار پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذْرَتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ: اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهٗ فَخُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْ هٰذَا فَاِنَّهٗ ظَلَمَنِیْ۔

نوٹ: **هذا** کہتے ہوئے اس جن کا پختہ تصور کریں۔ اور اگر کوئی مظلوم، ظالم کو سزا دینے کیلئے یہ دعاء پڑھے تو ظالم کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔

حرزِ خالد بن الولیدؓ:۔

امام احمد بن حنبل نے مسند میں نقل کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے

آنحضور ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک مکار جن مجھے پریشان کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کرو:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَاذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ۔

حضرت عبداللہ بن سلام ؓ کا حرز:۔

حضرت عبداللہ بن سلام ؓ سے بھی ایک حرز تقریباً انہی جیسے الفاظ کے ساتھ منقول اور ازالۂ سحر کی طرح جنات کے شر سے حفاظت کے سلسلہ میں بھی نہایت مؤثر ہے:۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔

جنات کو جلانے کیلئے مجرب ترین تعویذات

اگر جنات کا حملہ بہت شدید ہو تو درج ذیل تعویذات کو استعمال میں لا کر آپ اپنا کام مزید آسان کر سکتے ہیں۔ مریض کو دم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ تعویذات جلانے کیلئے دیں کہ رات کو انہیں جلا کر مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تعویذ جلانے کا طریقہ:۔

تعویذ لکھ اسے فتیلے کی شکل میں بنا کر مریض کو آپ خود دیں اور جس جانب سے آگ لگانی ہے اس پر قلم سے نشان لگائیں۔ مریض کو سمجھائیں کہ اس فتیلے پر ہلکی ہلکی روئی (کاٹن رول سے) لپیٹ لیں حتیٰ کہ چاروں طرف سے فتیلے پر روئی اچھی طرح چڑھ جائے اور کاغذ اسکے نیچے چھپ جائے۔

پھر مٹی کا چراغ لے کر اسے ایک پلیٹ میں رکھ کر سرسوں کے تیل سے بھر لیں۔ اور فتیلہ اس میں رکھ کر تیل سے اس فتیلے کے بھیگنے کا انتظار کریں۔ رات کو یہ چراغ اس وقت جلائیں جب گھر میں کسی قسم کی چلت پھرت کا اندیشہ نہ ہو، بچے بڑے سو چکے ہوں اور شور شرابے کا خطرہ نہ ہو۔

مریض خود بھی ہر قسم کی ضروریات اور حاجات سے فارغ ہو کر کرسی پر بیٹھ کر یا پلنگ پر ٹیک لگا کر نیم دراز ہو کر دس بارہ فٹ کے فاصلے پر چراغ ایسی جگہ رکھ کر روشن کرے جہاں سے اسے ڈیڑھ گھنٹے تک دیکھنے میں کوئی دشواری یا تھکن نہ ہو۔

چراغ مریض کے چہرے کے برابر ہو تو دیکھنا آسان ہوگا۔ اگر اونچا یا نیچا ہوا تو مریض کی گردن تھک جائے گی۔

اس دوران مریض آیۃ الکرسی یا صرف لاحول کا وِرد جاری رکھے۔ اور کمرے میں مکمل خاموشی طاری ہو۔

مریض خود یا کمرے میں موجود دوسرا شخص ہر دس پندرہ منٹ کے بعد چراغ کا معاینہ کرتا رہے کہ اس کا تیل کم یا ختم تو نہیں ہوا؟ اگر کم ہو رہا ہو تو اس میں سرسوں یا تلوں کا تیل ڈال دے۔ اور اگر فتیلے کی بتی آگے سے جل گئی ہو تو کسی چیز سے پکڑ کر اسے تھوڑا آگے کر دے۔

بتی اگر ایک دن کے جلانے کی ہے تو اسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے آگے بڑھاتے رہیں تاکہ ڈیڑھ گھنٹے میں ختم ہو جائے اور اگر سات دن کیلئے دی گئی ہے (جس کا آگے تذکرہ آرہا ہے) تو اسے اسی ترتیب سے آگے بڑھائیں کہ سات دن سے پہلے وہ بتی ختم نہ ہو۔

ڈیڑھ گھنٹہ چراغ کے آگے بیٹھنے کے بعد اس بتی کو ختم کر دیں اور اگر سات دن کا عمل ہے تو چراغ کو گل کر دیں۔ لیکن ایک بات پختگی سے گرہ باندھ لیں کہ اگر چراغ میں جلتے ہوئے جنات مریض کو نظر آرہے ہوں تو اس صورت میں وہ چراغ گل کرنے یا بتی جلا کر ختم کرنے سے پہلے اس امر کو یقینی بنا لے کہ جو جنات چراغ کی لو میں حاضر

ہو کر جلنا شروع ہوئے تھے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک جلتے جلتے بچ گیا اور اس کے جلنے سے پہلے آپ نے چراغ گل کر دیا یا فتیلہ جلا کر ختم کر دیا تو وہ جن نہ صرف یہ کہ بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ ایک تو اس کا دوبارہ ہاتھ آنا بہت مشکل ہو جائے گا، دوسرے وہ مریض سے کسی بھی وقت ایسا انتقام لے سکتا ہے جس پر شاید اس کی مناسب مدد کرنے کا بھی کسی کو موقع نہ مل سکے۔

نقشِ مثلث آتشی:۔

۷۸٦

٦	١	٨
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون ہامان قارون شداد نمرود ابوجہل دجال ابلیس علیہم اللعنت اور ان کے پیروکار اگر نہ بھاگیں تو جل جائیں۔

یہ عبارت نقش کے پشت پر لکھنی ہے:۔

جو آسیب، جنات اور شیاطین .... پر مسلط ہیں اگر وہ اس کے وجود سے نہ نکلیں تو جل جائیں۔

خالی جگہ پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔ اس نقش کو (۴) والے نچلے کونے سے (٦) والے اوپر کے کونے کی طرف مروڑتے ہوئے فتیلہ بنالیں۔ اور (۸) والے کونے پر قلم سے نشان لگا دیں کہ ادھر سے آگ لگانی ہے۔ اور مریض کو سمجھا دیں کہ دوسرا یعنی (۲) والا کونہ چراغ میں ڈالا جائے گا۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔ مریض کو دم کرتے وقت آسیب کو جلانے کی نیت سے اس تعویذ پر بھی ساتھ دم کر دیں۔ وگرنہ علیحدہ سے اس پر ایک سو ایک (101) بار سورۃ البقرہ کی یہ دو آیات پڑھیں:۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

(البقرہ:103-102)

فتیلہ برائے حرق جنی:۔

یہ نقش حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ محمد محدث تھانویؒ سے منقول اور نہایت مجرب ہے۔ جنات کو جلانے میں بے مثال ہے۔اس نقش کو جلانے کیلئے چراغ میں تلوں کا تیل ڈالا جائے گا۔نقش یہ ہے:۔

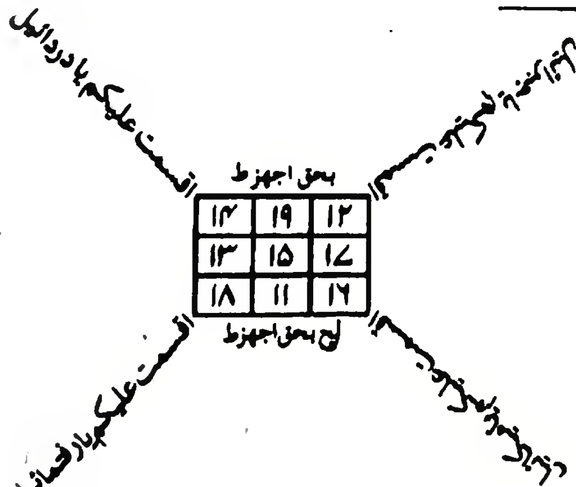
اَللّٰهُمَّ اَحْرِقِ الشَّيَاطِيْن

۱۳	۳	۲	۱۶
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۲	۶	۷	۹
۱	۱۵	۱۴	۴

یہ نقش بھی روزانہ ایک جلائیں ڈیڑھ گھنٹہ تک۔کم ازکم گیارہ روز تک ایک نقش روزانہ جلائیں۔عامل اس پر اَللّٰهُمَّ اَحْرِقِ الشَّيَاطِيْن گیارہ سو بار پڑھیں۔

چراغ کا ایک نہایت مجرب عمل:۔

مجرباتِ عزیزی میں حضرت شاہ عبد العزیز محدیث دھلوی نے نقش درج فرمایا ہے۔ بڑا کام کا نقش ہے اور جنات کو جلانے میں سریع التاثیر ہے:۔



یہ واحد نقش ہے جسے اوپر (۱۴) والے بائیں کونے سے نیچے (۱۶) والے دائیں

کونے کی طرف موڑ کر فتیلہ بنانا ہے۔ عامل اس نقش پر منزل سات بار، گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر دے۔

جنات کو کھینچ لانے والا نقش:۔

یہ نقش اتنا مؤثر ہے کہ اگر جنات دوسرے نقوش سے یا دم کے دوران قابو نہ آتے ہوں اور بھاگ جاتے ہوں۔ یا جنات کو کسی عامل جن کی پناہ اور دفاع حاصل ہو تو انہیں بھی چراغ میں کھینچ لاتا ہے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

یاھو یامن لاالہ الاھو

اس نقش پر سورۃ المزمل گیارہ بار یا اکیس بار پڑھ کر عامل دم کرے اور (۲۳) والے خانے سے موڑ کر (۲۱) والے خانے پر فتیلہ بنا دے۔ (۱۹) والے خانے کو آگ لگائی جائے گی۔

پانچ فتیلوں کا مجرب ترین نقش:۔

یہ نقوش کا اجتماعی استعمال عملیات کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا۔ ہمارے اساتذہ کرام کا ہی نہایت مجرب معمول تھا اور ہم سالہا سال تک اسے استعمال میں لاتے رہے ہیں۔ پانچ فتیلوں کے چراغ کا یہ عمل وہاں کیا جاتا ہے جہاں جنات سرکش بھی بہت ہوں اور تعداد میں بھی زیادہ ہوں۔

ایسی صورتحال میں جب دم سے بھی کام نہ چل رہا ہو، دوسرے چراغ بھی کام کرنے کے باوجود جنات کے کامل استیصال اور مکمل خاتمے میں کامیاب نہ ہو رہے ہوں اور ہر روز درجنوں یا سینکڑوں جنات جلنے کے باوجود ان کی تعداد میں کمی ہوتی نظر نہ آتی ہو یا چھوٹے موٹے شیاطین تو جل رہے ہوں لیکن پسِ پردہ کام کرنے والے

اصل اور بڑے جنات قابو میں نہ آرہے ہوں تو وہاں پھر اس اجتماعی چراغ سے کام لیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ نہایت طاقتور ہے اس لئے مضبوط سے مضبوط آسیب بھی اس کی زد سے بچ نہیں پاتا اور زیادہ سے زیادہ تعداد کو ختم کرنا بھی اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔

چونکہ اس میں بہت زیادہ تعداد میں جنات جلتے ہیں اسلئے ان کے لواحقین اور بدلہ لینے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اولاً تو یہ چراغ بہت کم استعمال میں لائیں اور اگر لائیں تو مریض کی پوری نگرانی کریں۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنات کی تعداد خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو، انہیں بالآخر جلنا ہی ہے۔

پانچ نقوش کون کون سے ہیں؟

اس چراغ میں جو پانچ نقوش جلائے جاتے ہیں وہ وہی چار نقوش ہیں جو ابھی اوپر گزرے ہیں۔ ان میں سے آخری نقش (جس پر سورۃ المزمل پڑھی جاتی ہے) ایک بار کاغذ پر اور ایک بار خالص سوتی نیلے کپڑے پر لکھا جاتا ہے۔ اس طرح ان چار نقوش سے پانچ نقش تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر سوتی کپڑا نیلے رنگ میں دستیاب نہ ہو تو پھر چار نقوش استعمال میں لائیں۔

فتیلے کی ترتیب:۔

چونکہ پانچوں نقوش کا ایک فتیلہ بنانا ہے، اس لئے ان کو لپیٹنے اور ان سے ایک فتیلہ تیار کرنے کی ترتیب اچھی طرح سمجھ لیں۔

(۱) سب سے پہلے: واتبعوا ماتتلوا الشیاطین والے نقش کا فتیلہ بنائیں۔

(۲) پھر آخر میں اسی کے اندر: اللھم احرق الشیاطین والا نقش لپیٹ دیں۔ یہ دونوں نقش داہنی جانب نیچے سے اوپر کو موڑنے ہیں۔

(۳) پھر آخر میں: منزل والا نقش لپیٹ دیں۔ یہ واحد نقش ہے جسے بائیں جانب

اوپر سے نیچے دائیں جانب کو موڑنا ہے۔

(۴) جب یہ ختم ہونے والا ہو تو مزمل شریف والا کاغذ کا تعویذ اس میں ڈال کر فتیلے کا حصہ بنا دیں۔

(۵) اور اس کے آخر میں مزمل شریف والا دوسرا تعویذ ڈال دیں جو آپ نے نیلے سوتی کپڑے پر تیار کیا ہے۔

ہدایات:۔

(۱) ہر تعویذ پر روٹین سے زیادہ پڑھائی کریں۔ منزل (21) بار، اللھم احرق (2100) بار، مزمل شریف (41) بار اور واتبعوا ماتتلو (313) بار پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ مشکل سے مشکل کیس میں بھی یقینی کامیابی ہوگی اور مریض ہر طرح کے آسیبی مسائل سے چھٹکارا پا جائے گا۔

(۲) یہ تعویذ صرف رات کو نہیں بلکہ صبح کو بھی ایک گھنٹے کے لگ بھگ جلایا جائے گا۔ اور مریض دونوں ٹائم اس کے سامنے ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھے گا۔

نیلی بتی کی کرشمہ کاریاں:۔

پانچ نقوش والے اجتماعی چراغ میں نیلے سوتی کپڑے کا ایک فتیلہ شامل کیا گیا تھا لیکن وہ چراغ میں جلانے کیلئے تھا۔ اب ہم نیلے سوتی کپڑے کے ایسے چند فتیلوں کا ذکر کرتے ہیں جو چراغ میں نہیں بلکہ ہاتھ میں جلائے جاتے ہیں اور ان کا دھواں براہِ راست مریض کی ناک ہی میں پہنچایا جاتا ہے۔ اس سے بڑے سے بڑا سرکش جن حاضر ہو جاتا ہے۔ اور جنات کو جلانے میں یہ فتیلے انتہائی مؤثر ہیں۔

(۱) پہلا فتیلہ:۔

اس فتیلے میں نیلے کپڑے پر تین لائنوں میں یہ حروف لکھے جاتے ہیں۔

ا ل ل ہ ا ل ل ہ ا ل ل ہ

یہ ہمارا انتہائی مجرب فتیلہ ہے اور زندگی میں ہم نے اس سے بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ یہی وہ نیلی بتی ہے جس کی بہت زیادہ تعریف ہم نے جامع الوظائف میں بھی کی تھی مگر وہاں اسے شامل نہیں کیا تھا۔ ارشاد العاملین میں ہم بہت سی ایسی چیزیں بھی منظر پر لا رہے ہیں جنہیں اس سے پہلے عام کرنے کا قطعاً ارادہ نہ تھا۔

(۲) دوسرا فتیلہ:۔

اس فتیلے میں یہ حروف اس ترتیب سے لکھنے ہیں ،صرف ایک بار:

سللله

(۳) تیسرا فتیلہ:۔

اس میں چار بار ایک عین اور چار حاء کا مرکب لفظ یوں لکھنا ہے:

عححح عححح عححح عححح

(۴) چوتھا فتیلہ:۔

سفید سوتی کپڑا لے کر اس کو گاڑھی ہلدی میں ڈبو کر رنگ لیں۔ پھر اسے خشک کر کے گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اور فتیلہ بنا کر اس کا دھواں مریض کو دیں۔ ایک منٹ میں حاضری بھی ہوگی اور جنات جلنا بھی شروع ہوں گے۔

پورے بدن کو دھونی دینے کی ضرورت:۔

بعض دفعہ ان چراغوں، فتیلوں اور دم جھاڑے کے علاوہ مریض کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اسے پورے بدن پر دھونی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص اگر کسی خاتون کے ساتھ کسی شیطان صفت آسیب نے ناجائز مراسم قائم کر رکھے ہوں تو دیگر عملیات کے ذریعے آپ اس جن کا خاتمہ تو کر لیں گے لیکن اس جن کی مباشرت کی وجہ

سے اس کے نسوانی نظام میں جو تباہی آتی ہے اس کے خاتمہ کے لئے نہانے اور پینے کا پانی بھی بعض دفعہ کافی نہیں ہوتا۔ ایسے میں یہ طریقہ بہت فائدہ دیتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی جس مریض کو بدن کے اکثر حصوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہو اس کے لئے بھی نہایت زود اثر ہے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۸	قارون	ابلیس	ا
شداد	۲	۷	نمرود
۳	دجال	فرعون	۶
ھامان	۵	۴	ابوجھل

مریض کو بان کی چارپائی یا ایسی کرسی پر بٹھائیں جو نائیلون سے بنی گئی ہو اور اس میں سوراخ ہوں۔ تاکہ نیچے سے دھواں اس کے بدن کو اچھی طرح پہنچ سکے۔ ایک بڑے برتن میں کوئلہ اچھی طرح دہکا کر اس پر تھوڑی سی حرمل اور لوبان ڈالیں اور اوپر یہ تعویذ رکھ دیں۔ لوبان اور حرمل کی وجہ سے دھواں تھوڑی دیر برقرار رہے گا۔

یہ تعویذ کم از کم اکیس (21) روز استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ جنات، جادو کا خاتمہ بھی ہوگا اور ان کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والے امراض کا بھی خاتمہ ہوگا۔

چراغ میں جلانے والا مربع نقش:۔

نقش مربع کی آتشی چال بھی اس سلسلہ میں نہایت مجرب ہے۔ لیکن اس کا طریقہ ذرا مختلف ہے، اس لئے ہم اسے سب نقوش سے الگ لکھ رہے ہیں۔

(ا) ایک کاغذ (جس پر تعویذ بنانا ہے) مریض کو دیں کہ وہ اسے سر سے پاؤں تک پورے بدن سے مل کر لا دے۔ اور جس طرف سے کاغذ جسم سے ملے اس جانب قلم سے نشان لگا لائے۔

(۲) پھر اسی جانب آپ مربع کا یہ نقش لکھیں اور اس کے نیچے شیاطین کبار پر لعنت لکھیں۔
اور اس نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں:۔
میں نے ان تمام جنات، آسیبوں اور سحری شیاطین کو جلا دیا جو۔۔۔۔۔۔ کے جسم میں داخل ہو کر اسے تنگ کرتے ہیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

فرعون علیه اللعنة هامان علیه اللعنة
قارون علیه اللعنة شداد علیه اللعنة
نمرود علیه اللعنة ابوجهل علیه اللعنة
دجال علیه اللعنة ابلیس علیه اللعنة

(۳) یہ نقش (۱۵) والے خانے سے (۸) والے خانے کی طرف موڑیں اور (۱) والے خانے کی طرف سے جلائیں۔ چراغ میں سرسوں کا تیل ڈالیں۔

999 کا نقش:۔

یہ ایک نہایت عجیب وغریب نقش ہے۔ ہماری شرائط کے مطابق عملیات کی ریاضت مکمل کر کے اجازت حاصل کر لینے والے عاملین کو آسیبی مریضوں کے لئے اسے استعمال کرنے کی اجازت تو ہے اور فائدہ بھی یقینی طور پر دوسرے تمام موٴثر ترین نقوش کے برابر ہوگا۔ لیکن:
(۱) اس کا ایک عمل ایسا ہے جس پر عبور حاصل کرنے کے بعد آپ کو آسیب کے علاج کے لئے کسی اور عمل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی اور اس تعویذ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی آسیب آپ کی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔
(۲) اور دوسرا عمل ایسا ہے کہ وہ مکمل کر لینے کے بعد زندگی بھر آپ کو کسی قسم کا دوسرا عمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۳۳۴	۳۲۹	۳۳۶
۳۳۵	۳۳۳	۳۳۱
۳۳۰	۳۳۷	۳۳۲

ہم یہ دونوں عمل خاص احتیاط کی وجہ سے کتاب میں شامل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ جو عاملین عملی میدان میں اترنے کے بعد دین پر استقامت اور عملیات کے ساتھ دیانت کا مظاہرہ کریں گے انشاء اللہ ان کو سکھلا دیں گے۔
اس نقش کے نیچے بھی شیاطین کبار کے نام لکھیں اور پشت پر وہی عبارت لکھیں جو پہلے چند تعویذات کے ساتھ لکھی جا چکی ہے۔

آسیب سے کلی نجات:۔

یہ نقش ایک کاغذ پر کالی روشنائی سے اور سات کاغذوں پر زعفران سے لکھیں۔ کالی روشنائی والا نقش کورے چراغ میں رات کو ایک گھنٹہ جلا کر مریض برابر اس کو دیکھتا رہے اور زعفرانی نقوش سات روز تک روزانہ پانی میں ڈال کر دن بھر ان کا پانی پیئے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱۵۵۸	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۵۱
۱۵۶۴	۱۵۵۲	۱۵۵۷	۱۵۶۲
۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۵۹	۱۵۵۶
۱۵۶۰	۱۵۵۵	۱۵۵۴	۱۵۶۶

جنات بھاگ جائیں:۔

اگر کسی آدمی پر آسیب مسلط ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں اور اگر کسی گھر پر آسیب کا بسیرا ہو تو اسے گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ آسیب ہمیشہ کے لئے اس آدمی یا گھر کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۲	۵	۱۰
یا اللہ آسیب و جنات دور شوند			

نقشِ کلمۂ طیبہ:۔

کلمۂ طیبہ اور اسمائے حسنیٰ کا یہ خاص نقش آسیب کے مریض کے بازو پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ کھڑا ہوگا:۔

۷۸۶

اللہ	رسول	محمد	الا اللہ	لا الہ
یا غفار	یا ستار	یا رحیم	یا رحمٰن	یا اللہ
یا شکور	یا غفور	یا ودود	یا وھاب	یا کریم

آسیب سے دائمی چھٹکارا:۔

یہ نقش سات کاغذ پر زعفران سے اور ایک کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھیں۔ کالی سیاہی والا نقش کورے چراغ میں جلا کر مریض رات کو اسے گھنٹہ بھر دیکھے اور زعفران والے نقوش سات دن تک پانی میں ڈال کر پئے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۸	۴۹۹۹۳	۴۹۹۹۶	۱
۴۹۹۹۵	۲	۷	۴۹۹۹۴
۳	۴۹۹۹۸	۴۹۹۹۱	۶
۴۹۹۹۲	۵	۴	۴۹۹۹۷

آسیب کو بھگانے کے لئے:۔

آسیب زدہ مریض کے داہنے کان میں اکیس (21) بار اور بائیں کان میں انیس (19) بار ان آیاتِ قرآنی کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ آسیب بھاگ جائے گا۔ بالخصوص آسیبی دورے کے وقت ان کا پڑھنا بہت زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ اگر ایک دفعہ میں افاقہ نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تین بار کریں انشاء اللہ مریض ہوش میں آجائے گا۔ آیات یہ ہیں:۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔

دفعِ آسیب کے لئے:۔

یہ آیتِ مبارکہ سات کاغذوں پر لکھ کر مریض کو روزانہ ایک کاغذ میں ڈال کر پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب دفع ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے:۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

آسیبی اثرات سے دائمی نجات:۔

سورۃ البروج کی یہ آیتِ مبارکہ اکتالیس (41) بار پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کریں اور آسیب زدہ مریض سے کہیں کہ وہ یہ تیل (۱) ناک کے نتھنوں (۲) ہاتھ اور پاؤں کے تمام ناخنوں (۳) دل کے مقام اور (۴) بغلوں میں لگا لے۔ انشاءاللہ ہر طرح کے اثرات پہلی بار لگانے سے ہی زائل ہو جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ تیل سات روز تک لگا تا رہے۔ آیت مبارکہ یہ ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ۔

جنات سے مکمل حفاظت:۔

اس نقش کا پیر یا جمعرات کے روز نماز فجر کے بعد لکھنا زیادہ فائدہ دیتا ہے۔ ایک مریض کے لئے آٹھ تعویذ تیار کریں۔ ایک اس کے گلے میں ڈال دیں اور سات نقوش سات روز تک روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ نقش گلے میں ڈالنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ صرف لکھنے کا مقرر ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پلانے والے نقوش زعفران سے لکھے جائیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

آسیبی تکلیف کا کامل وشافی علاج:۔

اگر کسی مریض پر بہت پرانا آسیبی سایہ ہو یا آسیب بہت طاقتور ہو یا بہت زیادہ تعداد میں جنات کسی پر مسلط ہوں اور ہر طرح کے اعمال وقتی فائدے سے آگے

۷۸۶

۱۷۹۵	۱۷۹۸	۱۸۰۱	۱۷۸۷
۱۸۰۰	۱۷۸۸	۱۷۹۴	۱۷۹۹
۱۷۸۹	۱۸۰۳	۱۷۹۶	۱۷۹۳
۱۷۹۷	۱۷۹۲	۱۷۹۰	۱۸۰۲

بڑھتے نظر نہ آرہے ہوں تو وہاں درج ذیل نقش کا استعمال بہت زیادہ مفید ہوگا۔ اس نقش کو تینتالیس (43) پرچوں میں لکھ لیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اکیس نقوش اکیس دن تک روزانہ مریض کو پانی میں ڈال کر پلائیں اور اکیس (21) نقوش روزانہ ایک نقش مریض کے جسم پر مل کر آگ میں جلائیں:۔

سورۃ المزمل کا باموکل نقش:۔

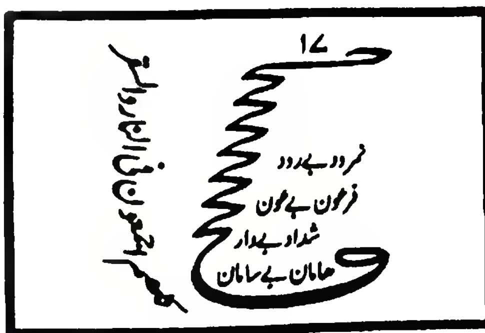
۷۸۶

۲۹۲۲۰	۲۹۲۲۳	۲۹۲۲۷	۲۹۲۱۳
۲۹۲۲۶	۲۹۹۲۱۴	۲۹۲۱۹	۲۹۲۲۴
۲۹۲۱۵	۲۹۲۲۹	۲۹۲۲۱	۲۹۲۱۸
۲۹۲۲۲	۲۹۲۱۷	۲۹۲۱۶	۲۹۲۲۸

یہ نقش سورۃ المزمل شریف کا باموکل نقش ہے۔ باوضوء لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ مریض کا مکمل افاقہ حاصل ہو گا۔ اس نقش کے لکھنے کے لئے سورۃ المزمل کا عامل ہونا ضروری ہے۔ نقش یہ ہے:۔

سرکش آسیب کے لئے:۔

۷۸۶



اگر آسیب بہت سرکش ہو اور کسی عمل سے قابو میں نہ آرہا ہو تو مندرجہ ذیل نقش منگل کے روز طلوع شمس کے بعد پہلے گھنٹے کے اندر لکھ لیں۔ اور تین دن لگاتار روزانہ ایک نقش نئے چراغ میں جلائیں۔ مریض رات کو ایک گھنٹہ چراغ دیکھے۔ نقش یہ ہے:۔

سریع الاثر فتیلہ برائے آسیب:۔

درجِ ذیل نقش لکھ کر نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھیں اور فتیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگہ لپیٹ کر کورے چراغ میں جلائیں اور مریض کو اس کے سامنے ایک گھنٹہ بٹھائیں۔ انشاء اللہ آسیب اسی وقت جل جائے گا۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	هامان	شداد
ابلیس	هامان	شداد	نمرود
هامان	شداد	نمرود	لعین
شداد	نمرود	لعین	ابلیس

سورۃ النساء کا عمل:۔

آسیبی مصیبت سے چھٹکارہ پانے کا ایک مجرب طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل سات دن تک روزانہ فجر اور مغرب کے بعد مریض پر ایک ایک بار سورۃ النساء پڑھ کر دم کرے اور درج ذیل ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دے اور ایک نقش پانی میں گھول کر سات دن تک اس کا پانی مریض کو پلائے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۸۴۸۱۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۲۵	۲۸۴۸۲۲
۲۸۴۸۲۶	۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۳	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۱۹	۲۸۴۸۲۴

حفاظت از آسیب:۔

درج ذیل آیات کے آٹھ تعویذ تیار کر لیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں اور سات تعویذ سات دن روزانہ ایک ایک کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب بھی دفع ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے مریض کو جو جسمانی امراض و تکالیف ہو رہی تھیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

(سورۃ یوسف آیات نمبر ۴)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

(سورۃ الرحمن آیات نمبر ۳۳)

جنات سے حفاظت کا مجرب ترین عمل:۔

اس تعویذ کو ہم نے بے شمار مریضوں پر آزمایا اور ہر جگہ کامیاب پایا ہے۔ امام دیربیؒ نے لکھا ہے کہ سوتی نیلے کپڑے پر یہ آیات لکھ کر وہ کپڑا مریض کے گلے میں پہنا دیں۔ انشاء اللہ مریض کو آسیب سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جائے گا۔ آیات بمع عزیمت یہ ہیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ وَوَقَعَ الْحَقُّ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ○ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ عَقَدْتُّ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِيْ هٰذَا اَلْسِنَةَ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ مِنْ كُلِّ اُنْثٰى وَذَكَرٍ بِاَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا۔ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔

قرآنی گنڈا برائے آسیب:۔

آسیبی مریض کی پیشانی سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لے کر نیلے رنگ کے سات سوتی دھاگے برابر لے لیں۔ ان کو آپس میں بل دے کر ڈوری بنالیں اور درجِ ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر اس پر ایک گرہ لگائیں۔ گرہ لگاتے ہوئے آپ طویل پھونک یوں ماریں گویا پھونک کو اس گرہ میں بند کر رہے ہیں۔

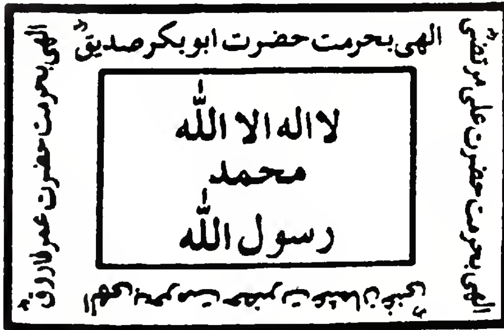
اس طرح اس ڈوری کو سات سات بار یہ آیت پڑھتے ہوئے سات گرہیں یا تہرا کر کے ڈال سکتے ہیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے:۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

(سورۃ التوبہ آیات نمبر ۱۱۲)

مختصر حفاظتی نقش:۔

دیکھنے میں سے یہ چھوٹا سا اور مختصر سا نقش ہے مگر دیگر نقوش سے کسی طرح کم مفید نہیں۔ چاند کی ابتدائی تاریخوں میں یہ نقوش لکھ کر رکھ لیں اور بوقتِ ضرورت مریض کو گلے میں ڈالنے کے لئے دیدیں۔ انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی:۔



مجرب ترین فتیلہ آسیبی:۔

یہ نقش کاغذ پر لکھ کر اس پر نیلے رنگ کا کپڑا چڑھا کر اس کا فتیلہ بنا کر مریض کو اس کا دھواں دیں۔ آسیب ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

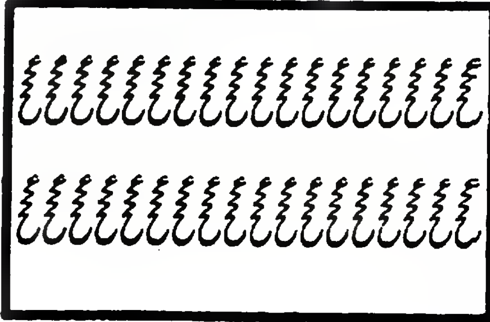
۷۸۶

۵۶۲	۵۵۷	۵۶۴
۵۶۳	۵۶۱	۵۵۹
۵۵۸	۵۶۵	۵۶۰

ایک نہایت مجرب فتیلہ چراغ:۔

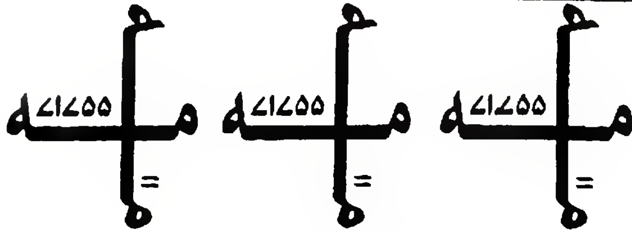
درجِ ذیل فتیلہ دو طرح سے استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ ایک عین اور تین حاء کو اٹھارہ اٹھارہ بار درجِ ذیل طریقے سے دو سطروں میں لکھ کر ایک فتیلہ چراغ میں جلائیں اور مریض کو ایک گھنٹہ اس کے سامنے بٹھائیں۔ چراغ کے پاس پانچ پھول خوشبودار رکھیں۔ انشاء اللہ آسیب اس میں آکر جل جائے گا۔ مزید ضرورت محسوس کریں تو ایک اور ایسا ہی فتیلہ نیلے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی مریض کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ جنات کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

فتیلہ یہ ہے:۔



گھر سے جنات نکالنے کا طریقہ:۔

اگر کسی گھر میں جنات کا بسیرا ہو اور وہ گھر خالی نہ کرتے ہوں تو عامل اس گھر میں جا کر صاحبِ مکان کی داہنی ہتھیلی پر یہ نقش لکھ کر اسے کہے کہ گھر سے باہر جا کر داہنے ہاتھ سے دستک دے۔ انشاء اللہ جنات گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔



عجیب الاثر حفاظتی نقش:۔

آسیبی مریض کو آسیب سے نجات دلانے کیلئے یہ نہایت عجیب و مؤثر نقش ہے۔ مریض کے گلے میں ڈالتے ہی آسیب اس چھوڑ جاتے ہیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۱	۴۹۱۲	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۴۹۱۱
۶	۹	۴۹۱۴	۳
۴۹۱۳	۴	۵	۱۰

دھونی کا نقش:۔

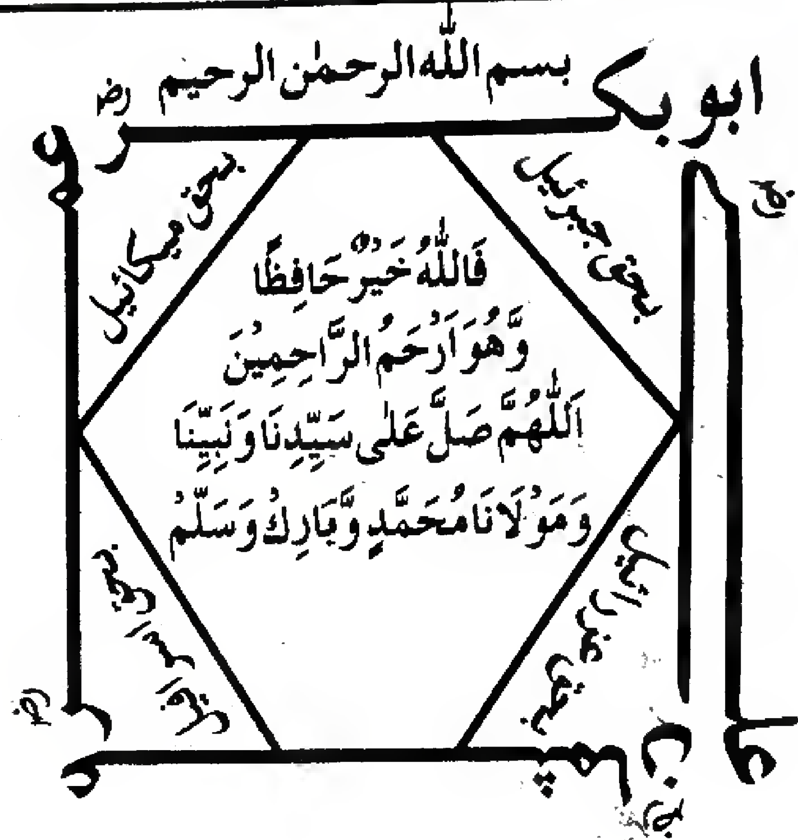
یہ نقش کاغذ کی ایک جانب لکھیں اور اس کی پشت پر مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر اس کا فتیلہ بنا کر اس پر نیلا دھاگہ اچھی طرح لپیٹ کر کوئلے پر ڈال دیں اور اس کا دھواں مریض کے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

فرعون	ابلیس	ھامان	۱۱۳
ابلیس	ھامان	۱۱۳	فرعون
ھامان	۱۱۳	فرعون	ابلیس
۱۱۳	فرعون	ابلیس	ھامان
فرعون	ابلیس	ھامان	۱۱۳
العجل	الساعۃ	الوحاالوحا	الوحا

خواتین واطفال کیلئے مجرب نقش:۔

خواتین اور بچوں پر اگر آسیب کا سایہ ہو تو یہ نقش گلے میں ڈالتے ہی انشاء اللہ سکون اور آرام مل جائے گا۔ بالفرض اگر گلے میں ڈالنے سے مکمل سکون نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ایک نقش پینے کیلئے بھی لکھ دیں جسے مریض سات دن تک پیتا رہے۔ نقش یہ ہے:۔



سیب جلانے کا طلسمی چراغ:۔

جس آدمی کو آسیب چھوڑنے کا نام نہ لیتا ہو اور ہر عمل کر کے عامل تھک جائے۔ وہاں سات دن تک درج ذیل فتیلے سات عدد تیار کر کے روزانہ فتیلہ ایک چراغ میں جلا کر مریض کو ایک گھنٹہ اس چراغ کے سامنے بٹھائیں۔ اول تو سات دن سے پہلے ہی سب جل جلا کر خاکستر ہو جائیں گے۔ وگرنہ ساتویں روز تک تو یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مجرب عمل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ علیقا ملیقا طلیقا انت تعلم ما فی قلوبھم العجل العجل العجل الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ نمرود ھامان فرعون شداد ابوجھل من جنود ابلیس اجمعون بحق خاتم سلیمان بن داود علیہ السلام وھرچہ دربدن آسیب زدہ باشد بند کردہ کلان فلیتۃ دریں چراغ بستہ بیارند وبسو زانند خاکستر گرددو دفع شود۔

نقشِ سہ آتشہ برائے آسیب:۔

مندرجہ ذیل چار عدد نقوش لکھیں۔

۷۸۶

۳۵۴۷۴۹	۳۵۴۷۵۲	۳۵۴۷۵۶	۳۵۴۷۴۲
۳۵۴۷۵۵	۳۵۴۷۴۳	۳۵۴۷۴۸	۳۵۴۷۵۳
۳۵۴۷۴۴	۳۵۴۷۵۸	۳۵۴۷۵۰	۳۵۴۷۴۷
۳۵۴۷۵۱	۳۵۴۷۴۶	۳۵۴۷۴۵	۳۵۴۷۵۷

چاروں زعفران سے لکھیں یا پینے والا زعفران سے اور دوسرے روشنائی سے لکھ لیں۔ (۱) ایک تعویذ مریض کے گلے میں ڈالیں (۲) ایک کا فتیلہ بنا کر کوئلے پر ڈال کر اس کا دھواں مریض کے پورے بدن اور ناک میں پہنچائیں۔ (۳) ایک کا فتیلہ بنا کر چراغ میں جلائیں (۴) اور ایک پانی میں ڈالکر سات روز مریض کو پانی پلائیں۔ نقش یہ ہے:۔

مکان کی حفاظت کے لئے:۔

جس گھر میں آسیب کا سایہ ہو اس گھر میں یہ نقش فریم کروا کر دیوار پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ آسیب اس گھر سے ہمیشہ کے لئے بھاگ جائیں گے۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

<table>
<tr><td>۸</td><td>۱۱</td><td>۱۴</td><td>۱</td></tr>
<tr><td>۱۳</td><td colspan="2" rowspan="2">۲ ۷
۴
۳ ۹
۸ ۵ ۲
۱ ۷
۶
۱۶ ۹</td><td>۱۲</td></tr>
<tr><td>۳</td><td>۶</td></tr>
<tr><td>۱۰</td><td>۵</td><td>۴</td><td>۱۵</td></tr>
</table>

جنات کی حاضری کے لئے:۔

یہ چھوٹا سا نقش مریض کو مٹھی میں پکڑا دیں کہ وہ اسے زور سے دبا کر پکڑے۔ اگر آسیبی مریض ہوگا تو آسیب حاضر ہو جائے گا اور اگر جادو کا مریض ہوگا تو اس کا داہنا ہاتھ

اور بازو شدید وزنی ہو جائے گا۔ اور اگر جسمانی مریض ہو گا تو انشاء اللہ اسے جسمانی تکلیف میں نمایاں تخفیف محسوس ہو گی۔ لیکن یہ تعویذ صرف وہی عاملین استعمال کر سکتے ہیں جنہوں نے ہمارے طریقے اور ہماری اجازت سے قصیدہ بردہ شریف کا وظیفہ مکمل کر لیا ہو۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

جنات جلانے کا مجرب نقش:۔

یہ نقش بھی قصیدہ بردہ شریف کا عمل مکمل کرنے کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے جنات کے مریض پر جب حاضری ہو جائے اور وہ مریض کی جان چھوڑنے کو تیار نہ ہوں تو صرف یہ تعویذ مریض کو زبردستی دکھانا شروع کریں۔ فوراً جنات جل جائیں گے:۔

۷۸۶

ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ

تشخیص کا نقش:۔

درج ذیل مربع نقش مریض کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ اگر جادو ہو گا تو مریض کا داہنا ہاتھ اور بازو سخت وزنی ہو جائے گا۔ اگر آسیب ہو گا تو مریض کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جائیگی یا وہ رونا شروع کر دے گا۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو مریض جوں کا توں بیٹھا رہے گا۔ تشخیص کا لاجواب نقش ہے:۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۷	۳۳۰	۳۱۷
۳۲۹	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۸
۳۱۹	۳۳۲	۳۲۵	۳۲۲
۳۲۶	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۱

سرکش آسیب کی حاضری کا لاجواب نقش:۔

۷۸۶

یاحی یاقیوم بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین
و بحق
کھیعص حمعسق ن آمین

جس آسیب سے مریض سخت پریشان ہو اور عامل جسے حاضر کرنے سے عاجز آچکے ہوں اس کی حاضری کا لاجواب اور سکے بند نقش ہم آخر میں آپ کی نذر کر رہے ہیں۔ یہ تعویذ مریض کو دکھانا شروع کریں انشاء اللہ بڑے سے بڑا سرکش جن بھی فوراً حاضر ہوگا۔ مگر یہ کام صرف عامل ہی کرے وگرنہ انجام کا خود ذمہ دار ہوگا۔ نقش یہ ہے:۔

آسیب سے بچنے کیلئے حفاظتی تعویذ

یاد رہے کہ آسیبی مریض کا جب تک علاج مکمل نہ ہو جائے تب تک اُسے حفاظتی تعویذ دینا بے فائدہ ہے۔ اس سے وقتی طور پر اس کا دفاع تو ہو جاتا ہے لیکن چونکہ وہ آسیب زندہ اور موجود ہے جس سے بچنے کیلئے آپ نے حفاظتی تعویذ دیا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کسی بھی غفلت کا فائدہ اٹھا کر مریض کیلئے کوئی سنجیدہ مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے۔

ہمارا اسلوبِ علاج یہی ہے اور عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے اس دشمن کا خاتمہ کیا جائے جس سے خدشہ ہے۔ پھر حفاظتی تعویذ دیا جائے کہ مریض کو آئندہ کوئی پریشان نہ کرے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں اور مریضوں کو بتلا دیا کریں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح عاملین ہوتے ہیں اور ہم تو چالیس چالیس دن کی چھوٹی موٹی ریاضت کو بہت بڑا معرکہ سمجھ کر تیس مار خان بن جاتے ہیں، وہ لوگ سالوں کے حساب سے ریاضت کرتے ہیں اور انسانی عاملین کے عملیات کے توڑ کے لئے ان کے ہاں جو انتظامات ہوتے ہیں ان میں

سے بعض کا تذکرہ کر دیا جائے تو کئی لوگ عملیات کی لائن چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں۔

اسلئے حفاظتی تعویذ دے کر نہ خود حد سے زیادہ مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں نہ ہی مریض کو ایسی تسلی دیں کہ آج کے بعد آپ پر کوئی حملہ یا اثر نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے جو تعویذ دیا ہوتا ہے اس کے توڑ اور اسے غیر مؤثر بنانے کی کاروائی جنات کی طرف سے اسی وقت شروع ہو جاتی ہے جب کسی کے گلے میں ہم تعویذ پہناتے ہیں۔ وہ مسلسل کوشش جاری رکھتے ہیں۔ کبھی ناکام ہوتے ہیں، کبھی جزوی طور پر کامیاب ہوتے ہیں اور کبھی تعویذ کو بالکل ناکارہ بنا کر مکمل کامیاب ہوتے ہیں۔

یہ کبھی نہ سوچیں کہ ہم نے تعویذ دے دیا تو اب مریض کو کچھ نہیں ہوگا۔ بس اس قدر یقین خود بھی رکھیں اور مریض کو بھی دلائیں کہ ہم نے تو آپ کے گھر کی دیوار آٹھ فٹ بلند کر دی ہے۔ امید ہے کہ اب کوئی چور آپ کی دیوار نہیں پھلانگ سکے گا۔ لیکن اگر چور آپ سے زیادہ پھرتی والا نکلا اور سیڑھی لے کر آ گیا تو؟

ہم ڈاکٹر سے کسی بیماری کا علاج کرواتے وقت کبھی نہ پوچھتے ہیں نہ ہی فرمائش کرتے ہیں اور نہ ہی توقع رکھتے ہیں کہ جس بیماری کی انہوں نے دوا دی ہے وہ ہمیں آئندہ نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر کا کام صرف موجود بیماری کا علاج کرنا ہے۔ وہ زکام کا علاج تو کرتا ہے، آئندہ کبھی زکام نہ ہونے کی گارنٹی نہیں دیتا، وہ کھانسی، بخار وغیرہ کا علاج تو کرتا ہے مگر اس سے کوئی یہ گارنٹی نہیں مانگتا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ دوا تو دے رہے ہیں، یہ تو پکا ہے ناں کہ آئندہ مجھے کھانسی نہیں ہوگی؟؟

اسی طرح ایک عامل کی اصل ذمہ داری اور اس کا حقیقی کردار صرف اتنا ہی ہے اور اسے چاہیئے کہ وہ خود کو اسی کردار تک محدود رکھے کہ مریض کو اس وقت آسیب یا سحر وغیرہ کی جو تکلیف ہے میں اسے دور کر دوں۔ آگے اس کی حفاظت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ہو سکتی ہے تو مکمل یا جزوی؟ یہ اس کی ذمہ داری نہیں۔ لیکن روحانیات کے باب میں حفاظت کیلئے کئی مؤثر نقوش موجود ہیں جن سے حفاظت کا فائدہ لوگوں کو ہوتا ہے اس لئے یہ نقش دینا چاہیئے۔

مگر اسے اتنا ہی مؤثر مانیں جتنا اونچی دیوار کو مؤثر مانا جا سکتا ہے کہ عام طور پر

اسے کوئی نہیں پھلانگ سکتا مگر لاجواب سروس کرنے والے باکمال لوگوں کے لئے آٹھ تو کیا ساٹھ گز اونچی دیوار بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

پڑھائی کے بغیر کبھی حفاظتی تعویذ نہ دیں:۔

یہ بھی یادرکھیں کہ ان نقوش میں صحیح افادیت اور برکت تب آتی ہے جب آپ ان پہ اپنی روزمرہ کی پڑھائی کا دم کرتے رہیں۔ وہ تلاوت کی برکت انہیں کندن بنا دیتی ہے۔

چار قل اور چار یاروں کا تعویذ:۔

یہ نقش قل سے شروع ہونے والی آخری چار سورتوں کا ہے۔ ہر قل کے ساتھ ایک خلیفۂ راشد کے توسل سے اللہ پاک سے پناہ اور مدد مانگی گئی ہے۔ ایک طویل عرصہ تک ہم پینے کیلئے بھی یہی تعویذ دیتے تھے اور گلے میں ڈالنے کے لئے بھی! لیکن چونکہ ہمیں نت نئے تجربات کا شروع سے شوق ہے اس لئے نئی سے نئی چیزیں آزماتے اور ان سے فائدہ خود اٹھاتے اور لوگوں کو پہنچاتے پہنچاتے اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ کئی عملیات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ تو ہمارے استعمال میں تھے۔ لیکن انہیں چھوڑے ایک عرصہ ہو چکا ہوتا ہے۔

یہ ان خاص تعویذات میں سے ہے جو آج بھی ہمارے معمول میں ہے۔ نقش یہ ہے:۔

قل هوالله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

الهی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه

۷۸۶

بسم الله الرحمن الرحيم	قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	سلام قولا من رب رحيم
[illegible]	هو	الله	احد	والله	الصمد	لم	يلد	ولم	[illegible]
[illegible]	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	[illegible]
[illegible]	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	[illegible]
[illegible]	الله	السمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	[illegible]
[illegible]	الصمد	لم	[illegible]	ولم	يولد	ولم	يكن	له	[illegible]
[illegible]	لم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ولم	يكن	له	كفوا	[illegible]
[illegible]	يلد	ولم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	له	كفوا	احد	ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم

بچے پر آسیب سایہ یا مسان ہو تو اسے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں:

۷۸۶

۳۵	۳۰	۳۷
۳۶	۳۴	۳۲
۳۱	۳۸	۳۳

چہل کاف کا نقش:۔

جادو اور جنات کے لئے لوہے توڑ تعویذ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

نقش سورۃ الجن:۔

۷۸۶

۲۳۳۵۰	۲۳۳۴۵	۲۳۳۵۲
۲۳۳۵۱	۲۳۳۴۹	۲۳۳۴۷
۲۳۳۴۶	۲۳۳۵۳	۲۳۳۴۸

یہ نقش تینوں طرح سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔(۱) گلیز کاغذ پر چالیس عدد نقوش لکھ کر روزانہ صبح نہار منہ مریض کو پلائیں (۲) اس کا فتیلہ لکھ کر چراغ میں جلائیں۔ سات فتیلے سات دن کے لئے لکھ کر دیں۔ مگر فتیلے کے نیچے شیاطین کبار کے نام اور پشت پر مریض کے نام سمیت عبارت لکھیں۔ (۳) ایک نقش لکھ کر مریض کے گلے میں باندھ دیں۔

معوذتین کا نقش:۔

یہ نقش معوذتین کے مجموعی اعداد کا ہے۔ آسیب زدہ کے علاوہ مسحور کے لئے بھی لا جواب ہے۔ اور نظر بد یا لاعلاج مرض میں بھی مفید ہے۔

۷۸۶

۳۶۸۹	۳۶۹۲	۳۶۹۵	۳۶۸۲
۳۶۹۴	۳۶۸۳	۳۶۸۸	۳۶۹۳
۳۶۸۴	۳۶۹۷	۳۶۹۰	۳۶۸۷
۳۶۹۱	۳۶۸۶	۳۶۸۵	۳۶۹۶

اس نقش معظم کی برکت سے ہر آسیب سحر مرض اور نظر بد اس مریض سے دور ہو جائے

نقش چہار قل (عددی):۔

چار قل کا مکتوبی لفظی نقش پہلے دیا جا چکا ہے۔ چاروں قل کے مجموعی اعداد کا یہ نقش بھی آسیب زدہ کے لئے بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۴۷۰۱	۴۷۰۴	۴۷۰۷	۴۶۹۴
۴۷۰۶	۴۶۹۵	۴۷۰۰	۴۷۰۵
۴۶۹۶	۴۷۰۹	۴۷۰۲	۴۶۹۹
۴۷۰۳	۴۶۹۸	۴۶۹۷	۴۷۰۸

آسیب ومسان کیلئے مجرب نقش:۔

آسیب، مسان اور بچوں کے سوکھے کیلئے ایک نہایت مفید نقش یہ ہے۔ ہر جگہ پورا فائدہ دیتا ہے۔

۷۸۶

ك	ی	س	ف
۵۹	۸۱	۱۹	۱۱
۸۲	۶۲	۸	۱۸
۹	۱۷	۸۳	۶۱

آسیب کے حملے کیلئے بہترین ڈھال:۔

اس نقش کے گلے میں ڈالنے سے آدمی یوں محفوظ ہو جاتا ہے جیسے ڈھال دشمن کے حملے سے محفوظ بنا دیتی ہے:۔

۷۸۶

۱۶	۶۴۵۲۹	۶۴۵۳۵	۲
۶۴۵۳۳	۴	۱۴	۶۴۵۳۱
۶	۶۴۵۳۹	۶۴۵۲۵	۱۲
۶۴۵۲۷	۱۰	۸	۶۴۵۳۷

اگر آسیب گھر میں پتھر پھینکتے ہوں:۔

تو ایسے گھر میں کسی دیوار پر نمایاں جگہ یہ تعویذ لٹکا دیں۔ انشاء اللہ پتھر پھینکنے بند ہو جائیں گے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ

نقش اعدادِ مفردۂ مزدوجہ:۔

مفرد مزدوج اعداد کا یہ نقش آسیب وسحر اور نظرِ بد تینوں کے ازالہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بلکہ حب وتسخیر میں بھی لا جواب ہے۔

عاملین کے ہاں یہ بیس عدد کے مجموعے کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔ ماہرینِ علم اعداد اس عدد کو حب وتسخیر کیلئے بہت مؤثر تسلیم کرتے ہیں۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

نقش حروفِ مُزْدَوِجَہ:۔

یہ نقش سابقہ نقش کے اعداد کے حروف پر مشتمل ہے۔تاثیر دونوں کی ایک جیسی ہے:۔

۷۸۶

ح	و	د	ب
ب	د	و	ح
و	ح	ب	د
د	ب	ح	و

اسم بدوح اور اجهزط کی حقیقت:۔

علم الجفر حروف کو اعداد میں تولنے اور حروف کی جگہ ان کے مساوی اعداد سے کام لینے کا نام ہے۔علمائے جفر نے فنی باریکیوں میں بہت سے مسائل پر تنقیح کی ہے کہ مفرد اعداد سے کیا کیا کام لئے جاسکتے ہیں؟ مرکب سے کیا فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ پھر یہ کہ ان میں سے طاق حروف کن مقاصد میں مفید ہیں اور جفت حروف کہاں اپنی تاثیر دکھاتے ہیں؟

ہم ان کی تمام آراء سے متفق نہیں۔لیکن اس حد تک اتفاق کر سکتے ہیں کہ تعویذات اور نقوش میں آیات، اسماء یا ادعیہ کے الفاظ کو اعداد میں ڈھال کر استعمال کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ الفاظِ قرآن کو بے حرمتی سے بچانے کی نیت سے ایسا کرنا شاید موجب اجر بھی ہو(واللہ اعلم) اور یہ بھی کہ الفاظ اور اعداد کا روحانیات کے باب میں ایک جیسا اثر ہوتا ہے۔

ان دونوں الفاظ کی حقیقت صرف اتنی سی ہے کہ اجهزط ان پانچ حروفِ ابجد کا مجموعہ ہے جو طاق اور مفرد عدد والے ہیں۔الف کا (۱) نمبر ہے، جیم کے (۳) ہاء کے (۵) زاء کے (۷) اور طاء کے (۹) نمبر ہیں۔یہ بات آپ ابجد میں بھی پڑھ چکے ہیں۔اسی طرح بدوح مفرد اعداد میں سے جفت حروفِ ابجد کا مجموعہ ہے۔ان میں سے باء کے دو عدد ہیں، دال کے چار، واؤ کے چھ اور حاء کے آٹھ نمبر ہیں۔

بات تو اتنی سی ہے مگر جہالت کی کرشمہ کاریوں نے اس کے وہ وہ بتنگڑ بنا ڈالے کہ عقل وخرد سر پیٹ کے رہ جاتی ہے۔ کئی مصنفین بدوح کے بارے میں یہ گوہر افشانی فرمارہے ہیں کہ یہ سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم تھا۔

ایسے مصنفین کو چونکہ معلوم ہے کہ عام قارئین (بلکہ عاملین کو بھی) اپنی دینی زبان عربی سے بھی شناسائی نہیں تو ایک مری ہوئی قدیم زبان (سریانی) کا انہیں کیا پتہ؟ اس لئے انہوں نے اسے سریانی پر تھوپ کر اسے اللہ تعالیٰ کا مقدس نام بنا ڈالا۔

اجھزط کے بارے میں بھی اس سے ملتی جلتی درفنطیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

اصل بات صرف اتنی سی ہے کہ عاملین نے چند نقوش مفردات میں سے طاق حروف کے تیار کئے اور بعض جفت حروف کے تیار کئے۔ اور ان نقوش کو ان حروف سے منسوب کرنے کے لئے الگ الگ ہر حرف کا نام (الف، جیم، هاء، زاء، طاء) لکھنے کی بجائے ان حروف کو مرکب کر کے اجھزط لکھ دیا اور جفت حروف کو (باء ، دال، واؤ، حاء) لکھنے کی بجائے ان کا مرکب نام بدوح رکھ دیا۔ اس سے زیادہ ان دو الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

بدوح کا نقش مُزدَوِج:۔

ہم اکثر بدوح کا ڈبل نقش لکھ کر دیتے ہیں (عددی وحرفی) جس سے اس کی تاثیر دگنی ہو جاتی ہے۔ اسے آپ آسیب، سحر اور تسخیر تینوں مقامات پر استعمال کر سکتے ہیں۔

۷۸۶

ح ٨	و ٦	د ۴	ب ٢
ب ٢	د ۴	و ٦	ح ٨
و ٦	ح ٨	ب ٢	د ۴
د ۴	ب ٢	ح ٨	و ٦

طاق اور جفت کا جامع ترین نقش:۔

یہ نقش ہمارا اپنا استخراج ہے۔ یہ کسی کتاب سے نہیں لیا گیا۔

اس میں ہم نے طاق اور جفت حروف کی تمام خوبیاں ایک نقش میں اس طرح سموئی ہیں کہ طاق اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے جبکہ جفت اعداد کی اپنی اور الگ ترتیب بنتی ہے۔ پھر ایک شمار میں ہر ضلع پندرہ (15) اعداد کا بنتا ہے اور ایک نقش میں مثلث کی چاروں چالیں (آتشی، آبی، خاکی، بادی) بھی جمع ہو جاتی ہیں جبکہ پانچویں نقش کی جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے کہ عامل اس میں مریض کی ضرورت کے مطابق مثلث کا کوئی بھی نقش جس چال میں چاہے بھر کر اسے دیدے۔

٦ ٨ د ٢ ٤	١ ٣ ط ٧ ٩	٨ ٤ ب ٦ ٢
٧ ١ ج ٩ ٣	٥ ٥ ہ ٥ ٥	٣ ٩ ز ١ ٧
٢ ٦ ح ٤ ٨	٩ ٧ ا ٣ ١	٤ ٢ و ٨ ٦

عزمت علیکم والسمت علیکم یا اللہ اططہیل یا باسط بططہیل یا جلیل جططہیل یا دائم دططہیل یا ھادی ھططہیل یا وھاب وططہیل یا زکی زططہیل یا حمید حططہیل یا طاھر طططہیل بحق چار کنج یا بدوح وسخرلنا کل شیء یا من بیدہ ملکوت کل شیء۔

سورۃ الفلق کا مکتوبی نقش:۔

یہ نقش آسیبی مریض اور سحری مریض کے علاوہ نظر بد سے حفاظت کیلئے بھی یکساں نافع ہے۔

٧٨٦

ومن شر	من شرما خلق	برب الفلق	قل اعوذ
شر	ومن	اذاوقب	غاسق
ومن	العقد	فی	النفّٰثٰتِ
حسد	اذا	حاسد	شر

سورۃ الناس کا مکتوبی نقش:۔

یہ نقش بھی آسیب زدہ، مسحور اور نظر بد کے مریض کے لئے نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

من شر الوسواس الخناس	اله الناس	ملك الناس	قل اعوذ برب الناس
الذی یوسوس	من شر الوسواس الخناس	اله الناس	ملك الناس
فی صدور الناس	الذی یوسوس	من شر الوسواس الخناس	اله الناس
من الجنة والناس	فی صدور الناس	الذی یوسوس	من شر الوسواس الخناس

سورۃ الفلق کا عددی نقش:۔

آپ چاہیں تو مکتوبی کی جگہ سورۃ الفلق کا عددی نقش دیدیں:۔

۷۸۶

۲۱۵۸	۲۱۶۱	۲۱۶۴	۲۱۵۰
۲۱۶۳	۲۱۵۱	۲۱۵۷	۲۱۶۲
۲۱۵۲	۲۱۶۶	۲۱۵۹	۲۱۵۶
۲۱۶۰	۲۱۵۵	۲۱۵۳	۲۱۶۵

سورۃ الناس کا عددی نقش:۔

سورۃ الناس کا نقش بھی چاہیں تو مکتوبی دیں اور چاہیں تو عددی دیں۔ دونوں صورتوں میں مریض کو یکساں فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

گھر کی حفاظت کے لئے حرزِ ابی دجانہ:۔

حضرت ابودجانہؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی کہ رات کے وقت ایک جن ان کو پریشان کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک خط لکھوا کر انہیں دیا کہ اسے اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سوجانا، وہ تمہیں پریشان نہیں کر پائے گا۔ رات کو وہ شیطان ان کے گھر میں داخل نہ ہوسکا۔ البتہ باہر سے آواز دے کر بولا کہ آج کے بعد میں تازندگی تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ حضور ﷺ کے خط مبارک کے بارے میں مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عقیدت شرط ہے۔ ایک بار لکھ کر سرہانے رکھ کر دیکھیں۔ انشاء اللہ آسیب آپ کو پریشان نہیں کر سکے گا۔ اس نامۂ مبارک کو لکھ کر تکیے کے نیچے بھی رکھا جاسکتا ہے اور دیوار پر آویزاں بھی کیا جاسکتا ہے۔ حرزِ ابی دجانہ یہ ہے

هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْ لِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّا رِ وَالزُّ وَّارِ وَالسَّآ ئِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّارَحْمٰنُ ! اَمَّابَعْدُ : فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً ۔ فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْفَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْدَاعِيًا حَقًّا مُّبْطِلاً، فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ۔ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَ ةِ الْاَ صْنَا مِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَىْ ءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ۔ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

گھر کی حفاظت کا مجرب عددی نقش:۔

یہ نقش گھر کی کسی نمایاں دیوار پر آویزاں کر دیں۔ انشاء اللہ اس گھر میں شیاطین کا داخلہ بند ہو جائے گا اور جو پہلے سے موجود ہیں وہ بھاگ جائیں گے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

دیو اور آسیب سے حفاظت:۔

مریضِ آسیب زدہ کے گلے میں لٹکائیں انشاء اللہ اسے آسیب پریشان نہ کر سکے گا۔

۷۸۶

۷۸۲۲	۷۸۱۷	۷۸۲۴
۷۸۲۳	۷۸۲۱	۷۸۱۹
۷۸۱۸	۷۸۲۵	۷۸۲۰

گھر کی حفاظت کیلئے سب سے جامع اور مؤثر ترین تعویذ:

گھر کا دفاع کرنے کے بعد یہ تعویذ گھر کی کسی دیوار پر نمایاں جگہ لٹکا دیں۔ اگر مختلف کمروں میں اثرات ہوں تو ان کمروں میں الگ سے لگائیں۔ یہ بہت سے تعویذات کا جامع اور سب سے مؤثر ترین تعویذ ہے:۔

(تعویذ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
الٰهی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه

٧٨٦

١٦٥١	١٦٦٤	١٦٦١	١٦٥٨
١٦٦٢	١٦٥٧	١٦٥٢	١٦٦٣
١٦٥٦	١٦٥٩	١٦٦٦	١٦٥٣
١٦٦٥	١٦٥٤	١٦٥٥	١٦٦٠

٧٨٦

٣٦٨٢	٣٦٩٥	٣٦٩٢	٣٦٨٩
٣٦٩٣	٣٦٨٨	٣٦٨٣	٣٦٩٤
٣٦٨٧	٣٦٩٠	٣٦٩٧	٣٦٨٣
٣٦٩٦	٣٦٨٥	٣٦٨٦	٣٦٩١

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل یاایها الکٰفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عٰبدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عٰبدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین
الٰهی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنه

یملیخا مکسلمینا کشفوطط کشا فطیونس تبیونس اذرفطیونس یوانس بوس قطمیر و کلبهم وعلی اللہ قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء لهدٰکم اجمعین

له معقبٰت من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر اللہ ان ربی علی کل شیء حفیظ

٧٨٦

٢	٣	٦	٨
٨	٦	٣	٢
٣	٢	٨	٦
٦	٨	٢	٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّآئِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ! اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْحَقِّ سَعَةً۔ فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ دَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا، فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ۔ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِیْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰه الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس
الٰهی بحرمت حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجهه

٧٨٦

٢٣٣٥٢	٢٣٣٣٥	٢٣٣٥٠
٢٣٣٣٧	٢٣٣٣٩	٢٣٣٥١
٢٣٣٣٨	٢٣٣٥٣	٢٣٣٣٦

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفٰثٰت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد
الٰهی بحرمت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنه

ممممم
ااااااا ه ص

و حفظها من کل شیطٰن رجیم
و حفظا من کل شیطٰن مارد
بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ

٧٨٦

ب	د	و	ح
ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
و	ح	ب	د

٧٨٦

٣٦٩٣	٣٧٠٧	٣٧٠٣	٣٧٠١
٣٧٠٥	٣٧٠٠	٣٦٩٥	٣٧٠٦
٣٦٩٩	٣٧٠٢	٣٧٠٩	٣٦٩٦
٣٧٠٨	٣٦٩٧	٣٦٩٨	٣٧٠٣

باب (۱۹)

جادو کا وجود

جنات کی طرح جادو کے بارے میں بھی ایک نام نہاد تعلیم یافتہ طبقہ شک اور تذبذب کا شکار ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ محض ایک آدمی کے کچھ پڑھنے سے یا کاغذ پر کچھ لکھنے سے دوسرے آدمی کی صحت، زندگی، ازدواجی بندھن یا محبت ونفرت کے زاویے بدل جائیں۔

ان لوگوں کو یہ بات ہضم نہیں ہوتی کہ ایک شخص دور سے بیٹھے کسی قسم کے خفیہ عمل کے ذریعے اس کے دل ودماغ کو کنٹرول کر سکتا ہے اور اس کی صحت کو بیماری سے، محبت کو نفرت سے، نفرت کو محبت سے، خوشحالی کو تنگدستی سے اور زندگی کو موت سے بدل سکتا ہے۔

حیرت اس پر ہوتی ہے کہ دین کا دم بھرنے کے کچھ دعویدار بھی اس انکار میں ان مغربی تعلیم کے ماروں کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں ۔ اور وہ اپنے انکار کو توحید اور توکل کے شرعی سائے تلے پالتے پوستے ہیں اور اس انکار کو دینداری سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جادو کے وجود کو تسلیم کرنا توحیدِ الٰہی کے بھی منافی ہے اور توکل کے بھی منافی ہے۔ اس لئے اس کا انکار ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔

یعنی کچھ لوگ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر اس کا انکار کر رہے ہیں تو کچھ لوگ اسے خالص ایمانی مسئلہ سمجھ کر اپنی دانست میں توکل علی اللہ اور توحیدِ الٰہی پر اپنے ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا انکار کر رہے دیں۔

نئی روشنی کے دلدادہ اور مغربی تہذیب وثقافت کے شیدائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ جن یہودی اور نصرانی اقوام کی نقالی یا تقلید میں وہ جادو کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تو اسے مذہبی تقدس کا درجہ دے رکھا ہے، جبکہ اسلام نے نہ صرف اسے حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے بلکہ اس کے مرتکب کو دنیا کی سب سے بڑی سزا، سزائے موت، کا حقدار قرار دیا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اسلام چونکہ دینِ فطرت اور وحیِ ربانی پر مشتمل حقائقِ زندگی کی صداقتوں کا حامل سچا دین ہے۔ اس لئے نہ تو یہودیوں، نصرانیوں، ہندوؤں، زرد شتیوں اور دیگر مذاہب کی حامل اقوام کی طرح اسے مذہبی تقدس کا درجہ دیتا ہے (بلکہ وہ تو اسے گردن زدنی جرم قرار دیتا ہے) نہ ہی اس کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اسلام کی فطری تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ سحر اپنے وجود کے اعتبار سے برحق ہے۔ یعنی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کے وجود کا انکار حقائق سے انکار کے مترادف ہے۔ البتہ وہ اپنے ماننے والوں کو اس کے ارتکاب سے روکتا اور ان پر اسے حرام قرار دیتا ہے۔

جیسے شیطان کا وجود برحق مگر اس کی تابعداری حرام ہے، شراب کا وجود برحق مگر اسکا پینا حرام ہے، زنا کاری، رشوت خوری اور غیبت وغیرہ کا وجود برحق مگر ان میں سے ہر ایک کا ارتکاب حرام ہے۔

دوسری طرف دینداری کے نام پر جو لوگ اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں ان کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ سیانے نہ بنیں۔ جس چیز کا وجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تسلیم کیا ہے، اس سے انکار کرنا کہاں کی دینداری ہے؟

آپ کی توحید قرآن کی حدود سے بھی جب آگے بڑھنے لگے تو پھر اس توحید پر غور کریں۔ کہیں توحید کے نام پر ذاتی پسند کے بے ہنگم افکار کو آپ نے ایمان کے شیش محل میں نہ سجا رکھا ہو! اور اگر آپ سحر کے وجود کو تسلیم کرنے کو توکل کے منافی سمجھتے ہیں تو مالی تنگدستی، بیماری وغیرہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا کسی بیمار کی بیماری کو محض اس لئے تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے کہ بیماری تو اللہ کی طرف سے آتی ہے اور شفاء بھی اسی کے ہاتھ میں ہے؟

یہ فلسفہ صرف جادو کے باب میں ہی کیوں انگڑائی لیتا ہے کہ ہر کام اللہ کی طرف

سے ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے خود اس کائنات کا نظام اسباب ونتائج کے اصول پر قائم نہیں فرما رکھا؟ کیا کبھی بیج بوئے بغیر آپ اپنی کھیتی میں گندم اُگنے کا توکل بھی فرماتے ہیں کہ سب اللہ کی طرف سے اور اس کے حکم پر ہوتا ہے۔ پھر بیج بونے اور ہل چلانے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ بیج بونا تو توکل کے منافی ہے؟

کیا کبھی یہ فلسفہ اولاد کے بارے میں بھی اپنایا ہے کہ اولاد تو اللہ نے دینی ہے، پھر شادی کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر دنیا کی رسم نبھائے کیلئے شادی کر ہی لی ہے تو بیوی کے پاس جانا تو سراسر توکل کے خلاف ہے!!

کیا کبھی بیماری، ایکسیڈنٹ وغیرہ کی صورت میں اس توکل کا مظاہرہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب شفاء اللہ نے دینی ہے تو پھر ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں؟ ڈاکٹر کے پاس جانا توحید بھی منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے!!؟

اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ زندگی کے ان تمام شعبوں میں کبھی اس قسم کی نام نہاد توحید اور مصنوعی توکل کا مظاہرہ نہیں فرماتے۔ وہاں آپ اسباب ونتائج کے خدائی نظام کو اللہ کا حکم سمجھ کر ان تمام وسائل اور اسباب کو بروئے کار لاتے بھی ہیں اور اسے ایمان، توحید یا توکل کے منافی بھی نہیں سمجھتے۔ تو پھر جادو کے باب میں ایسے مصنوعی توکل اور توحید کے خانہ ساز مفہوم کا سہارا لے کر قرآنِ حکیم کی دسیوں آیات، حضور اکرم ﷺ کے بیسیوں ارشادات سے روگردانی کیوں کرتے ہیں؟ عقل ودانش اور عدل وانصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یا تو آپ دونوں جگہ انکار کی روش اختیار کریں یا دونوں جگہ اقرار کے راستے پر چلیں۔

یہ حقائق اپنی جگہ لیکن ہم یہاں اسکا ثبوت قرآن وحدیث سے پیش کر کے اپنی حجت تمام کرنے کی کوشش کریں گے۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ

"تاکہ ہلاک ہونے والے پر بھی دلیل واضح ہو اور زندہ رہنے والے پر بھی عیاں ہو۔"

(سورة الانفال:۴۲)

ڈائری تعویذات

ترتیب و اجازت

علامہ ارشد حسن ثاقب

یہ ڈائری کوئی تصنیف یا تالیف نہیں بلکہ علامہ ارشد حسن ثاقب صاحب کے نہایت مجرب تعویذات کا ایسا مجموعہ ہے جس کا ہر نسخہ وہ خود اجازت سے کسی کو دیتے ہیں۔

اس لئے یہ ڈائری عام مکتبوں پر فروخت نہیں کی جائے گی بلکہ صرف ادارۃ القریش سے بذریعہ ڈاک یا براہ راست خریدی جاسکے گی۔

حُب، بغض، تسخیر، تفریق، ہلاکت اعداء، جنات، جادو، نظر بد، اولاد، بچوں کے ضد کرنے یا رونے دھونے سے لیکر گھر کی حفاظت، دکان کی بندش ختم کرنے تک کے ہر قسم کے نقوش اس کتاب کے ذریعے آپ کو اپنے گھر میں مل جائیں گے۔

آپ ایک نسخہ منگوالیں اس میں آپ کو ہر طرح کے تعویذات یکجا مل جائیں گے اور بوقتِ ضرورت ان میں سے کوئی بھی تعویذ آپ بہ آسانی استعمال کرسکیں گے۔

یہ کتاب لاہور سے باہر کے لوگوں کے لئے بالخصوص بہت فائدہ مند ہے جو اپنے مسائل کے لئے علامہ صاحب کے پاس لاہور آنے کا وقت نہیں نکال سکتے یا کرایہ اور وقت خرچ کرنے سے قاصر ہیں۔

ناشر ادارۃ القریش

باب (۲۰)

قرآن حکیم سے جادو کا ثبوت

کسی بھی چیز کی تاریخ اگر قدیم ہو تو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود نوعِ انسانی کی تاریخ پرانی ہے۔ لیکن سحر اور جادو کی جب تاریخ جتلانے کی باری آتی ہے تو یہاں ہمیں ان مشہور الفاظ کا قد بھی چھوٹا نظر آتا ہے اور یہ الفاظ بھی سحر کی تاریخ کی قدامت کا پورا اظہار کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ کیونکہ سحر کی تاریخ بشری تاریخ جتنی نہیں بلکہ انسانی تاریخ سے کہیں زیادہ پرانی ہے۔

بہ الفاظِ دیگر، حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اپنا قدم مبارک بعد میں رکھا اور سحر کے منحوس سائے اس پر بہت پہلے سے پڑ چکے تھے۔ جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام کے نزولِ ارضی سے بہت پہلے یہ زمین جادوگروں کی خباثتوں اور شرارتوں سے آلودہ ہو چکی تھی۔

یہ تو معلوم ہے کہ انسانوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا فرمایا ہے (تفصیل جنات کے باب میں دیکھ لیں) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی واضح ہے کہ (متمرد اور سرکش شیاطین بالعموم اور بالخصوص) غول نسل کی شیاطین ساحر ہوتے ہیں (اور جنوب مشرقی ایشیا کے علاقے میں گندیلوں کی نسل بھی تقریباً سو فیصد جادگر ہوتی ہے۔ غول اور گندیلے ایک ہی نسل کے عربی و عجمی نام ہیں یا دو مختلف علاقائی قبائل! حدیث شریف سے ایک نسل کا اور روزمرہ مشاہدات سے دوسری نسل کا جادوگر ہونا ثابت ہو رہا ہے)۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جادو:۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل کے بیک وقت جدامجد، ہزاروں انبیاء علیھم السلام کے نسلی وروحانی باپ، جلیل القدر پیغمبر اور انسانی تاریخ کی قدیم ترین ہستیوں میں سے ایک عظیم المرتبت ہستی ہیں۔

تورات اور عام تواریخ کے بیان کو اگر درست تسلیم کیا جائے تو ان کے اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان صرف دس واسطوں کا فاصلہ ہے اور حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان صرف (۹) نوسلسلوں کا فاصلہ ہے۔ اس طرح حضرت آدم علیہ اسلام اور حضرت ابراہیم السلام کے درمیان کل انیس (۱۹) پشتوں کا فاصلہ بنتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کوئی بہت بڑا، بہت طویل فاصلہ نہیں ہے۔ لیکن حیرت انگیز طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور جادو کا نہایت اعلی اور ترقی یافتہ دور شمار ہوتا ہے۔ آپ کے معاصر جادوگر نہ صرف اپنے وقت کے بلکہ انسانی تاریخ کے نہایت بلندرتبہ اصحابِ فن شمار ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کسی بھی فن کو کمال اور عروج تک پہنچنے کیلئے صدیوں کا سفر درکار ہوتا ہے اور کئی نسلوں کی عمریں اس فن میں مہارت پیدا کرنے اور اسے بامِ عروج تک پہنچانے میں کام آ جاتی ہیں۔

بابل کے کلدانی اور سحر:۔

بابل کے کلدانیوں نے نہ صرف یہ کہ سحر میں بہت کمال حاصل کرلیا تھا بلکہ سحری تصورات کو عوامی عقیدہ بنانے میں بھی وہ سوفیصد کامیاب ہو چکے تھے۔ کلدانی تہذیب نہ صرف سحر کی دلدادہ اور اس میں یکتائے روزگار تھی بلکہ اس کی تہذیبی اٹھان اور اجتماعی فکر ونظر پر بھی سحری تصورات کی چھاپ واضح نظر آتی ہے۔

چنانچہ کلدانیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ انسانی زندگی میں کامیابی وناکامی، پریشانی وخوش حالی، تنگدستی وتونگری، صحت وبیماری، ترقی وتنزل اور عزت وذلت کے حالات بدلنے میں ستاروں کا گہرا عمل دخل ہے۔ ستاروں کا عروج، اوج، حضیض، قران، تثلیث اور

تسدیس ان کی زندگی میں وسعت وفراوانی لاتا ہے اور ستاروں کی رجعت، ھبوط، تربیع، مقابلہ ان کی زندگی میں ذلت ومسکنت اور تنزل وادبار کا موجب ٹھہرتا ہے۔ (ماہرینِ علمِ نجوم کا آج بھی یہی اعتقاد ہے)۔

اسی اعتقاد کی وجہ سے وہ ان سیاروں کی نہ صرف پوجا اور پرستش کرتے تھے، انہیں دیوتا اور مشکل کشا مانتے تھے بلکہ ان سیاروں سے فیوض وفوائد سمیٹنے یا ان کے غضب اور نحوست سے بچنے کیلئے اپنے پہناوے میں مختلف رنگوں کا انتخاب کرتے، ان سیاروں کی عبادت وپرستش کے لئے مخصوص ساعات کا انتخاب کرتے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے الگ الگ قسم کی بخور جلایا کرتے تھے تھے۔

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے قصص کے ضمن میں سورۃ الانعام میں آیت نمبر (۷۴) سے (۷۸) تک مشرک کلدانی تہذیب کے انہی مشرکانہ معتقدات پر ابراہیم علیہ السلام کے رد وانکار اور جرح وتنقید کا ذکر کیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾

کلدانیوں کے چھ عجیب وغریب طلسمات:۔

سحری فکر ونظر اور عقیدہ وایمان میں سیاروں کی عظمت وہیبت اور ان کی عبادت وپرستش کے ساتھ ساتھ اس دور کے اہلِ بابل فنِ جادوگری میں اس درجہ کمال اور عروج پر پہنچے ہوئے تھے کہ اس کی نظیر بعد کے ادوار میں بھی خال خال ہی نظر آتی ہے۔ نمرود کے زمانے میں کلدانیوں نے اپنے دار الحکومت بابل میں چھ ایسے عجیب وغریب سحری

طلسمات بنائے تھے جن کے کرشماتی کمالات کو سن کر آج بھی انسان ششدر رہ جاتا ہے:۔

(۱) تابنے کی بطخ : نمرودی ساحروں نے تابنے کی ایک ایسی بطخ تیار کی تھی کہ جونہی شہر میں کوئی چور یا مجرم شخص داخل ہوتا، وہ بطخ ایک مخصوص آواز نکالتی تھی، جس سے اس چور کو پکڑ لیا جاتا تھا۔

(۲) نقارہ اور گمشدہ اشیاء : اس دور کے جادوگروں نے ایک ایسا نقارہ بھی ایجاد کیا تھا کہ کسی آدمی کی چیز اگر گم ہو جاتی تو وہ آ کر اس نقارے پر چوٹ مارتا ۔اس نقارے سے باقاعدہ ایک آواز آتی تھی کہ تمہاری گمشدہ چیز فلاں جگہ پر ہے۔

(۳) گمشدہ افراد اور آئینہ : گمشدہ اشیاء کے لئے تو نقارہ بنایا گیا تھا۔گمشدہ انسانوں یا لاپتہ انسانوں کی تلاش ودریافت کیلئے کلدانیوں نے ایک آئینہ تیار کیا تھا۔جس کسی کے گھر کا کوئی فرد گم ہو جاتا تو وہ اس آئینے کے سامنے آتا اور عجیب بات یہ ہے کہ اسے اپنا گم شدہ عزیز نہ صرف یہ کہ اس آئینے میں نظر آ جاتا تھا بلکہ وہ کس جگہ اور کس حال میں ہے اس کی بھی مکمل اور واضح تفصیل آئینے میں اس کے سامنے آ جاتی تھی!

(۴) سچ جھوٹ کا فیصلہ بذریعہ تالاب : بابل کے جادوگروں نے نمرود کے دربار میں ایک ایسا تالاب بنا رکھا تھا جس میں مقدمات کے فیصلوں کے حوالے سے تین عجیب وغریب کرشماتی خوبیاں بیک وقت پائی جاتی تھیں ۔فریقین کے سچ جھوٹ اور صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ انہی خوبیوں کی بدولت نہایت آسانی سے ہو جاتا تھا ۔(۱) پہلی خوبی یہ تھی کہ جو شخص مقدمے میں حق پر ہوتا، اسے جب حوض میں اتارا جاتا تو پانی اس کی ناف سے نیچے نیچے رہتا، جس سے یہ واضح ہو جاتا تھا کہ یہ بندہ حق پر ہے ۔(۲) دوسری خوبی یہ تھی کہ اسی حوض میں جب جھوٹا اور مجرم شخص اترتا تو پانی اس کے سر سے اونچا ہو جاتا تھا جس سے وہ ڈوبنے لگ جاتا تھا۔اس طرح یہ معلوم اور متعین ہو جاتا تھا کہ اس مقدمہ میں یہ شخص ناحق اور جھوٹ پر ہے ۔(۳) اور تیسری دلچسپ خوبی یہ تھی کہ اگر وہ مجرم شخص اپنی غلطی اور دوسرے فریق کے حق کا اعتراف کر لیتا تو پانی نیچے

ہو جاتا تھا اور اسے غرق نہیں کرتا تھا۔

(۵) کاک ٹیل بذریعہ تالاب:۔ نمرودی دربار ہی میں ایک اور تالاب عیاشی کیلئے بنایا گیا تھا جو انسانی تاریخ کا نہایت حیران کن خصوصیت کا حامل تالاب تھا۔ سال کا ایک خاص دن تھا جس دن امرائے سلطنت اور دیگر معززین ورؤسائے شہر اپنے اپنے گھروں سے اپنی اپنی پسند کے مشروبات لے کر اس حوض کے کنارے پکنک اور رنگ رلیاں منانے اکٹھے ہوتے تھے۔ اور ہر شخص اپنا مشروب اس حوض میں ڈال دیتا تھا۔ اس طرح شہر بھر سے آنے والے رؤساء کے طرح طرح کے مشروبات اس حوض میں مکس ہو جاتے تھے۔

لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ دورانِ جشن جب یہ لوگ اس حوض میں سے مشروب پینے کے لئے برتن ڈالتے تو ہر شخص کے برتن میں صرف وہی مشروب آتا تھا جو خود اس نے اس حوض میں ڈالا ہوتا تھا۔

(۶) عجیب وغریب شجر سایہ دار : آپ نے سایہ دار درخت زندگی میں سینکڑوں بار دیکھے ہوں گے۔ جتنا کسی درخت کا حجم ہوتا ہے اسی کے حساب سے اس کا سایہ چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے۔ لیکن کلدانی جادوگروں نے اپنے بادشاہ نمردو کے درباریوں اور ملاقاتیوں کی سہولت کے لئے جو سحری درخت بنایا ہے اس کی کرشماتی خصوصیت پڑھ کر آپ کے بھی دانتوں کو پسینہ آ جائے گا۔

کلدانی ساحروں نے نمرود کے دربار میں ایک ایسا جادوئی درخت نصب کر رکھا تھا جس کا سایہ اس کے اپنے حجم کے مطابق نہیں بلکہ درباریوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا تھا۔ جتنے لوگ آتے جاتے، اس کا سایہ اتنا پھیلتا چلا جاتا تھا، حتیٰ کہ اگر ایک لاکھ لوگ آ گئے ہیں تو اسی ایک درخت کا سایہ ان تک پہنچ جائے گا۔ کسی نئے سائبان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو

قرآن حکیم ہمیں بتلاتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دینِ حق کی

دعوت دی تو فرعون اور اس کی پارلیمنٹ پکار اٹھی کہ یہ تو جادو ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوٓا إِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ

''جب ہماری طرف سے انکے پاس حق آیا تو وہ پکار اٹھے کہ یہ تو واضح جادو ہے۔''

(یونس ۷۶)

موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جادو کی مذمت:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو کے وجود کا انکار تو نہیں فرمایا۔ البتہ اس پر حیرت کا اظہار فرمایا کہ تم حق کو جادو کا نام دے رہے ہو۔ اور ساتھ ہی جادو کی مذمت بھی فرمادی کہ جادوگر کبھی کامیاب و بامراد نہیں ہو سکتے:۔

قَالَ مُوسٰىٓ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هٰذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ

''موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حق تمہارے سامنے آیا تو تم اس طرح کی باتیں کرنے لگ گئے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔''

(یونس:۷۷)

ساحروں کو مذہبی اور سرکاری سطح پر نہایت اہم مرتبہ اور مقام حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے معجزات پیش کئے اور بعد میں جب بنی اسرائیل کی نجات کا مطالبہ کیا تو اس نے بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا کہ یہ دونوں جوان محض جادوگر ہیں اور یہ اپنے جادو کے زور سے تم لوگوں کو اپنی تہذیب و ثقافت سے محروم کرنا چاہتے اور اپنی بستیوں سے نکال باہر کرنا چاہتے ہیں:

قَالُوٓا إِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيدٰنِ أَنْ يُخْرِجٰكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلٰى

اس لئے ان کے مقابلے کی بھرپور تیاری شروع کی اور ملک بھر سے چوٹی کے جادوگروں کو بلانے کے لئے سرکاری اہل کار روانہ کردیئے۔

انہیں مصر میں بلا کر شاہی پروٹوکول دیا۔ ان سے وعدے وعید کئے۔ وہ بھی آج کے

جادوگروں کی طرح لالچی، خودغرض، جاہ پرست، روپے پیسے کے بھوکے اور چھچھورے قسم کے لوگ تھے۔ انہوں نے آتے ہی پہلا سوال یہ داغا کہ اگر ہم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آجائیں تو ہمیں اس کا خاطرخواہ معاوضہ ملے گا؟:

ان آیاتِ قرآنی سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ لوگ صرف پیسے کے پجاری تھے۔ اس لئے سودا پہلے کر رہے ہیں، مقابلے کی نوبت ابھی آئی نہیں، ابھی تو یہ پروجیکٹ ان کے سپرد کرنے کی بات چل رہی ہے اور چھوٹتے ہی وہ سوال کر رہے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو ہرانے اور شکست دینے پر رقم کتنی دو گے؟ فرعون نے کہا کہ رقم کی بات تو چھوڑو۔ اس کے لئے تو میں خزانے کے منہ کھول دوں گا۔ تمہیں اس سے بھی بڑھ کر میں نوازوں گا۔ اگر تم موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو شکست دے دو تو میں تمہیں شاہی دربار میں اپنا مصاحب اور ندیم بھی بنا لوں گا۔ تمہیں اپنی پارلیمنٹ میں شامل کرلوں گا۔ مصر کے سیاہ وسفید کے مالکوں میں شامل کرلوں گا۔

اس دور میں آج کل کی یتیم و یسیر، پبلک کے ووٹوں کی محتاج اور عوام کے سامنے جوابدار قسم کی پارلیمنٹ نہیں ہوا کرتی تھی۔ بلکہ پارلیمنٹ کا انتخاب بادشاہ اپنی پسند پر کرتا تھا اور وہ تاحیات پارلیمنٹ ممبر بن کر عوام کے سیاہ وسفید کے مالک بن جاتے تھے۔

اگر موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو اتنے عروج پر تھا کہ شاہی درباروں میں ان کی پذیرائی اس شان وشوکت سے ہو رہی تھی تو اس کا آغاز کتنا پہلے ہو چکا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ کسی بھی چیز کو آغاز سے عروج تک کا سفر طے کرنے کے لئے ایک طویل مدت درکار ہوتی ہے۔ جادوٹونے کے تجربات اور ان میں ارتقاء، پھر عوام میں اس کی مقبولیت پیدا کرنے اور عوام سے آگے بڑھ کر خواص کے دلوں میں اس کی جگہ بنانے اور خواص سے بھی آگے بڑھ کر حکام کے دلوں پر اس کی مقبولیت کو مسلط کرنے کے لئے صدیوں کا سفر درکار ہوتا ہے۔

یہاں یہ بھی ہم بتلاتے چلیں کہ اسلام سے قبل کے تمام ادیان میں جادو کو مذہبی

تقدس کا درجہ حاصل رہا ہے۔

اس سے اور بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ جادو کا چلن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صدیوں پہلے سے رائج تھا اور مختلف اقوام میں نسل در نسل منتقل ہوتے ہوتے ان کے خون میں رچ بس چکا تھا۔حتیٰ کہ آسمانی الہامی مذاہب کے پیروکاروں نے بھی اپنے پیغمبروں کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈالنا تو گوارا کرلیا مگر جادوٹونے کی دلدل سے باہر نکلنے پر آمادہ نہ ہوئے۔صرف یہی نہیں کہ جادو کے دامن سے وابستہ رہے بلکہ اللہ اور اس کے رسولوں پر جھوٹا بہتان باندھتے ہوئے اسے مذہبی تقدس کا درجہ بھی دے دیا۔

ہندوستان کا ہندومت ہو یا چین وجاپان کا بدھ مت، سابقہ آسمانی کتب کے حامل یہودی ہوں یا عیسائی اور دیگر مذاہب میں زردشتی ہوں یا مختلف مغربی ومشرقی اقوام وملل، سبھی کے ہاں جادو کو مذہبی تقدس حاصل تھا۔

جب عوامی، مذہبی، سیاسی اور حکومتی سطح پر جادو کی پذیرائی کا یہ حال ہو تو جادوگروں کو عوام کے دلوں پر راج کرنے سے کیا امر مانع ہوسکتا ہے؟

سلیمان علیہ السلام اور جادو

یہودیوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہ بہتان تراشا ہے کہ ہم جادو کو مذہبی تقدس اس لئے دیتے ہیں کہ ہماری قوم میں اس کی بنیاد حضرت سلیمان علیہ السلام نے رکھی ہے اور اپنے عہد سلطنت میں انہوں نے لوگوں کو باقاعدہ جادو کی تعلیم دی۔ہم تو ان کی دی ہوئی تعلیم پر چل رہے ہیں۔قرآن میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر (۱۰۲ اور ۱۰۳) ان کے اسی بہتان کی تردید ہے۔(آگے چل کر ہم آپ کو بتلائیں گے کہ اس آیت کی تلاوت جادو کا بہترین توڑ اور حل ہے)۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ

وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: ان لوگوں نے ان باتوں کی پیروی کی جو شیاطین سلیمان علیہ السلام کے دور حکومت میں انہیں بتاتے تھے۔سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا ہے جو لوگوں کو جادو سکھا رہے تھے۔اور جو نازل کیا گیا ھاروت اور ماروت نام کے دو فرشتوں پر بابل شہر میں۔ یہ دونوں فرشتے اللہ کی طرف سے نازل شدہ کلمات جب بھی کسی کو سکھاتے تو پہلے اسے کہتے کہ ہم (تم لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے) آزمائش ہیں، تم کفر اختیار نہ کرو۔مگر وہ لوگ ان فرشتوں سے وہ باتیں سیکھتے جن کے ذریعے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کروادیتے۔ یہ لوگ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے (حقیقی قادر مطلق تو فقط اسی کی ذات ہے) انہیں یقیناً یہ معلوم تھا کہ جو شخص یہ چیز لے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔کتنی بری چیز کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔کاش وہ جانتے۔اور اگر یہ لوگ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں (اس کا) اجر بہت بھلا ہے۔کاش یہ لوگ جانتے!

(ف) مفسرین کے یہاں قرآن کریم کا یہ مقام نہایت معرکتہ الآراء مقام ہے۔ ہماری کتاب کے موضوع کی تنگ دامانی پوری تفصیلات کی متحمل نہیں ہوسکتی، اسلئے چند ضروری امور کی طرف سرسری اشارے کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

یہودیوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر اپنی کمینہ خصلت کے باعث یہ الزام عائد کررکھا تھا کہ ہم لوگوں نے جادو کا علم انہی سے سیکھا ہے یا یہ کہ یہ علم ان سے وراثت ہمیں چلا ہے۔اس سلسلے میں بہت سی برخود غلط حکایتیں اور روایتیں یہود نے مشہور کررکھی

تھیں ۔اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پاک پیغمبر کے صاف اور اجلے دامن سے اس ناروااور من گھڑت الزام کا داغ دھویا ہے (وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا)۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جادو کی حرمت وشناعت ظاہر کرنے اور اس سے لوگوں کو باز رکھنے کے لئے خاص مصلحت کے تحت دو فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ۔انہوں نے بابل شہر میں لوگوں کو فرداً فرداً جادو سیکھنے سے منع کیا اور اس کا کفر ہونا واضح کیا اور ساتھ ہی لوگوں کو اللہ پاک کے اسمائے حسنیٰ اور کلام مبارک کے ذریعے مختلف مشکلات کے حل کے طریقے بھی بتلائے کہ جادو وغیرہ کی بجائے یہ مبارک راہ اختیار کرو اور اللہ سے ہر حاجت میں مدد مانگو ۔لیکن کج فطرت یہودیوں نے ان سے بھی جو کچھ سیکھا اس کا استعمال گھٹیا اور مذموم مقاصد میں کیا اور علمائے اسلام کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ جس طرح جادو کرنا اور سیکھنا کفر وحرام ہے اسی طرح صحیح اعمال کا غلط استعمال (تفریق بین الزوجین وغیرہ) بھی حرام ہے۔

یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈیوٹی سرانجام دینے کیلئے ،لوگوں کی راہنمائی کرنے اور انہیں غلط راستے سے بچانے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے بابل شہر میں اترے تھے۔

ان کے بارے میں یہودیوں کی خرافاتی داستان کہ

''انہوں نے انسانوں کی نافرمانی وسرکشی کے مقابلے میں اپنی پارسائی واطاعت شعاری پر ناز وفخر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بطور سزایا بطور آزمائش زمین پر اتار دیا، جہاں آکر یہ دونوں ''زہرہ'' نام کی ایک عورت پر فریفتہ ہو گئے ،اس سے جب انہوں نے قربت کا تقاضا کیا تو اس نے شرط عائد کی کہ جب تک تم شراب نہیں پیو گے ،قتل نہیں کرو گے ،بت کو سجدہ نہیں کرو گے تب تک میں تمہیں اپنا قرب نہیں دوں گی ۔انہوں نے یہ تینوں کام کر لئے ۔پھر جب اس سے مشغول قربت ہوئے تو اس نے اس وقت ان سے پوچھا کہ تم لوگ آسمان پر کس طرح جاتے ہو؟ انہوں نے اسے اسم اعظم سکھا دیا اور زہرہ اسم اعظم پڑھ کر آسمان پر چلی گئی اور یہ دونوں

فرشتے اللہ کے غضب کا شکار ہو کر بابل کے ایک کنویں میں قید ہو گئے۔اب جو شخص ان کو آواز دے کر ان سے جادو سیکھنا چاہتا ہے، یہ اسے پہلے روکتے اور کافر ہو جانے کا خوف دلاتے ہیں، اگر اصرار کرے تو پھر اسے جادو سکھا دیتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں تجھے کچھ نظر آیا؟ وہ کہتا ہے کہ ایک نورانی شخص گھوڑے پر بیٹھ کر جاتا نظر آرہا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیرا ایمان ہے جو تجھ سے رخصت ہو گیا ہے، اور اب تو جادوگر بن گیا ہے۔قیامت تک یہ دونوں فرشتے بابل کے کنویں میں اسی طرح الٹے لٹکے رہیں گے''۔

یہ داستان نہ صرف سراسر کذب وافتراء، بہتان، جھوٹ، بر خود غلط اور خانہ زاد ہے۔بلکہ اس کا لفظ لفظ اپنی تشکیل وھیئتِ کذائی پر خود ہنس رہا ہے۔فرشتوں کو زہرہ کے عشق میں مبتلا تو کروا دیا، اب اس سے ہم آغوش ہونے کیلئے جو شرائط گھڑ رہے ہیں اس میں اصل بات تو یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اوپر نیچے بڑے بڑے گناہ کئے جن کی وجہ سے مبتلائے غضب ہو گئے لیکن کم بختوں کو اتنی بات سمجھ نہ آئی کہ قتل، شراب اور بت کے آگے سجدہ کرنے میں ایک الہڑ دوشیزہ کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟ لیکن داستان گو کہانی کو جب چاہے نیا موڑ دیدے! اسے کون روک سکتا ہے؟ پھر یہ کہ ''دوران مباشرت'' زہرہ نے پوچھا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دونوں فرشتے بیک وقت مباشرت کر رہے تھے؟ اور اگر اس نے فرشتوں سے اسمِ اعظم ہی پوچھا تھا تو قتل وشراب نوشی کی بجائے اسمِ اعظم کا شرط کیوں نہ رکھی؟ کتنی مضحکہ خیز داستان بنائی ہے۔پھر ان کا جواب میں اسمِ اعظم بتلانا بھی بے تکی اور واھیات بات ہے۔فرشتوں کا آسمانوں پر چڑھنا یا زمین پر اترنا کسی اسم اعظم کے پڑھنے کا مرہون منت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی وہ چڑھتے اور اترتے ہیں۔

پھر اسمِ عظم پا کر زہرہ تو آسمانوں پر چڑھ گئی جو شاگرد بھی ہے اور انسان بھی! مگر اساتذہ جو کہ فرشتے ہیں وہ زمین پر بیٹھے منہ دیکھتے رہ گئے؟ کیا دوسرے کو سکھا

دینے سے سکھانے والے کا اسم اعظم ناکارہ (   ) ہو جاتا ہے؟

اور یہ بھی عجیب غضب ڈھایا ہے کہ زہرہ پر تو اتنی نوازش کہ وہ انسان ہونے کے باوجود' دو معصوم فرشتوں کو گمراہ کرنے ،انہیں شراب ،قتل اور شرک جیسے کفریہ گناہوں میں مبتلا کرنے کے باوجود ،دو دو فرشتوں سے بیک وقت بدکاری کرنے کے باوجود وہ تو آسمانوں پر چڑھ گئی (اس کے نام سے شمسی نظام کا ایک سیارہ بھی موسوم ہے) مگر اس کے بہکاوے میں آنے والے فرشتوں پر اللہ کا غضب مسلط ہو گیا۔ اللہ کے دربار میں تو ایسا اندھیر نہیں ہے کہ برائی کی دعوت دینے اور اس میں شریک ہو کر اسے انجام تک پہنچانے والے مجرم پر نوازشات کی برکھا برسنے لگ جائے اور بہکاوے میں آکر (پہلی بار) پھسلنے والے بھولے بھالے گناہگاروں کو تا قیامت اتنی بڑی سزا میں مبتلا کر دیا جائے ۔ہماری یہودیوں سے گذارش ہے کہ یا دونوں فریقوں کو سزا دلوائیں یا دونوں کو معاف کروائیں۔

اس خرافی داستان کو بعض مفسرین نے بتلاتے ہوئے کہ یہ یہود کی خانہ زاد کہانی اور من گھڑت داستان ہے، اپنی تفاسیر میں ذکر فرمایا ہے ۔لیکن بعد کے لوگوں نے اس اسرائیلی خرافات کو یقین واعتقاد کی نظر سے دیکھنا اور اسے اس آیت کریمہ کی تفسیر سمجھنا شروع کر دیا۔ یہود نے سحر کو ایک مذھبی تقدس کا درجہ دے رکھا تھا بلکہ قدیم اقوام میں بالعموم جادو کو مذہبی تقدس حاصل تھا، اس آیت مبارکہ میں اسے کفر قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو اس پر متنبہ فرمایا ہے کہ کہیں کل کلاں یہ بھی اس غلط فہمی اور کج فکری کا شکار نہ ہو جائیں۔

سورۃ الفلق میں سحر کا تذکرہ:۔

سورۃ الفلق میں جس جس شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے اس میں ایک آیت میں ارشاد ہے:۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝

''اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے'' (الفلق:۴)

اس کے علاوہ سورۃ طٰہٰ میں آیت نمبر 57 سے 69 مسلسل 13 آیات میں، سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 117 سے آیت نمبر 122 تک مسلسل 6 آیات میں اور دیگر متعدد مقامات پر جادو کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے اسے ایک زندہ حقیقت کے طور پر تسلیم فرمایا ہے۔ طوالت کے خوف سے ہم آیات اور ترجمہ سے گریز کر رہے ہیں۔ تحقیق کے خواہشمند حضرات وہاں مطالعہ فرمالیں۔

باب (۲۱)

احادیث مبارکہ سے جادو کا ثبوت

لبید بن اعصم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا:۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیقؓ فرماتی ہیں:۔

سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُّقَالُ لَهٗ: لَبِيْدُبْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّهُوَ عِنْدِيْ۔ الكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَاعَائِشَةُ هَلْ شَعُرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ؟ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَاَحَدُهُمَا عِنْدَرَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: مَا وَجْعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ۔ قَالَ: مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ: لَبِيْدُبْنُ الْاَعْصَمِ: قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ۔ قَالَ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ۔ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ: كَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَاءِ وَكَاَنَّ رُؤُوْسَ نَخْلِهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ۔ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهٗ قَالَ:

فَدَعَا فَاِنِّیَ اللّٰہُ فَکَرِہْتُ اَنْ اُثِیرَ عَلَی النَّاسِ فِیْہِ شَرًّا، فَاَمَرَ بِھَا فَدُفِنَتْ۔

"ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ بنوزریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا۔ جسکی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام نہیں کیا ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگتا تھا کہ کر لیا ہے۔ ایک دن یا ایک رات کی بات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خوب دعاء فرمائی۔ پھر فرمایا: عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی مجھے اللہ نے بتلادی ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے جن میں سے ایک میرے سر کی جانب اور دوسرا پاؤں کی جانب بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے؟ پہلے نے کہا کس نے یہ جادو کیا ہے؟ تو اس نے بتلایا کہ لبید بن اعصم ملعون نے کیا ہے۔ اس نے سوال کیا: کس چیز پر کیا؟ اس نے کہا: کنگھی، کنگھی میں پھنسنے والے بالوں اور نر کھجور کے خشک چھلکے پر۔ اس شخص نے پوچھا کہ وہ چیزیں کہاں پر ہیں؟ تو دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں پر کھجوروں کے درختوں کی چوٹیاں شیطانوں کے سروں جیسی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ سحر نکلوایا کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ پاک نے شفاء عطا فرمادی تھی۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس بری بات کو لوگوں میں پھیلاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اس کنویں کو بھر دیا گیا۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

اس حدیث سے سحر اور جادو کے بارے میں چند حقائق واحکام ظاہر ہوتے ہیں جنکی طرف ہم مختصر اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) جادو برحق ہے:۔

سب سے پہلی چیز تو یہ ثابت ہوتی ہے کہ جادو برحق ہے۔ اس پوری حدیث کا سیاق وسباق اسی محور کے گرد گھوم رہا ہے۔

(۲) جادو کسی پر بھی اثر کرسکتا ہے:۔

ساری دنیا کے اولیاء اور مشائخ مل کر ایک ایسے صحابی کی عظمت کو نہیں پہنچ سکتے جس نے محض لمحہ بھر کیلئے حضور اقدس ﷺ کا دیدار کیا ہو۔ تمام انبیاء کے صحابہ مل کر کسی ایک پیغمبر کی برابری نہیں کر سکتے۔ اور سارے انبیاء اور رسول حضرت محمد ﷺ کی عظمت کے برابر نہیں آسکتے۔

اگر آپ جیسی جلیل القدر ہستی پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے تو کسی بھی شخص کو محض اپنی نیکی اور تقویٰ کی بناء پر اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، تہجد بھی پڑھتا ہوں، ذکر بھی کرتا ہوں، تلاوت بھی کرتا ہوں، پھر مجھ پر کیسے جادو ہوسکتا ہے؟ بھئی! تم کتنے ہی مقدس کیوں نہ بن جاؤ۔ تم تو ایک صحابی کے تقویٰ اور مقام کو نہیں پہنچ سکتے! پھر یہ کیسے سمجھ لیا کہ مجھ پر جادو نہیں چل سکتا حالانکہ حضور اکرم ﷺ پر اس کا چلنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

(۳) جادو سے ذہن اور جسم پر اثر پڑتا ہے:۔

اس روایت میں ام المؤمنین کے بقول اس جادو کا آپ ﷺ پر یہ اثر ظاہر ہو رہا تھا کہ آپ ﷺ کو بعض دفعہ یوں لگتا تھا کہ میں نے یہ کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ اس حدیث کی دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو کے ذریعے آپ ﷺ کی مردمی صلاحیت کو باندھا گیا تھا۔ جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلاکت کا وار کیا گیا تھا۔

ہر روایت یہی ثابت کرتی ہے کہ اس جادو کے جسمانی اثرات آپ ﷺ کی

ذاتِ اقدس پر مرتب ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پریشان تھے۔

(۴) جادو سے متاثر ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف نہیں:۔

اس سے ایک بات یہ بھی مترشح ہو رہی ہے کہ جادو سے متاثر ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کے منافی نہیں کہ کوئی اس سے انکار کرنے بیٹھ جائے۔ جادو سے متاثر ہونا بالکل ایسا ہی ہے جیسے آدمی موسم سے متاثر ہوسکتا ہے، تیر، تلوار، نیزے سے متاثر ہو سکتا ہے، بیماری کے حملے سے متاثر ہوسکتا ہے۔ جس طرح ان ظاہری اسباب کے نتائج سے متاثر ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے منافی نہیں، اسی طرح اس خفیہ سبب کے نتائج سے متاثر ہونا بھی آپ کی عظمت کے خلاف نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کی علامت ہے کہ دنیوی اسباب ظاہر ہوں یا خفیہ، ان سے جس طرح ہر انسان متاثر ہوتا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان اور بشر ہونے کے ناطے متاثر ہوئے۔

(۵) یہود کی دسیسہ کاریاں اور جادو:۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ یہود جس طرح سابق انبیاء علیہم السلام کے خلاف ہر طرح کے حربے آزماتے اور ان کو پریشان حتی کہ شہید تک کرتے رہے۔ اسی طرح انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ دشمنوں سے مل کر آپ کے خلاف ساز باز، منافقین کی خفیہ سرپرستی واعانت، پورے جزیرۂ عرب کو آپ پر دھاوا بولنے کے لئے خیبر کے یہودی سرداروں حُیَیّ بْنُ اَخطب اور اسلم بن اَخطب کا پوری سرزمینِ عرب کا طوفانی دورہ، مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازشیں، صحابۂ کرام کو طرح طرح سے پریشان کرنا، مؤمن خواتین کی بے حرمتی اور اشتعال انگیزی، عین غزوۂ خندق کے دوران مدینہ منورہ میں پیچھے سے دھاوا بولنے کی منصوبہ بندی اور اس طرح کی سینکڑوں مثالیں ہمارے سامنے ہیں جو پکار پکار کر یہودی دسیسہ کاریوں سے پردہ اٹھا رہی ہیں۔

لیکن یہودی صرف جنگی حکمتِ عملی، سماجی افراتفری، ذہنی تناؤ، اعصابی تشنج اور معاشرتی انارکی جیسے حربوں پر ہی اکتفاء کر کے بیٹھ نہیں گئے تھے۔ بلکہ سحر اور جادو کے میدان میں ان کی مستقل ٹیمیں سرگرمِ عمل تھیں۔ اس کا ثبوت ان چند موٹی موٹی باتوں سے سامنے آجائے گا۔ ہم صرف دو تین امور سے پردہ اٹھا کر یہود کے اس خفیہ محاذ سے پردہ کشائی کریں گے:۔

مہاجرین صحابہ پر بندشِ اولاد کا سحر

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکۂ مکرمہ سے صحابۂ کرام بھی ہجرت کر کے پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا تھا کہ کسی مسلمان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مسلمانوں میں سے تو کسی نے اس پر توجہ نہ دی کہ آخر کیا بات ہے؟ کسی بھی مسلمان کے ہاں دو سالوں کے لگ بھگ عرصہ میں کوئی اولاد کیوں نہیں ہوئی؟۔ آخر یہودی خود پھٹ پڑے کہ ہم نے مسلمانوں پر (بندشِ اولاد کا) جادو کرا رکھا ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو رہی۔

جو یہودی دو سال تک نہیں بولے وہ اپنی خباثت کو مزید بھی چھپائے رکھتے مگر اس کا برملا انہوں نے اظہار اس لئے کیا تا کہ وہ یہ پروپیگنڈہ کر سکیں کہ ہمارا جادو ان کی وحی پر (نعوذ باللہ) بھاری ہے۔ اور ہمارا وہ دین حق ہے جو جادو کی تعلیم دیتا ہے۔

چنانچہ ہجرت کے تقریباً دو سال بعد حضرت زبیر بن العوام کو سیدہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا تو مدینہ منورہ کے تمام مہاجرین وانصار نے اس روز جشنِ فتح کے طور پر خوشی منائی۔ حضرت اسماء یوں بھی آپ کی خواہرِ نسبتی (سالی) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی ہمشیرہ، اول المؤمنین وخلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک خوش نصیب صحابیؓ سیّدنا زبیر بن العوام کی اہلیہ تھیں۔ آپ کے بیٹے کی پیدائش پر آپ نے بھی بہت خوشی کا مظاہرہ فرمایا اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے منہ میں سب سے پہلے اپنا لعابِ دھن دیا۔ پھر ان کی تحنیک بھی خود فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ پر جادو

حضرت عبداللہ بن سلامؓ یہودِ مدینہ کے چوٹی کے عالم بھی تھے اور اپنے قبیلے کی شاخ کے سردار بھی تھے۔ آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد فوراً اسلام لے آئے تھے۔

مگر اسلام لانے سے پہلے انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے اپنی قوم کی خباثت کا خوب تجربہ ہے۔ میرے اسلام لانے کا اعلان کرنے سے پہلے مدینہ کے یہودیوں کو بلا کر میرے بارے میں ان کی رائے لے لیں۔ وگرنہ اسلام لانے کے بعد وہ مجھ پر الزام تراشیوں کا ایک طوفان کھڑا کر دیں گے۔

آپ ﷺ نے چند یہودیوں کو بلا کر دینِ حق کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تمہاری کتاب میں میری نشانیاں موجود ہیں تو پھر ایمان کیوں نہیں لے آتے؟ انہوں نے کہا کہ وہ نشانیاں آپ پر پوری نہیں آتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان عبداللہ بن سلامؓ کا کیا مقام ہے؟ یہودی بولے: وہ تو عالم کے بیٹے اور عالم ہیں، سردار کے بیٹے اور سردار ہیں، ہم میں ان کا ایک اونچا رتبہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے سامنے تصدیق کر دیں اور گواہی دیدیں کہ میں ہی اللہ کا وہ سچا اور آخری رسول ہوں جس کا تم لوگ انتظار کر رہے ہو تو پھر مان جاؤ گے؟ یہودیوں نے (اس سوال پر ہاں یا ناں تو نہیں کی البتہ بات بدل کر) کہا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ عبداللہ بن سلامؓ اس ساری گفتگو کے دوران ایک اوٹ میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اب اچانک سامنے آئے اور تمام یہودیوں کو گواہ بنا کر کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

یہودیوں کے سینوں پر تو سانپ لوٹنے لگے۔ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ جیسے چوٹی کے یہودی عالم کا مسلمان ہو جانا وہ ٹھنڈے پیٹوں کہاں برداشت کر لیتے؟ انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے انہیں جلی کٹی سنائی شروع کر دیں اور طرح طرح کے جھوٹے الزامات ان پر لگانے شروع کر دیئے۔

لیکن ان کے بغض کی آگ محض گالی گلوچ اور بہتان وافتراء پر ٹھنڈی نہیں ہوئی بلکہ کچھ یہودیوں نے حضرت عبد اللہ پر اتنا سخت جادو کیا کہ اگر خدانخواستہ وہ چل جاتا تو حضرت عبد اللہ بن سلام کے بقول سچ مچ ان کا چہرہ گدھے کا ہو جاتا۔ (آگے وہ دعاء آرہی ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں جادو کے اس شر سے محفوظ رکھا)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو

اس روایت سے یہ حقیقت آپ کے سامنے آچکی ہے کہ یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر بھی دوسرے رکیک حملوں میں شکست اور ناکامی کے بعد جادو کا حملہ کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے اور خاکم بدھن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کرنے کی مذموم کوشش کی جس میں (دیگر دسیسہ کاریوں کی طرح) انہیں منہ کی کھانی پڑی۔

(۶) فرشتوں کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی:۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جادو کی تکلیف سے نکلنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے یہودیوں کی اس سازش کا آپ کے سامنے بھانڈا پھوڑ دیا اور جادو کے بارے میں فرشتوں کے باہمی مکالمے کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔

(۷) جادوگر کے بارے میں معلوم کرنا:۔

ایک بات یہ بھی مترشح ہوتی ہے کہ جب کسی پر جادو ثابت ہو جائے تو روحانی علم کی روشنی میں جادوگر کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جادوگر کے بارے میں معلوم کرنے کا رواج بھی تھا اور ایسے لوگ موجود تھے جو اس خصوصی علم کی وجہ سے بتلا سکتے تھے۔

اس کی تائید سیدہ عائشہؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے جو بخاری شریف میں مختصر اور موطأ امام محمد میں تفصیل سے منقول ہے کہ وہ ایک بار اتنی سخت بیمار

ہوئیں کہ چار پائی پر پڑ گئیں۔ گلی میں کوئی آدمی آیا تو اس نے کہا کہ ام المؤمنین پر جادو ہوا ہے۔ آپ کو پتہ چلا تو آپؓ نے اس سے معلوم کروایا کہ مجھ پر سحر کس نے کیا ہے؟ اس نے بتلایا کہ آپ کی ایک کنیز نے کروایا ہے۔ جو اس وقت آپ کے پڑوس کے کسی گھر میں موجود ہے، اس نے ایک بچہ اٹھا رکھا ہے جس نے اس کنیز پر پیشاب کر دیا ہوا ہے۔

آپ نے جب معلوم کروایا تو آپؓ کی ایک کنیز کسی پڑوسی کے گھر میں اس کا بچہ گود میں لئے بیٹھی تھی اور اس وقت واقعی بچے نے اس پر پیشاب کیا ہوا تھا۔ آپؓ نے اسے بلوا کر جب تفتیش کی تو اس نے اقرار کیا کہ واقعی اس نے ام المؤمنین پر ہلاکت کا جادو کروایا ہے۔

یہ واقعہ تو اپنی جگہ آئے گا۔ یہاں ہم زیرِ بحث حدیث کے ساتھ اس روایت کو ملا کر استدلال یہ کرنا چاہتے ہیں کہ کسی ماہرِ عملیات سے یہ پوچھنا کہ جادو کس نے کروایا ہے، اسلامی تعلیمات کے یا توحید کے منافی نہیں۔ وگرنہ فرشتے اس قسم کا آپ ﷺ کے سامنے مکالمہ نہ کرتے (اور ظاہر ہے کہ فرشتوں کا مکالمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے) اور نہ ہی حضرت عائشہ صدیقہؓ اس آدمی سے پوچھتیں کہ جادو کس نے کروایا ہے؟

اب یہ عامل کا فرض ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا علم دیا ہے جس کی روشنی وہ جادوگر تک رسائی حاصل کر سکتا ہو تو سائلین کو جواب سے آگاہ کر دے اور اگر اس کے پاس اس کا علم نہ ہو تو ڈھکوسلے بازی اور جعلسازی کرنے کی بجائے دوٹوک الفاظ میں بتلا دے کہ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

(۸) جادو کی نوعیت کا سوال:۔

فرشتوں کے مکالمے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عامل سے سحر کی نوعیت کا سوال بھی کیا جا سکتا ہے۔ کتبِ احادیث میں حدیثِ جبریل بہت مشہور ہے جس میں حضرت جبریلِ امین نے ایک نوجوان مسافر کے روپ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کے بارے میں چند بنیادی سوالات کئے اور آپ کے ہر ہر جواب کی تصدیق کی۔ حضرت عمرؓ (جو اس حدیث کے راوی بھی ہیں) فرماتے ہیں کہ ہم بڑے حیران

تھے کہ یہ عجیب آدمی ہے جو سوال بھی کر رہا ہے اور جوابات کی تصدیق بھی کر رہا ہے؟ (یعنی اگر پتہ ہے تو پوچھتا کیوں ہے اور پتہ نہیں تو تصدیق کرنے کا مطلب؟) پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

اِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ

''یہ جبریلؑ تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔'' (متفق علیہ)۔

فرشتوں کے ذریعے جو مکالمہ سامنے آتا ہے، اللہ کی جانب سے اس سے انسانی تعلیم وتربیت مقصود ہوتی ہے۔ اسلئے ان فرشتوں کے سوال وجواب ہماری فکر ونظر کے لئے بہترین رہنما اصول ہیں۔

(۹) جادو کہاں پر ہے:۔

اس مکالمے کی روشنی میں یہ بھی درست ہے کہ عامل سے پوچھا جائے کہ جو جادو مجھ پر کیا گیا ہے وہ کہاں ہے۔ البتہ ان تمام سوالات کے جواب کیلئے عامل کو دیانت داری اور سچائی سے کام لینا چاہئے۔ اگر علم ہے تو بتلادے اور علم نہیں تو صاف معذرت کر لے۔ ضروری نہیں کہ ہر عامل کو اس کا علم ہو اور جسے ان چیزوں اور سوالات کے بارے میں علم نہیں، اس سے اس کی حیثیت اور قدر وعظمت میں فرق نہیں پڑتا۔ یہ عملیات کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ اور ہر عامل کیلئے ضروری نہیں کہ اسے اس پر عبور ہو۔ آج کل بہت کم لوگ اس علم کے حامل ہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ عملیات کے دیگر شعبوں کی طرح یہ کسبی علم ہے جو سیکھ لے اسے عبور ہوسکتا ہے۔

(۱۰) عامل کے جواب کی تصدیق:۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر عامل بتلائے کہ آپ پر فلاں فلاں جگہ اس اس چیز پر جادو کر کے دفنایا گیا ہے تو بہتر یہی ہے کہ مسحور اس جگہ جا کر تصدیق کر لے

کہ واقعی اس جگہ اس قسم کی چیزیں (ہڈی، کالی مرچ، تعویذ، پتلا وغیرہ) موجود ہے جس کا عامل بتلا رہا ہے؟

آج کل اس علم کے حامل کم ہیں:۔

ہم یہاں یہ عرض کر دیں کہ آج کل اس علم کے حامل بہت کم ہیں جو جادو کرنے والے، جس چیز پر جادو کیا گیا اس چیز اور جس جگہ وہ جادو مدفون ہے اس جگہ کے بارے میں کسی اکتسابی علم کے ذریعے ہر سائل کو صحیح اور یقینی جواب دے سکیں۔

بلکہ یہ کہنے میں ہمیں کوئی باک نہیں کہ اس قسم کے سوالات کا جواب بعض ساحر تو (اپنے شیطانی موکلات کی مدد اور تعاون سے) دے لیتے ہیں لیکن نورانی علومِ روحانیت کے حاملین میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔

اس لئے آج کل سحر کا شکار ہونے والے حضرات کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ وہ عاملین سے اس قسم کا سوال نہ ہی کریں۔ کیونکہ جب بار بار یہ سوال سامنے آئے گا تو لوگ اپنا بھرم بچانے کیلئے جھوٹ موٹ کی ڈھکوسکہ بازیوں کا سہارا لے کر اپنے درباروں کی رونقیں بحال رکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

عصرِ حاضر میں حقیقت کم، بناوٹ زیادہ ہے:۔

آج کل ڈھکوسلہ بازی سے بڑھ کر فراڈ کی ایک صورت بھی اس قسم کے سوالات کا جواب دینے کے لئے دیکھنے میں آرہی ہے۔ بعض عاملین لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کیلئے خود ہی کسی جگہ ہڈیاں، تعویذ، الو کے پر، گدھے کا چمڑہ وغیرہ دفن کر کے مریض کو کہتے ہیں کہ آپ پر گدھے کے چمڑے پر بہت سخت جادو کروایا گیا ہے اور فلاں جگہ دفن کیا گیا ہے۔ لوگ عامل کے ساتھ وہاں جاکر کھدائی کرتے ہیں تو وہ چیز برآمد بھی ہو جاتی ہے اور تکلیف کے مارے لوگ اس عامل کی علمی دفنی پختگی کے قائل ہو جاتے ہیں۔

چونکہ یہ زمانہ فتنے کا ہے، حقیقت کم اور بناوٹ زیادہ ہے، سچائی کی بجائے جعلسازی

پر بھروسہ کرنے والے زیادہ ہیں، اس لئے آج بہتر یہی ہے کہ مریض اس قسم کے سوال کر کے ڈھکوسلہ بازی اور جعلسازی کو فروغ دینے کے ارتکاب سے بچیں۔ اور عاملین سے دست بستہ گذارش ہے کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کے بارے میں ہوائیاں چھوڑنے اور اپنی ساکھ بچانے کیلئے جھوٹ کا سہارا لینے کی بجائے صاف گوئی سے کام لیں۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی قدر اور عظمت میں اضافہ تو ہوگا، کمی نہیں ہوگی۔

(۱۱) مدفون سحر کا نکالنا ضروری نہیں:۔

اس بات کو ہم نے جامع الوظائف میں بھی تفصیل سے واضح کیا ہے کہ اصل ضرورت اس بات کی نہیں کہ مدفون سحر کو اس جگہ سے نکال دیا جائے۔ اصل ضرورت اس کی ہے کہ سحر جہاں کہیں ہو اس کا عمل باطل کر کے اسے غیر مؤثر اور غیر فعال (DE FUSE) کر لیا جائے۔ جیسے بم ڈسپوزل سکواڈ کسی جگہ بم کی اطلاع ملتے ہی سب سے پہلا کام یہ کرتا ہے کہ وہ بم کو ناکارہ بنا دیتا ہے۔ اس سے تباہی کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

اسی طرح جادو کا علاج کرنے میں سب سے اہم چیز سحر کو ناکارہ بنانا ہوتا ہے تاکہ آج کے بعد مسحور شخص پر اس کی تباہ کاری کا کوئی اثر نہ ہو۔ جہاں تک مدفون سحر کو نکالنے، برآمد کرنے اور دریا برد کرنے کا مسئلہ ہے تو اس کی وہ اہمیت نہیں جو ابطالِ سحر کی ہے۔ عاملین حضرات بھی اس نکتے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور عوام الناس بھی اسے گرہ سے باندھ لیں۔

حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بالخصوص یہ پوچھا کہ آپ نے وہ سحر (کنگھی اور بال وغیرہ) ذروان کے کنویں سے نکلوائے کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے وہی جواب دیا جو ہم عاملین اور سحر کا شکار ہونے والے عامتہ الناس کو سمجھانا چاہ رہے ہیں کہ "مجھے جب اللہ نے شفاء دیدی تو میں نے اس گندی چیز کو عام کرنا پسند نہ کیا"۔

حدیث مبارک سے سحر کا دوسرا ثبوت

حضور اکرم ﷺ نے سات کبائر سے امت کو بالخصوص متنبہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اسلام نے ستر کے لگ بھگ اعمال کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور قرونِ اولیٰ میں محدثین میں سے بعض حضرات نے صرف کبائر کو اپنا موضوع بنا کر اس موضوع پر احادیث نبوی جمع کی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰو وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، ایسے شخص کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو ماسوائے حق کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد میں حملے کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور بھولی بھالی مؤمن خواتین پر تہمت لگانا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

اس میں آنحضرت ﷺ نے دوسری چھ حقیقتوں کے ساتھ سحر اور جادو کو بھی ایک زمنی حقیقت کے طور پر تسلیم فرماتے ہوئے جیسے دوسری چھ چیزوں سے منع فرمایا، اسی طرح جادو سیکھنے اور کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اگر آپ کے نزدیک جادو کا کوئی وجود نہ ہوتا، اس کی کوئی حقیقت نہ ہوتی، یہ محض لوگوں کا خرافاتی افسانہ ہوتی تو آپ ﷺ ایک رسول کی حیثیت سے اس کا شرعی حکم بیان نہ فرماتے اور اسے دیگر حرام چیزوں کے ساتھ حرام قرار دیتے۔ جس چیز کا وجود ہی نہیں اس کے احکام حرام وحلال ہونے کا کیا معنی ہو سکتا ہے؟

حدیث شریف سے سحر کا تیسرا ثبوت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، زَادَمَازَادَ۔

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علمِ نجوم میں سے کچھ حصہ سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک شعبہ سیکھا۔ وہ اس کو جتنا سیکھے گا اتنا جادو میں آگے بڑھتا جائے گا''۔(ابو داؤد، ابن ماجة)۔

اس حدیث میں علمِ نجوم کے سیکھنے کو جادوگری کا ایک شعبہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ جادوگری کے اعمال کا مدار علمِ نجوم کی طے کردہ ساعات کے تابع ہوتا ہے کہ فلاں ستارہ فلاں برج میں ہو تو یہ عمل کریں، فلاں ستارے کا فلاں سے قران ہو تو یہ عمل کریں، فلاں ستارے کی فلاں ستارے سے نظرِ تثلیث ہو تو یہ کریں اور نظرِ تسدیس ہو تو یہ عمل کریں۔

نجوم کے اس شعبے میں آدمی جتنا آگے بڑھتا جائے گا، یہ حقیقت ہے کہ سحری علوم میں اس کا قدم آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

جادو کا انکار کرنے والے لوگ بھی علمِ نجوم سے انکار نہیں کرتے کہ یہ باقاعدہ ایک سائنسی علم ہے۔ اور دنیا بھر کے نجومیوں کے پاس نجوم وکواکب کی رفتار اور چالوں کی جو معتبر ترین کتاب ہوتی ہے وہ کسی جادوگر کی نہیں بلکہ امریکی بحریہ کی تیار کردہ خالص سائنسی اصولوں پر ترتیب دی گئی کتاب ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے اس حدیث مبارک میں اس مسلمہ چیز کو جادو کا حصہ اور شعبہ قرار دیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جادو کا وجود علمِ نجوم سے بھی زیادہ مسلّم ہونے کا حقدار ہے کیونکہ کل کا وجود جزء پر مقدم ہوتا ہے اور جزء کا وجود کل پر موقوف ہوتا ہے۔

حدیثِ مبارک سے جادو کا چوتھا ثبوت

عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہٗ، اَوْ تَکَہَّنَ اَوْ تُکُہِّنَ لَہٗ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہٗ۔ وَمَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔

''حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خود بدشگونی خود کی یا اس کے لئے کسی نے بدشگونی کی، جس نے خود کہانت کی یا اس کے لئے کس نے کہانت کی، جس نے خود جادو کیا یا اس کے لئے کسی اور نے جادو کیا، ان میں سے کوئی آدمی ہم میں سے نہیں۔ اور جو آدمی کاھن کے پاس آئے اور اس کے جواب کو سچا سمجھے اس نے حضرت محمد پر اترنے والی وحی کا انکار کر دیا''۔ (مجمع الزوائد)۔

اس حدیث مبارک میں سحر کرنے کا بھی ذکر ہے اور کروانے کا بھی اور دونوں کی حرمت وشناعت کو آنحضرت ﷺ نے شدید ترین الفاظ میں بیان فرمایا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا وجود آپ ﷺ کے نزدیک مسلم ہے۔

حدیث شریف سے جادو کا پانچواں ثبوت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَّلَا قَاطِعُ رَحِمٍ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ''نبی کریم ﷺ'' نے ارشاد فرمایا: دائمی شراب نوش، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح ابن حبان)۔

سحر کے حوالے سے اس حدیث شریف میں ''جادو پر یقین رکھنے والا'' کے الفاظ ہیں جس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جادو میں تاثیر اللہ کے حکم سے ہی پیدا ہوتی ہے، جیسے زہر وغیرہ میں ہوتی ہے۔ جو آدمی جادو کو مؤثر بالذات سمجھے وہ جنت میں جانے سے محروم ہو گا۔ اس اعتبار سے یہ حدیث گویا سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر (102) کی تفسیر

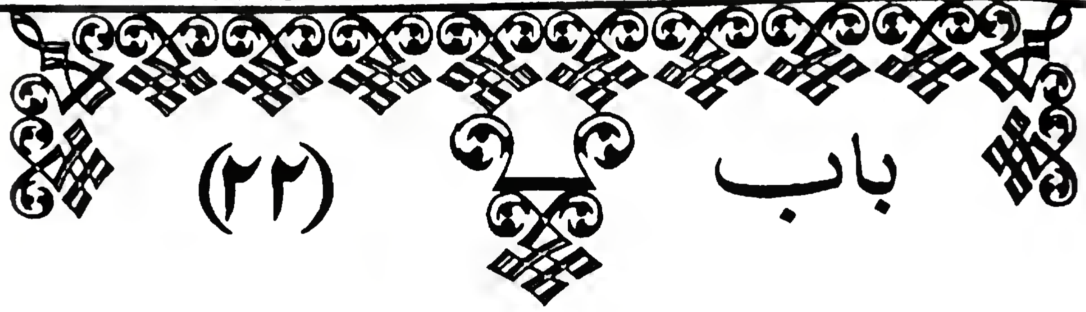
بن جائے گی جس میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

''اور یہ لوگ (جادوگر) اس (جادو) کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے حکم سے''۔(البقرہ:102)

اور اس کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ کا در چھوڑ کر جو آدمی جادو سیکھتا اور شیاطین کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، اللہ سے مدد مانگنے کی بجائے شیاطین سے مدد مانگتا ہے، اپنے مسائل کی حاجت روائی کے لئے اللہ سے زیادہ شیاطین پر بھروسہ کر کے جادو کا سہارا لیتا ہے، اللہ پر کم اور جادو پر زیادہ یقین رکھتا ہے وہ اللہ کی جنت سے محروم ہے۔

جادو ایک برحق زمینی صداقت ہے تو حضور اکرم ﷺ اس کا سہارا لینے اور اس کا دامن تھامنے سے منع فرما رہے ہیں۔ قرآن وسنت سے اس قدر دلائل وشواہد بہت کافی ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے عظیم القدر رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں ان کی تشفی ان سے یقیناً ہو جائے گی۔ اور جن لوگوں نے ماننے نہ ماننے کا فیصلہ پہلے سے کر رکھا ہے وہ لوگ اگر پورا قرآن بھی اس کا ثبوت مہیا کر رہا ہو تو بھی انکار کا کوئی بہانہ تراش ہی لیں گے۔



باب (۲۲)

دنیا کے لاکھوں لوگوں کا تجربہ

قرآن وسنت کے علاوہ لاکھوں لوگوں کا ہر وقت کا ہر دور میں یہ مشاہدہ اور تجربہ بھی ہمارے سامنے ہے جو جادو کی ہلاکت آفرینیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ زمانہ قبل از تاریخ سے لے کر آج تک ہر دور میں زمین کے ہر خطے میں اس کا چلن رہا ہے اور ہر زمانے میں لاکھوں لوگ اس کا شکار بنتے رہے ہیں۔

آج بھی دنیا بھر کو ایک طرف رکھ کر صرف پاکستان کی بات کریں تو جادو سے متاثر ایسے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے جنہیں حقیقی طور پر جادو کی شکایت ہے۔ اور ان سے کئی گنا بڑھ کر ان لوگوں کی تعداد ہے جنہیں جادو تو نہیں یا جن کا جادو کسی علاج سے ختم ہو چکا ہے مگر انہیں اب بھی وہم ہے کہ ان پر جادو کا اثر ہے۔

جادو کے حقیقی متاثرین یا جادو کے وہم کا شکار، دونوں طرح کے لوگوں میں زندگی کے ہر شعبہ، ہر طبقہ، ہر کلاس کے لوگ شامل ہیں۔

دنیا کی تمام اقوام وملل کا اتفاق:۔

جادو دنیا کا واحد موضوع ہے جس پر دنیا کی تمام اقوام وملل اور مذاہب وادیان متفق ہیں۔ بلکہ وہ اقوام جو کسی دین ومذہب پر نہیں وہ اصحابِ ادیان کے ساتھ اس پر متفق ہیں کہ جادو برحق ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ جو قومیں ایک دوسرے کے ساتھ خدا کے تصور میں متفق نہیں وہ ایک ایسی بات پر متفق ہیں جس کا (ہمارے بعض ممی ڈیڈی لوگوں کے نزدیک) دنیا میں وجود ہی نہیں؟ جو اقوام تہذیبی، ثقافتی اقدار، اخلاقی تعلیمات اور فکر و عمل کے کسی شعبے میں ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوسکیں وہ ایک ایسے مسئلے پر ایک دوسرے کی تائید اور تصدیق کر رہی ہیں جس کا پایا جانا بھی ابھی تک محل نظر ہے اور جس کے وجود پر ہی سوالیہ نشان لگا ہوا ہے؟

ٹاسی اور پالو کا وہم کیوں نہیں ہوتا:۔

ایسے نام نہاد روشن خیالوں سے ہمارا ایک سوال ہے کہ پاکستان، بھارت، جنوبی افریقہ، کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، جاپان، بنگلہ دیش وغیرہ دنیا کے کسی ملک میں ایک بندہ بھی ایسا پایا جاتا ہے جسے ٹاسی کا وہم ہو یا پالو کا خوف ہو؟

یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے کہ نہ تو دنیا میں حقیقی طور پر ٹاسی یا پالو کا کوئی شکار پایا جاتا ہے نہ ہی اس کا غلط طور پر وہم کرنے والا کوئی وہمی مریض دنیا میں پایا جاتا ہے۔

اور اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ ٹاسی اور پالو نام کی کوئی چیز دنیا میں پائی ہی نہیں جاتی تو اس کا مریض کہاں سے آئے گا؟ اور جس چیز کا سرے سے کوئی وجود نہ ہو اس کا وہم کیسا؟

جادو کا اگر وجود نہ ہوتا تو اس کا کوئی حقیقی مریض دنیا میں پایا جاتا اور نہ ہی اس کا وہم کرنے والا دنیا میں کوئی شخص پایا جاتا۔ اس کا جھوٹا وہم بھی غمازی کرتا ہے کہ یہ چیز دنیا میں پائی جاتی ہے تو کچھ لوگ اس کے غلط وہم کا شکار ہوتے ہیں۔

علاج بھی اس کا ثبوت ہے:۔

دنیا میں لاکھوں لوگ جادو کا شکار ہو کر اپنے اپنے عاملوں کے پاس جاتے ہیں۔ وہ عامل اپنے علم اور مذہب کی روشنی میں اس کا علاج کرتے ہیں تو مریض کو افاقہ بھی ہو جاتا ہے اور ایسے مریض کو دنیا کی کسی گولی، کیپسول، سیرپ، انجکشن سے فائدہ نہیں ہوتا۔

اور یہ بھی زمینی سچائی ہے کہ جسے جادو کا وہم یا یقین ہو جاتا ہے وہ جادو کا علاج کرنے والے عاملین کا ہی رخ کرتا ہے، کسی ڈاکٹر یا انجینئر کے پاس نہیں جاتا۔ اور فی الواقع اسے اس عامل سے فائدہ ہوتا بھی ہے جو دو باتوں کو ثابت کرتا ہے۔ (۱) ایک جادو کے برحق ہونے کو (۲) دوسرے اس کا علاج برحق ہونے کو۔

سب سے بڑا ثبوت جعلی عامل:۔

جادو کے برحق ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ملک بھر میں پھیلے ہوئے جعلی عاملوں اور ڈبہ پیروں کی بہتات ہے۔ اگر ایک چیز موجود ہی نہیں تو اس کے اصلی تو اصلی، جعلی دعویداروں کی اتنی بڑی فوج ظفر موج کیوں وجود میں آگئی ہے؟

یہ بات تو واضح ہے کہ جعلی مال وہی تیار کیا جاتا ہے جس کی پبلک میں ڈیمانڈ زیادہ ہو اور جس میں فائدہ زیادہ ہو۔ اگر جادو ایک وہم سے زائد کچھ حقیقت نہیں رکھتا، اگر اس کی حقیقت ڈھونگ اور مکاری یا زیادہ سے زیادہ ذہنی پریشانی اور نفسیاتی کمزوری سے آگے کچھ نہیں تو پھر جادو کرنے کے نام پر اور جادو سے جان چھڑانے کے نام پر ہزاروں اصلی اور جعلی عاملوں کی بھیڑ کس طرح وجود میں آگئی؟

عدم تجربہ، عدم وجود کی دلیل نہیں:۔

منکرینِ سحر کی سب سے آخری دلیل یہ ہوتی ہے کہ ہمیں تو کبھی جادو نہیں ہوا۔ اگر یہ موجود ہو تو کبھی ہمیں بھی تو ہو؟

اس کے جواب میں ہم یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ کرے کوئی بدنہاد آدمی آپ پر بھی جادو کرے تاکہ آپ کو جادو اور اس کی ہلاکت آفرینی کا علم اور تجربہ حاصل ہو۔ ہماری دعا تو یہی ہے کہ آپ کی طرح جو لوگ اس شر سے محفوظ ہیں وہ تاحیات محفوظ رہیں اور جو اس میں مبتلا ہیں اللہ کرے وہ جلد اس سے نجات پائیں۔

لیکن جانِ من! یہ آپ نے کہاں سے پڑھ لیا کہ عدمِ علم، علمِ عدم کو مستلزم ہوتا

ہے؟ کس اصول کے تحت آپ نے یہ فرض کرلیا کہ جس چیز کو آپ نہیں جانتے وہ چیز سرے سے موجود ہی نہ ہو؟ یہ کہاں سے ضروری ہوگیا کہ کسی چیز کا موجود ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ آپ کو بھی اس تجربہ ہو کر ہی رہے؟ یہ دنیا کے لئے کیوں ضروری ہوا کہ جس بات کا تجربہ آپ کو نہیں ہوا، اس کے وجود سے وہ لوگ بھی انکار کرنے پر مجبور ہو جائیں جنہیں اس کا تجربہ ہو چکا ہو؟

کیا اور لوگوں کا تجربہ کسی بات کے وجود کی تصدیق کیلئے کافی نہیں؟ دوسروں میں ایسی کونسی خامی ہے کہ ان کا تجربہ جادو کا وجود تسلیم کرانے کیلئے ناکافی ہے اور آپ میں ایسی کونسی خوبی ہے کہ اس کا وجود منوانے کیلئے آپ کو زندگی میں ایک آدھ بار اس کا تجربہ ہونا ضروری ہو؟

پھر یہ کہ اگر آپ کو اس کا تجربہ ہو بھی جاتا ہے تو آپ جیسے گردن ٹیڑھی کر کے انگریزی زدہ لہجے میں اردو بولنے کا تکلف کرنے والے کتنے ممی ڈیڈی لوگ اور ہیں جو اس سے تب تک انکاری رہیں گے جب تک انہیں بھی ذاتی طور پر اس کا تجربہ نہیں ہو جائے گا؟ کیونکہ آپ کے فلسفے کے مطابق تو کسی چیز کا وجود تسلیم کرنا اس کا تجربہ ہونے اور اس سے پالا پڑنے پر موقوف ہے۔ آپ نے دوسرے کے تجربے پر اگر اس فلسفے کی روشنی میں یقین نہیں کیا تھا تو آپ جیسے ٹیڑھے دماغ والے دوسرے لوگ آپ کے تجربے پر کیوں یقین کرنے کے پابند ہوں؟

زندگی کے ہر شعبہ کے لوگ تسلیم کرتے ہیں:۔

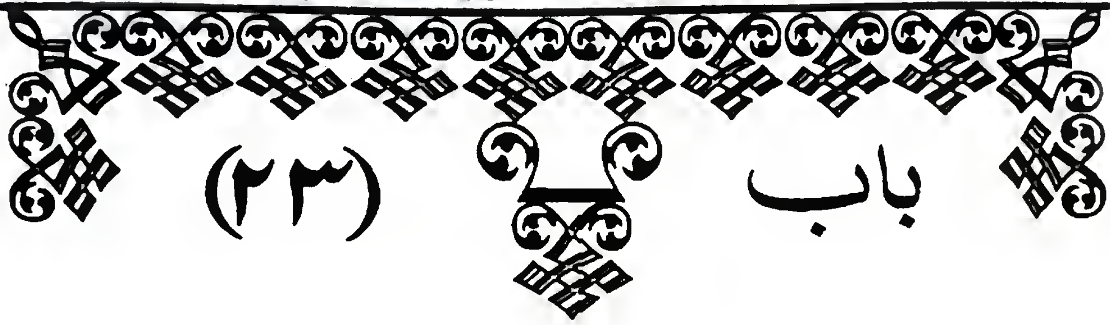
حقیقت تو یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے سے وابستہ لوگ اس سے متاثر ہیں اور ہم سے اور سینکڑوں عاملین سے اس کے علاج کے لئے رجوع کرتے ہیں۔ ان میں وکلاء، ڈاکٹر، پروفیسر، انجنیئر، سرکاری آفیسر، کاروباری حضرات اور طلبہ وطالبات سمیت تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ، شہری اور دیہاتی سبھی شامل ہیں۔

اگر ان مریضوں میں پڑھے لکھے لوگ بالفرض شامل نہ بھی ہوں تو کیا ان پڑھ لوگوں کی شکایت کو محض اس لئے مسترد کر دیا جائے گا کہ وہ ہماری طرح منہ کو لقوہ زدہ کر

کے انگریزی کے لہجے میں اردو نہیں بولتے؟ کیا کسی مرض، بیماری یا تکلیف کو تسلیم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مریض پہلے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرے پھر اس کی شکایت کو درست مانیں گے؟

کیا آپ کا پرکھنے کا معیار یہی رہ گیا ہے کہ جس تکلیف کا اظہار اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہائی پروفائیل شخصیات کریں وہ تو درست، اور جس کا اظہار کم تعلیم یافتہ لوگ کریں وہ ناقابل اعتبار ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ ایسے سادہ لوح لوگ مکاری اور عیاری کے جراثیم سے خاصی حد تک محفوظ ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں کا مکار طبقوں کے مقابلے میں زیادہ اعتبار کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ ان کی بات سادہ تو ہوتی ہے مگر ملمع کاری، تصنع، بناوٹ اور مکروفریب سے پاک ہوتی ہے۔



باب (۲۳)

جادو کی حقیقت، تعریف اور ثبوت

جادو کی حقیقت یہ ہے کہ ایک آدمی مخصوص قسم کے شیطانی عملیات کر کے شیاطین سے مخصوص ناطہ جوڑتا ہے جس کی بدولت مختلف شیطانی اعمال کے لئے وہ ان شیاطین کی خدمات حاصل کرتا ہے۔

جس عمل کے ذریعے وہ ان شیاطین سے تعلق جوڑتا ہے، وہی عمل کوئی بھی شخص کرے تو اسے بھی شیاطین کا یہ قرب اور تعاون حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر ایک کسبی چیز ہے۔ یعنی اسے کوئی بھی آدمی سیکھنا اور کرنا چاہے تو وہ اسے سیکھ اور کر سکتا ہے، بشرطیکہ مذکورہ شیطانی اعمال شرائط کے ساتھ بجالائے۔

جادو کی حقیقت کیا ہے:

جادو یا سحر اس عمل کا نام ہے کہ ایک شخص مخصوص مدت تک چند مخصوص کفریہ کلمات اس ارادے سے پڑھتا ہے کہ ان کلمات کے اتنی تعداد میں ان شرائط کے ساتھ دھرانے سے اسے شیاطین یا شیطانی ارواح کی مدد حاصل ہو جائے گی۔ چونکہ ان اعمال میں بنیادی چیز کلمات کفریہ کی ادائیگی اور شیاطین کو نہ صرف مدد کے لئے پکارنا ہوتا ہے بلکہ اپنے آپ کو مستقل طور پر ان کی غلامی میں دے کر ان کی مدد سے لوگوں میں فتنہ وفساد پھیلانا ہوتا ہے۔ اس لئے سحر کا عمل شروع کرنے ہی سے آدمی ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔

ہر قوم میں مذہب اور زبان کے حوالے سے کلمات کفر الگ الگ ہیں۔ بلکہ تقریباً

ہر سحری عمل کے الفاظ جدا جدا ہوتے ہیں۔ شرائط بھی مختلف ہوتی ہیں۔ طریقہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ مگر ان سب میں جو چیز مشترک ہے، وہ الفاظ کا شرکیہ اور کفریہ ہونا ہے۔

جادو کی اقسام:

علمائے متقدمین نے اپنی معلومات اور مشاہدے کی بنیاد پر جادو کی چند اقسام کا ذکر فرمایا ہے جس کا یہ قطعاً مطلب نہیں کہ جادو کی فقط یہی اقسام ہیں۔ ناواقف اور بے علم عاملین اکابر کی کتب میں وہ اقسام دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ جادو انہی چند اقسام میں منحصر ہے۔ اور مزید بدقسمتی دیکھیں کہ اپنی تصنیفات کا حجم بڑھانے کے لئے ان بزرگوں کے نام سے جادو کی انہی چند اقسام کا ذکر کر کے عوام کا ذھن بھی محدود کر دیتے ہیں کہ شاید جادو انہی سات آٹھ اقسام میں منحصر ہے۔

جادو کے بارے میں مختصراً یاد رکھیں کہ جادو کی کم از کم اتنی قسمیں ہیں جتنے دنیا میں جادوگر پائے جاتے ہیں۔

کوئی قبرستان میں کر رہا ہے، کوئی دریا کے کنارے، کوئی دریا میں اتر کر، کوئی جنگل میں جا کر، کوئی ننگا بیٹھ کر، کوئی غلاظت جسم پر مل کے، کوئی ایک پاؤں پہ کھڑا ہو کے، کوئی کس طرح، کوئی کس طرح یہ عمل کر رہا ہے۔ پھر پڑھنے کے لئے الفاظ بھی موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مصری جادوگر قبطی میں، عام یہودی عبرانی اور سریانی میں، اہل افریقہ اپنی مقامی زبانوں میں، اہل فارس فارسی میں، ہندوستانی سنسکرت یا ہندی، اور دیگر درجنوں زبانوں میں، بنگالی بنگلہ میں اور دیگر اقوام اپنی زبان میں پڑھتی ہیں۔

الفاظ اور ان کی زبانوں کے بعد جن شیاطین کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے ان کے حوالے سے بھی جادو کا ہر عمل دوسرے سے مختلف ہے۔ ہندو مذہب کے پیروکار خبیث ارواح اور اپنے اوتاروں کو پکارتے ہیں۔ اور اپنے سحری عملیات میں مردے کو جلانے سے حاصل ہونے والی راکھ کو استعمال میں لاتے ہیں۔ چونکہ ان کا نہ مردہ دفن ہوا ہے نہ ہی اس کا شیطانی قرین (ہمزاد) اس لئے مڑھی کی راکھ کھلا کر بہ آسانی وہ مسحور پر اس کی بدروح کو مسلط کر دیتے ہیں (جسے آگے چل کر ہم مسان کے نام سے ذکر کریں گے)

اسلام نے چونکہ مردے کو بھی دفن کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تعلیم دی ہے کہ اس کو دفن کرتے وقت

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

پڑھ کر تین مٹھی مٹی اس کی قبر پر ڈال دیا کرو۔ اس کی برکت سے مسلمان کا قرین (جس کی تصدیق صحیح حدیث سے ہوتی ہے) بھی دفن ہو جاتا ہے۔

الغرض ہر قوم اپنے مذہبی معتقدات یا علاقائی اور قومی تصورات اور خیالات کے مطابق شیاطین کو مدد کے لئے پکارتی ہے۔

ادھر شیطانِ اکبر نے اللہ تعالیٰ کو براہ راست چیلنج کیا ہوا ہے، اور شرم وحیا کا ہر پردہ تار تار کرتے ہوئے پوری ڈھٹائی سے کہا ہے:

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾

ترجمہ: (تیری عزت وجلال کی قسم! میں ان تمام انسانوں کو گمراہ کروں گا)

اور یہ ہمیں بھی معلوم ہے اور شیطان کو بھی معلوم ہے کہ اسے قیامِ قیامت تک مہلت اور طویل ترین زندگی بھی دیدی گئی ہے، قیامت تک اسے موت نہیں آ سکتی۔ اور یہ بات بھی طے ہے کہ شیطان وہ واحد مخلوق ہے جس کا برا انجام پہلے سے طے ہو چکا ہے۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر سجدہ کرنے سے انکار کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی وقت اپنی رحمت سے محروم اور جہنم کا ایندھن بنا دیا۔ باقی عام انسانوں اور جنات کے انجام کا نہ خود ان کو معلوم ہے نہ کسی اور کو معلوم ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ کیا معلوم کہ ساری زندگی ایمان اور اعمال صالحہ پر استقامت کا مظاہرہ کرنے والا عین موت کے وقت کفر میں مبتلا ہو جائے؟ کیا معلوم کہ ساری زندگی اسلام کو مٹانے میں اپنی تمام تر توانائیاں جھونک دینے والا موت سے عین چند لمحے قبل سچے دل سے ایمان قبول کر لے۔ انسانوں میں سے صرف انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کا طبقہ وہ واحد طبقہ ہے جس کا اچھا انجام خود ان کو بھی اور تمام اہل ایمان

کو بھی معلوم ہے کہ وہ یقینی جنتی ہیں۔

جب شیطان کو اپنے جہنمی ہونے کا یقینی علم حاصل ہے، قیامت تک کی طویل زندگی کا بھی اسے علم ہے، اور انسان سے اس کی دشمنی اتنی پختہ اور شدید ہے کہ اس نے اسے گمراہ کرنے کی حاسدانہ خواہش کا پوری بے حیائی سے رب العزت کے سامنے اس کی عزت وجلال کی قسم کھا کر اظہار بھی کیا ہے، تو جب کوئی بدبخت آدمی جادو سیکھنے کے شوق میں اسے مدد کے لئے پکارتا ہے تو وہ فوراً اس کی اعانت ونصرت پر تیار ہوجاتا اور اپنے ہرکاروں کو اس کی سرپرستی اور تعاون کے لئے مأمور کردیتا ہے۔ اس کے ہرکاروں کی اسی فوج کو آپ سحری موکلات، سفلی موکلات وغیرہ کے مختلف ناموں سے جانتے ہیں۔

جادو اور شیطان کا ہدف:

آدم علیہ السلام کی دشمنی میں شیطان اس حد تک چلا گیا ہے کہ اس کا ایک ہی مشن ہے کہ انسانیت اور اولاد آدم کو ہر وقت، ہر جگہ، ہر طریقے سے ایمان سے بھی محروم رکھے اور امن سے بھی محروم رکھے۔ اس لئے اسے ہر اس شخص سے دلی محبت ہوتی ہے جو انسانیت میں شر اور فتنہ کے بیج بونے کے لئے جادو کے راستے شیطان کے اہداف پورے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے شیطان کی فوری مدد حاصل ہوجاتی ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لئے خود اسے مہلت دے رکھی ہے کہ تو زمین میں جتنا فساد برپا کرنا چاہتا ہے کرلے، اپنا زور لگالے! مگر میرے مخلص بندے تیرے جال اور جھانسے میں نہیں آئیں گے۔ اس مہلت کی وجہ سے اسے کسی کام میں روک ٹوک بھی نہیں ہے۔

جادو جلدی اور نورانی عمل کیوں دیر سے اثر کرتا ہے؟

یہاں سے یہ اشکال بھی دور ہوگیا ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ جادو فوراً اثر کرتا ہے اور نورانی عملیات کا اثر دیر سے سامنے آتا ہے۔ جادوگر کے پاس جاؤ تو وہ گارنٹی سے کام کرتا ہے، دینی لوگوں کے پاس جاؤ تو وہ طفل تسلیاں دیتے ہیں کہ ''امید ہے کام ہوجائے گا۔''

وجہ صاف واضح ہے کہ جادوگر کے پیچھے شیطانی قوت ہے۔ اور شیطان کی مدد حاصل کرنے کی اکلوتی اور واضح شرط ہے کہ اللہ اوراس کے رسول کو چھوڑ کر انسانی آبادیوں میں فساد پھیلانے کے لئے میرے دست وبازو بن جاؤ۔ جادوگر جب جادو کی وادی میں پہلا قدم رکھتا ہےتو وہ ایمان سے محروم ہوکر شیطان کی شرط پوری کردیتا ہے۔ اس لئے اسے شیطان کی پوری حمایت واعانت ہمیشہ حاصل رہتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف نورانی عملیات کے لئے، صحیح عقیدہ، اتباع سنت اور ورع وتقویٰ کی کڑی شرائط ہیں۔ ان پرتو بڑے بڑے لوگ پورے نہیں اتر پاتے۔ اکلِ حلال، صدقِ مقال، اخلاصِ نیت کی شرائط پر کون پورا اترے؟۔

یہاں تو یہ حال ہے کہ لوگ نورانی عامل بننا چاہتے ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ انہیں نماز کی پابندی نہ کرنی پڑے۔ اعمال صالحہ اورتقویٰ وطہارت تو بہت بعد کی باتیں ہیں۔ یہاں تو فرائض ہی سے جان چرائی جارہی ہے۔

ان حالات میں قرآنِ کریم یا مسنون دعاؤں، یا دیگر دعاؤں اوراسمائے حسنیٰ کا وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا جو کتابوں میں بیان کیا جاتا ہے یا چلوں اور وظیفوں کی ریاضت میں سکھایا جاتا ہےتو اپنے اعمال اور گریبان میں جھانکنے کی بجائے قرآنی اعمال میں شک کرنے لگ جاتے ہیں۔

اور جو ٹوٹے پھوٹے عاملین محنت وریاضت کرکے، اعمال کی کسی حدتک پابندی کرکے میدان میں اترے ہوئے ہیں وہ تمام احکام پر عمل کرنے کے باوجود روزانہ خواتین کو ڈیل کرنے کی وجہ سے (جن کی اکثریت بے پردہ ہوتی ہے) اپنے عمل کی کامل تأثیر سے محروم ہوجاتے ہیں۔ یعنی ان کے عمل کی تاثیر کم کرنے میں ہمارا بھی خاصا دخل ہوتا ہے۔ اورکسی حدتک اس بات کا بھی دخل ہوتا ہے کہ شروع میں وہ اخلاص سے کام شروع کرتے ہیں۔ پھر ہر آدمی کا مطمحِ نظر صرف پیسہ بن جاتا ہے۔ ٹھیک ہے اپنی محنت کے مطابق معاوضہ لینا ہر دوسرے شخص کی طرح ان کا بھی حق ہے، اس حق سے انکار کرنا نہ دینداری ہے نہ دیانتداری! لیکن یہ بھی تو مناسب نہیں کہ اصل مقصود

مریض کا علاج کرنے کی بجائے اس سے مال بٹورنا ہی رہ جائے۔ ہم عاملین کی خدمت میں عرض کریں گے کہ مال بٹورنے کے لئے علاج نہ کریں بلکہ علاج کرنے کے معاوضہ میں مال وصول کریں۔ نیت کا یہ قبلہ درست ہوگیا اور سوچ کا دھارا پہلے مال بعد میں علاج کی بجائے پہلے علاج پھر معاوضہ کی طرف مڑ گیا تو انشاء اللہ، اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہوجائیگی۔ نیت خراب ہونے سے اللہ کی نصرت اٹھ جاتی ہے۔

اس سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ کئی عاملین تو کام بھی نہیں کرتے اور معاوضہ ڈھیروں وصولتے ہیں مریض کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ تین سرخ بکرے تین تین فٹ اونچے قد کے لے آئیں اور پچاس ہزار روپے دیدیں ہم تین راتوں تک آپ کے لئے دائرہ کھینچ کر عمل کریں گے۔ وہ بیچارہ اعتماد کر کے مطلوبہ بکرے (بکرے بھی صرف کہنے کو بتلائے جاتے ہیں، مریض کو کہتے ہیں کہ آپ کہاں بکرے ڈھونڈتے پھریں گے ساٹھ ہزار روپے ہمیں دیدیں، تین بکرے ہم خود خرید لائیں گے) اور مریض پیسہ ان کے قدموں میں لا ڈالتا ہے اور یہ حضرت تین راتیں عمل کرنے کا چکمہ دے کر خراٹوں بھری نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں۔ خدا کے لئے قوم سے جھوٹ تو نہ بولیں۔ اور اپنے غلط اعمال سے لوگوں کو اسلامی روحانیت سے بیزار تو نہ کریں۔ لینے کو تین کی بجائے دس بکروں کے پیسے لے لیں مگر جس کام کا وعدہ کیا ہے وہ کام تو کریں! حقیقت یہ ہے کہ روحانی عملیات سے بیزاری اور جادوگروں کے نرغے میں پھنسانے میں پبلک کی جہالت، لاعلمی، مجبوری اور غفلت سے زیادہ روحانی عملیات کے نام پر جعلی، بے عمل اور دھوکہ باز لوگوں کا عمل دخل ہے۔

کیا جادو کا توڑ صرف جادو سے ہوتا ہے؟

وگرنہ دنیا روحانیت سے اتنی دور نہ ہوتی جتنی آج ہوتی جارہی ہے اور نہ کوئی کہتا کہ سفلی تو فوری چلتا ہے جبکہ نوری تو چلتا ہی نہیں۔ ارے بابا! نوری تو چلاتا ہی کوئی نہیں! کوئی چلائے تو چلے!؟ نہ ہی آج یہ باطل نظریہ ملک کے طول وعرض میں پھیل پاتا کہ سفلی کا توڑ سفلی ہی سے ہوتا ہے۔

جادوگروں نے ایک عجیب بدمعاشی شروع کررکھی ہے ۔ چونکہ روحانی لوگ میدان میں بہت کم ہیں، اس لئے انہوں نے یہ مشہور کررکھا ہے کہ جادو کا توڑ نوری عمل سے نہیں ہوتا، اس کے توڑ کے لئے بھی کسی جادوگر کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے! نوری عاملین کی بے عملی نے ان کے اس پروپیگنڈے کو اور مضبوط کردیا ہے۔ اس پروپیگنڈے کا مقصد صرف یہ ہے کہ دونوں فریق انہی جادوگروں کے محتاج رہیں ۔ پہلے جادو کرانے والا ان کے پاس جائے ۔ وہ کسی کا کاروبار بند کروائے ۔ دوسرا جاکر بیماری کا علاج کروائے۔ یہ آنا جانا فریقین کا ان کے ہاں لگا رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نوری اعمال کے آگے شیطانی اور سفلی عملیات ٹک ہی نہیں سکتے۔ آگے جو اعمال ہم دے رہے ہیں ان کا تجربہ کرکے آپ خود پکار اٹھیں گے کہ۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝

باب (۲۴)

جادو کی لغوی تعریف

امام زھریؒ: اس کی تعریف فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''جادو ہر اس عمل کو کہتے ہیں جس کی بدولت شیطان کا قرب حاصل ہو اور اس عمل میں شیطان کی مدد بھی شامل ہو۔ جادو سے مراد کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر کسی نئی شکل میں پیش کرنا ہے۔'' (لسان العرب)۔

ابن فارسؒ: کہتے ہیں:

''باطل کو حق کی صورت میں پیش کرنا جادو کہلاتا ہے۔'' (المصباح المنیر)۔

شرعی تعریف

امام فخر الدین رازیؒ: فرماتے ہیں کہ:

''شریعت کی روشنی میں جادو ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کا سبب خفیہ ہو اور جو کام اپنی حقیقت کے برعکس دکھائی دے۔ نیز وہ کام دھوکہ اور پوشیدگی پر مبنی ہو۔''

(المصباح المنیر)۔

علامہ ابن قدامہؒ مقدسی: فرماتے ہیں کہ:۔

''جادو چند کلاموں اور منتروں کا نام ہے جنہیں پڑھا، لکھا یا کیا جاتا ہے جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض جادو ایسے ہیں جن سے قتل کیا جاسکتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے خاوند کو بیوی کے پاس جانے سے روکا

جاسکتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے کسی کو بیمار کیا جاسکتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے میاں اور بیوی میں جدائی وتفریق ڈالی جاسکتی ہے۔ بعض کے ذریعے میاں بیوی میں نفرت یا دولوگوں میں محبت پیدا کی جاسکتی ہے۔'' (المغنی لابن قدامة)۔

جادو انسان اور شیاطین کا معاہدہ

اہلِ لغت اور علمائے شرع کے دونوں طبقات اس پر متفق ہیں کہ جادوگر اپنی کسی ریاضت، چلہ کشی کے ذریعے، منتر جنتر کو بروئے کار لاکر، کوئی کلام پڑھ کر یا خاص طرح کے نقوش عمل میں لاکر شیاطین سے ایک مستقل رابطہ قائم کرتا اور ان سے عہد و پیمان کرتا بھی ہے اور لیتا بھی ہے کہ انسانیت میں فتنہ وفساد برپا کرنے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا کرنے کے لئے فریقین نہ صرف ایک دوسرے سے مستقل تعاون کریں گے بلکہ منتر (کلام) یا جنتر (نقش وغیرہ) کی وجہ سے چند خاص شیاطین اپنے آپ کو اس کی معاونت کے لئے مختص اور وقف کردیں گے۔

جادو کی اقسام

ابھی آپ نے فقہ حنبلی کے مشہور امام علامہ ابن قدامة مقدسیؒ کی زبانی جادو کی تعریف کے ضمن میں اس کی چند اقسام کا سرسری تذکرہ بھی پڑھا ہے۔ امام فخرالدین رازیؒ نے اس کی آٹھ اقسام بیان فرمائی ہیں۔ مشہور حنفی مجتہد علامہ محمود آلوسی بغدادیؒ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں اس کی (۱۹) اقسام بیان فرمائی ہیں۔

لیکن ان اقسام کے ذکر کرنے سے ان حضرات کا یہ کبھی موقف نہیں رہا کہ جادو کی صرف یہی اقسام ہیں جن کا وہ تذکرہ کررہے ہیں۔ انہوں نے جو اقسام ذکر کی ہیں ان کا مقصد صرف عوام الناس کو ان مختلف شعبہ جات سے متعارف کرانا ہے کہ جادوگران ان شعبوں میں خباثت کرتا ہے۔ نیز جن علماء کو اپنے دور میں جن اقسام کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں وہ انہوں نے ذکر فرمادیں۔

اس زمانے میں کمیونیکیشن سسٹم اتنا تیز تو تھا نہیں کہ وہ شخصیات مشرق و مغرب میں بسنے والی تمام اقوام وملل میں رائج ہر قسم کے جادو کی تمام معلومات حاصل کرتیں اور ہم تک پہنچاتیں ۔ اس لئے جو معلومات انہیں دستیاب ہوئیں ان کی روشنی میں انہوں نے امت کی رہنمائی فرمادی۔

ہمارا اس سلسلے میں بالکل سادہ موقف ہے اور اس کا اظہار ہم۔جامع الوظائف میں وضاحت اور تفصیل سے کر چکے ہیں کہ ہر قوم میں جادو کے الگ طور طریقے مروج ہیں اور ان طریقوں میں کئی اعتبار سے تنوع آتا رہتا ہے۔جس کی وجہ سے جادو قسم در قسم تقسیم ہوتا چلا جاتا ہے۔

جادو کی پہلی اور مذہبی تقسیم :۔

سب سے پہلے مختلف مذاہب کے حامل لوگ جادو میں اپنے مذہبی تصورات اور معتقدات کو زیادہ دخل دیتے ہیں ۔اس اعتبار سے ہر مذہب کے ماننے والوں کا جادو ان کے مذہبی رجحانات ومیلانات کا عکاس بھی ہوتا ہے اور دوسرے مذاہب سے جدا گانہ اور اپنے مذہبی تشخص کا مظہر بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ آتش پرست مجوسی اپنے جادو میں آگ کی پرستش اور اس سے منسوب اپنی عقیدت مندی کو جادو سیکھنے کا زینہ بناتے ہیں ۔ستارہ پرست اقوام ستاروں کو خیر وشر کا مالک اور اپنا مالک ومختار مانتے تھے اس لئے وہ ستاروں سے مدد مانگتے تھے ، یہود ، نصاریٰ ، بدھ مت ، ہندو اور دوسری تمام اقوام اپنے اپنے مذہبی معتقدات اور معاشرتی افکار کی روشنی ایک دوسرے سے الگ طریقے پر جادو سیکھنے کی بنیاد رکھتے ہیں۔اس طرح مذہبی تقسیم کے اعتبار سے جادو کی درجنوں اقسام بن جاتی ہیں۔

جادو کی دوسری اور لسانی تقسیم :۔

پھر ہر قوم میں جادو کے منتر اس کی اپنی زبان میں رائج ہوتے ہیں ۔زبانوں کی تقسیم کے اعتبار سے جادو مزید بیسیوں اقسام میں منقسم ہو جاتا ہے ۔ ہر زبان میں جادو گری کے اپنے اپنے الفاظ ہیں جو دوسری زبانوں سے سراسر مختلف ہیں۔

عربی بولنے والے عربی میں، فارسی والے فارسی میں، ہندی بولنے والے ہندی میں، بنگالی بنگلہ میں، پنجابی، سندھی، پشتو، سرائیکی، گجراتی، مراٹھی بولنے والے اپنی اپنی زبان میں جادو کے الفاظ ادا کرتے ہیں۔ مذھبی تقسیم کے بعد لسانی تقسیم میں آ کر جادو کی سینکڑوں اقسام بن جاتی ہیں۔

جادو کی تیسری اور عملی تقسیم:۔

جادو کی حقیقی تقسیم یہی تیسری قسم ہے۔ ہر جادوگر مختلف مقاصد کے لئے جادو سیکھتا ہے۔ کوئی محبت و تسخیر کیلئے سیکھتا ہے، کوئی کسی کو بیمار کرنے کیلئے، کوئی کسی کو ہلاک کرنے کیلئے، کوئی لوگوں کے دلوں پر راج کرنے کیلئے، کوئی لوگوں کے راز حاصل کرنے کے لئے، کوئی ایک دو مقاصد کے لئے، کوئی ہر ضرورت کے لئے۔ ان مقاصد کے اعتبار سے جادو مزید کئی اقسام پر منقسم ہو جاتا ہے لیکن اس تقسیم میں بہت بڑا انقلاب اس بات سے آتا ہے کہ ہر عمل کے لئے مختلف مذاہب، مختلف زبانوں اور مختلف معاشروں میں بسنے والے ہر جادوگر کے جادو کا کلام اور منتر یا نقش اور جنتر دوسری اقوام سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔

اس تقسیم میں آ کر ہم بلا چون و چرا یہ کہہ سکتے ہیں کہ جتنے جادوگر اتنی جادو کی اقسام! یعنی جتنے منہ اتنی باتیں! اس لئے ہم ان تقسیمات کو زیادہ معتبر نہیں سمجھتے جن کے مطابق جادو کو صرف آٹھ یا بیس تیس اقسام میں منحصر قرار دیا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے ان علماء کا مقصود صرف چند اقسام کا تذکرہ کرنا ہو۔ جیسے اوپر آپ نے علامہ مقدسی کی زبانی چند اقسام کا حوالہ پڑھا ہے۔

جہالت کی کرشمہ کاری

اسے جہالت کی کرشمہ کاری کہیں یا اپنی تصنیف کا وزن بڑھانے کا بھونڈا شوق کہیں کہ بعض مصنفین جادو کا تذکرہ کرتے وقت ان تقسیمات کا تذکرہ اس انداز میں کرتے ہیں جیسے ان کے علاوہ جادو کی کوئی اور قسم پائی ہی نہیں جاتی۔

حالانکہ صرف پنجاب میں پائی جانے والی جادو کی اقسام پر اگر ریسرچ کی جائے تو ہر طرح کے جادو پر گفتگو کرنے کیلئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت پڑے گی۔

امام رازی کی تقسیم کی حقیقت

امام رازی نے جادو کی آٹھ اقسام بیان فرما کر ان کی جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں، ان کا اس اصطلاحی جادو سے دور دور کا واسطہ نہیں جس کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں اور جس کا علاج آگے چل کر ہم نے بیان کرنا ہے اور جس کے عامل کو شریعتِ اسلامیہ سزائے موت کا حکم سناتی ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ جادو کے باب میں ہمارے اردو مصنفین ان اقسام کا تذکرہ کر کے آگے جادو کا علاج بتانے بیٹھ جاتے ہیں۔ ان اقسام پر تنقید تو دور کی بات ہے، ان کی تنقیح کی بھی نہ ان میں صلاحیت ہے، نہ جرأت!

جامع الوظائف میں ہم نے ان آٹھ اقسام کا تذکرہ کیا تھا اور نہ ہی ان کی تنقیح کی تھی۔ کیونکہ وہ کتاب ہم نے عوام کے لئے لکھی تھی۔ ان کا اس تنقیح و تنقید کو سمجھنا مشکل تھا۔

لیکن اس کتاب میں چونکہ ہم جادو پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں اس لئے اس میں اس پر تھوڑی گفتگو کئے دیتے ہیں تاکہ ہمارے شاگرد اور آئندہ عاملین بلا وجہ ہر تحریر سے متاثر و مرعوب بھی نہ ہوں اور آنکھیں بند کئے ہر ایک بات کو تسلیم کرنے کیلئے آمادہ و تیار بھی نہ ہوں۔ یہاں ہم اس کی صرف دو اقسام پر بحث کریں گے:۔

(ا) چھٹی قسم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

چھٹی قسم جادو کی بعض دواؤں کے مخفی خواص معلوم کر کے انہیں کام میں لانا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ دواؤں میں عجیب عجیب خاصیتیں ہیں۔ مقناطیس ہی کو دیکھو کہ لوہا کس طرح اس کی طرف کھنچ جاتا ہے؟

اکثر صوفی اور فقیر اور درویش انہی حیلہ سازیوں کو کرامت ظاہر کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور انہیں مرید بناتے پھرتے ہیں۔"

اب آپ خود ہی بتائیے کہ دواؤں کے خواص یا مخفی خواص معلوم کرنا کہاں کا جادو ہوا؟ انہیں ظاہر کر کے اسے اپنی کرامت بتانا دھوکہ دہی تو کہلا سکتا ہے، فراڈ اور فریب تو قرار پا سکتا ہے لیکن شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں کیا اسے سحر اور جادو کی قسم قرار دینا درست ہے؟ کیا ایسا شخص اس جادوگر جتنا مجرم کہلا سکتا ہے جس کے بارے میں چاروں ائمہ متفق ہیں (امام شافعی کے معمولی اختلافی نوٹ کے ساتھ) کہ اگر وہ گرفتاری کے بعد سچی یا جھوٹی توبہ بھی کرے تو بھی اس کی سزائے موت منسوخ یا تبدیل نہیں کی جا سکتی؟

ایسے آدمی کو ہم زیادہ سے زیادہ نوسرباز کہہ سکتے ہیں کہ جاہل اور بے وقوف لوگوں کو دھوکہ دے کر وہ اپنی پیری چمکا رہا ہے۔ لیکن محض دواؤں یا اشیاء کے محض خواص پر عبور حاصل کرنے یا ان خواص کا جہلاء کے سامنے مظاہرہ کر کے کرشمے دکھانے پر اسے جادوگروں کی صف میں نہیں لا کھڑا کیا جائے گا۔

سادہ کاغذ پر تعویذ نظر آنا

آج کل کئی لوگ چند خاص کیمیکلز یا لیموں کے پانی سے سادہ کاغذ پر عبارات لکھ لیتے ہیں۔ اور ایسی کاپیاں اپنے قریب کی کسی دکان پر رکھ دیتے ہیں۔ پریشان حال لوگ جب ان کے پاس آتے ہیں تو انہیں اپنی فسوں کاری سے مرعوب کرنے کیلئے اس دکان پر بھیجتے ہیں کہ دکان سے ایک نئی کاپی لے آؤ۔ دکاندار سے عامل کی انڈرسٹینڈنگ ہوتی ہے کہ ہمارا کوئی مرید آپ سے کاپی لینے آئے تو آپ اسے یہی کاپی دیں گے۔

جب مرید کاپی لے کر آتا ہے تو عامل اسے کہتا ہے کہ اس میں سے کوئی ایک کاغذ نکالو۔ وہ کاپی میں سے پھاڑ کر ایک کاغذ عامل کو تھماتا ہے۔ عامل اسے کاغذ چیک کراتا ہے کہ اچھی طرح دیکھ لو اس پر کچھ لکھا ہوا تو نہیں؟ وہ تصدیق کرتا ہے کہ نہیں! یہ تو بالکل خالی ہے۔ پھر عامل اس کاغذ کو مریض کے سر، کندھوں وغیرہ پر مل کر کچھ پڑھتا (بلکہ پڑھنے کی اداکاری کرتا) ہے اور اس کاغذ کو ٹیبل لیمپ کے بلب یا ھیٹر وغیرہ کے قریب کرتا ہے۔

کاغذ کو بلب یا ہیٹر سے گرمی پہنچتی ہے تو کیمیکل سے لکھے ہوئے الفاظ (جو ایک نقش یا تعویذ کی شکل میں ہوتے ہیں) نارنجی رنگ میں کاغذ پر ابھر آتے ہیں۔ اب عامل اس کو وہ الفاظ پڑھاتا ہے کہ وہ تباہ ہو جائے، ہلاک ہو جائے، بیمار پڑ جائے، اس کا کاروبار نہ چلے، گھر میں بے چینی بے سکونی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب دیکھ کر مرید اور مریض چکرا کے رہ جاتا ہے کہ مجھ پر کتنا خوفناک جادو ہے؟ اور ہمارے پیر صاحب کتنے باکمال اور پہنچے ہوئے ہیں کہ سادہ کاغذ پر میرے خلاف ہونے والے جادو کا پرنٹ نکال دیا۔

وہ بیچارہ یہ نہیں سوچتا کہ اگر واقعی کسی نے مجھ پر تعویذ کیا ہوتا اور وہ تعویذ اس کاغذ پر کیا ہوتا تو یہ کاپی بازار میں کیوں فروخت ہو رہی ہوتی؟ یہ کاغذ تو کہیں دفنا دیا جاتا یا بہادیا جاتا یا جلا دیا جاتا!؟

اب کیمیکل کا فائدہ اٹھا کر لوگوں کو دھوکہ دینے والے اس ڈبہ پیر کو ہم نوسر باز، جعلساز، فریبی یا دھوکہ باز تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس کی دھوکہ دہی سحر اور جادوگری کے زمرے میں شرعی طور پر بالکل نہیں آتی۔ اسلئے کہ اس نے نہ شیاطین کی مدد حاصل کی ہے، نہ اس عمل کے لئے شیاطین سے رشتہ گانٹھنے کے لئے چلہ کشی کی ہے۔ اس نے تو صرف بازار سے ایک کیمیکل خریدا ہے اور کام چلا لیا ہے۔

پانی میں آگ:۔

ایک صاحب عملیات کے حوالے سے میرے پاس آئے۔ وہ خود عملیات کا کام کر رہے تھے اور اپنے ایک شاگرد کے ہمراہ آئے تھے، انہوں نے کہا کہ میرے اس شاگرد کی نگاہیں کھلی ہوئی ہیں اور جنات وغیرہ اسے نظر آجاتے ہیں۔

وضع قطع، شکل اور حلیے سے وہ آدمی اس قابل لگتا نہیں تھا کہ اس پر اعتماد کیا جاتا۔ خیر ہمارا کیا جاتا ہے، اسے کچھ نظر آئے یا نہ آئے؟ ہم سے مطلب؟ کچھ دیر کے بعد ان شاگرد صاحب نے کچھ اس طرح سے اداکاری کی جیسے اس پر کسی غیبی چیز کا دباؤ پڑ رہا ہے اور اسے نظر بھی آ رہی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ علامہ صاحب آپ کی بیگم پر بہت سخت

جادو ہے اور بہت مضبوط قسم کے جنات مسلط ہیں۔

میں نے کہا عزیزم! دنیا اپنے جنات نکلوانے ہماری خدمات حاصل کرتی ہے۔ میرے گھر میں جنات داخل ہونے کی جرأت کبھی نہیں کر سکتے ۔اور اگر بالفرض یہ صاحب صحیح کہہ رہے ہیں تو، میں اس کا بندوبست کرلوں گا۔

تھوڑی دیر بعد وہ عامل صاحب کہنے لگے کہ علامہ صاحب معاملہ بہت سخت ہے، آپ پانی کا ایک ڈول منگوادیں ۔ہم اس جادو اور جنات کا خاتمہ کر کے جاتے ہیں۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں خود اس کا علاج کرلوں گا مگر انہوں نے اصرار کیا کہ آپ پانی کا ڈول منگوادیں، ہم کھڑے کھڑے سحر کو جلا کر ختم کردیں گے۔

میں نے بھی سوچا کہ ڈول میں جلنے والے سحر کا تماشا کر ہی لیتے ہیں۔ پانی کا ڈول منگوایا۔انہوں نے تھوڑی دیر منہ میں کچھ پڑھا اور ایک کاغذ ڈول میں ڈال دیا۔ (اس کاغذ پر کوئی کیمیکل لگایا ہوا تھا) اور کہنے لگے کہ اسے جلدی سے مریضہ کے پاس لے جائیں، مریض کے سامنے جاتے ہی اس کے جسم سے تمام سحری موکلات نکل کر اس ڈول میں آجائیں گے اور انہیں آگ لگ جائے گی۔

میری اہلیہ اس وقت دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھی، میں نے وہ ڈول برآمدے میں جا کر جلدی سے رکھا (کیونکہ مجھے اندازہ ہو چلا تھا کہ کیمیکل اس انداز کا ہے جو دومنٹ میں بھڑک اٹھے گا ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے آگ بھڑک اٹھے اور کپڑے، بازو جل جائیں) ۔ میری اہلیہ کو خبر بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے ۔ ادھر جب اس کیمیکل کا وقت پورا ہوا تو ڈول کے پانی میں نیلے رنگ کے شعلوں کے ساتھ آگ بھڑک اٹھی ۔اور ایک دو لپکے مار کر ختم ہوگئی۔

میں نے باہر جا کر ان کا شکریہ ادا کیا کہ ماشاء اللہ آپ نے تو میری اہلیہ کا جادو جلا کر میری سات پشتوں پر احسان فرمایا ہے۔فرمانے لگے نہیں نہیں ! احسان کا ہے کا؟ یہ تو ہمارا فرض تھا!!

جس آدمی کی جرأت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی جعل سازی سے ایک عامل کو مرعوب کرتے ذرا نہیں ہچکچایا، وہ مریدین کے سامنے اس قسم کی شعبدہ بازیاں کتنے دھڑلے سے کرتا ہوگا؟ جسے ایک عالم دینؒ کے سامنے مکروفریب کا یہ کھیل کرتے شرم نہیں آئی اسے عام لوگوں سے کیا حیا آتی ہوگی؟

یہ عامل کوئی عام آدمی نہیں تھا۔اس اس کے والد بہت بڑے ڈاکٹر اور لاہور کے ایک بہت بڑے اور مشہور ترین ہسپتال کے میڈیکل سپر نٹنڈنٹ تھے۔انہوں نے بیٹے کو بھی ڈاکٹر بنانا چاہا۔وہ ڈاکٹر تو نہ بن سکا، عامل بن گیا۔مگر عامل بھی نہیں بنا بلکہ عملیات کے نام پر ایک دھوکہ باز ہی بن سکا۔ مجھے اس کے پڑوسیوں اور قریبی دوستوں نے (اور بعد میں اس کے پاس علاج کے لئے جانے والے چند مریضوں نے بھی) بتلایا کہ وہ جب عملیات کے لئے اپنی نشست پر بیٹھتا تھا تو اپنے سامنے ایک صوفہ خالی رکھتا تھا کہ اس پر میرے موکلات بیٹھے ہیں۔

مریض سے بات چیت کر کے اس صوفے سے مخاطب ہوکر بات چیت کرتا تھا پھر ایسے ہاں ہاں، نہ نہ میں سر ہلاتا تھا جیسے صوفے پر کوئی شخص اس سے فی الواقع بات چیت کر رہا ہو۔ یہ منظر دیکھ کر عقیدت کے مارے مریدوں اور مجبوری کے مارے مریضوں پر کتنا اثر، کتنا رعب پڑتا ہے، اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔

لیکن اللہ کا کروڑ بار شکر کہ بعد میں اس نے (ایم بی بی ایس تو نہ کیا مگر) ہومیوپیتھک کا کورس کر لیا اور اپنے والد صاحب کے ساتھ شام کو کلینک میں دوائیں وغیرہ دینے کی ذمہ داری سنبھال لی اور نام نہاد روحانیت سے توبہ کر لی۔

سنگریزوں میں آگ:۔

ایک اور صاحب نے لاہور ہی میں ہمارے سامنے اپنے کمال کا مظاہرہ یوں کیا کہ ہنڈیا میں ہم مریض کو دم کر رہے تھے۔ انہوں نے جیب میں سے کچھ سنگریزے

نکالے اور ہنڈیا میں ڈال دیئے۔ایک دو منٹ میں ہنڈیا میں بھی اسی طرح کی خالص نیلی آگ کا شعلہ بھڑکا اور ایک آدھ منٹ ہی میں ختم ہوگیا۔کہنے لگے کہ اس مریض کا جادو جل گیا ہے۔مریض نے مجھے اور میں نے مریض کو دیکھا۔ہم دونوں کو صورتحال کی سمجھ تو آرہی تھی لیکن میزبانی میں خاموش رہنا مناسب سمجھا۔ان صاحب کو مریض کے کوئی عزیز لائے تھے اور وہ ان کے کمالات اور کرشمات کے بہت معترف تھے۔

ہم نے صرف اتنی گذارش کی کہ اگلی بار کنکریاں ہم لائیں گے اور آگ آپ لگائیں گے۔پھر اس کے بعد یہ صاحب دوبارہ سامنے نہیں آئے۔

یہ جادوگر نہیں، جعلساز ہیں:۔

امام رازی کے اصول پر ان کو اگر شرعی ساحر مان لیا جائے تو اتنی سی نوسر بازی پر ان بے چاروں کی تو گردن کٹ جائے گی۔حالانکہ یہاں تو ایک سے بڑھ کر ایک نوسر باز بیٹھا ہوا ہے۔

ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ہم جعلساز اور دھوکہ باز کہہ سکتے ہیں کہ کیمیکل کے ذریعے پانی یا پتھر کے سنگریزوں پر آگ لگا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم نے جنات کو آگ لگادی ہے یا جادو کو جلادیا ہے۔ہوسکتا ہے امام رازی انہیں صرف لغوی حد تک ساحر قرار دیتے ہوں کہ لغت کے مطابق ایسا شخص بھی ساحر ہی ہے کہ جو نتائج وہ برآمد کر رہا ہے، اس کے اسباب ان لوگوں سے خفیہ ہیں جن کے سامنے وہ اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

(۲) آخری قسم کے بارے میں امام رازی فرماتے ہیں:۔

"آٹھویں قسم چغلی جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر کرنا اور خفیہ چالوں سے اسے اپنا گرویدہ کر لینا ہے۔یہ چغل خوری اگر لوگوں کو بھڑکانے بدکانے اور ان کے درمیان عداوت ودشمنی ڈالنے کے لئے ہو تو شرعاً حرام ہے۔جب اصلاح کے طور پر آپس میں ایک دوسرے مسلمان کو ملانے کیلئے کوئی ایسی ظاہر بات کہہ دی جائے جس سے یہ اس سے اور وہ اس سے خوش ہوجائے یا کوئی آنے والی مصیبت مسلمانوں پر سے ٹل جائے یا کفار کی قوت زائل ہوجائے، ان میں بددلی پھیل

جائے اور مخالفت اور پھوٹ پڑ جائے تو یہ جائز ہے۔"

اس پورے بیان کو ایک دوبار پھر پڑھیں اور خود سوچیں کہ اس گفتگو کا شرعی اور اس اصطلاحی سحر اور جادو سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے جس کے بارے میں ہم گفتگو کر رہے ہیں اور جسے شریعتِ اسلامیہ نے حرام قرار دیا اور کبائر میں شمار کیا ہے اور جس کے مرتکب شخص کیلئے موت جیسی سخت ترین سزا تجویز کی ہے۔ چغلی یا جھوٹ کا سہارا لے کر تو ہر خاندان میں کم از کم نصف لوگ ایک دوسرے کا دل جیتنے میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ بیوی خاوند کو چغلیاں لگا رہی ہے اور جواب میں اس کی ساس بیٹے کو طرح طرح کے افسانے سنا رہی ہے۔ بہو اپنی طرف اس بے چارے کو کھینچ رہی ہے، ساس اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

ہر دفتر، ہر محکمے اور زندگی کے ہر شعبے میں یہی کھینچا تانی اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے سچ جھوٹ پر بلا امتیاز بھروسہ اور چغل خوری کا بے دریغ استعمال جلوہ گر نظر آتا ہے۔

شرعی اصطلاحات میں گڈمڈ:۔

شریعت نے ہر اچھے یا برے کام کو مستقل اور الگ نام دیا ہے۔ اچھائی تو نماز بھی ہے اور حج بھی! نیکی تو صدقہ خیرات بھی ہے اور روزہ بھی! مگر ہم نماز کو حج نہیں کہہ سکتے ،غریبوں کی امداد کو جہاد نہیں کہہ سکتے ،تبلیغی جماعت میں جانے کو ہجرت نہیں کہہ سکتے اور روزے کو صدقہ نہیں کہہ سکتے ، ہر عمل کو اس کا اپنا نام ہی دینا پڑے گا وگرنہ شرعی احکام ومسائل گڈمڈ ا جائیں گے۔

اسی طرح چوری بھی گناہ ہے اور زنا کاری بھی ،شراب نوشی بھی حرام ہے اور دھوکہ بھی ،سحر بھی کبیرہ گناہ ہے اور چغل خوری بھی ، جھوٹ بھی گناہ ہے اور یتیم کا مال کھانا بھی! مگر ایک جرم پر دوسرے جرم کا نام تھونپنا اور ایک گناہ پر دوسرا عنوان قائم کرنا شرعی اصول کے منافی ہے۔ ہم چوری کو زنا کاری نہیں کہہ سکتے ، جھوٹ کو رشوت خوری نہیں کہہ سکتے ،غیبت کو جادو نہیں کہہ سکتے اور چغل خوری کو شراب نوشی نہیں کہہ سکتے۔ شریعت ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ ہر جرم ، ہر گناہ کو اس کے اپنے دائرے اور فریم میں رکھ

کر اس کے بارے میں شریعت سے حکم حاصل کریں۔

ہم نے امام رازی کی بیان فرمودہ جادو کی آٹھ اقسام میں سے دو کا ذکر آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور ان پر تبصرہ بھی کر دیا ہے۔ ہوسکتا ہے امام موصوف یہاں صرف لغوی سحر کی اقسام بیان فرما رہے ہوں (جن میں خالص لغوی اور اصطلاحی دونوں اقسام آ جاتی ہیں) لیکن نقل کرنے والوں کو تو چاہئے کہ محض کتاب کا پیٹ بھرنے کے لئے عبارات نقل کرتے چلے جانے کی بجائے تھوڑا سا فکر و دانش سے بھی کام لے لیں کہ جو چیز ہم بتلا رہے ہیں، اس کا اس جادو سے تعلق ہے بھی، جس جادو کے احکام ہم بیان کرنے لگے ہیں؟ اور احکام کے بعد جادو کے توڑ میں جو اعمال آپ بتلا رہے ہیں ان میں سے کون سا عمل امام رازی کی بیان فرمودہ چھٹی اور آٹھویں قسم کا علاج قرار پائے گا؟

اس قسم کے جادو کا علاج کیا ہے؟

کیا دواؤں اور کیمیکلز کے ذریعے عارضی دھوکہ دینے والے کی جعلسازی کے توڑ کے لئے آپ آیاتِ سحر تجویز فرمائیں گے؟ ایسے شخص کے فراڈ سے بچنے کیلئے لوگوں پر منزل پڑھ کر دم کریں گے؟ ایسے نوسر بازوں کی جعلسازیوں سے بچنے کیلئے سری کا عمل کریں گے یا حفاظتی تعویذ دیں گے؟

اور کیا چغل خور کی چغل خوری سے بچنے کیلئے آپ لوگوں کے گھروں کا حصار کھینچیں گے؟ ایسا آدمی آئے تو کتاب گھما کر چیک کریں گے کہ آپ سے کسی نے چغل خوری کی ہے یا نہیں؟ اس کا ازالہ کرنے کیلئے آپ وہی عملیات کریں گے جو کتاب میں آپ نے درج فرمائے ہیں؟

ظاہر ہے کہ اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ جعلسازی اور چغل خوری ایسے عمل نہیں جس کا شکار ہونے والوں پر منزل وغیرہ پڑھنے، گھر کا حصار کرنے یا حفاظتی تعویذ دینے کی ضرورت ہو تو پھر ایسے کاموں کو اپنی کتاب میں جادو اور سحر کی ایک قسم کے طور پر متعارف کیوں کرا رہے ہیں جس کا توڑ ان اعمال سے نہیں کیا جاتا جن سے جادو کا توڑ کیا جاتا ہے؟۔



باب (۲۵)

سحری اعمال کی پہلی تقسیم اور علامات

جادو کو پہلے ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پھر ان دونوں قسموں کے اعتبار سے دوسری تقسیم پر گفتگو کریں گے۔

پہلی تقسیم:۔

جادو میں جادوگر کا یا جادو کروانے والے شخص کا ہدف یا تو مطلوبہ شخص کی جان ہوتی ہے یا مال۔ اس طرح جادو کی بنیادی دو ہی قسمیں بنتی ہیں۔ لیکن آگے ان دو اقسام کی شاخیں اتنی پھیل جاتی ہیں کہ ہمیں ان تمام شاخوں کو جادو کی الگ الگ قسم کے طور پر ذکر کرنا پڑتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ مسحور کی ذات اور جان سے تعلق رکھنے والی تمام اقسام کو ایک طبقے میں جبکہ مال سے تعلق رکھنے والی اقسام کو دوسرے طبقے میں رکھ کر ہر قسم کا الگ الگ طریقہ سے علاج کرے۔

مسحور کی ذات اور جان پر جادو

جس جادو میں مسحور شخص کی ذات کو ٹارگٹ کیا گیا ہو وہ ذیل کی چند اقسام میں سے ایک ہو سکتا ہے۔

(۱)**ہلاکت کا جادو:** اس میں مسحور شخص کی جان کو شدید خطرہ ہوتا ہے۔ اور

بروقت علاج نہ ہونے سے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

(۲) **بیماری کا عمومی جادو:** اس میں آدمی کو کبھی کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے، کبھی دوسری! ایک بیماری سے جان نہیں چھوٹتی کہ دوسری سر پہ سوار ہو جاتی ہے۔

(۳) **خصوصی بیماری کا جادو:** اس میں مسحور پر کوئی خاص بیماری مسلط کر دی جاتی ہے۔ اس کی بنیادی علامت یہ ہے کہ میڈیکل ٹیسٹ کلیئر آتے ہیں جبکہ مریض کو بیماری حقیقت میں لاحق ہوتی ہے۔ ایسے مریض کا اگر روحانی علاج نہ کرایا جائے اور جادو کا توڑ نہ کرایا جائے تو وہ بیماری کسی دوا سے ٹھیک نہیں ہوتی۔

(۴) **نزیف کا جادو:** خواتین پر بعض دفعہ ایسا جادو کیا جاتا ہے کہ ان کی ماہواری رکتی ہی نہیں۔ ہارمونز کی تمام دوائیں بے کار ہو جاتی ہیں اور کوئی علاج ان پر کارگر نہیں ہوتا۔

(۵) **ایام کی بندش کا جادو:** بعض خواتین کے ایام جادو کے ذریعے بند کر دیئے جاتے ہیں جس سے ان کے جسمانی نظام میں طرح طرح کی پیچیدگیاں اور تکلیفیں ابھر آتی ہیں۔ نلوں اور کمر میں درد رہنے لگتا ہے، جسم پھولنے اور پھیلنے لگ جاتا ہے اور مرض طول پکڑ جائے تو مردوں کی طرح جسم پر بال اگنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس صورت میں اولاد ہونا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۶) **شادی کی بندش کا جادو:** بعض لوگوں پر ایسا جادو کیا جاتا ہے کہ اول تو شادی اور رشتے کی طرف ان کا دھیان ہی نہیں جاتا اور لاپرواہی میں سالوں بیت جاتے ہیں۔ یا کوشش کے باوجود مناسب رشتہ نہیں آتا۔ یا رشتہ آ جائے تو کسی ایک طرف سے بلاوجہ انکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر کہیں بات پکی ہو جائے تو شادی تک نوبت پہنچنے سے پہلے ہی منگنی ٹوٹ جاتی ہے۔

(۷) **اولاد کی بندش کا جادو:** بعض لوگوں پر رقابت یا حسد کے مارے لوگوں

نے اولاد کی بندش کا جادو کروادیا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے یا تو سرے سے حمل ہی نہیں ٹھہرتا، یا حمل ٹھہر جائے تو کچھ عرصے میں ساقط ہو جاتا ہے یا ایسی ایمرجینسی صورت حال پیش آتی ہے کہ ڈاکٹرز فوری طور پر ڈی این سی (اسقاطِ حمل) کا مشورہ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

(۸) اولاد کی زندگی پر جادو: بعض لوگوں پر جادو اس قسم کا ہوتا ہے یا بعض جگہ اولاد کی بندش کا جادو اپنا اثر یوں دکھاتا ہے کہ اولاد زندہ پیدا ہو بھی جائے تو وہ زندہ رہتی نہیں۔

(۹) خوف اور اندیشے کا جادو: بعض لوگوں پر اس طرح کا جادو ہوتا ہے کہ ان پر ایک انجانا خوف ہروقت طاری رہتا ہے۔ وہ کسی ان دیکھی مصیبت کے اندیشے میں ہروقت مبتلا رہتے ہیں۔ دل بیٹھنا، دل اڑنا، رونے کو دل چاہنا وغیرہ اسی جادو کی علامات ہیں۔

(۱۰) حوادث ومصائب کا جادو: بعض دفعہ جادو کے ذریعے لوگوں پر طرح طرح کی مصیبتیں اور حوادث مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ روزانہ کوئی نئی مصیبت منہ پھاڑے سامنے آجاتی ہے، آئے دن آدمی کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے۔

(۱۱) میاں بیوی کی نفرت کا جادو: جادو کے ذریعے بیوی کے دل میں خاوند کی اور خاوند کے دل میں بیوی کی نفرت بھی ڈالی جاتی ہے جو بڑھتے بڑھتے طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ قرآنِ حکیم میں عہدِ سلیمانی میں جس جادو کے سیکھنے کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے صراحت فرمائی ہے کہ وہ لوگ ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی میں تفریق کرواسکیں۔

(۱۲) ازدواجی وظیفے کی بندش: بعض دفعہ جادو کے ذریعے زوجین میں سے کسی ایک پر وظیفۂ زوجیت کی بندش کر دی جاتی ہے۔ خاوند پر ہو تو نارمل صحت کے باوجود بیوی کے پاس جاتے ہی اس کی مردانہ صلاحیت جواب دے جاتی ہے۔ بیوی سے ہٹ جائے تو اسے اپنے اندر مردانہ صلاحیت پوری طرح سے موجود نظر آتی

ہے۔اور بیوی پر ہو تو اس کے دل میں وظیفۂ زوجیت کے حوالے سے نفرت اور ناپسندیدگی پیدا ہو جاتی ہے وہ خاوند کے پاس آنے کو پسند نہیں کرتی ۔وظیفہ زوجیت سے نفرت کرنے لگتی ہے۔اور اگر اپنے اوپر جبر کر کے خاوند کا یہ حق ادا کر ہی لے تو کمر میں تکلیف اور طبیعت کے بوجھل پن کا شکار رہتی ہے۔

(۱۳) بہن بھائیوں کی تفریق: بعض خاندانوں میں بہن بھائیوں کے درمیان جادو کے ذریعے نفرت اور تفریق پیدا کر دی جاتی ہے۔ یہ لوگ باہر دوسرے لوگوں سے نہایت اعلیٰ اخلاق اور خوش مزاجی سے ملتے جلتے ہیں مگر گھر آتے ہی ان کے مزاج میں تلخی آ جاتی ہے۔کسی بہن بھائی کی کوئی معمولی سی بلکہ اچھی بات بھی انہیں گوارا نہیں ہوتی ۔اس طرح خاندان آہستہ آہستہ بکھرنے لگتا ہے۔

(۱۴) جنون اور پاگل پن کا جادو: بعض لوگوں کے دماغ پر اس قسم کا جادو کیا جاتا ہے کہ مختلف قسم کی ابتدائی علامات کے بعد بالآخر ایسا شخص پاگل پن کا شکار ہو جاتا ہے ایسے جادو میں بعض دفعہ آغاز میں مریض کو غشی کے دورے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ ابتداء میں تھوڑی بہت بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔آہستہ آہستہ دماغ اس جادو سے مکمل طور پر متاثر ہو جاتا ہے اور آدمی پاگل خانے پہنچ جاتا ہے۔

(۱۵) بے سکونی اور بد خوابی کا جادو: ایسے جادو میں مسحور کی نیند اڑ جاتی ہے کئی کئی راتیں اسے نیند نہیں آتی ۔بعض لوگوں کو نیند آتی تو ہے مگر اس طرح کہ ان کا دماغ مسلسل جاگتا رہتا ہے اور صبح بیدار ہونے پر وہ ویسی ہی تھکن کا شکار ہوتے ہیں جیسے انہیں رات بھر نیند نہ آئی ہو۔

(۱۶) محبت کا جادو: جادو کی جن اقسام سے سب سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے ان میں سے ایک اہم ترین قسم یہ ہے۔لوگ کسی افسر کو، لڑکی کو، لڑکے کو، خاوند کو، بیوی کو، ساس کو، بہو کو، حتی کہ والدین اور اولاد کو اپنے بس میں کرنے کیلئے محبت کے جادو سے کام لیتے ہیں۔اکثر جادوگروں کے کاروبار کا نوے فیصد حصہ اسی شعبے سے چلتا ہے۔

(۱۷) نفرت کا جادو: یہ بیماری بھی سب سے زیادہ عام ہے۔لوگ بھائی بہنوں میں، میاں بیوی میں، کاروباری شرکاء میں اور دیگر ایسے لوگوں میں نفرت ڈالنے کیلئے جادو کا سہارا لیتے ہیں جو آپس میں شیر وشکر ہوتے ہیں۔

(۱۸) گھر سے نفرت اور بیزاری کا جادو: کسی آدمی کو گھر سے نکالنا ہو تو اسپر بعض لوگ ایسا جادو کروا دیتے ہیں کہ گھر میں آتے ہی اس کا دل گھبرانے لگتا ہے جبکہ گھر سے باہر وہ بالکل ٹھیک رہتا ہے۔

(۱۹) دباؤ اور کھچاؤ کا جادو: بعض دفعہ مسحور شخص کو جادو کی وجہ سے ہر وقت پٹھوں، گردن، سر اور کندھوں پر دباؤ یا کھچاؤ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

(۲۰) وسوسوں کا جادو: بعض لوگوں پر دماغی جادو اس انداز کا کیا جاتا ہے جس سے وہ طرح طرح کے وسوسوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ عام طور پر یہ سحر جنات کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایسے لوگ دن کا اکثر حصہ باتھ روم میں گذار دیتے ہیں۔ استنجاء کرنے مین پوری ٹینکی خالی کر دیتے ہیں اور پھر بھی یہ خدشہ ہوتا ہے کہ ابھی صحیح استنجاء نہیں ہوا۔ ہاتھ دھونے کھڑے ہو جائیں تو آدھ گھنٹہ ہاتھ ہی دھوتے رہیں گے۔

مسحور کے مال پر جادو

جادو کی دوسری قسم وہ ہے جس میں مسحور کے مال کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ اور اس جادو کے ذریعے کسی شخص کو مالی پریشانی اور تنگدستی کا شکار کیا جاتا ہے۔ مالیاتی جادو میں عام طور پر درج ذیل قسم کے سحری عملیات سامنے آتے ہیں:

(۲۱) گاھک کی بندش کا جادو: اس قسم کا جادو دکان، فیکٹری، شوروم وغیرہ پر کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں یا تو اس دکان وغیرہ پر گاہک آتا ہی نہیں۔ اگر غلطی سے کوئی گاہک آ نکلے تو دکان، شوروم میں اسے ایسی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے یا اگر ایسا نہ بھی ہو تو وہ اس دکان یا شوروم سے کوئی چیز خرید نہیں سکتا۔

ایسے جادو میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ گاہک کو بازار سے اچھی کوالٹی اور سستے داموں مال بھی دینا چاہیں تو بھی گاہک نہیں لیتا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نہیں لے سکتا۔

(۲۲) کاروبار کی بندش : کاروباری بندش کا دوسرا حملہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ آدمی کا اپنی دکان ، فیکٹری ،شوروم ورکشاپ وغیرہ میں جانے کو دل ہی نہیں کرتا ۔ اور اگر چلا جائے تو وہاں جا کر اسے یا غنودگی اور نیند طاری ہونا شروع ہو جاتی ہے ، یا طبیعت پر بوجھل پن طاری ہو جاتا ہے یا ایسی گھبراہٹ طاری ہوتی ہے کہ وہ دکان سے یا دفتر سے باہر نکل جانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور باہر نکل کر اسے راحت وسکون کا احساس بھی ہوتا ہے۔

(۲۳) بلاوجہ کاروباری نقصان کا جادو: یہ پہلے دونوں قسم کے سحری حربوں سے زیادہ نقصان وہ قسم ہے ۔صرف گاہک کی آمدورفت میں رکاوٹ یا کاروبار میں دل نہ لگنے سے صرف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ آپ کی بکری اور فروخت کم ہوئی ہے۔لیکن اس قسم کے جادو میں یہ ہوتا ہے کہ آپ کو مال میں گھاٹا اور خسارہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

پہلی دو قسموں میں صرف اتنا نقصان تھا کہ روپیہ آنا بند ہوتا ہے مگر ان میں روپیہ ہاتھ سے نہیں جاتا ۔ لیکن اس قسم کے جادو میں روپیہ ہاتھ سے جانا شروع ہو جاتا ہے ۔کبھی چلتے چلتے مشین بلاوجہ خراب ہو جائے گی ۔ کبھی مشین خراب نہیں ہوگی تو اس میں تیار ہونے والا مال خراب ہو جائے گا۔کبھی دکان پر پڑا ہوا مال خراب ہو جائے گا۔کبھی یہ ہوگا کہ کاروبار سے آمدن کم اوراسپر اخراجات بڑھنا شروع ہو جائیں گے اور یہ اخراجات سراسر غیر ضروری ہوں گے ۔

باب (۲۶)

جادو کی علامات

مذکورہ بالا جادو کی اقسام اپنی جگہ جادو کی علامات بھی ہیں۔ان میں سے کوئی بھی علامت نظر آئے تو ایسے شخص کا علاج اللہ کا نام لے کر شروع کریں۔اگر بتلائے ہوئے طریقے پر خلوص سے محنت کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی آپ کے قدم نہ چومے۔ ان مذکورہ علامات کے علاوہ کچھ اور بھی علامات ہیں جن میں سے کچھ آسیب کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔عامل کا کام یہ ہے کہ وہ مریض کو چیک بھی کرے اور مریض سے مختلف علامات کے حوالے سے سوال وجواب بھی کرے اور پھر ان دونوں چیزوں کی روشنی میں فیصلہ کرے کہ مریض پر جادو ہے یا جنات کا حملہ ہے؟ یہی عامل کی بصیرت اور مہارت کا امتحان ہے۔یہاں ہم ان گذشتہ اقسام وعلامات سحر پر کچھ مزید علامات کا اضافہ کرتے ہیں جو جادو کی الگ اقسام نہیں بلکہ صرف علامات ہیں:

(۲۳)**خون کے چھینٹے پڑنا:** بعض دفعہ جادو کا حملہ ہو تو مریض کے بدن، کپڑوں، گھر کی دیواروں، پردوں یا فرش پر تازہ خون کے چھینٹے ایسی جگہ سے پڑتے ہیں جہاں یہ گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ کسی بلی نے خون آلود گوشت کا ٹکڑا پھینکا ہو یا آسمان میں اڑتے چیل کووں میں سے کسی کے منہ سے گوشت یا خون کا لوتھڑا آگرا ہو۔

(۲۴)**پانی کے چھینٹے پڑنا:** بعض مریضوں کے بدن یا کپڑوں یا کسی اور

چیز پر پانی کے چھینٹے پڑتے ہیں ۔ وہ بھی ایسی جگہ سے جہاں کسی بھی طرف سے پانی آنے کا امکان نہیں ہوتا۔

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بعض دفعہ پانی کے چھینٹے خون کے چھینٹوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں ۔ایسی واضح علامات سامنے آنے کے بعد علاج میں دیر کبھی نہیں کرنی چاہئے۔

(۲۵) **جسم پر نیل کے نشان :** بعض دفعہ مسحور (اور آسیب زدہ کے بھی) کے جسم پر نیل کے بڑے بڑے داغ پڑ جاتے ہیں جو کسی چوٹ وغیرہ کا شاخسانہ بھی نہیں ہوتے ۔

(۲۶) **خاوند یابیوی کودیکھ کر سخت غصہ آنا :** میاں بیوی میں تفریق اور جدائی کا جادو کیا گیا ہو تو جس پر جادو کیا گیا ہے اسے دوسرے فریق کو دیکھ کر یکلخت ، بلاوجہ، شدید غصہ آ جاتا ہے ۔میاں پر جادو ہو تو بیوی کو دیکھتے ہی اور بیوی پر جادو ہو تو میاں کو دیکھتے ہی اس پر غصہ طاری ہو جائے ۔

(۲۷) **نیند میں بے کلی:** جس مریض کی نیند یا دماغ پر جادو کیا گیا ہو، اسے اگر نیند آ بھی جائے تو بھی وہ رات بھر بے کل اور بے چین رہتا ہے ۔ کروٹیں بدلتا رہتا ہے ۔مختلف قسم کی آوازیں نکالتا ہے جس سے اس کا کرب اور بے چینی ظاہر ہوتی ہے ۔

(۲۸) **خواب میں سانپ نظر آنا:** سحر کے مریض کو اکثر خواب میں سانپ نظر آتے ہیں ۔کبھی کالے ،کبھی کسی اور رنگ کے ۔کبھی ویسے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں اور کبھی مریض پر حملہ آور ہوتے اور اسے ڈستے ہوئے نظر آتے ہیں ۔

(۲۹) **خواب میں بھینسیں دیکھنا:** جادو کے مریض کو خواب میں اکثر کالی بھینسیں نظر آتی ہیں ۔کبھی ویسے نظر آتی ہیں کبھی اس پر حملہ آور ہوتے نظر آتی ہیں۔

(۳۰) **بھول بھلیاں :** بندش کا کسی قسم کا بھی جادو ہو تو اس جادو کے مریض کو بسا

اوقات خواب میں بھول بھلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ وہ رات بھر کبھی ایک گلی سے نکلنا اور منزل پر پہنچنا چاہتا ہے کبھی دوسری گلی سے۔ لیکن ہر گلی آخر میں جا کر بند ملتی ہے اور اسے پھر سے اپنی جدوجہد کا نئے سرے سے آغاز کرنا پڑھتا ہے۔

نوٹ: خوابوں کو دوسری علامات کے ساتھ ملا کر انہیں جادو کی علامت قرار دیا جائے گا نارمل آدمی اگر یہ خواب دیکھے تو اس کی تعبیر نکالی جائے گی۔ مسحور اگر دیکھے گا تو تعبیر نکالنے کی بجائے اسے جادو کی علامت کے طور پر دیکھا جائے گا۔

فیض عام اور صدقۂ جاریہ

تالیف علامہ ارشد حسن ثاقب

☆ اس کتاب کو ضرورت مند لوگوں تک پہنچا کر ان کو مشکلات کے گرداب سے نکالنے میں مدد دینا بہت بڑا کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ ہے۔

☆ ہوسکتا ہے کوئی ضرورت مند ان میں سے کوئی دعا پڑھ کر کسی مشکل یا مصیبت سے باہر نکل آئے اور آپ کو اسے اس مشکل سے نکالنے میں معاونت کرنے کا ثواب گھر بیٹھے ملتا رہے۔

☆ آپ کی ہدیہ کردہ کتاب سے اگر کسی کی مصیبت دور کرنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کے صدقے میں آپ پر آنے والی کوئی مصیبت دور ہو جاتا ہے۔

☆ آپ دوسروں کو مصائب و آلام سے نکالنے اور مختلف ضرورتوں میں ان کے کام آن کی نیت سے والدین یا دیگر فوت شدہ عزیزوں رشتہ داروں کے ایصال ثواب کی نیت سے بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ محض صدقہ نہیں بلکہ صدقۂ جاریہ ہے اور محض صدقۂ جاریہ نہیں بلکہ دوسروں کی مشکلات میں ان کے کام آنے اور ان کی مدد کرنے کے برابر ہے۔

☆ اگر اس کتاب میں سے کوئی عمل آپ کرنا چاہتے ہیں تو عمل سے پہلے اس کتاب کے دو تین نسخے ضرورت مندوں میں تقسیم کریں۔ انشاء اللہ اس صدقہ جاریہ کی برکت سے آپ کا عمل بہت جلد اور یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

☆ لمبی اور پیچیدہ بیماریوں سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کتاب کا ہسپتالوں میں تقسیم کرنا بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

ناشر ادارۃ القریش

باب (۲۷)

جادو کی دوسری تقسیم

دوسری تقسیم کے اعتبار سے ہم جادو کے ان چند مشہور اور کثیر الاستعمال طریقوں سے عاملین کو روشناس کرائیں گے جنہیں بروئے کار لا کر کوئی ساحر کسی پر جادو کرتا ہے۔

اس تقسیم کا تعلق جادوگر کے عملیات اور جادو کے طریقوں سے ہے جبکہ پہلی تقسیم کا تعلق جادو کے اثرات سے تھا۔ اس تقسیم میں ہم صرف اپنی معلومات کی حد تک چند اقسام کا ذکر کریں گے۔ وگرنہ جادو کی اصل اقسام تو کم از کم اتنی ہیں جتنے دنیا میں جادوگر پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہمارے علم یا تجربہ میں آنے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے:۔

(۱) کلام کا جادو (منتر): اس قسم کے جادو میں ساحر کسی بھی قسم کی پڑھائی کے ذریعے کسی شخص پر سحر کرتا ہے۔

(۲) تعویذ جلانا: بعض دفعہ خاص قسم کا تعویذ لکھ کر اسے جلانے سے مطلوبہ شخص پر جادو مسلط کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ محبت اور ہلاکت کے لئے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) تعویذ دفنانا: بعض خاص قسم کے مقاصد کے لئے جادوگر تعویذ لکھ کر اسے زمین میں، قبر میں، مطلوبہ شخص کے گھر میں یا اس کے راستے میں دفنا دیتا ہے۔ ایسے تعویذ ہلاکت، جدائی اور محبت کیلئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

(۴)تعویذ بہانا: بعض دفعہ عامل تعویذ کو پانی میں بہا کر مختلف قسم کے مقاصد حاصل کرتا ہے۔

(۵)تعویذ پلانا: بعض مقاصد (محبت، ہلاکت، بیماری وغیرہ) کے لئے مطلوبہ فرد کو تعویذ پانی میں گھول کر پلایا جاتا ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج زیادہ جلدی اور زیادہ پختہ نکلتے ہیں۔

(۶)سحری اشیاء کھلانا: بعض دفعہ ساحر کسی چیز پر پڑھائی کرکے دیتا ہے کہ مطلوبہ شخص کو یہ کھلا دیا جائے۔ محبت، بیماری، ہلاکت اور نفرت کے لئے ایسے عملیات بہت عام ہیں۔

(۷)مسان کی راکھ کھلانا: بعض عملیات میں جادوگر کسی کھانے پینے کی چیز میں ہندوؤں کی مڑھی سے مردوں کو جلائے جانے والی راکھ ملا کر مطلوبہ شخص کو کھلاتا ہے۔ ایسا عمل ہلاکت اور بیماری کے لئے کیا جاتا ہے اور نہایت خطرناک بھی ہوتا ہے اور اس کا علاج بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔

(۸)تعویذ ہوامیں لٹکانا: بعض مقاصد کے لئے ساحر کوئی تعویذ لکھ کر سائل کو دیتا ہے کہ اسے اپنے گھر میں، ویرانے میں، قبرستان میں یا مطلوبہ شخص کے گھر کے پاس لٹکا دو۔ ایسے تعویذ محبت کیلئے بھی کارآمد ہوتے ہیں اور جدائی کے بعض اعمال میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

(۹)پتلے میں سوئیاں چبھونا: بعض دفعہ ساحر مطلوبہ شخص کے نام پر کپڑے کا ایک پتلا بناتا ہے اور اس کو جن اعضاء کی بیماریوں میں مبتلا کرنا ہو ان اعضاء میں سوئیاں چبھو کر وہ پتلا کسی قبر وغیرہ میں دفن کر دیتا ہے۔ کچھ عرصے کے اندر اندر مسحور شخص کو ان اعضاء میں طرح طرح کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہے جن اعضاء (پیٹ، دل، دماغ، گردے) میں ساحر نے سوئیاں چبھوئی ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ زیادہ مدت گذر جانے اور سوئیوں کو زنگ لگ جانے کے بعد ایسے مسحور

کا علاج دشوار اور بعض دفعہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

(۱۰) موم کی گڑیا پر عمل : بعض دفعہ جادوگر موم کے پتلے پر عمل کر کے اسے ہلکی آنچ پر رکھنے کو کہتا ہے۔ جوں جوں اسے تپش پہنچتی ہے توں توں اس کا مسحور پر اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر محبت کے لئے ایسا عمل کیا گیا ہو تو اس کے دل میں طالب کے لئے محبت، کشش، تپش اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور اگر ہلاکت یا بیماری کے لئے کیا گیا ہو تو اسے طرح طرح کی جسمانی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور وہ بستر سے لگ جاتا ہے۔

(۱۱) ہنڈیا چلانا ، مٹھ چلانا: یہ ایک نہایت خطرناک اور مہلک عمل ہے اس عمل سے مطلوبہ شخص منٹوں میں ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسے ہانڈی چلانا بھی کہا جاتا ہے اور مٹھ چلانا بھی!

جادوگر ایک پتلے پر عمل کر کے اسے ایک ہنڈیا میں ڈال کر ایسی جگہ آ کر اس پر پڑھائی کرتا ہے جہاں سے اس ہنڈیا اور مطلوبہ شخص کے گھر کے درمیان کوئی آبی گذرگاہ (دریا ،نہر، پانی کا نالہ) حائل نہ ہو۔ اس عمل سے وہ ہنڈیا ہوا میں اڑتی مطلوبہ شخص کے گھر تک پہنچتی ہے اور اس کی چھت کے قریب پہنچ کر باقاعدہ اردو یا مقامی زبان میں ہدف کو چیلنج کرتی ہے کہ میں آ گئی ہوں۔ تو اگر اپنا بچاؤ کر سکتا ہے تو کر لے۔

اس آواز کے ساتھ دھڑام سے وہ ہنڈیا مکان کی چھت پر یا اس گھر کا صحن ہو تو صحن میں گر کر پھٹ جاتی ہے۔ اور اس کے پھٹتے ہی مطلوبہ شخص کا دل یا جسم کا کوئی اور عضو رئیسی پھٹ جاتا ہے اور ہسپتال پہنچنے سے پہلے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ہنڈیا کا عمل پلٹنا:۔

منزل اور آیت الکرسی کا چلہ مکمل کرتے کے بعد اگر خدانخواستہ کسی عامل کو ایسی ہنڈیا کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ خواہ وہ اس پر حملہ آور ہو یا کسی اور پر حملہ آور ہو۔ تو وہ عامل شہادت کی انگلی سے اس ہنڈیا کو کچھ پڑھے بغیر صرف اشارہ کر کے یہ کہے کہ جس طرف

سے آئی ہو، اسی طرف واپس پلٹ جاؤ تو وہ ہنڈیا اس جادوگر پر پلٹ جاتی ہے اور اسے بچنے کا موقعہ بھی نہیں دیتی۔

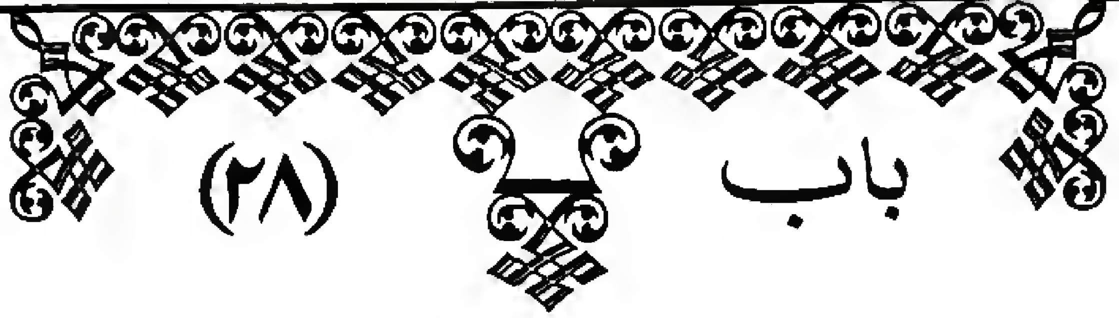
(۱۲)بکری کی سری سے جادو: بعض عملیات ایسے ہیں جو جادوگر بکرے کی سری پر کرتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر بیماری اور ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ یہ سری قبر میں دفنائی بھی جاتی ہے اور ویرانے یا مطلوب کے راستے میں میں پھینکی بھی جاتی ہے۔

(۱۳) گدھے کے چمڑے پر عمل : ہلاکت اور بیماری کے بعض عملیات گدھے کے چمڑے پر کئے جاتے ہیں۔ گدھے کے چمڑے پر دماغ کو متاثر، ماؤف یا خراب کرنے والے اور کسی کی محبت میں دیوانہ بنانے والے عملیات زیادہ کئے جاتے ہیں۔

(۱۴) الو کے خون سے : بیماری اور ہلاکت کے بدترین سحری عملیات میں سے ایک یہ ہے کہ جادوگر الو کے خون سے کاغذ پر تعویذ لکھ کر استعمال میں لاتا ہے۔ الو کے خون سے محبت اور تسخیرِ خصوصی کے عملیات بھی کئے جاتے ہیں۔

(۱۵)الو کی کھال سے: الو کے خون کی طرح اس کی چمڑی پر بھی تعویذ لکھا جاتا ہے اور اسے بھی متعدد مقاصد میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱۶)ماھواری کاخون : تسخیر ومحبت کے عملیات میں جادوگر، عورتوں سے ان کی ماہواری کا خون منگوا کر اس پر عمل کرتے اور اسے جلا کر اس کی راکھ شربت میں ملا کر خاوند (یا مطلوبہ شخص) کو پلانے کیلئے کہتے ہیں۔



باب (۲۸)

جادو کا توڑ صرف شریعت کے دائرے میں

یاد رکھیں کہ جادو کفر ہے خواہ بری نیت سے کیا جائے یا اچھی نیت سے! اور ہم جب محض جادو کو کفر کہتے ہیں تو اس سے مراد وہ شرکیہ، کفریہ اور شرع اسلامی کے منافی اعمال ہیں جن سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی آدمی یہ سمجھے کہ میں لوگوں کو فائدہ دینے کیلئے جادو سیکھنا چاہتا ہوں تو اس کی سوچ ایسی ہی ہے جیسے کوئی یہ سوچے کہ میں چار پانچ ڈاکے ڈال کر اور چند امراء کو اغواء کر کے ان سے بھاری تاوان وصول کر کے ایک خوبصورت اور عالی شان مسجد تعمیر کروں گا۔

عاملین صرف اور صرف قرآن وسنت کے دائرے میں رہ کر لوگوں کا علاج کریں اور انہیں بھی سمجھائیں کہ جس طرح جادو کا سیکھنا اور کرنا کفر ہے اسی طرح جادوگر سے جادو کے ذریعے مدد مانگنا اور اپنی کسی بھی ضرورت میں اس سے جادو کا عمل کروانا بھی اتنا ہی کفر ہے۔ دونوں کے شرعی حکم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جادو کے توڑ کے لئے جادو کا سہارا:۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لوھے کو لوہا کاٹتا ہے۔ اور جادو کا توڑ جادو ہی سے ہوتا ہے۔ یہ بات مشہور کرنے میں شاید جادوگروں کا اپنا ہی ہاتھ ہو۔ تا کہ جادو کرنے کیلئے

بھی ہماری خدمات حاصل کی جائیں اور اسے ختم کرنے کیلئے بھی ہماری ہی خدمات حاصل کی جائیں۔ایک فریق جادو کروانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کرے تو دوسرا فریق اس کا توڑ کرانے بھی ہمارے ہی در پر ماتھا ٹیکے۔

مگر یاد رکھیں کہ جس طرح جادوگر اپنے خلافِ شریعت کفریہ عمل کی وجہ سے مرتد ہو جاتا ہے، علمائے اسلام نے اس سے جادو کرانے والے کا بھی یہی حکم بیان فرمایا ہے کہ جو اسے جائز سمجھ کر عمل کروائے گا اس کا حکم بھی ساحر والا ہے۔اور اس میں یہ تخصیص نہیں کہ عمل کسی کو نقصان پہنچانے ،بس میں کرنے یا ہلاک کرنے کیلئے کروایا جارہا ہے یا جادو کا توڑ کرانے کے لئے؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

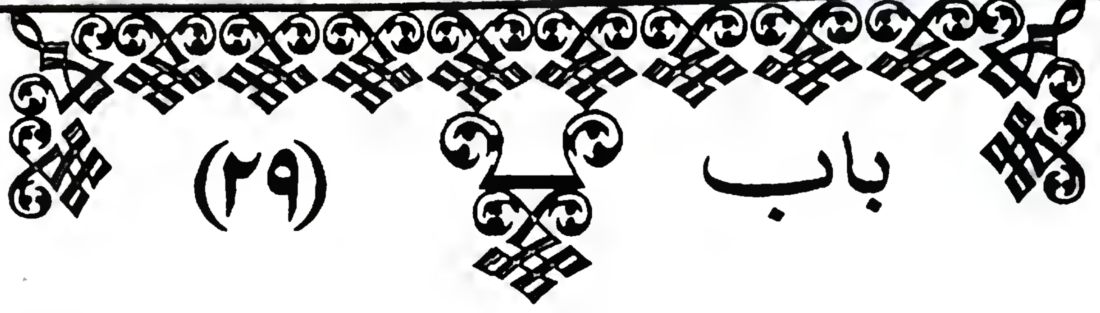
اَلنَّشْرَةُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

جادو کا توڑ جادو سے کرنا شیطان کا عمل ہے (سنن ابی داود ، مسند احمد)

یہ بات تو طے ہے کہ جادو کا جتنا مضبوط ، مستقل اور دائمی خاتمہ اور توڑ کلام اللہ سے ہوسکتا ہے اتنا جادو سے ہو ہی نہیں سکتا۔اللہ کے کلام کے سامنے باطل کلام یا عمل کبھی نہیں ٹھہر سکتا نہ ہی باطل کے خاتمے کے لئے کلامِ الٰہی سے زیادہ مضبوط کوئی اور ہتھیار ہوسکتا ہے۔

اگر ایک فریق نے جادوگر کے پاس جا کر گناہ کا عمل کیا تو دوسرا فریق بھی اگر وہی گناہ کرتا ہے تو پہلا اور دوسرا ایک ہی صف میں آ کر مجرم قرار پاتے ہیں۔اور شریعت دونوں کو ایک نظر سے دیکھتی اور مجرم گردانتی ہے۔اس طرح شرعی اعتبار سے جادو کے توڑ کے لئے جادوگر کا سہارا لینا شرعی جرم اور گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

اور دوسری طرف یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے کہ باطل کا مقابلہ کرنے کیلئے باطل کا سہارا لیا جائے۔گھٹیا چیز سے نمٹنے کے لئے دوسری گھٹیا چیز سے مدد لی جائے۔حق کے ہوتے ہوئے باطل سے اور بڑھیا کے ہوتے ہوئے گھٹیا چیز سے مدد مانگی جائے۔



باب (۲۹)

جادو کے علاج کی شرائط

جادو کے علاج کیلیئے عامل اور مریض دونوں کے لئے شرائط تقریباً وہی ہیں جو آسیب کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ اکادکا اضافی شرائط کا تذکرہ انشاء اللہ اپنی جگہ آجائے گا۔

جادو کے علاج کا طریقِ کار

جادو کا علاج کرنے کیلیئے منزل ، آیتِ قطب ، آیاتِ سحر ، معوذتین ، سورۃ الانشرح، سورۃ المزمل ، چھل کاف اور بعض دیگر ادعیہ وآیات کی برکات حاصل کی جاتی ہیں جن کا تذکرہ آگے الگ آئیگا۔ یہاں علاج کے طریق کار پر چند معروضات اور گذارشات عاملینِ کرام کی خدمت میں عرض کرنا ضروری ہے۔

(۱) مریض سے ہر تعویذ اتروادیں:۔

اگر مریض نے پہلے سے جادو کے توڑ کے لئے کوئی تعویذ پہن رکھا ہے تو وہ اس لئے اتروادیں کہ اگر فائدہ مند ہے تو آپ کے علاج میں رکاوٹ بنے گا اور فائدہ مند نہیں تو اس کا باندھنا بے سود ہے۔ علاج مکمل کرنے کے بعد مناسب یا ضروری سمجھیں تو آپ خود اسے حفاظتی تعویذ پہنا دیں۔

(۲) مریض اور عامل پختہ یقین سے بیٹھیں:۔

کیونکہ ان میں سے ایک کا یقین بھی کمزور ہوگا تو اس سے علاج کی تاثیر میں کمی واقع ہو جائے گی۔

(۳) عامل باوضوء عمل کرے:۔

کسی کو دم کرتے وقت عامل کا باوضوء ہونا عملیاتی نقطۂ نظر سے بہت ضروری ہے۔ اگرچہ شرعی طور پر زبانی تلاوت کیلئے وضوء شرط نہیں۔ لیکن وضوء چونکہ بجائے خود شیطان کے مقابلے میں ایک ڈھال ہے تو علمائے عملیات نے حفاظتی تدابیر کے ساتھ اس حفاظتی تدبیر (وضوء) کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

(۴) مریض پر بھرپور توجہ:۔

عامل ایک بار مریض کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لے اور مریض کا چہرہ (یا عورت ہو تو اس کا سراپا) نگاہوں میں بٹھا کر اس کو ہر طرح کے جادو سے پاک کرنے کے پختہ عزم وتصور سے تلاوت شروع کرے۔ دورانِ تلاوت ہمہ وقتی تصور یہی رہے کہ ان آیاتِ مبارکہ کا ایک ایک لفظ جادو کے خاتمہ، سحری شیاطین کے استیصال اور مسحور کو جادو سے پاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ مریض کا جتنا تصور پختہ ہوگا اتنا تلاوت اور دم کا اثر مضبوط ہوگا۔

(۵) اللہ سے مدد مانگے:۔

عمل سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعاء مانگے کہ یا اللہ اس مریض کو جادو کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمادے۔ اور ان آیات وادعیہ کی تلاوت اور دم کرتے وقت بھی یہی نیت کرے کہ ان آیات کی تلاوت کر کے میں اللہ پاک کی مدد مانگ رہا ہوں۔ شفاء اور نجات کے مالک تو صرف وہی ہیں۔ میرا کام تو صرف ان سے شفاء کی بھیک مانگنا ہے

۔اور تلاوت کا مقصد صرف ان کے درِ اقدس پر جھولی پھیلانا ہے۔

(۶) عملیات پر غرور نہ کریں:۔

عامل کبھی اپنے عملیات اور ان کی افادیت وتاثیر پر غرور نہ کرے۔اور یوں کبھی نہ کہے کہ ''میرے دم کرنے سے فلاں بندہ ٹھیک ہوگیا۔ میرے تعویذ سے فلاں کا کام ہوگیا۔'' بلکہ ہر فائدے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کو فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فلاں شفایاب ہوگیا وغیرہ۔

(۷) جلد بازی سے بچیں:۔

عامل اور مریض دونوں کو چاہئے کہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ابھی اوپر ہم نے عرض کیا کے دم جھاڑے اور تلاوت کی حیثیت محض دعاء کی ہے۔اور دعاء کی قبولیت کی اکلوتی شرط ہی یہ ہے کہ دعاء کرنے والا جلد بازی نہ کرے۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

> ''اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعاء کو قبول فرماتے ہیں جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ یوں کہنے لگے کہ مجھے دعاء مانگتے اتنا عرصہ بیت گیا ہے مگر میری تو اب تک سنی ہی نہیں گئی!''

اس لئے نہ عامل کبھی یہ سوچے کہ مجھے علاج اور دم کرتے اتنا عرصہ گذر گیا ہے، مریض کو آرام ہی نہیں آرہا اور نہ ہی مریض یہ سوچے کہ اتنا عرصہ دم کراتے ہوگیا ہے، فائدہ تو ہوا نہیں، پھر مزید دم کرانے کی کیا ضرورت ہے؟ آخر جسمانی امراض میں بھی تو بعض دفعہ ایسی پیچیدگیاں آجاتی ہیں کہ مہینوں بلکہ سالوں لگ جاتے ہیں مگر مریض شفایاب نہیں ہوتا۔ آیا کبھی کسی مریض نے اس سے تنگ آکر دوا دارو چھوڑی ہے؟ دوائیں تبدیل ہوسکتی ہیں، معالج بدلا جاسکتا ہے، کسی نئے ہسپتال کا رخ کیا جاسکتا ہے، لیکن علاج

سے منہ موڑنے یا مایوس ہونے کا زندگی کی آخری سانس تک سوچا بھی نہیں جاسکتا۔

روحانی علاج میں بھی بعض کیس ایسے پیچیدہ آجاتے ہیں جن کا علاج عاملین کو واقعی تھکا دیتا بلکہ چکرا دیتا ہے۔ایسے میں عامل کا کام ہے کہ ورائٹی بدل بدل کر روزانہ نت نئے ہتھیاروں سے لیس ہوکر میدان میں اترے۔ایک کامیاب ڈاکٹر کی طرح کبھی ٹیبلٹ، کبھی کیپسول، کبھی سیرپ، کبھی انجکشن دے۔پھر کبھی ٹیبلٹ بدلے، کبھی انجکشن تبدیل کرے۔اور جب ضرورت پڑے تو سرجری بھی کرے۔

آپ کو جادو کے توڑ کے لئے جو مختلف طریقے، مختلف عمل دیئے جارہے ہیں، بنیادی طور پر ان کا فائدہ آپ کو ایسے ہی مواقع پر پہنچے گا۔

(۸) ورائٹی بدلتے رہیں:۔

یہاں ہم عاملین کو ایک نہایت خاص نصیحت کر رہے ہیں۔یہ بات کتابوں میں نہیں ملتی۔ٹھوکریں کھانے، بار بار تجربہ کرنے اور کئی مریضوں کے حالات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لینے سے اور بعض دفعہ جنات کی زبانی چند حقائق سامنے آنے سے معلوم ہوتی ہے۔

عامل جب ریاضت اور چلہ کشی شروع کرتا ہے تو جنات کے بڑے بڑے عاملین اس کا نام اپنی لسٹ میں لکھ لیتے ہیں۔پھر جب وہ لوگوں کو دم جھاڑا شروع کرتا ہے تو اس کے عملیات کو باطل کرنے کیلئے ایک ٹیم میدان میں اتر آتی ہے۔وہ جب دیکھتے ہیں کہ فلاں آدمی منزل کے ذریعے یہ کام کرتا ہے تو اس شخص کے منزل کے عمل کو کمزور کرنے کیلئے وہ طرح طرح کے عملیات کرتے ہیں۔حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہی عمل جس سے مشکل سے مشکل کیس حل ہوجاتا تھا، اب عامل دیکھتا ہے کہ نہایت آسان مسئلہ سلجھانے میں بھی مفید ثابت نہیں ہورہا۔اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ چند افراد اس کا توڑ کرنے کیلئے اس سے کہیں زیادہ محنت کرنے بیٹھے ہوئے ہیں اور اسے رفتہ رفتہ عملیات کی روحانیت سے خالی کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں۔

(۹) دشمن کو تھکا کر ماریں:۔

اس کے جواب کی تکنیک یہ ہے کہ دشمن کو تھکا کر ماریں۔اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین چار ماہ تک ایک وارئٹی استعمال کر کے اس کا معمول تو جاری رکھیں مگر مریضوں پر اس کا استعمال کم یا ختم کر دیں اور مریضوں کو دوسری چیز دم کرنا شروع کر دیں۔مثلاً تین چار ماہ سے آپ منزل پڑھتے آ رہے ہیں تو اب دو تین ماہ کے لئے معوذتین ، آیۃ الکرسی وغیرہ میں سے کوئی چیز شروع کر دیں۔اس طرح دم کرنے کا عمل بدلتے رہیں اور اپنا روزمرہ کا حصار ان تمام چیزوں سے کریں۔جنات اس کا توڑ کبھی نہیں کر سکیں گے ۔کیونکہ جتنی مدت میں انہیں پتہ چلے گا کہ آپ فلاں چیز سے دم کرتے ہیں اور پھر وہ اس کا توڑ کر کے آئیں گے تو جس عمل کا توڑ تیار کر کے وہ لائے ہیں، آپ اس کی بجائے کسی اور عمل کو اپنا چکے ہوں گے۔

نہایت گُر کی بات ہم اس کتاب کے ذریعے عاملین تک پہنچا رہے ہیں اور اس کے بارے میں جنات سے معلومات حاصل ہونے پر یہ طریقہ ہم نے خود بھی اختیار کیا اور شاگردوں کو بھی بتلایا۔

(۱۰) اپنا اور مریض کا حجاب کر لیں:۔

حجاب کی ہدایت تو ہم نے جنات کے باب میں بھی دی تھی ۔ یہاں بعض دفعہ زیادہ ضروری ہوتا ہے۔کیونکہ بسا اوقات جادوگر کی نظریں کھلی ہوتی ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے موکلات جب جلتے ہیں تو اسے نظر آتے لگ جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں مسحور کا علاج کر کے میرے موکلات کو جلا رہا ہے۔

جبکہ بعض دفعہ اس کی نظریں تو نہیں کھلتیں مگر موکلات کے جلنے سے دوسرے موکلات کی طرف سے جادوگر کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے کہ تمہاری وجہ سے ہمارے لوگوں پر ہلاکت اور موت کے تیر برسائے جا رہے ہیں۔تو وہ ساحر اپنے موکلات کی جان بچانے کیلئے جوابی حملہ کرنے بیٹھ جاتا ہے۔

اگر آپ نے:

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ⑨

کا حجاب اپنے اوپر اور مریض کے اوپر کر رکھا ہوگا تو ساحر جتنا چاہے زور لگا لے، نہ آپ کو دیکھ پائے گا نہ ہی آپ کے مریض کو۔

(۱۱) مسان اور آسیب کا فرق پہچانیں:۔

عامل کو چاہیئے کہ مسان اور آسیب کا فرق اسے معلوم ہو۔ اور ان دونوں کے خاتمے کا الگ الگ طریقہ بھی معلوم ہو۔ جنات اور مسان کی عام طور پر حرکات ایک جیسی ہوتی ہیں۔ گھر میں دائیں بائیں گھومنا، جسم پر بوجھ ڈالنا، کپڑے کترنا، جسم پر بلیڈ سے زخم کرنا وغیرہ ایسی علامات ہیں جو جنات اور مسان میں مشترک ہیں۔ عام عامل کو تو مسان کا علم ہی نہیں اور جنہیں سنی سنائی حد تک علم ہے بھی، وہ ان کے فرق سے نا آشنا ہیں۔

جنات ایک مستقل مخلوق ہیں جبکہ مسان کو آپ کسی مردے کا شیطانی ہمزاد کہہ سکتے ہیں۔ عام طور پر ہندوؤں کے جلے ہوئے مردے کی راکھ سے جو جادو کیا جاتا ہے اس سے یہ مسان مسلط ہوتا ہے۔ اور دورانِ علاج اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں کہ جسم میں مسان موجود نہ ہو تو دم شروع کرتے ہی جسم میں آ جاتا ہے اور مریض کا بدن وزنی ہو جاتا ہے جبکہ آسیب موجود بھی ہو تو بھاگ جاتا ہے اور جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم بھاگنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ جس مریض کے جسم میں مسان ہوگا، دم کے دوران اس کا جسم ہلنے یا ڈولنے لگ جائے گا۔

(۱۲) مسان اور عام جادو کا فرق پہچانیں:۔

جادو کے ذریعے عام طور پر دنیا بھر میں شیاطین مسلط کیئے جاتے ہیں۔ ہندی سحر بلکہ

ہندو سحر میں مسان ایک الگ حقیقت کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ہندو مذہب میں چونکہ مردے کو جلاتے ہیں اور اس کے جسم کی راکھ مڑھی سے آسانی سے مل جاتی ہے اس لئے ہندو جادوگروں یا اس مڑھی سے راکھ اٹھانے اور استعمال میں لانے والے دیگر جادوگروں کے لئے جادو میں مسان کا استعمال بہت آسان ہوگیا کہ راکھ کا تعلق چونکہ براہِ راست مردے سے ہے اس لئے اس کا مسان براہ راست جادو سے کسی پر مسلط کیا جاسکتا ہے۔

عام جادو اور اس کے موکلات (شیاطین) کا خاتمہ مسان کی نسبت آسان ہوتا ہے اور مسان کا خاتمہ ان کی بہ نسبت مشکل ہوتا ہے۔

(۱۳) مسان کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے:۔

جن مریضوں کی دم کے دوران ہم نظریں کھولنے میں کامیاب ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ہماری اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ جنات وشیاطین لکڑی اور کاغذ وغیرہ کی طرح جلتے ہیں۔یعنی ان کے جلنے سے شعلہ اٹھتا ہے۔اور مسان موم کی طرح جلتے یا برف اور نمک کی طرح پگھلتے اور کھرتے ہیں۔

مسان کے جلنے یا زائل ہونے کی کیفیت یوں سمجھ لیں جیسے گرم توے پر آپ موم بتی رکھ دیں تو وہ نیچے سے دھیرے دھیرے پگھلتی پگھلتی ایک وقت آتا ہے کہ اپنا وجود کھو بیٹھتی ہے۔(مسان کے خاتمے کے عملیات آگے آرہے ہیں)۔

(۱۴) جلنے کے بعد مسان کی دوبارہ آمد:۔

مسان کے کیس میں سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ بعض دفعہ ایک مسان مریض کی آنکھوں کے سامنے گھل گھل کر ختم ہوا۔اور جونہی وہ ختم ہوا، ویسا ہی ایک اور مسان اس کے سامنے پھر آ کھڑا ہوا۔اس کو ختم کیا تو تیسرا آ کھڑا ہوا۔

یہ سلسلہ بعض دفعہ اتنا پریشان کن بن جاتا ہے کہ مریض کو الگ پریشانی ہونے لگتی ہے اور عامل کو الگ! مریض سوچتا ہے کہ واقعی مسان نام کی کوئی چیز ہوتی بھی ہے یا یہ

محض میرا ایک وہم اور تخیل ہے جو بار بار سامنے آتا ہے، جلتا ہے، ختم ہوتا ہے اور پھر سے آ جاتا ہے!؟! ادھر عامل سوچتا ہے کہ واقعی اسے جو نظر آ رہا ہے وہ درست بھی ہے یا محض توہمات یا شیاطین کے دھوکہ میں مبتلا ہے۔

عاملین سے ہماری گذارش ہے کہ چونکہ آپ کو ہم پیشگی بتلا رہے ہیں اس لئے ایسی صورت حال کے لئے ذہنی طور پر نہ صرف آپ خود تیار رہیں بلکہ مریض کو بھی تیار رکھیں۔ اس طرح آپ دونوں پریشانی سے بچ جائیں گے۔ اور جب ایسی صورتحال پیش آئے تو لگا تار ازالۂ مسان والے مختلف عملیات کے وار مارتے جائیں، انشاء اللہ ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔

(۱۵) بندش کا عمل ملٹی پل ہوتا ہے:۔

عاملین کو معلوم ہونا چاہئے کہ جادو میں سے بندش کا عمل اکثر تہہ در تہہ اور ملٹی پل (MULTIPLE) ہوتا ہے۔ آپ اسے ایک بار ختم کر کے فارغ ہوں گے تو دوبارہ سامنے آ جائے گی۔ خواہ یہ بندش مالی اور کاروباری ہو، خواہ رشتے اور شادی کی ہو۔

اسلئے خود بھی ذہنی طور پر تیار رہیں کہ اس میں کئی بار نئے سرے سے محنت کرنی پڑ سکتی ہے اور مریض کو بھی پیشگی بتلا دیں تا کہ وہ کسی مایوسی اور پریشانی کا شکار نہ ہو۔

یہ بات ہم نے نہ کہیں کتابوں میں پڑھی نہ اساتذہ سے معلوم ہوئی۔ البتہ زندگی کے سینکڑوں تجربات میں چند حقائق ایسے مشترکہ انداز میں سامنے آئے جن سے معلوم ہوا کہ بندش کا علاج ایک مرحلے میں عام طور پر مکمل نہیں ہوتا۔ اس کے بعد سے ہم اسے پہلے ہی تین چار مرحلوں پر تقسیم کر دیتے ہیں اور اندازے سے مریض کو بتلا دیتے ہیں کہ تین چار بار دم کر کے آپ کو ہم فارغ کر دیں گے۔ پھر ایک ماہ (یا کم و بیش عرصے) بعد آپ دوبارہ اتنا ہی دم کرانے آئیں گے۔ یا رشتے کی بندش ہو تو کہتے ہیں کہ پہلے مرحلے میں رشتہ آنے کی بندش توڑیں گے۔ جب رشتہ ہو جائے تو آپ دوبارہ آئیں گے۔

پھر شادی سے ایک دو ماہ بعد دوبارہ آئیں گے۔ پھر حمل کے بعد دو ماہ کے اندر اندر ایک بار آئیں گے۔ ان میں سے ایک مرحلے میں بھی غفلت کر لیں تو نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے۔

(۱۶) آسیب اور جادو کا دم کا طریقہ یکساں ہے:۔

دم کرنے، جھاڑا کرنے، وار مارنے، سحری شیاطین کو آگ میں جلا کر ختم کرنے، ہنڈیا میں گرفتار کر کے دریا برد کرنے، مسان کو زائل کرنے، مریض کے جسم کو ہر طرح کی سحری تکالیف سے پاک کرنے اور آئندہ سحری آزار و تکلیف سے اس کا تحفظ اور دفاع کرنے کا طریقِ کار جادو کے علاج میں بھی وہی ہے جو جنات کے علاج میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اکثر عملیات بھی مشترک ہیں جو جنات اور جادو سے نجات کے لئے یکساں فائدہ دیتے ہیں۔

(۱۷) جادو کے علاج میں پانچ امور کی نیت:۔

جادو اور جنات کے دم کرنے کے طریق کار میں ایک فرق یہ ہے کہ جادو کے مریض پر جب آپ دم کریں تو درجِ ذیل پانچ امور کو ملحوظِ خاطر رکھ کر ان کی نیت سے دم کریں۔ انشاء اللہ فائدہ دوچند اور اس کی تأثیر تیز ہو جائے گی۔

(أ) جادو کا جو عمل جادوگر نے کیا ہے (پڑھائی کی ہے، تعویذ یا کسی اور چیز پر کچھ لکھ کر جادو کیا ہے) اس **سحری عمل** کو باطل اور غیر موثر (DEFUSE) کریں۔ اس کو جلانے کی نیت سے وار ماریں۔

(ب) **سحری عمل** کا اور اس کے ذریعے مسحور پر مسلط ہونے والے **شیاطین وجنات** اور **مسانوں** کا مریض سے تعلق اور رابطہ منقطع کریں۔ تاکہ اگر کوئی زندہ بچ بھی جائے تو مریض کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

(ج) جادو کی وجہ سے مریض پر **جو شیاطین** مسلط ہوئے ہیں (جنہیں عام طور پر سحری موکلات کہا جاتا ہے) ان سب کو جلانے کیلئے وار ماریں۔

(د) اس جادو کی وجہ سے مریض کے جسم یا کاروبار پر جو اثر پڑا ہے۔ اس **اثر** کو ختم کرنے کی نیت سے دم کریں یا وار ماریں۔

(۶) اور ان تمام اعمال کے بعد آئندہ کے لئے مریض کے **حصار اور دفاع** کے لئے دم کریں کہ آج کے بعد مریض پر کوئی جادو، کوئی شیطان حملہ آور نہ ہو سکے۔

(۱۸) ہر مقصد کے لئے الگ دم کریں:۔

جب مریض پر دم کرنے کیلئے پڑھائی کر چکیں تو ان پانچوں مقاصد کیلئے الگ الگ نیت کر کے ہر بار الگ مقصد ترتیب وار بول کر یا دل میں نیت کر کے دم کریں۔ مثلاً پہلی بار سحری عمل کی نیت سے پھونک ماریں کہ اللہ کے حکم سے وہ جل کر ختم ہو جائے اور اس عمل سے آئندہ کوئی نقصان مریض کو نہ پہنچ سکے۔ پھر رابطہ ختم کرنے کیلئے اور باقی پانچ چیزوں کے لئے الگ الگ نیت کر کے دم کریں۔

(۱۹) مسان کی الگ سے نیت کریں:۔

جادو کے علاج میں بہتر ہے کہ مسان کے ازالے کے لئے الگ نیت سے الگ دم کریں۔ بعض دفعہ دوسرے سحری شیاطین کے ساتھ اس کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ اس کی نیت یوں کریں کہ اللہ کے حکم سے مسان سر سے پاؤں تک مکمل زائل اور ختم ہو جائے۔

(۲۰) مسان کے لئے الگ تلاوت:۔

ضرورت پڑے تو مسان کیلئے الگ سے ان آیات اور دعاؤں کے ذریعے دم کریں جو مسان کے ازالہ کے لئے آگے آ رہی ہیں۔

باب (۳۰)

جادو کا علاج

منزل سے سحر کا علاج:۔

جس طرح جنات کو بھگانے اور ان سے مریض کی جان چھڑانے کیلئے سب سے بہترین عمل منزل کا ہے۔اسی طرح جادو سے نجات کا بھی سب سے اعلیٰ عمل منزل ہی کا ہے۔

(۱) یا تو مریض کو بٹھا کر پہلے تین بار منزل پڑھ کر مذکورہ بالا طریقے پر جادو کو باطل کرنے ،مسان کو زائل کرنے ،سحری شیاطین کو جلانے ، جادو یا سحری موکلات (شیاطین و مسان) کا رابطہ و تعلق مسحور سے منقطع کرنے ،مریض کے جسم کو ہر طرح کے سحری و آسیبی اثرات سے پاک کرنے اور آئندہ کے لئے اسے ان آیات کے حصار میں لینے کی نیت سے دم کریں یا وار ماریں۔

پھر دوسری اور تیسری بار دو دو مرتبہ پوری منزل پڑھ کر اسی طریقے سے دم کریں۔ اس طرح مریض پر سات بار منزل کی تلاوت اور دم مکمل ہو جائیگا۔

(۲) یا منزل کا ہر ہر جزو سات سات بار پڑھ کر مریض پر دم کرتے جائیں ۔ مثلاً (۱) پہلے سورۃ الفاتحہ سات بار پڑھ کر دم کریں (۲) پھر سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات سات بار پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح قرآنِ حکیم کے جس جس مقام سے جس سورۃ کی جتنی آیات آرہی ہیں ان کو ایک دفعہ میں دم کریں۔

تین دن تک متواتر دم کر کے تیل اور پانی استعمال کے لئے دیدیں۔ ایک ہفتہ مالش اور غسل کروائیں پھر ایک ہفتہ ناغہ کروائیں پھر ایک ہفتہ دوبارہ مالش اور غسل کروائیں۔ اور ہفتے ہفتے بعد ایک دن دم بھی کریں۔

آیات سحر و معوذتین:۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مریضِ سحر پر سورۃ البقرۃ کی آیت (نمبر ۱۰۲۔۱۰۳):

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ړ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

آیاتِ سحر

(۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (۲) فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۳) وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝

اور معوذتین : الگ الگ حسب ضرورت (۴۱، ۴۱ ـ (۲۱، ۲۱) بار پڑھ کر دم

کریں۔ تین دن تک دم کر کے تیل پانی والا عمل دیدیں۔

آیتِ قطب:۔

آیتِ قطب پہلے اکیس بار پڑھ کر، پھر گیارہ گیارہ بار چار دفعہ دم کریں اور تین دن کے بعد تیل پانی کا استعمال تین ہفتے کے لئے بتلادیں۔

چہل کاف:۔

چہل کاف اکتالیس بار پڑھ کر پہلی بار دم کریں پھر اکیس اکیس بار پڑھ کر تین دفعہ مزید دم کریں۔

شدید سحر کے لئے:۔

اگر سحر کے مریض پر حد سے زیادہ شدید اثر ہو اور آپ محسوس کریں کے روٹین کے دم سے اس کے سحر کا خاتمہ ممکن نہیں ہو سکے گا تو:۔

(۱) روزانہ دم کرتے وقت واتبعوا والا فتیلہ (جو جنات کے باب میں گذر چکا ہے) روشن کر کے مریض کو اس کے سامنے بٹھادیں کہ وہ ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھتا رہے۔ اور خود مریض کے پیچھے بیٹھ کر مذکورہ بالا تین اعمال میں سے کسی ایک عمل کے ذریعے اتار اشروع کریں۔ اور ہر پڑھائی مکمل ہونے پر مریض پر اس طرح سے وار ماریں کہ ہر قسم کے سحری موکلات وشیاطین اور جادو کے جسمانی اثرات اس کے وجود سے نکل بھی جائیں اور چراغ میں جا کر جل بھی جائیں۔

اس طریقۂ علاج میں آپ مریض پر صرف وار ماریں گے، دم نہیں کریں گے۔

(۲) جنات کے باب میں پانچ فتیلوں پر مشتمل چراغ کی جس بتی کا ذکر کیا گیا ہے ان تین دنوں میں وہ بھی تیار کر لیں (ان تعویذات پر وہ تلاوت مکمل کر لیں جو وہاں لکھی گئی ہے) اور مریض کو دیدیں کہ سات دن تک رات کو ڈیڑھ گھنٹہ اور صبح ایک گھنٹہ جلا کر اسے

ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ (آداب اور شرائط وہی ہیں جو جنات کے باب میں ذکر کئے جاچکے ہیں)۔

(۳) ساتھ ہی تیل پانی کا استعمال بھی بتلا دیں۔ اور دوبارہ سات دن کے بعد بلاکر حسبِ ضرورت تین یا دودن دم کریں۔ اور مزید دو ہفتے بلاکر ایک دن سے تین تک حسبِ ضرورت دم کریں۔ انشاء اللہ افاقہ ہو جائے گا۔

(۴) اگر ضرورت محسوس ہو تو پانچ فتیلوں والا چراغ ایک سے زائد بار بھی جلایا جاسکتا ہے۔

اگر جادو سے کسی کو گونگا کر دیا گیا ہو:۔

گونگا کر دیا گیا ہو یا کسی اور شدید بیماری اور معذوری سے دوچار کر کے چارپائی پہ ڈال دیا گیا ہو تو تین دن تک حسبِ ذیل عمل کریں۔ پھر ہفتے ہفتے بعد یہی آیات (۴۱، ۴۱) بار پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ چار پانچ بار میں انشاء اللہ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔ عمل یہ ہے:

(۱) ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ (۲) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

(۳) سورۃ المزمل شریف (۴) سورۃ الفلق (۵) سورۃ الناس بہتر بہتر

(۷۲،۷۲) بار پڑھ کر مریض پر وار ماریں۔

لوازم: اس عمل کے لئے روزانہ عامل اور مریض نئے کپڑے پہن کر بیٹھیں ۔ دونوں خوشبو لگا کر بیٹھیں ۔اور دونوں کے لئے روزانہ الگ نیا مصلی بچھایا جائے۔

ضروریات: (۱) نمک لاہوری (۲) کالی مرچ (۳) تیل (۴) پانی بھی سامنے رکھے جائیں اور ان پر دم کر کے مریض کو استعمال کرائی جائیں ۔سب سے آخر میں ایک سو تیرہ (۱۱۳) بار سورۃ الاخلاص پڑھ کر گونگے سحر زدہ کا منہ کھلوا کر اس کے منہ میں تھتکار دیں۔

شدید ترین جادو، مسان اور جنات کا خاتمہ:۔

مذکورہ بالا تینوں مقاصد کے لئے یہ عمل ہمارے نہایت کامیاب مجربات میں سے ہے۔(۱) پیلو کے درخت کی تقریباً دو بالشت لمبی تین جڑیں لے لیں (۲) سات میٹر سفید لٹھا اعلیٰ قسم کا لے لیں (۳) مریض کو چت لٹا کر اس پر وہ کپڑا ڈال دیں۔ (۴) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر پیلو کی ایک جڑ اس کے ماتھے پر رکھ دیں (۵) ایک سو تین (۱۰۳) بار دوبارہ سورۃ الفلق پڑھ کر دوسری جڑ اس کے سینے پر رکھ دیں (۶) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الفلق پڑھ کر تیسری جڑ مریض کی ناف سے ذرا نیچے رکھ دیں۔

یہاں پہنچ کر آپ کے دم کا ایک راؤنڈ مکمل ہوگیا ۔ (۷) ایک سو تین (۱۰۳) بار سورۃ الناس پڑھ کر ماتھے والی جڑ پر پھونک مار کر اسے سر سے لے کر سینے تک جھاڑیں ۔ (۸) ایک سو تین بار دوبارہ سورۃ الناس پڑھ کر سینے والی جڑ سے سینے سے ناف تک جھاڑیں (۹) ایک سو تین بار سورۃ الناس پڑھ کر ناف سے پیروں تک جھاڑیں ۔ (۱۰) پھر یہ تینوں جڑیں مریض کو دیدیں کہ وہ روزانہ ایک جڑ سے دن میں تین بار سر سے پاؤں تک جھاڑے ۔تین دن کے بعد وہ جڑیں بہتے پاک پانی میں بہادے ۔اول تو ایک ہی بار کے دم سے مریض مکمل صحت یاب ہوجائے گا۔ وگرنہ ہفتہ ہفتہ کے وقفے سے تین بار یہ عمل دھرالیں انشاءاللہ مکمل صحیح ہوجائے گا۔

ف :(۱)سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد ہر دفعہ جڑ پر دم کر کے ماتھے وغیرہ پر رکھنا

یا جھاڑنا ہے۔(۲) جھاڑتے وقت مسان کے ازالے، جنات وغیرہ کے جلانے کی نیت کریں۔

ف : جنات کی اقسام کے ذیل میں ہم نے ایک نسل کا ذکر کیا ہے جنہیں گندیلے کہا جاتا ہے۔ یہ نسل برصغیر کے تین ممالک ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ننانوے فیصد آبادی ہندو اور باقی بدھ مت مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس نسل کے نوے (۹۰) فیصد مرد عورتیں بہت ماہر جادوگر اور انتہائی کرخت مزاج، ڈھیٹ، اڑیل قسم کے ہوتے ہیں۔

یہ عمل گندیلوں کو جلانے کا نہایت مؤثر ہتھیار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس کے سامنے گندیلے نہیں ٹھہر سکتے تو دیگر نسلوں کے جنات کو اس سے ختم کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جادو کا دائمی اور حتمی خاتمہ:۔

درج ذیل تعویز لکھ کر مسحور کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کا جادو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَقَضْتُ وَاَبْطَلْتُ عَنْ كَذَابْنِ كَذَاعَنْ عَيْنَيْهِ نَاظِرَتَيْهِ وَعَنْ اُذُنَيْهِ سَامِعَتَيْهِ وَعَنْ لِسَانِهٖ بَيْنَ فَكَّيْهِ وَعَنْ يَّدَيْهِ بَاطِشَتَيْهِ وَعَنْ رِّجْلَيْهِ مَاشِيَتَيْهِ وَعَنْ قَلْبِهٖ بَيْنَ جَنْبَيْهِ مِنْ سِحْرِالْاَحْرَاشِ وَمِنْ سِحْرِ مَاجَاءَ بِهِ الْيَوْمَ وَمِنْ سِحْرِمَاجَاءَ بِهٖ اَمْسِ وَمِنْ سِحْرِالْعَلَامَاتِ بِالْاِنْسِ وَاَنْقُضُ وَاَحُلُّ وَاَنْقُضُ سِحْرَالنِّسَاءِ الْمُشَمِّرَاتِ الْاَذْيَالَ وَفَاعِلَاتِ الْاٰثَارَ وَقَاتِلَاتِ الْاَفْرَاخَ وَسِحْرَقِيْلَ وَاَقُوْلُ وَسِحْرِمَايُعْمَلُ بِهٖ فِى الْاَوْتَارِ وَالْاَبْرَامِ وَمَايُعْمَلُ فِى الْمُثُلِ وَيُصَوَّرُ فِى الطِّيْنِ وَالْعَجِيْنِ وَالشَّمْعِ يَطِيْرُمَعَ مَنْ فِى الْاَوْدِيَةِ وَمَعَ رُؤُسِ الْجِبَالِ وَمَا يُقْطَعُ مَعَ كَسْرِ الْاِبَرِ وَقَطْعِ الْمَسَامِيْرِ وَسِحَالِ الْحَدِيْدِ عَتِيْقَهٗ وَجَدِيْدَهٗ وَمِنْ سِحْرِمَايُعْمَلُ فِىْ رِيْشِ

الْهُدْهُدِ وَالْعَصَافِيْرِ وَاَدْمِغَةِ الْفِيَالِ وَالْحَمِيْرِ وَدُوْنَ الْحَمِيْرِ وَبَطَلَتْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَنْ كَذَابْنِ كَذَا بِعَزِيْمَةِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُاِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَايُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ وَقَدِمْنَا اِلٰى مَاعَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْخَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَاهِيَ تَلْقَفُ مَايَأْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ مِنْ شَرِّ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَّسَاحِرَةٍ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

ہر قسم کے سحر اور بندش کا جامع توڑ:۔

سحر کسی بھی قسم کا ہو یا سخت سے سخت بندش ہو۔ یہ تعویذ لکھ کر مسحور یا معقود کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ اس کا سحر ختم ہو جائے گا۔

وَقَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُاِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَايُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ اُبْطِلْ سِحْرَكَ كُلَّهٗ وَيُبْطِلُهُ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اَبْطِلِ السِّحْرَ الَّذِيْ بَيْنَ الزَّرْعِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْمُخْتَفِيَاتِ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَارَبِّ حِرْزًا وَّحِجَابًا عَلَى الرِّزْقِ وَالزَّرْعِ وَقَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُاِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَايُصْلِحُ عَمَلَ

الْمُفْسِدِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَاءِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَّلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ تَقَبَّلْ مِنَّا يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

جادو اور بندش نام کو باقی نہ رہے:۔

مریض پر (۱) سورۃ الفاتحۃ (۲) سورۃ الاخلاص (۳) سورۃ الفلق (۴) سورۃ الناس اور (۵) لوانزلنا سے آخر سورۃ الحشر تک پڑھ کر یہ دعاء ایک بار پڑھ کر دم کریں اور یہی تمام چیزیں لکھ کر اس کا تعویذ گلے میں ڈالدیں۔ انشاء اللہ دوبارہ دم کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور ہر طرح کا سحر جادو مکمل طور پر ختم ہو جائے گا اور گر بندش کا جادو ہو تو بندش ٹوٹ جائے گی۔ نہایت اعلیٰ عمل ہے اس کی قدر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًااَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ وَمِنْ شَرِّغَاسِقٍ اِذَاوَقَبَ وَمِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِوَمِنْ شَرِّحَاسِدٍ اِذَاحَسَدَ قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ لَوْاَنْزَلْنَاهٰذَاالْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًامُّتَصَدِّعًامِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَالِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَعٰلِمُ الْغَيْبِ وَلشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَاللّٰهُ لَّذِيْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَاَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُالْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّايُشْرِكُوْنَ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ۔

لَقَطْتُّ سِحْرَكُلِّ سَاحِرٍوَّعَقْدَ كُلِّ عَاقِدٍ وَّكَيْدَ كُلِّ كَائِدٍ عَنْ فُلَان ابْنِ فُلَانَةٍ اَوْفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةٍ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بِاَسْمَائِهٖ اَهْيًاشَرَاهِيًااَدُوْنَایَ اَصْبَاؤُتُ آلُ شُدَ ایَ ۔اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ قَالُوْا آمَنَّابِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ نَقَضْتُكَ اَيُّهَا السِّحْرُوَالْعَقْدُ وَالْكَيْدُ عَنْ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَآيَاتِ اللّٰهِ الْعَامَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْ لَّاتَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ يَامَعْشَرَالْجِنِّ

وَالْاِنْسِ وَالسَّحَرَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ اَبْطَلْتُ سِحْرَكُمْ وَنَقَضْتُ كَيْدَكُمْ بِيٰسِيْنْ وَالطَّوَاسِيْنْ وَالٓمٓ وَحٰمٓ وَنَقَضْتُكَ اَيُّهَاالسِّحْرُوَالْعُقَدُوَالْكَيْدُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ سَوَاءٌ كَانَ مِنْ شَجَرٍاَوْمَدَرٍاَوْحَجْرٍاَوْمِنْ ظُفُرٍاَوْحَدِيْدٍاَوْمِنْ عَظْمٍ اَوْسِنٍّ اَوْفِیْ خَيْطٍ اَوْمِنْ رَجُلٍ اَوِامْرَاَةٍ مُّسْلِمٍ اَوْمُسْلِمَةٍ اَوْيَهُوْدِيٍّ اَوْيَهُوْدِيَّةٍ اَوْنَصْرَانِيٍّ اَوْنَصْرَانِيَّةٍ اَوْمَجُوْسِيٍّ اَوْمَجُوْسِيَّةٍ عُمِلَتْ فِیْ بَرٍّاَوْبَحْرٍاَوْطُعِمَتْ لِطَيْرٍاَوْقُبِرَتْ فِیْ قَبْرٍ اَوْبُنِيَتْ فِیْ بِنَاءٍ نَقَضْتُكَ بِتَوْرَاةِ مُوْسٰی وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰی وَزَبُوْرِ دٰوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ...... اِنَّافَتَحْنَالَكَ فَتْحًامُّبِيْنًالِّيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَ خَّرَوَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًامُّسْتَقِيْمًا اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْ خُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ لَئِنْ اَنْجَانَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَاهُوَزَاهِقٌ فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَاهِیَ تَلْقَفُ مَايَاْفِكُوْنَ اَفَغَيْرَدِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًاوَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًافَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَالَهٗ نُوْرًا يَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَشِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۔

آسیب، جادو اور دشمن کیلئے لاجواب عمل

اگر نہایت سرکش آسیب ستاتا ہو اور کسی قسم کے علاج سے جان نہ چھوڑتا ہو یا آئے روز جادو کے حملے ہوتے ہوں اور توڑ کرانے کے باوجود جادو کروانے والے باز نہ آتے ہوں یا کسی دشمن نے ناک میں دم کرر کھا ہو اور کسی صورت مصالحت یا شرافت کی راہ پر آنے کیلئے تیار نہ ہو تو یہ ایک ہی عمل ان تینوں قسم کی مصیبتوں کیلئے لاجواب اور حتمی عمل ہے۔

(۱) ۴۱ دن تک اسے رات کو ۴۱ بار اور صبح ۲۱ بار پڑھیں۔

(۲) پھر ۴۱ دن تک رات کو ۲۱ بار اور صبح ۱۱ بار پڑھیں

(۳) پھر صبح وشام سات یا تین بار کا مستقل معمول بنالیں۔ انشاء اللہ پہلے چلہ کے دوران ہی نجات مل جائے گی۔

☆ اگر جادو گر یا جادو کروانے والا اپنے عمل سے باز نہیں آئے گا تو اس عمل کی برکت سے اس کا جادو اس پر واپس پلٹ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَافَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ مِّنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَايَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا يَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَايَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ الْاَرْوَاحِ الْخَبِيْثَةِ وَالْجِنِّ وَالْاَبَالِسَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالْاَعْدَاءِ الْمَاكِرِيْنَ۔

اَحْرَقْتُ الشَّيَاطِيْنَ الْمُعْتَدِيْنَ وَاَهْلَكْتُ الْاَعْدَاءَ الظَّالِمِيْنَ

وَدَمَّرْتُ دِيَارَ الطَّاغِيْنَ الْبَاغِيْنَ وَاَبْطَلْتُ سِحْرَ السَّاحِرِيْنَ وَسَلَبْتُ مِنْهُمْ سِحْرَهُمْ وَفَرَّغْتُ السَّحَرَةَ مِنْ جَمِيْعِ اَعْمَالِ السِّحْرِ وَالْاَرْوَاحِ وَالْاَبَالِسَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ۔ وَسَدَدْتُ اَفْوَاهَهُمْ وَاَفْوَاهَ الْاَعْدَاءِ وَالْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ بِخَاتَمِ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ۔ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

وَرَدَدْتُّ السِّحْرَ اِلَى السَّاحِرِ وَاِلٰى مَنْ اَرْسَلَهٗ فَاَهْلَكْتُهٗ بِسِحْرِهِ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ۔ كُلَّمَا اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ سِحْرٍ حَاقَ بِهٖ سِحْرُهٗ وَاَهْلَكَهٗ وَبَدَّدَهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ وَمَزَّقَهٗ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّسُلِّطَ عَلَيْهِ الرَّدٰى وَالْهَوَانُ۔ بِحَقِّ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ۔ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوُوْنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ۔ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُمْ بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

يَارَبِّ يَارَبِّ وَاغَوْثَاهُ وَاغَوْثَاهُ وَاغَوْثَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ اَعْدَائِنَا مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالسَّاحِرِيْنَ۔ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ

وَقَصِّرْ اَعْمَارَهُمْ وَعَجِّلْ آجَالَهُمْ وَدَمِّرْ دِيَارَهُمْ وَاَبْطِلْ اَعْمَالَهُمْ وَفَرِّقْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ۔ وَاَهْلِكْ مَنْ اَرْسَلَ اِلَيْنَا السِّحْرَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ حٰمٓ لَايُنْصَرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَائُنَا وَهَلَكُوْا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَبِحَقِّ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّاخَسَارًا۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا۔

شدید ترین سحر و آسیب کا خاتمہ بذریعہ پاسِ انفاس:۔

جادو اگر بہت سخت ہو یا جنات بہت مضبوط ہوں تو مریض کو ان سے بچانے کیلئے ایک موثر ترین علاج یہ بھی ہے کہ پاسِ انفاس کے ذریعے مریض کے جسم سے شیاطین کو کھینچ کر ہنڈیا میں ڈالیں ۔ یہ عمل درحقیقت سلبِ مرض کا ہے اور جو عامل اس پر صحیح دسترس حاصل کرلے وہ اسے شفائے امراض اور دردوں کو کھینچنے کے لئے بھی استعمال کرسکتا ہے۔ پختہ یقین وعزم کے ساتھ بار بار عمل کرنے سے اس میں مہارت پختہ ہوتی جائے گی ۔لیکن اس سے پہلے اپنا مضبوط حصار کرنا اور اس کے بعد دم شدہ پانی سے عامل کا غسل کرنا نہایت ضروری ہے۔عمل یوں ہے:

(۱) ایک کوری ہنڈیا (۲) کورا ڈھکن (دونوں کورے ہوں، روغنی نہ ہوں) (۳) اوران دونوں کو ڈھانپنے اور باندھنے کیلئے پاؤ گز کا ایک کپڑا (بھلے وہ گھر کا استعمال شدہ کپڑا ہو) لے کر مریض کو سامنے بٹھالیں اور ہنڈیا اپنے اور مریض کے درمیان رکھ لیں۔

(۴) اس کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود ابراہیمی پڑھتے ہوئے درمیان میں ان پانچ نورانی کلمات کے ذریعے مریض کا سحر کھینچیں۔ (۱) آیت الکرسی (۲) آیت قطب (۳) سورۃ التوبۃ کی آخری دو آیات (لقدجاء کم رسول الخ) (۴) سورۃ الفلق (۵) سورۃ الناس (ہر ایک کی سو بار تلاوت کرنی ہے)۔

ف: پاسِ انفاس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سو بار آیۃ الکرسی پڑھ کر مریض کا پختہ تصور کر کے اس کے نزدیک اپنی ناک لے جا کر ایک لمبی سانس کھینچیں اور تصور یہ کریں کہ اس سانس کے ذریعے میں اس مریض سے ہر طرح کا سحر اور آسیب وغیرہ کھینچ رہا ہوں۔ پھر وہ سانس اس ہنڈیا میں منتقل کرتے ہوئے خارج کریں اس نیت سے کہ میں نے مریض میں پائے جانے والے تمام سحری و آسیبی اثرات اس کے وجود سے کھینچ کر اس ہنڈیا میں منتقل کر دیئے ہیں۔ تین دفعہ پورے اطمینان سے لمبی لمبی سانس کھینچ کر ہنڈیا میں منتقل کریں پھر آیت قطب شروع کر دیں۔ اس طرح پانچوں آیات اور سورتوں کے آخر میں تین تین دفعہ لمبی لمبی سانسیں کھینچ کر مریض کے جسم سے تمام سحری اثرات کو کشید کر لیں اور ہنڈیا میں ڈال کر قید کر دیں۔ ہر دفعہ آخر میں پانی اور تیل پر دم بھی کر کے مریض کو دیں۔

ف: عمل سے فارغ ہو کر ہنڈیا پر ڈھکن دے کر سات بار آیت الکرسی اس طرح پڑھیں کہ شہادت کی انگلی سے ہنڈیا کے گرد حصار کھینچتے جائیں۔ سات بار حصار کرنے کے بعد کپڑے سے ہنڈیا اور ڈھکن کو ڈھانپ کر ڈوری وغیرہ سے وہ کپڑا مضبوطی سے باندھ دیں تاکہ نہ وہ کپڑا کھل سکے اور نہ ہی ڈھکن ا[illegible] سکے۔

مریض سے کہیں کہ وہ اس ہ[illegible]یا کو بہتے پانی میں ڈبو دے۔ جب تک ہنڈیا ڈوب نہ جائے وہ اسے پانی میں ڈبوئے رکھے۔ (یہ کام مریض کا کوئی عزیز بھی کر سکتا ہے) لیکن دو چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ (۱) ایک تو یہ کہ ہنڈیا ڈبو کر واپس آتے وقت مریض پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے۔ اگر کوئی آواز بھی دے تب بھی پیچھے نہ مڑے۔ اس سے مریض کو شدید خطرہ ہے (۲) دوسرے یہ کہ گھر آتے ہی دم شدہ پانی سے (جو اس عمل کے دوران تیار کیا گیا ہے) غسل کر کے جسم پر پہنے ہوئے تمام کپڑے (جرابوں سمیت) تبدیل کر لے۔

جادو، جنات، مرض، نظرِ بد کیلئے:۔

بعض دفعہ مریض بیک وقت مرض اور جادو، یا جادواور آسیب یا آسیب اور نظرِ بد یا ان تمام چیزوں کا شکار ہوتا ہے۔ایسے میں عامل کو چاہئے کہ منزل وغیرہ کا دم کر کے اس سے آگے درج ذیل آیات وکلمات پڑھ کر مریض پر اور پانی وتیل پر دم کریں۔انشاء اللہ آسیب، جادو، نظرِ بد سے بھی نجات ملے گی اور ہر طرح کی بیماری سے بھی شفاء نصیب ہوگی۔تمام چیزیں تین تین بار پڑھیں:۔ (۱)سورۃ الفاتحۃ (۲)چاروں قل

(۳) وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ۝ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۝

(۵) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۶) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(۷) الھی بحرمت حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ صَاحِبَ ھٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِکَ وَقُدْرَتِکَ وَجَبَرُوْتِکَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

سحر جب جسمانی مرض بن جائے:۔

تو منزل کا زیادہ سے زیادہ دم بھی کریں۔اور آخر میں آیاتِ شفاء

(۱)سورۃ الفاتحہ:

(۲) وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ۝ (۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ

(۴) یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

(۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۝

(۷) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ

اور ہفت سلام کا بھی دم کریں۔ انشاء اللہ اس سے سحر اور مرض دونوں سے افاقہ ہوگا ہفت سلام یہ ہیں:۔

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (۲) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ (۳) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ (۵) سَلٰمٌ عَلٰٓى اٰلِ يَاسِيْنَ (۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (۷) سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

مگر مریض کو ہدایت کریں کہ وہ جسمانی علاج کیلئے کسی ماہر ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع بھی کرے۔ دم کرنے سے شفاء کے آثار تو پیدا ہوں گے اور شفاء کے راستے کی سحری رکاوٹ تو دور ہوگی لیکن دم سے بیماری ختم نہیں ہوگی۔ اس کے لئے ڈاکٹر سے رجوع ضروری ہے۔ سنت طریقہ یہی ہے کہ جسمانی بیماریوں کیلئے اپنے زمانہ کی تجربہ میں فائدہ مند نظر آنے والی دوا استعمال کی جائے۔

سحری بندش کا خاتمہ:۔

بندش کے خاتمہ کے لئے سحر کے عمومی علاج میں جن چیزوں کا اوپر ذکر آیا ہے وہ سب فائدہ مند ہیں کیونکہ بندش بھی سحر ہی کی ایک قسم ہے۔ البتہ اس خاص قسم پر خاص عمل کا اضافہ کیا جائے گا کہ منزل، آیاتِ سحر وغیرہ کا مذکورہ دم مکمل کرکے اکیس یا اکتالیس بار سورۃ المزمل کا دم بھی کیا جائے گا۔

جادو سے جسم میں تکلیف ہو:۔

اگر جادو کا اثر ٹیسوں، دردوں یا جلدی امراض کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہو تو مذکورہ بالا طریقوں پر سحر کا ازالہ کرکے آخر میں ہفت سلام اور آیاتِ شفاء اکیس اکیس بار اور آیتِ قطب گیارہ بار پڑھ کر روزانہ دم کریں یا وار ماریں۔ انشاء اللہ جلدی فائدہ ہوگا۔

جادو کے جسمانی امراض کا ازالہ:۔

جن سحر زدہ لوگوں کو جادو کی وجہ سے جسمانی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں یا جسم جگہ جگہ سے دکھنے لگتا ہے، انہیں مذکورہ طریقوں پر دم کرکے تیل پانی کی مالش اور غسل کا بھی طریقہ بتلائیں اور اس کے علاوہ ایک شیشے یا چینی کے برتن پر (۱) آیت قطب (۲) آیتِ غوث:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۟

الگ الگ حرفوں کی شکل میں شیشے کے برتن پر ایک بار اس طرح (ث م ان ز ل......) لکھیں۔ اگر شیشے کا برتن میسر نہ ہو تو چینی کے برتن پر لکھ سکتے ہیں، پھر اسے زمزم یا بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی پر یہ دونوں آیات اور آیاتِ شفاء سات سات بار پڑھ کر مریض کو تین گھونٹ نہار منہ پلادیں اور باقی پانی دن بھر وہ پیتا رہے۔ اکتالیس دن تک روزانہ صبح سویرے یہ پانی مریض کو تیار کرکے دیں اور وہ سارا دن اس سے پیتا رہے۔ اس کے علاوہ کوئی پانی استعمال نہ کرے تو انشاء اللہ ہر طرح کے مرض سے شفاء نصیب ہوگی۔

ف: اگر جلدی بیماری ہو یا جسم کے مختلف حصوں میں دردوں کی شکایت ہو تو زیتون یا تلوں کے تیل سے لکھائی کو مٹا کر مریض کے پورے بدن یا متاثرہ مقامات کی مالش کریں۔

جادو اور بیماری کا خاتمہ:۔

اگر جادو سخت ہو اور جسمانی بیماری کی شکل اختیار کر گیا ہو، تو مریض کو درج ذیل دعا ہر نماز کے بعد سات بار اور رات کو تین سو تیرہ (313) بار پڑھنے کی تلقین کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح کا جادو اور مرض ختم ہو جائے گا۔

آمَنتُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَاانْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

بندش، جادو اور مسان کا بہترین توڑ:۔

اگر جادو کے ذریعے مسحور پر مسان مسلط کیا گیا ہو، یا جادو بہت سخت ہو، یا اتنا پرانا ہو گیا ہو کہ اس کا اثر مریض کی شریانوں میں دوڑتے خون کا حصہ بن چکا ہو، یا جادو کے ذریعے اولاد یا کاروبار وغیرہ کی بندش کرائی گئی ہو تو اس کے لئے:

(۱) پہلے مریض پر تین سو تیرہ (۳۱۳) بار یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

(۲) پھر تین سو تیرہ بار یہ اسمِ اعظم پڑھ کر دم کریں: يَاحَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبِقَآئِهٖ يَاحَيُّ۔

شدید سحر اور لاعلاج مرض کے لئے:۔

جب جادو بہت سخت ہو یا مرض ایسا لاعلاج ہو چکا ہو کہ تمام ڈاکٹرز حکیم اور وید اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔ اس وقت مذکورہ طریقوں میں سے کسی طریقے پر دم کرنے کے ساتھ اکتالیس چینی کی پلیٹوں پر زعفران سے سورۃ الفاتحۃ اور: يَاحَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبِقَآئِهٖ يَاحَيُّ ۔ لکھ کر مریض کو دیں کہ روزانہ ایک پلیٹ میں دم شدہ پانی ڈال کر اس سے لکھائی مٹا کر وہ پانی صبح نہار منہ پی لیا کرے۔ انشاء اللہ سو فیصد فائدہ ہوگا۔

بندشِ قوتِ مردمی:۔

اگر سحر کے ذریعے کسی مرد کی قوتِ مردمی کو بند کر دیا گیا ہو تو دم کے علاوہ دو ابلے ہوئے انڈوں پر درج ذیل آیات لکھ کر دیں جن میں سے پہلا انڈا مرد کھائے اور دوسرا بیوی کھائے۔ پہلے انڈے پر آیت لکھیں: وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ

دوسرے انڈے پر یہ آیت لکھیں: وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

مردانہ قوت کی بندش کا دوسرا علاج:۔

اگر کسی مرد کو جادو کے ذریعے مردمی قوت کے حوالے سے ناکارہ بنا دیا گیا ہو ۔اور کوئی بھی علاج یا روحانی عمل اس پر کارگر نہ ہو رہا ہو تو اس کے لئے یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ سو فیصد بندش کھلے گی اور وہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی فطری صلاحیت سے دوبارہ مالا مال ہو جائے گا۔

ایک برتن میں سفید چنے اور ان میں اتنا پانی ڈال کے رکھ دیں جو پانی تین دن تک مسحور کو نہار منہ پلایا جاسکے ۔ چنے صبح کے وقت پانی میں بھگوئیں ۔ چوبیں گھنٹے کے بعد ایک، اور بڑے برتن پر ایک بار سورۃ الفاتحۃ اور پچاس بار سورۃ القدر لکھ کر چنوں والے پانی کا تیسرا حصہ لکھائی والے برتن میں ڈال کر اس سے لکھائی مٹا کر وہ پانی نہار منہ مریض کو پلا دیں۔ تین دن تک یہ عمل کریں ۔ جس مریض کے علاج سے تمام اطباء عاجز آ چکے ہوں، انشاء اللہ اس عمل سے وہ نارمل پوزیشن پر آ جائے گا۔

رشتے کی بندش:۔

رشتوں کی بندش کے لئے منزل، آیاتِ سحر وغیرہ مذکورہ طریقوں پر دم بھی کریں، سورۃ المزمل کو اس میں ضرور شامل کریں ۔ اور مریض (خواہ مرد ہو یا خاتون) کو یہ دعاء صبح و شام (۱۰۰) سو بار پڑھنے کی تاکید کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَ سْمَآءِ ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ نَصْرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَاَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ

بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۔

اگر مسان بار بار جل کر سامنے آئے:۔

بعض دفعہ مسان جل کر دوبارہ اسی شکل میں سامنے آجاتا ہے ۔ یہ صورتحال مریض اور معالج دونوں کیلئے پریشان کن ہوتی ہے ۔

(۱) ایسے میں دم کے دوران منزل میں سے سورۃ الحشر کی آیات کثرت سے پڑھ کر (حسبِ موقعہ) دم کریں اور مسان کو زائل کرنے کیلئے وار ماریں ۔ نیز آیتِ قطب اور چھل کاف بھی مسان کے خاتمے کیلئے بہت مؤثر اور مفید ہیں ۔ مریض کی حالت کے مطابق یہ مختلف چیزیں پڑھ پڑھ کر دم بھی کریں ۔

(۲) اور ضرورت محسوس کریں تو منزل والی بتی تیار کر کے وہ بھی جلالیں اور مذکورہ طریقے سے دم بھی کریں ۔

(۳) اور مریض کو سات چینی کی پلیٹوں پر یہ آیت لکھ کر دیں کہ روزانہ صبح نہار منہ ایک پلیٹ پر گائے کا مکھن لگا کر اس سے لکھائی کو مٹائے اور وہ مکھن چاٹ لے ۔

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

میاں بیوی میں تفریق کا جادو:۔

(۱) اگر جادو کے ذریعے میاں بیوی میں تفریق، جدائی، نفرت اور ایک دوسرے سے بیزاری پیدا کردی گئی ہو یا ایسا سحر کیا گیا ہو جس کے نتیجے میں میاں کو بیوی کی یا بیوی کو میاں کی رغبت نہ رہی ہو تو، منزل، آیات سحر وغیرہ کا معمول کا دم کر کے **سورۃ البقرۃ** کی آیت (۱۰۲-۱۰۳) اکتالیس بار یا کم از کم اکیس بار پڑھ کر مریض کو لازماً دم کریں ۔ خاندانی تفریق کے خاتمے کے لئے ان دو آیات کی برکات اور افادیت نہایت نمایاں ہے اور بہت جلد مثبت نتائج اس سے برآمد ہوتے ہیں ۔

(۲) نیز مسحور شخص سے کہیں کہ وہ صبح وشام انہی دو آیات کی اکتالیس یا کم از کم اکیس بار تلاوت کیا کرے۔

(۳) اور اگر ہر بار ان آیات کی تلاوت کرتے ہوئے **ھاروتؔ وماروتؔ** کے الفاظ کو (۲۱) بار دھرا کر آیت مکمل کرے تو سونے پہ سہاگہ ہے۔ اس سے افادیت برق رفتار ہوجائے گی۔

مسان اور جسمانی بیماری والے سحر کا خاتمہ:۔

جس مریض کو جادو کی وجہ سے جسمانی تکالیف بھی شروع ہوچکی ہوں یا قرائن سے ثابت ہو کہ اس پر جادو کے ذریعے مسان مسلط ہے یا یہ تصدیق ہوجائے کہ اسے جادو والی کوئی چیز کھلائی یا پلائی گئی ہے، اس کے علاج میں دم جھاڑے کے ساتھ یہ اضافہ ضرور کرلیں کہ سات پھلدار درختوں سے ایک ایک پتہ لیں ۔مگر ایک شرط یہ ہے کہ درخت کانٹوں والا نہ ہو اور دوسری یہ ہے کہ ہر پتہ مختلف قسم کے پھل کا ہو۔ مثلاً ایک انگور کا ہے تو دوسرا امرود کا ہو اور اس طرح سات مختلف قسم کے پھلوں کے پتے ہوں۔

ان میں سے ہر پتے پر سورۃ البقرۃ کی آیت (۱۰۲۔۱۰۳) لکھ کر مریض کو دیدیں کہ وہ روزانہ ایک پتہ پانی میں ڈال کر اس سے غسل کرلیا کرے۔

اس پانی میں قرآنی آیت چونکہ گھول کر ڈالی گئی ہے اس لئے دو طرح کی احتیاط ضرور اختیار کریں۔

(۱) ایک یہ کہ پہلے اچھی طرح غسل کرکے پورا جسم پاک کرلیں پھر اس کے بعد اس آیت والے پانی سے نہائیں۔ تاکہ آیت والا پانی ناپاکی پر نہ پڑے اور اس کی بے حرمتی نہ ہو۔

(۲) دوسرے یہ پانی سیوریج میں نہیں جانا چاہئے۔ اس پانی کو پاک جگہ پھینکنے کا اہتمام ضرور کرلینا چاہئے۔

کاروباری بندش:۔

بندش توڑنے کا طریقہ پہلے بتلایا جاچکا ہے۔ مریض کو سابقہ مذکورہ طریقے پر دم



کرنے کے علاوہ لوبان، حرمل یا اگربتی پر (۴۱) بار سورۃ المزمل بندش کھولنے کے نیت سے پڑھ کر دیں۔ جو دم مریض کو کیا جائے وہ اس دھونی والی چیز پر بھی کیا جائے۔ اور مریض سے کہا جائے کہ دکان یا فیکٹری وغیرہ میں اس لوبان یا حرمل سے روزانہ ایک یا دو وقت دھونی دے دیا کرے۔ اور اگر دھونی دینے میں اسے ہچکچاہٹ ہو تو اگربتی پر دم کر دیں کہ روزانہ دکان کھولتے ہی ایک اگربتی سلگا لیا کرے۔ انشاء اللہ کاروباری بندش کھولنے میں بہت مدد ملے گی۔

مالی رکاوٹ کا ایک اور نسخہ:۔

دم کے ساتھ مسحور کو سورۃ المزمل پڑھنے کا یہ خاص عمل بھی بتلائیں کہ آٹے کی تین سو تیرہ گولیاں بنا کر سائے میں انہیں خشک کر لیں۔ پھر گھر کے چند افراد بیٹھ کر ایک ہی نشست میں تین سو تیرہ بار مزمل شریف کی تلاوت کریں۔ ہر شخص ایک بار سورت مکمل کر کے ایک گولی پر پھونک مار کر اسے الگ رکھتا جائے۔ اس طرح گولیوں کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ بار سورت کی تلاوت ہو جائے گی۔ آخر میں سب گولیوں پر اور آپ کے دم شدہ پانی اور تیل پر تمام لوگ پھونک ماردیں۔

بعد ازاں آٹے کی یہ گولیاں ایسے صاف بہتے پانی میں ڈال دیں جس میں مچھلیاں پائی جاتی ہوں (یا پائی جاسکتی ہوں)۔ انشاء اللہ رزق کی ہر طرح کی بندش کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ضرورت پڑنے میں یہ عمل دو تین بار بھی کیا جاسکتا ہے۔

رزق کی بندش کا مجرب عمل:۔

اگر دوسری کوششیں اور دم جھاڑے کے مذکورہ بالا مختلف طریقے رزق کی بندش کا خاتمہ کرنے میں کامیاب نہ دکھائی دیں تو وہاں ایک اور مجرب عمل آزمائیں۔

اس کے ذریعے ہم نے وہاں کامیابیاں حاصل کی ہیں جہاں کئی دوسرے حربے ناکام نظر آئے۔

رزق کی بندش کھولنے کی نیت سے بہتے پانی میں کھڑے ہوکر کم از کم بہتر (۷۲) بار (وگرنہ بہتر یہ ہے کہ ایک سو ایک بار) سورۃ المزمل پڑھیں۔

جس شخص کے لئے دوتین بار آپ یہ عمل کرلیں گے، اس کی بڑی سے بڑی اور سخت سے سخت مالی بندش ختم ہوجائے گی۔

اولاد کی بندش:۔

اولاد کی بندش کے لئے سحر کے توڑ اور بندش کے خاتمے کے مذکورہ بالا عملیات بروئے کار لانے کے علاوہ مریض کو اولاد کے حوالے سے تعویذ بھی دیں (جو آگے آرہے ہیں) نیز انہیں صبح وشام ایک سو بار آیت مبارکہ: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ پڑھنے اور میاں کو چلتے پھرتے کثرت سے یاوَارِثُ اور بیوی کو ہر وقت یامُصَوِّرُ پڑھنے کی تلقین کریں۔ انشاء اللہ جلد اولاد کی خوشخبری ملے گی۔

اولاد میں رکاٹ کا خاتمہ:۔

اولاد کے سلسلہ میں اگر کسی خاتون پر بندش ہوئی ہو (یا ویسے اولاد میں تأخیر سامنے آرہی ہو تو بھی) روٹین کے دم کے ساتھ خاتون کو صبح وشام پڑھنے کے لئے یہ عمل دیں کہ:۔

(۱) اول وآخر گیارہ بار سورۃ الحشر کی آخری آیت:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(۲) پھر ایک سو ایک (۱۰۱) بار: يَااَللّٰهُ يَاخَالِقُ يَابَارِئُ يَامُصَوِّرُ پڑھے۔ خواتین کے پڑھنے کے لئے یہ نہایت مجرب اور سریع الاثر عمل ہے۔

سحر اور مرض اگر پرانا ہو گیا ہو:۔

جادو یا جادو کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری پرانی ہوگئی ہو تو اوپر دیئے گئے

عملیات کے ساتھ مریض کو یہ مشورہ دیں کہ سورۃ الرحمٰن صبح وشام ایک بار سن لیا کرے۔

بہتر یہ ہے کہ عامل خود شفائے امراض کی نیت کرکے خوش الحانی کے ساتھ سورۃ الرحمٰن ریکارڈ کروا کر مریض کو دے۔ اگر عامل نہ کرسکے تو کسی بھی خوش آواز قاری کی تلاوت اسے سنائی جائے تاکہ وہ رغبت سے سنے اور شفایاب بھی ہو۔

دنیا کا کوئی جادو اثر نہ کرسکے:۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ یہود مدینہ کے ایک قبیلے کے سردار بھی تھے اور بہت بڑے عالم بھی۔

یہ حضورؐ کی ہجرت کے فوری بعد مسلمان ہوگئے تھے جس کا یہودیوں کو گہرا صدمہ تھا۔ انہوں نے ان سے انتقام لینے اور اسلام کو بدنام کرنے کیلئے ان پر اتنا سخت جادو کیا کہ خود حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ اگر میں ہر نماز کے بعد یہ دعاء نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی جادو کے ذریعے میرا چہرا گدھے جیسا بنا دیتے۔

وہ دعاء یہ ہے:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَيْسَ شَىْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔

عاملین کوشش کریں کہ سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور اس مبارک دعاء کا وِرد ہر مریض کو بتلائیں کہ ہر نماز کے بعد تین تین بار ان تینوں چیزوں کا وِرد کرلیا کریں۔

سحر زدہ گھر کا حصار:۔

اگر جادو کسی گھر پر کیا گیا ہو کہ مالکان اسے خالی کردیں۔ یا جوائنٹ فیملی میں ایک

گھرانہ دوسرے گھرانے کو بے دخل کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ یا گھر کے افراد اتنی تعداد میں سحر کے مریض ہیں کہ عامل یہ محسوس کرتا ہے کہ گھر کو کیلے بغیر اور اس کا مضبوط دفاع وحصار کئے بغیر اس جادو پر قابو نہیں پایا جاسکتا تو اس کے حصار کا عمومی طریقہ تو وہی ہے جو جنات کے حصار کا ہے۔ اس میں دو چیزوں کا فرق آجائے گا۔ (۱) ایک تو یہ کہ چاروں کونوں کا حصار مکمل کرنے کے بعد گھر کے درمیان میں افرادِ خانہ کو بٹھا کر ایک ہنڈیا سامنے رکھ کر ان پر سحر کا مکمل دم کر کے (سابقہ مذکورہ طریقوں پر) سحری اثرات اور سحری موکلات (شیاطین) کو اس ہنڈیا میں جمع کرنا ضروری ہے۔ (۲) دوسرے سحر کے حصار کے دوران دم والی حرمل اور لوبان کے ساتھ چرائتہ کا اضافہ کرلیں۔ سحر زدہ گھر میں ان تین چیزوں کی دھونی نہایت مفید رہتی ہے۔

سورۃ البقرۃ یا منزل کی تلاوت:۔

حصار آسیب سے کریں یا سحر سے! اس کے بعد دھونی جتنے دن دی جائے اگر ان دنوں اونچی آواز سے سورۃ البقرۃ بھی روزانہ پڑھی جائے تو نورٌ علی نور ہوجائے گا۔ اگر گھر میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جو روزانہ اونچی آواز میں تلاوت کر سکے تو آپ خود اسے ریکارڈ کر کے دیں اور وہ ریکارڈنگ لگا دی جائے۔ اگر یہ کام چاشت یا مغرب میں سے کسی ایک وقت کیا جائے اور وقت بھی روزانہ ایک ہی رہے تو سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا۔

اگر سورۃ البقرۃ کا اہتمام نہ ہو سکے تو گھر کا کوئی فرد اونچی آواز میں منزل کی صبح وشام تین تین بار ضرور تلاوت کرلیا کرے۔

سخت ترین جادو اور بندش کا خاتمہ:۔

مریض اگر خود پڑھ سکے تو خود وگرنہ کوئی عامل سات روز تک صبح وشام درج ذیل دس چیزیں سات سات بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ البتہ **سورۃ الصافات** صرف ایک بار پڑھے:۔

(۱) درود ابراهيمی	(۲) سورة الفاتحه
(۳) الٓمٓ تا مفلحون	(۴) آية الكرسی
(۵) سورة الصافات مکمل	(۶)اذان
(۷) لو انزلنا تا آخر	(۸) سورة الطارق
(۹) سورة الفلق	(۱۰) سورة الناس

جادو سے نجات کا منفرد طریقہ:۔

ہم نے کئی مریضوں کو یہ منفرد طریقہ بتلایا اور جہاں کئی دیگر اعمال سے مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوئی وہاں صرف ترتیب بدل کر اس طریقے پر منزل پڑھنے سے فوری اور مکمل فائدہ ہوا۔

اگر دیکھیں کہ جادو کسی صورت جان نہیں چھوڑ رہا تو سات بار صبح اور گیارہ بار شام کو منزل اس طرح پڑھیں کہ اس کا ہر جزو الگ الگ سات سات بار پڑھتے جائیں اور اپنے اوپر دم کرتے جائیں۔ مثال کے طور پر **سورة الفاتحه** سات بار پڑھ کر دم کر لیں۔ پھر **الم تا مفلحون** سات بار پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح منزل کے ہر جزو کو الگ الگ سات سات یا گیارہ گیارہ بار پڑھتے جائیں اور اپنے آپ پر دم کرتے جائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد اور بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

جادو پلٹنے کیلئے:۔

اگر دیکھیں کہ کوئی شخص بار بار جادو کرتا یا کرواتا ہے اور اس بری روش سے باز آنے کا نام بھی نہیں لیتا تو شرعاً ظالم کو اس کے ظلم کے برابر سزا دی جاسکتی ہے۔ درج ذیل آیات اور سورتیں سات سات بار صبح و شام اکیس دن تک پڑھیں۔ (**سورة الصافات** صرف ایک بار) تو انشاء اللہ جادو اس شخص پر بھی پلٹ جائے گا جس نے کیا ہے اور اس پر بھی پلٹ جائے گا جس نے کروایا ہے:۔

(۱) درودِ ناريه	(۲) اذان	(۳) سورة الفاتحه

(۴) واتبعوا ماتتلوالشیاطین تا آخر رکوع (۵) آیۃ الکرسی

(۶) آیتِ قطب (۷) آیاتِ سحر (۸) سورۃ الصّافّات

(۹) لوانزلنا تا آخرسورت (۱۰) سورۃ الطارق

(۱۱) سورۃالفلق (۱۲) سورۃ الناس

جادو سے اگر نکاح کی بندش کی گئی ہو:۔

جس بچے بچی کا رشتہ جادو کے ذریعے باندھ دیا گیا ہو وہ صبح وشام سوسو بار درج ذیل دعاء پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرلیا کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد بندش کھل جائے گی اور مناسب رشتہ بھی آئے گا اور بات بھی پکی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

جادو کا کلی خاتمہ:۔

مسحور شخص کی پیشانی سے پاؤں کے انگوٹھے تک ناپ لے کر سوتی دھاگے کے سات تار نیلے رنگ کے لیں۔ ان پر سورۃ الفلق اس طریقے سے پڑھیں کہ ایک بار سورۃ الفلق پڑھ کر ایک گرہ یوں لگائیں کہ آپ گرہ کے اندر پھونک ماریں اور اس کے بعد گرہ کو پختہ کرلیں۔ پھر ایک کوئلہ جلا کر دھکتے ہوئے کوئلے پر گرھوں والا نیلا دھاگہ ڈال دیں۔ مریض کو اس کے سامنے بٹھادیں تاکہ اس کا دھواں اس کے بدن تک پہنچے۔

باب (۳۱)

جادو کے حفاظتی تعویذ

جادو کے خاتمے کیلئے کئی اور مفید عملیات کی تفصیل جامع الوظائف میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ہم انہی چند عملیات پر اکتفاء کرتے ہوئے اب ان تعویذات کا ذکر کرتے ہیں جو جادو سے آئندہ حفاظت اور موجودہ سحر کے خاتمہ میں بہت مفید ہیں۔

ابطالِ سحر کے لئے:۔

درج ذیل آیات اور دعاء لکھ کر مسحور لو دیں تو ہر طرح کا سحر باطل ہوجائے گا:

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ ۔ اَبْطَلْتُ السِّحْرَ وَمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ قَالُوْٓا ءَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۔ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ قَدْمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ وَتُسَبِّحُهٗ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ عَجَزَتِ الْاَلْسُنُ عَنْ تَفْسِيْرِ صِفَتِكَ وَحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ مَعْرِفَةِ كُنْهِكَ فَكَيْفَ يُوْصَفُ صِفَةُ كُنْهِكَ ۔ بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

جادو سے دائمی حفاظت کا مؤثر تعویذ:۔

علاج مکمل کرنے کے بعد یہ تعویذ مسحور کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ ہر قسم کے سحر سے مکمل محفوظ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِكِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ۙ الْخَنَّاسِ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۵ۚ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَافِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّابِمَاشَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَالْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ○

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ۵ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَمَا عَمِلَ لَكَ الْوَاحِدُ يَا حَامِلَ هٰذَا الْكِتَابِ اَبْطَلْتُهُ بِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۵ وَّمَا عَمِلَ لَكَ الْاِثْنَانِ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِالْاِثْنَيْنِ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ الثَّلَاثَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِالثَّلٰثِ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ الْاَرْبَعَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِاَرْبَعَةِ كُتُبِ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ الْخَمْسَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ السِّتَّةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِسِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ السَّبْعَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِسَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ الثَّمَانِيَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِثَمَانِيَةِ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ التِّسْعَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِتِسْعِ اٰيَاتٍ وَمَا عَمِلَهُ لَكَ الْعَشَرَةُ اَبْطَلْتُهُ عَنْكَ بِالْعَشَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ۔ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَالْفَاسِدَاتِ وَالسَّاحِرَاتِ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَّلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَاالْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ وَاِذَا الْمَوْءٗ دَةُ سُئِلَتْ وَاِذَا الْاَسْحَارُ بُطِّلَتْ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَوْلُهُ الْحَقُّ○ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا○ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۵ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○

گھر اور دکان کی حفاظت اور دکان کی ترقی:۔

یہ تعویذ گھر کی حفاظت کیلئے بھی دیا جاتا ہے اور اگر رزق کی بندش کی گئی ہو تو دکان پر لگانے کیلئے بھی دیا جاتا ہے۔ علاج مکمل کرنے کے بعد گھر یا دکان کا حصار کریں اور بعد ازاں یہ نقش لیمینیشن کروا کر یا شیشے میں فریم کروا کر لٹکانے کیلئے دیں۔

۷۸۶

یارَحِیمُ	یارحمٰنُ	یااللّٰهُ
یا قَادِرُ	یارَزَّاقُ	یامَالِكُ
یارَزَّاقُ	قل ھو اللہ احد	یارَزَّاقُ
الحمدُلِلّٰهِ	یارَزَّاقُ	الحمدُلِلّٰهِ
یارَزَّاقُ	اللّٰهُ الصمدُ	یارَزَّاقُ

دکان کی بندش کے لئے:۔

فیکٹری ورکشاپ، شوروم یا دکان کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ تعویذ لکھ کر دیں اور دکان وغیرہ پر لیمینیشن کروا کر لٹکانے کی تاکید کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

سورۃ طٰهٰ کا عددی نقش:۔

سحرزدہ کے گلے میں سورۃ طٰہٰ کا نقش علاج مکمل کر کے ڈال دیں۔ انشاء اللہ آئندہ ہر قسم کے سحر سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶ سورۃ طٰہٰ

۹۹۸۱۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۴	۹۹۸۲۶
۹۹۸۱۸	۹۹۸۲۱	۹۹۸۲۹	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۶	۹۹۸۱۷	۹۹۸۲۲

سورۃ الفلق کا عددی نقش:۔

مسحور کے لئے یہ نقش بھی نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

۲۱۵۰	۲۱۶۴	۲۱۶۱	۲۱۵۸
۲۱۶۲	۲۱۵۷	۲۱۵۱	۲۱۶۳
۲۱۵۶	۲۱۵۹	۲۱۶۶	۲۱۵۲
۲۱۶۵	۲۱۵۳	۲۱۵۵	۲۱۶۰

سورۃ الفلق کا مکتوبی نقش:۔

علاج کے بعد اس نقش کا مریض کو پہنانا مفید ہے۔

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ما خلق	ومن شر
غاسق	اذا وقب	ومن	شر
النفّٰثٰت	فی	العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

سورۃ الناس کا عددی نقش:۔

اسے گلے میں ڈالنا سحر، آسیب اور نظرِ بد سے حفاظت کے لئے نہایت مجرب ہے۔

۷۸۶ سورۃ الناس

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

سورۃ الناس کا مکتوبی نقش:۔

مسحور کو آئندہ سحر سے بچانے، نیز آسیب زدہ یا نظرِ بد کا شکار افراد کے لئے نہایت آزمودہ ہے۔

۷۸۶

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس
ملک الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنة والناس

نقشِ چار قل:۔

یہ بھی نہایت برکتوں والا نقش ہے جو چاروں قل کے اعداد پر مشتمل ہے۔ سحر آسیب میں یکساں حفاظت کا فائدہ دیتا ہے۔

۷۸۶

۴۶۹۴	۴۷۰۷	۴۷۰۴	۴۷۰۱
۴۷۰۵	۴۷۰۰	۴۶۹۵	۴۷۰۶
۴۶۹۹	۴۷۰۲	۴۷۰۹	۴۶۹۶
۴۷۰۸	۴۶۹۷	۴۶۹۸	۴۷۰۳

نقشِ سورۃ الاخلاص:۔

جادو اور جنات سے حفاظت کے لئے یہ نقش ہمارا سب سے زیادہ مجرب اور زیرِ استعمال ہے۔

قل هوالله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

الهی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه

۷۸۶

بسم الله الرحمن الرحيم	قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	سلام قولا من رب رحيم
[illegible]	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	[illegible]
	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	
	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	
	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	
	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	
	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا	
[illegible]	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا	احد	ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

[illegible]

نقشِ حروفِ مُزدَوِجہ مکتوبی:۔

حروفِ مُزدَوِجہ کا نقش سحر، آسیب، نظرِ بد اور تسخیرِ خصوصی میں نہایت اہمیت کا حامل اور مؤثر ہے:

۷۸۶

ح	و	د	ب
ب	د	و	ح
و	ح	ب	د
د	ب	ح	و

نقشِ حروفِ مزدوجہ عددی:۔

انہی حروف مزدوجہ کا یہ عددی نقش ہے جس کی افادیت مکتوبی کی طرح نہایت مستند اور مسلم ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

نقشِ آیت الکرسی:۔

جادو، جنات اور دیو پری وغیرہ کے شر سے حفاظت کے لئے یہ ایک مفید نقش ہے۔ یہ وہاں زیادہ فائدہ مند ہے جہاں خود سے یا جادو کے ذریعے خطرناک قسم کے دیو، عفریت وغیرہ مریض پر مسلط ہوں۔ یہاں سے خود اندازہ کرلیں کہ درمیانے یا معمولی درجہ کے جادو یا آسیب میں کتنا مؤثر ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَاتِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

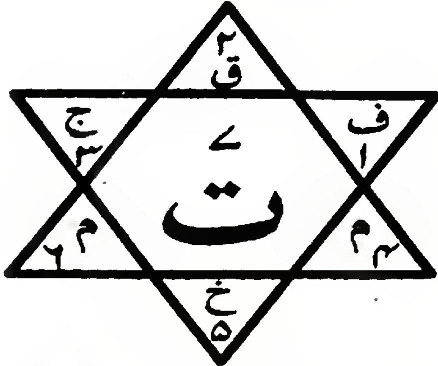
۷۸۶

۳۶۷۱	۳۶۷۴	۳۶۷۷	۳۶۶۴
۳۶۷۶	۳۶۶۵	۳۶۷۰	۳۶۷۵
۳۶۶۶	۳۶۷۹	۳۶۷۲	۳۶۶۹
۳۶۷۳	۳۶۶۸	۳۶۶۷	۳۶۷۸

سحر و بندش کے خاتمہ کا مجرّب ترین عمل:۔

شدید قسم کے سحر یا قوت مردمی کی بندش کو ختم کرنے کا ایک مجرب عمل ہے کہ مسحور (یا معقود) شخص کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر درج ذیل خاتم بنائیں اور کوئلے دھکا کران پر (۱) لوبان (۲) خشک دھنیہ (۳) مصطگی ڈالنا شروع کریں۔

مریض کی دونوں ہتھیلیاں کھلی چھوڑ کر اس کے اوپر رکھیں تا کہ ان تینوں اشیاء کا دھواں ان ہتھیلیوں تک پہنچ جائے۔



اور عامل اس دوران سورۃ یٰسین شریف کی ان آخری آیات کی برابر تلاوت کرتا رہے جب تک خود بخود اس کی دونوں ہتھیلیاں بند نہیں ہو جاتیں۔ جب مریض کی دونوں ہتھیلیاں بند ہو جائیں تو سمجھ جائیں کہ سحر یا بندش کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے۔ (پھر تیل اور پانی وغیرہ کا استعمال مریض کو بتلا کر اسے فارغ کر سکتے ہیں)۔ اس خاتم کے خانوں میں جو نمبر لکھے گئے ہیں وہ صرف عاملین حضرات کی رہنمائی کے لئے لکھے گئے ہیں کہ اس ترتیب سے خانوں میں حروف لکھنے ہیں۔ مریض کے ہاتھ پر خانوں میں صرف حروف لکھیں، اعداد نہ لکھیں۔ ہتھیلیاں بند ہونے تک سورۃ یٰسین شریف کی یہ آیات پڑھنی ہیں:

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

بندشِ مردمی کا حل الحلول:۔

قدیم عاملین کے ہاں مردمی بندش کے خاتمے کے لئے اس عمل کو حل الحلول کا نام دیا گیا ہے اس نام سے ظاہر ہے کہ بندش کے خاتمہ میں اس کا کردار کتنا اہم اور اس کی تاثیر کتنی یقینی اور مضبوط ہے۔

کسی شخص پر اگر جنسی بندش کر دی گئی ہو تو درج ذیل آیاتِ مبارکہ ایک روغنی برتن (یا چینی کے برتن) پر لکھ پاک پانی سے لکھائی دھو کر اس کا پانی مسحور ومعقود کو پلا دیں۔ جس طرح کی بندش ہو انشاء اللہ فوراً ختم ہو جائے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٦

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ۔ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ۔ فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ۔ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ۔ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا۔ حَتّٰى اِذَا جَاءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ۔ لَا

يَسْتَوِىْ مِنكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ۔ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

حل الحلول بھی اور فتح الفتوح بھی!

مذکورہ بالا عمل نہ صرف یہ کہ حل الحلول ہے بلکہ فتح الفتوح بھی ہے۔یعنی بندش کسی قسم کی بھی ہو اس کی برکت سے ختم ہو جاتی ہے۔صرف مردی بندش نہیں بلکہ اولاد، شادی، کاروبار یا کسی بھی چیز کی بندش جادو سے کی گئی ہو تو وہ اس سے ختم ہو جاتی ہے۔

نیز جو لوگ جادو اور بندش کے خاتمے کے لئے وظائف کر کر کے تھک گئے ہوں اور انہیں کسی چیز سے فائدہ نہ ہو رہا ہو، کاروبار میں کسی طور پر برکت نہ آرہی ہو، گاہکوں کی آمدورفت بالکل رک گئی ہو اور کاروبار بالکل جام ہو گیا ہو تو ان آیاتِ مبارکہ کا صبح گیارہ اور شام اکیس بار وِرد کا معمول بنالیں۔انشاء اللہ نہ صرف بندش کھلے گی بلکہ کاروبار میں غیر متوقع کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

عاملین حضرات خود اس کا معمول ضرور رکھیں تاکہ ان کے عملیات میں فتوحات برکات میں روز افزوں اضافہ بھی ہو اور لوگوں کی آمدورفت بھی زیادہ ہو۔

حلِ مربوط کے لئے:۔

اگر جادو کے ذریعے کسی مرد کی نس بندی کرائی گئی ہو اور وہ جنسی وطبی طور پر تندرست ہونے کے باوجود وظیفۂ زوجیت ادا کرنے سے قاصر ہو کے رہ گیا ہو تو درجِ ذیل تعویذ و اعداد لکھ کر ایک کو پانی میں گھول کر مریض کو پلائیں اور دوسرا اس کے سر (ٹوپی، عمامہ وغیرہ) پر باندھیں۔انشاء اللہ اس کی مردمی بندش کھل جائے گی۔تعویذ یہ ہے:۔

ولہ	جبرائیل		ق
۳۷	۴۲	۳۵	
۳۶	۳۸	۴۰	
۴۱	۳۴	۳۹	

عزرائیل — اسرافیل — میکائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا۔ حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا خَرَقَهَا خَرَقَهَا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

بندش مردمی کا آخری علاج:۔

جس مرد کو شہوتِ مردمی سے جادو کے ذریعے روک دیا گیا ہو، ذیل کا عمل اس کے علاج کا آخری حربہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ اسقدر مجرب اور مؤثر عمل ہے کہ بندش اگرچہ چالیس سالہ پرانی ہو، اس کے ذریعے فی الفور ختم ہو جاتی ہے۔ اور مجرباتِ امام غزالیؒ میں لکھا ہے کہ اگر اس کے ذریعے بھی ایسا مرد عورت پر قادر نہ ہو تو سمجھ لیجئے کہ اسے جادو کی بندش سرے سے نہیں ہے بلکہ یہ شخص طبی وجسمانی اعتبار سے نامرد ہے۔ اور اسے دنیا کے کسی روحانی علاج سے فائدہ نہیں ہوگا۔ تعویذ یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا

كهيعص

زل	ب م	هل
ول	ح ل	م
ام	دل	طل

ولہ الملک

قولہ الحق یس والقرآن الحکیم

حمعسق

نوٹ:۔ یہ تعویذ زعفران اور عرقِ گلاب سے لکھ کر مریض کو تین روز پلائیں۔

سحر و بندش کا لاجواب عمل:۔

ہر قسم کے جادو اور بندش، بالخصوص مردانہ بندش کے خاتمہ کے لئے ایک لاجواب عمل یہ ہے کہ مسحور یا معقود کو سات انڈوں پر (روزانہ ترتیب وار ایک ایک انڈے پر) درج ذیل آیات لکھ کر شام کو کھلائیں اور رات کو ایک پلیٹ پر نیچے لکھی گئی آیات لکھ کر اسے پانی اور شہد سے دھو کر اس کا پانی مسحور کو پلائیں۔ اگر معقود (مردمی بندش کا مریض) ہو تو اسے اور اس کی بیوی دونوں کو پلیٹ کا پانی پلایا جائے۔

سات انڈوں پر روزانہ اس ترتیب سے لکھیں: (۱) پہلے روز پہلے انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاءُ وْابِسِحْرٍ عَظِيْمٍ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ للطهطيل۔

(۲) دوسرے روز دوسرے انڈے پر یہ آیات اور نام لکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ ااا مهطهطيل۔

(۳) تیسرے انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا۔ قهطهطيل۔

(۴) چوتھے انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ جهطهطيل۔

(۵) پانچویں انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا۔ ااا فهطهطيل۔

(۶) چھٹے انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَلَا

يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ||||| منهطهطيل

(۷) اور ساتویں انڈے پر یہ آیات اور اسم لکھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهِ بَالِغُ اَمْرِهٖ ولحهطهطيل لمقنجل۔

اور پلیٹ پر (۱) سورۃ الفاتحہ (۲) الم المص الر المر كهيعص طه طسم طس يس ص حمعسق ق ن والقلم وما يسطرون (۳) اور سات انڈوں پر جو آیات لکھی ہیں وہ تمام آیات لکھ

جبرائیل

٦٥	٧٠	٦٣
٦٤	٦٦	٦٨
٦٩	٦٢	٦٧

قول — ول — اسرافیل — عزرائیل

کر دینی ہیں۔ روزانہ ایک ابلے ہوئے انڈے پر الگ لکھ کر دیں جو مسحور یا معقود کھائے گا اور پلیٹ پر الگ لکھ کر دیں جو مسحور یا معقود بھی پانی اور شہد سے دھو کر پیئے گا اور اگر معقود عن المرأۃ ہو تو اس کی بیوی بھی اس پلیٹ کا دھلا ہوا پانی ساتوں دن پیئے گی۔ اگر جادو کا مریض ہوگا تو جادو کا سات روز میں مکمل خاتمہ ہو جائے گا اور اگر بندش کا مریض ہوگا تو بندش کا خاتمہ ہو جائے گا بحول اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: (۱) گرمیوں میں انڈوں کے عمل سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ یرقان یا ہائی بلڈ پریشر کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (۲) اگر مریض کو ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہو تو انڈوں والا عمل اس کے لئے بالکل نہ کریں۔

بانجھ پن کا خاتمہ:۔

اگر کسی خاتون کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو منزل اور آیاتِ سحر کا دم کرنے کے بعد درج ذیل تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی گود ہری کریں گے۔

ح ح ح ح ح ح ح ح ح ح ح ح ہ و ہ و ہ و ہ و ہ و ہ و ہ و ہ و ہ

ملاقات اور رابطہ

☆علامہ صاحب اپنے ادارہ اقرأ دار الاطفال (688) الف بلاک گلشن راوی لاہور میں صرف پیر ، منگل اور بدھ کو صبح (8) بجے سے دوپہر ایک بجے تک مریضوں سے ملاقات کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر ایام دیگر علمی وانتظامی مصروفیات کے لئے مختص ہیں۔ اسلئے ان ایام میں زحمت نہ فرمائیں۔

☆آنے سے پہلے فون پر ملاقات کا وقت لے لیں

☆حفاظتی تعویذ کے لئے ایک ہفتہ پہلے اپنا نام وغیرہ لکھوانا ضروری ہے۔

☆اگر علامہ صاحب سے ان کے موبائل فون پر بات نہ ہو سکے تو مدرسہ کے نمبرز پر رابطہ فرما کر وقت لے لیں۔

☆علامہ صاحب سے رات نو 9 اور گیارہ 11 بجے کے درمیان بات کی جا سکتی ہے۔

☆مدرسہ کے اوقات صبح (8) بجے سے ایک بجے تک ہیں۔ اس دوران کسی بھی دن رابطہ کر سکتے ہیں۔

فون نمبرز مدرسہ

0321-7466688
042-37466688
042-37410564

موبائل فون علامہ صاحب

0333-4313162
0312-4313162

ای میل: ahsaqibonline@gmail.com

ویب سائٹ: www.ahsaqibonlinel.com



علم الاعداد

باب (۳۲)

علم الاعداد

اس باب میں ہم حروف کو اعداد میں منتقل کرنے اور اعداد کو مختلف نقوش میں بھرنے کے طریقوں پر بحث کریں گے۔

پہلے حروف کو اعداد میں منتقل کرنے کے جواز اور اس کی معقولیت پر گفتگو ضروری ہے۔

حروف کے عدد نکالنا جائز ہے یا حرام؟

بعض لوگوں نے اعداد اور اعداد والے نقوش پر معمولی غور وفکر کیے بغیر پہلے ہی فتویٰ جڑ دیا ہے کہ یہ شرکیہ عمل ہے، یہ سحر ہے، یہ حرام اور ناجائز ہے۔ خیر اعداد تو دور کی بات ہے، یہ لوگ تو کلام اللہ کا تعویذ بھی گلے میں ڈالنا حرام اور شرک بتلاتے ہیں۔ اب کوئی ان شریف بندوں سے پوچھے کہ اللہ سے مدد مانگنا اور اس کے کلام سے برکت حاصل کرنا بھی اگر شرک ہے تو پھر توحید اور ایمان کیا ہے؟

ان خدا کے نیک بندوں کو اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی کہ جس چیز کا پڑھنا جائز ہے، اس کا لکھنا کیوں حرام ہے؟ جس کام کے لئے اس کا پڑھنا جائز ہے، اسی کام کے لئے اس کا لکھ کر پاس رکھنا کیوں حرام ہو جاتا ہے؟ کلام تو ایک ہی ہے، آیت بھی وہی ہے، اس کی برکات میں بھی کوئی فرق نہیں آیا تو پھر پڑھنے کا حکم، اور لکھنے کا حکم اور کیوں ہے؟

جو لوگ قرآنی آیات کا تعویذ ہضم نہیں کر رہے وہ ان آیات کے الفاظ کو اعداد میں منتقل کر کے بے حرمتی سے بچانے کے عمل کو کیسے قبول فرمائیں گے؟ چنانچہ یہ طبقہ اعداد پر مشتمل نقوش لکھنے کو براہِ راست سحر قرار دیتا ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک مسلمان کے لئے یہ سب سے بڑا خطرناک فتویٰ ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔

ہمارا ان حضرات سے ایک سادہ سا سوال ہے کہ ایک آدمی نے شیاطین تو کجا کسی فرشتے سے بھی مدد نہیں مانگی، کسی قسم کا قرآن وسنت کے احکام وفرائض سے متصادم کام بھی نہیں کیا تو محض گنتی لکھنے پر آپ کس شرعی دلیل سے اسے ساحر یعنی مرتد اور واجب القتل قرار دے رہے ہیں؟

بالفرض اگر یہ اعداد کسی اسمِ الٰہی یا آیت کریمہ یا مسنون اور جائز دعاء کے اعداد نہ بھی ہوں۔ تو کیا محض اعداد لکھنے یا یہ اعتقاد رکھنے سے کہ میں یہ اعداد لکھ کر پاس رکھوں تو شاید اللہ پاک کی نصرت وحمایت اور لطف وعنایت میرے شاملِ حال ہو جائے۔ محض اتنی بات پر وہ آدمی اسلام کے دائرے سے نکل جائے گا؟

اگر آپ کو یہ توفیق نہیں کہ زندگی بھر میں ایک ہی غیر مسلم کو مسلمان کر سکیں تو بات بات پر مسلمانوں کو تو کافر بنانا چھوڑ دیں۔

حسابِ جُمّل قدیم زمانے سے عرب وعجم میں رائج ہے:۔

یہاں یہ عرض کرنا بھی مناسب ہوگا کہ حسابِ جمل قدیم زمانہ سے عرب وعجم میں تمام اقوام میں رائج رہا ہے۔ حرفوں کو عددوں میں بدلنا اور ان سے مختلف فوائد اٹھانا ایک ایسا شعبہ ہے جسے کبھی اسلام اور کفر کا معرکہ نہیں سمجھا گیا۔ اسے کفار استعمال کرتے آرہے تھے اور مسلمانوں نے آج تک زندگی کے مختلف شعبوں میں استعمال کیا ہے اور بلا تکلف ابھی تک استعمال کرتے آرہے ہیں۔

حسابِ جُمّل اور تاریخی قطعات:۔

اس کی ایک سادہ سی مثال یہاں سے سمجھ لیں کہ عربی، فارسی اور اردو کے ہزاروں

شعراء نے کئی لوگوں کی ولادت، کئی خلفاء کے سالِ مسند آرائی، کئی جنگوں کے سالِ معرکہ آرائی، کئی اہم واقعات کی رونمائی اور کئی لوگوں کی وفات کو قطعات میں **الفاظ** کے ذریعے محفوظ کیا۔

اشعار میں حسابِ جمل کا استعمال معکوس طرز پر ہوتا ہے کہ وہاں حروف کو اعداد میں منتقل کرنے کی بجائے اعداد کو حروف میں منتقل کیا جاتا ہے۔ وفیات میں تو اس قطعۂ تاریخ کا عرب وعجم میں صدیوں سے اتنا پختہ رواج چلا آرہا ہے کہ شاید ہی کسی اہم شخصیت کی وفات پر قطعۂ تاریخ نہ کہا گیا ہو۔

برسبیلِ مثال یہاں ہم ہند کی عظیم ترین علمی وروحانی ہستی **شاہ ولی اللہ محدث دھلوی**ؒ کے فرزندِ ارجمند، ان کے خاص تربیت یافتہ شاگرد اور محض تیرہ سال کی چھوٹی سی عمر میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی علمی وروحانی مسند کے وارث بن کر پورے ہند کے علمی حلقوں سے اپنی علمی وعملی عظمت کا لوہا منوانے والی ہستی **شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی**ؒ کی وفات پر کہے گئے قطعاتِ تاریخ کا ذکر کر کے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حضرت کے مریدِ خاص، توحید وسنت پر مر مٹنے کا جذبہ رکھنے والے عظیم شاعر حضرت مؤمن خان مومن دہلویؒ نے آپ کی وفات پر ایک قطعہ یوں کہا:۔

دستِ بے دادِ اجل سے بے سروپا ہو گئے
فقرو دیں، فضل وہنر، لطف وکرم، علم وعمل

اس کے عدد (1239) بنتے ہیں جو آپ کی وفات کا ہجری سال ہے۔

عاملین اور شعراء کے استعمال میں فرق صرف اتنا ہے کہ شعراء اعداد کو الفاظ اور حروف میں منتقل کر کے قطعات کہتے ہیں جبکہ عاملین الفاظ وحروف کو اعداد میں منتقل کر کے انہیں ان الفاظ ہی کی طرح استعمال میں لاتے ہیں۔

شعراء بھی قطعہ میں دیئے ہوئے الفاظ سے وہ عدد مراد لیتے ہیں جو ان الفاظ سے مجموعی طور پر حاصل ہوتے ہیں اور عاملین بھی اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ، آیات یا اذکار

وادعیہ کے الفاظ سے حاصل ہونے والے مجموعی اعداد کو نقش وغیرہ کی بنیاد بناتے ہیں۔

حروفِ ابجد کا استعمال بلا تکلف جاری ہے:۔

عرب وعجم میں اردو، فارسی اور عربی میں چھپنے والی تازہ ترین کتب میں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ کسی موضوع کی تقسیم کرتے وقت عام طور پر مصنفین جس طرح اعداد کا استعمال کرتے ہوئے: 3,2,1 وغیرہ اعداد کا استعمال کرتے ہیں، اسی طرح وہ ان اعداد کے ہم قیمت حروفِ ابجد کو بھی آزانہ استعمال کرتے ہیں اور بعض جگہ تقسیم کو گنتی کی بجائے: الف، ب، ج، د، ہ وغیرہ کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔

عربی کی تمام جدید کتب دیکھ لیں۔ ان میں جہاں کسی چیز کی اقسام بیان کرنے کے لئے اعداد کی جگہ حروف استعمال کئے گئے ہیں وہاں حروف کو حروفِ تہجی (الف، باء، تاء، ثاء.....) کی ترتیب سے کبھی کسی مصنف نے استعمال نہیں کیا۔ ہر مصنف کا عرب و عجم میں ایک ہی اسلوب ہے کہ وہ حروف کو حروفِ تہجی کی بجائے حروفِ ابجد کی ترتیب سے لکھتا ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ ایسے تقسیمات کے مواقع پر جب کوئی مصنف الف لکھتا ہے تو اس کی مراد بھی ایک (ا) ہوتی ہے اور کتاب کے قارئین بھی اسے الف سے بجائے ایک ہی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ب، ج، د سے بھی مصنف کی مراد (4,3,2) ہوتی ہے اور قاری بھی یہی سمجھ کر ان حروف کو پڑھ رہا ہوتا ہے۔

ہم نے عالم عرب میں کسی عالم کو اس طرز پر نکیر اور اعتراض کرتے نہیں سنا نہ ہی کبھی کسی نے اس پر تعجب کیا ہے کہ ایک کی جگہ الف یا دو کی جگہ ب کیوں لکھی گئی ہے۔ یہ عام متداول اور متعارف طریقہ ہے جس پر کسی کو اعتراض نہیں۔

اس ساری گفتگو سے ہمارے موضوع کا اتنا پہلو تو روشن ہو گیا کہ حروف اور الفاظ کی اعداد میں قیمت لگانا (الف کو ایک کے برابر اور ب کو دو کے برابر قرار دینا) امتِ

مسلمہ نے کسی نکیر اور اعتراض کے بغیر قبول کیا ہے۔ کم از کم کسی کی پیدائش یا وفات کا سال یاد رکھنے کے لئے یا کسی اور عظیم الشان واقعے کا سال یاد رکھنے کے لئے تاریخ کو ہندسوں کی بجائے الفاظ میں بیان کرنے کا رجحان صدیوں سے رائج چلا آرہا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شاعر ہی حروف کی ابجدی قیمت (حسابِ جمل) سے واقف نہیں بلکہ شاعری پڑھنے والا ہر شخص بھی اس سے واقف چلا آرہا ہے۔ اور اسی طرح تحریروں میں ان حروف کو ہندسوں کی جگہ استعمال کرنے کا رجحان بھی صدیوں سے نثر نگاروں میں بھی مروج رہا ہے اور آج بھی رائج ہے۔

شاعر و مصنف اور عامل کا فرق:۔

ان دونوں طبقات کے برعکس عامل حرفوں کو ہندسوں میں بدل کر اسے استعمال میں لاتا ہے۔ جس کی دو اہم وجوہ یہ ہیں: (۱) بعض دفعہ وہ کسی کام کو عام لوگوں سے چھپانا چاہتا ہے۔ اس لئے حروف کو اعداد میں چھپا دیتا ہے۔ (۲) اور بعض دفعہ حروف، کلمات، آیات، دعاؤں کو بے توقیری سے بچانے کے لئے ایسا کرتا ہے۔

اگر ایک چیز کی ایک جانب (ہندسوں کو حرفوں میں بدلنا) کسی نکیر کے بغیر جائز ہے تو اسی کے دوسرے رخ کو جائز ماننا پڑے گا۔ وگرنہ اس کی حرمت پر دلائل لانا پڑیں گے کہ پہلا استعمال تو جائز تھا، لیکن فلاں آیت یا حدیث کی رو سے یہ دوسرا استعمال حرام یا کفر ہے۔

جس طرح شاعر قطعہ کہتے وقت اور عام مصنف ترتیب یا تقسیم بتلاتے وقت ہندسوں کو کسی خاص مقصد کے لئے حرفوں سے بدلتا ہے اور امتِ مسلمہ اس پر کوئی فتویٰ لگائے بغیر اسے قبول کرتی ہے۔ اسی طرح ایک عامل جب آیات یا دعاؤں کے حروف والفاظ کو ہندسوں میں بدلتا ہے تو اس کے دو مقاصد ہوتے ہیں جن کا ابھی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

اگر وہ مقاصد شرعی محرمات یا اعتقادی کفریات کے زمرے میں آتے ہوں تو اس پر فتویٰ لگانا درست ہوگا۔ اوران دونوں میں سے ایک مقصد بھی شریعتِ اسلامیہ کے نہ عقائد کے منافی ہے نہ احکام سے متصادم ہے!

بلکہ یہ دونوں مقاصد تو ایسے ہیں کہ ان پر عامل کو مزید ثواب ملنے کی امید کرنا چاہئے کہ (۱) یا تو اس نے کسی زوداثر عمل کو نااہل لوگوں سے چھپا کر لوگوں کو ان کے شر سے بچایا ہے (۲) یا اس نے کسی نقش کے مقاصد کو چھپا کر تعویذ لینے والے کو لوگوں کے ضرر سے بچایا ہے (بعض دفعہ علم ہو جانے کی وجہ سے کوئی شخص اسے نقصان پہنچا سکتا ہے) (۳) اور قرآنی آیات کو بے حرمتی سے بچانے کی نیت تو اعلیٰ ترین اور ارفع ترین نیتوں میں سے ایک ہے۔

ہاں اگر کوئی بری اور شر کی نیت سے اعداد کا نقش لکھتا ہے تو پھر اعداد کے نقش پر ہی کیا منحصر ہے؟ پھر تو کسی بھی طریقے سے عمل کرے، اگر وہ لوگوں میں فساد کا موجب بنتا ہے تو بھلے وہ سورۃ الفیل کے ذریعے لوگوں کو ہلاک یا سورۃ الکوثر کے ذریعے بیمار کرتا ہو، اسلام اسے **فسادفی الارض** کا مجرم ہونے کے ناطے ساحر شمار کرتا اور **واجب القتل** قرار دیتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی عمل میں وہ شیاطین سے مدد مانگتا ہے تو بھلے آگے وہ لوگوں کے لئے خیر وشر کا کوئی عمل کرے یا نہ کرے، یا شیطانی قوت کے ذریعے ساری زندگی لوگوں میں خوشیاں بھی بانٹتا پھرے، شریعت اس ساحر کو بھی واجب القتل قرار دیتی ہے۔

ہم غیر اللہ سے استمداد کرنے والوں یا خلقتِ خدا میں فساد پھیلانے والوں کی نہ ترجمانی کر رہے ہیں، نہ طرفداری! لیکن اتنی گذارش ضرور کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بے گناہ مسلمان پر زبردستی کوئی کفر تھونپ کر اسے کافر کہنے کی روش اچھی نہیں ہے۔

کیا اعداد کا ثواب الفاظ کے برابر ہے؟

اس سوال کو ہم اپنی کتاب کا کبھی حصہ نہ بناتے، نہ ہی اسے ہم کبھی موضوعِ سخن

بناتے، اگر اتنا بھونڈا، بے تکا اور جاہلانہ سوال ایک مباحثے کے دوران ایک ٹی وی اینکر پرسن نے براہِ راست ہم سے نہ کیا ہوتا۔

ایک ٹی وی ٹاک کے دوران ایک اینکر پرسن نے اپنی طرف سے بڑا تیر مارا کہ اگر اعداد میں حروف کو منتقل کر کے لکھنا جائز ہے تو کیا ان اعداد کا اجر اور ثواب آیت کے الفاظ کے برابر ہو سکتا ہے؟ ایک آدمی بسم اللہ شریف پڑھتا ہے اور دوسرا سات سو چھیاسی، سات سو چھیاسی کا وِرد کرتا ہے۔ کیا ان دونوں کا اجر ایک جیسا ہے؟ ایک آدمی رات بھر اللہ، اللہ کرتا ہے اور دوسرا رات بھر چھیاسٹھ، چھیاسٹھ (66) کی رٹ لگاتا ہے تو کیا ان دونوں کو اللہ کا ذکر کرنے کا ایک جتنا اجر ملے گا؟

ہم نے اسے بھی بتلایا اور قارئین کی خدمت میں بھی یہ گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ کلام اللہ تو صرف اور صرف ان مبارک عربی الفاظ کا نام ہے جن الفاظ میں اللہ نے اسے اپنے پاک پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا ہے۔ اس کا متبادل تو عربی میں اس کا کوئی مترادف لفظ بھی نہیں بن سکتا۔

لیکن اس سے یہ مطلب اخذ کرنا کہ قرآنِ کریم کے فیوض کا استفادہ کرنے کے لئے لوگ کوئی اور طریقہ اختیار کریں تو محض ثواب کے مقابلے کی وجہ سے اس طریقے کی نفی کر دی جائے۔ یہ بھی احمقانہ اندازِ فکر ہے۔

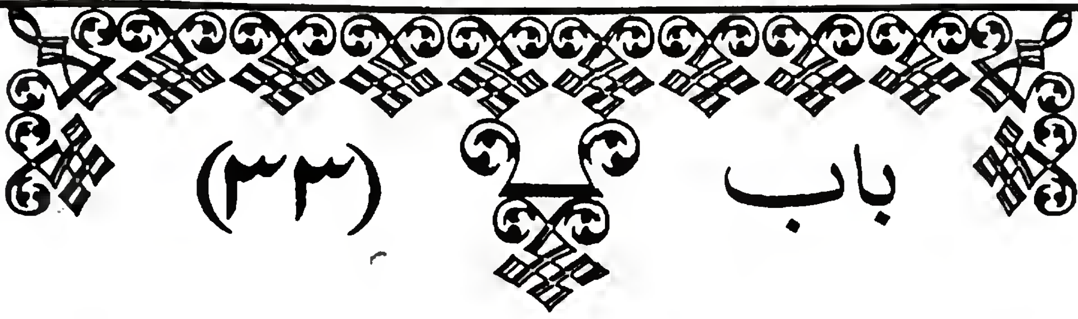
مثلاً اردو، انگریزی، فارسی اور دنیا بھر کی زبانوں میں قرآنِ حکیم کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اور شروع میں یہ بھی مسلمانوں کے ہاں اتنا ممنوع تھا کہ فارسی میں پہلا ترجمہ کرنے پر شیخ سعدیؒ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا۔ اب چونکہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ اس کے علوم ومعارف اور احکام ومسائل سے امت کو روشناس کرانے کے لئے مقامی زبانوں میں اس کا ترجمہ کرنا جائز ہے تو اب لوگوں کو زیادہ محسوس نہیں ہوتا۔ وگرنہ آپ ہی فرمائیے کہ ایک آدمی رات بھر الحمد لله رب العلمین کی تلاوت کرے اور دوسرا رات بھر ''تمام تعریفوں کا حقدار وہ اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے'' کی رٹ

لگا تار ہے تو کیا دونوں کو تلاوت کا اجر یعنی ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب ایک جیسا ملے گا؟ یقیناً نہیں ملے گا۔ لیکن محض ثواب نہ ملنے کی وجہ سے آپ قرآنِ حکیم کا ترجمہ کرنا اور ترجمہ پڑھنا حرام یا شرک قرار دیں گے؟

آخر یہاں اجر وثواب یکساں نہ ہونے کے باوجود آپ ترجمہ کو نہ صرف جائز قرار دے رہے ہیں بلکہ ضروری قرار دے رہے ہیں اور ہر ترجمہ کرنیوالا یہ سوچ کر کر رہا ہے کہ اس پر اسے گناہ نہیں بلکہ بہت بڑا اجر اور ثواب ملے گا۔ جبکہ یہ بھی معلوم ہے کہ قرآن کی تلاوت اور ترجمہ کی تلاوت کا اجر یکساں نہیں ہے۔ یہاں اسے کیوں جائز سمجھا رہا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ترجمہ سے قرآن کے ایک فیض (علمی فیض) کا حصول مقصود ہے۔ ترجمہ کرنے والا بھی مانتا ہے اور پڑھنے والا بھی کہ اس سے مقصود صرف یہ ہے کہ عربی پر دسترس نہ رکھنے والے لوگ آسانی سے قرآنی مراد جان سکیں۔ اور ان دونوں کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ قرآن کی تلاوت اور ترجمہ کے دھرانے کا اجر یکساں تو کجا، ان کے درمیان زمین اور آسمان جیسی نسبت بھی نہیں۔

یہی صورتحال اسمائے حسنٰی یا آیاتِ مبارکہ کے عددی نقوش کی ہے کہ اگر اہلِ علم نے حروف کو اعداد میں منتقل کرنے کو صحیح تسلیم کر لیا اور اہلِ فن نے اس طریقۂ انتقال کو نقوش میں استعمال کر کے تاثیر میں یکساں پایا تو انہوں نے قرآنِ حکیم کے ادب کو زیادہ سے زیادہ ملحوظ اور محفوظ رکھنے کی خاطر الفاظِ قرآنی کا روحانی فیض اعداد میں منتقل کرنا درست سمجھا۔ اسے صرف تعویذ کی حد تک دیکھا جائے، اجر وثواب کی غیر متعلقہ بحث کر کے اصل موضوع کو نہ الجھایا جائے، جیسے ترجمہ کے باب میں افادیت اور فیض کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، تلاوت کے اجر کی یکسانیت پر بحث نہیں کی جاتی۔



باب (۳۴)

حروفِ ابجد کی قیمت

شعراء اور مصنفین کے ہاں صرف ابجد قمری سے اعداد حاصل کئے جاتے ہیں۔ عاملین نے درجن سے زائد ترتیبیں بیان کی ہیں اور ہر ترتیب میں حروف کی قیمت بدل جاتی ہے۔ یہ اس علم میں وہ غلو ہے جو آگے چل کر سحر کی طرف یا اس کے قریب قریب لے جاتا ہے۔ اس لئے ہم صرف ابجد قمری کے حساب سے حروف کی قیمت بیان کریں گے۔ جس کا نقشہ درج ذیل ہے:۔

۷۸۶

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ھ ۵	و ۶	ز ۷
ح ۸	ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰
س ۶۰	ع ۷۰	ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰
ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰	ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰

حرف کی قدر لگانے کا طریقہ:۔

(۱) جو حرف لکھنے میں آئے، اگرچہ بولنے میں نہ آرہا ہو اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ جیسے الرَّحمٰن میں لام بولا نہیں جاتا، مگر لکھنے میں چونکہ موجود ہے اس لئے لام کے تیس (۳۰) عدد اس نام کے اعداد میں شامل کئے جائیں گے۔

(۲) جو حرف بولنے میں آرہا ہے مگر لکھنے میں نہیں آرہا اس کی قیمت نہیں شمار ہو گی۔ جیسے الرحمٰن میں میم پر کھڑی زبر ہے جس کی آواز بولنے میں الف والی ہے۔

چونکہ الف بولنے تک محدود ہے اور لکھنے میں موجود نہیں اس لئے اس کا عدد شمار نہیں کیا جائے گا۔ نیز اس نام میں راء پر تشدید ہے جس کی وجہ سے راء بولنے اور پڑھنے میں دوبار استعمال ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ لکھنے میں صرف ایک ہی بار آرہی ہے، اس لئے صرف ایک راء کی قیمت شامل ہوگی، دوسری کی نہیں۔

(۳) جو تاء لمبی لکھی جاتی ہے (جیسے: مسلماتٌ) اس کی قیمت تو (400) متعین ہے لیکن گول تاء (جیسے رحمة، جنة وغیرہ) کے بارے میں علمائے جفر کی دو طرح سے آراء سامنے آئی ہیں۔(۱) جمہور اس تاء کو بھی (400) کے برابر شمار کرتے ہیں (۲) جبکہ بعض اسے ھاء کے عدد (5) کے برابر شمار کرتے ہیں۔اسے (۴۰۰) شمار کرنا اس وقت زیادہ صحیح ہے۔ جب یہ کلام کے درمیان میں ہو اور (۵) شمار کرنا اس وقت زیادہ صحیح ہے جب کلام کے آخر میں واقع ہو۔

(۴) ہمزہ عربی زبان کا اصولِ کتابت کے اعتبار سے سب سے مشکل اور پیچیدہ حرف ہے۔مدارس میں تو خیر سے کتابتِ ہمزۃ کے قواعد سکھانے کا رواج ہی نہیں ہے۔ البتہ قراءات کے شعبہ کے بعض اساتذہ اس کا کچھ اہتمام کرتے ہیں۔

اس کے لکھنے کے بنیادی طریقے چار ہیں۔ جن میں سے ایک جگہ یہ مستقل بالذات ہوتا ہے اور کسی کا سہارا نہیں لیتا۔ جبکہ تین جگہ یہ تینوں حروفِ علت کے اوپر لکھا جاتا ہے۔ علمائے نحو اور قراءِ کرام ایسے وقت میں ان حروفِ علت کو ہمزہ کی کرسی قرار دیتے ہیں۔

(ا) اگر ہمزہ مستقل بالذات لکھا ہو (جیسے: دِفْءٌ) تو اس کا عدد الف کے برابر (۱) ہوگا۔

(ب) اگر الف کی کرسی پر ہو تو بھی اس کا عدد ایک ہی ہوگا۔ (جیسے: قَرَأَ، سَأَلَ)۔

(ج) اگر یاء کی کرسی پر ہو تو اس کی قیمت یاء کے برابر (10) ہوگی۔ (جیسے: قُرِئَ، یَسْئَلُ)۔ یہاں یَسْئَلُ میں اس کی کرسی یاء کی ہے۔

(د) اور اگر واؤ کی کرسی پر لکھا ہو تو اس کا عدد واؤ کے برابر (6) ہوتا ہے۔ (جیسے: یَکْلَؤُکُمْ)۔

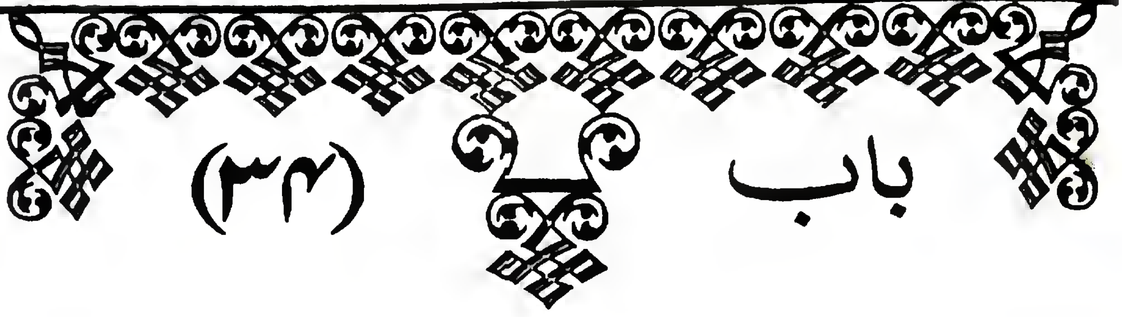
(۵) عجمی حروفِ ہجی کو عربی حروفِ ہجی میں تبدیل کر کے عدد نکالا جائے گا۔ جیسے پ کے عدد ب کے برابر، گ، کے ک کا برابر ڈال کے دال برابر۔

مشق اور مثال:۔

(۱) مثلاً: اللہ تعالیٰ کے اسم ذات اللّٰہ میں پہلے الف کا (ا) پھر دو لام کے (30+30=60) پھر ھاء کے (5) نمبر زجمع کئے تو (66) نمبر حاصل ہوئے۔

(۲) حضور انور ﷺ کے اسمِ گرامی محمد میں دو میم کے (40+40=80) حاء کے (8) اور دال کے (4) نمبر زجمع کئے تو (92) نمبر ز حاصل ہوئے۔

نوٹ: اسمِ ذات میں لام پر آنے والی کھڑی زبر کی آواز اگرچہ الف جیسی ہے اور بولنے میں یہاں الف موجود ہے مگر اعداد میں اس الف کو اس لئے شمار نہیں کیا جاتا کہ وہ لکھنے میں نہیں آ رہا۔ اسی طرح حضور ﷺ کے اسم گرامی میں دوسری میم مشدد ہونے کی وجہ سے بولنے میں دو بار ادا ہوتی ہے اور اس طرح بولنے میں آپ ﷺ کے اسم گرامی میں تین بار میم بولی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ لکھنے میں صرف دو بار آ رہی ہے اس لئے اعداد میں میم دو بار شمار ہوگی۔ تین بار نہیں ہوگی۔



علم النقوش

علم الاعداد کونقوش میں استعمال کرنے والا شعبہ علم الجفر کہلاتا ہے۔ اس میں اعداد کو خاص ترتیب سے مختلف خانوں میں اس طرح پُر کیا جاتا ہے کہ نقش کے تمام اضلاع کا مجموعہ اس عدد کے برابر آتا ہے جس عدد کا نقش آپ تیار کرنا چاہتے ہیں۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

مثلاً اگر آپ اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے عدد (66) کا نقش مثلث تیار کرنا چاہتے ہیں تو جفری قواعد کا بروئے کار لاتے ہوئے (جو آگے آرہے ہیں) آپ نے (18) کے عدد سے نو خانے اس طرح پر کئے کہ ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے ہوئے آخری خانے میں (26) کا عدد پر کیا۔ اس نقش کے خانوں میں یہ اعداد اس ترتیب سے بھرے گئے ہیں کہ اس کے جس ضلع کو اوپر سے نیچے کی طرف جمع کریں یا دائیں سے بائیں جمع کریں۔ ہر ضلع کا حاصلِ جمع (66) ہی آئے گا۔

علم النقوش میں ہم آپ کو انہی نقوش کے پر کرنے کے طریقے اور بعض خاص عددی نقوش سے روشناس کرائیں گے۔ اور نقوش بھرنے کے ضوابط سادہ اور عام فہم انداز میں بیان کریں گے تا کہ کوئی بھی قاری جس اسم یا آیت کا عددی نقش تیار کرنا

چاہے، وہ آسانی سے تیار کر سکے۔

نقوش کی اقسام:۔

علم الجفر میں مثلّث سے لے کر مُثنّٰی عَشَرْ تک نقوش چلتے ہیں۔یعنی تین خانوں کے ضلع سے بارہ خانوں کے ضلع تک۔اور جس نقش کے اوپر سے نیچے تین خانے ہونگے، اس کے دائیں سے بائیں بھی تین ہی خانے ہوں گے۔ اس طرح مثلث نقش کل نو (9) خانوں پر مشتمل ہوگا۔اسی طرح موبع میں اوپر سے نیچے بھی چار اور دائیں سے بائیں بھی چار ہی خانے ہوں گے۔اس طرح مربع کے کل خانے سولہ (16) ہوں گے۔

عام طور پر عامل کو صرف نقشِ مثلث اور نقش مربع کی ضرورت پڑتی ہے۔اور ہم دیگر نقوش پر زیادہ بحث بھی نہیں کرنا چاہتے، اس لئے ہم مثلث اور مربع پر زیادہ مفصل گفتگو کریں گے اور باقی نقوش کے قواعد کے ساتھ ہی ان کے چند اہم تعویذات رفتارِ نقش سمیت ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

باب (۳۵)

نقش بھرنے کے بنیادی اصول

کسی بھی قسم کا نقش بھرنے سے پہلے پانچ باتوں کو جاننا اور ان پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے:

(۱)طبعی اعداد (۲)اعدادِ طرح (۳)عددِ تقسیم (۴)عددِ کسر (۵)خانۂ کسر۔

(۱) طبعی اعداد: کسی بھی نقش کے طبعی اعداد نکالنے کا ضابطہ یہ ہے کہ (۱) اس کے کل خانوں کی تعداد پر ایک اضافہ کریں (۲) اس مجموعے کا نصف نکالیں (۳) پھر نصف کے عدد کو اس نقش کے ایک ضلع کے خانوں سے ضرب دیں تو اس نقش کا طبعی عدد برآمد ہو جائے گا۔ جیسے: (۱) مثلث میں کل خانے (9) ہوتے ہیں (۲) ان پر ایک کا اضافہ کرنے سے (10) برآمد ہوا تو (۳) اس کا نصف (5) نکال کر مثلث کے ایک ضلع کے (3) خانوں سے ضرب دیکر (15) حاصل ہوا۔ اور یہی (15) کا عدد مثلث کا طبعی عدد کہلائے گا۔ جس سے کم عدد کا نقش مثلث نہیں تیار ہو سکتا۔

(۲) اعدادِ طرح: (۱) نقش کے تمام خانوں کو جمع کر کے ان میں سے ایک عدد کم کریں (۲) حاصل شدہ عدد کو نصف کریں (۳) پھر اس عدد کو ایک ضلع سے ضرب دیں تو اعدادِ طرح حاصل ہو جائیں گے۔ مثلاً: مثلث نقش کے کل خانوں کی تعداد (9) ہے۔ ان میں سے ایک کم کیا تو (8) رہ گئے۔ پھر جب اسے نصف کیا تو (4) رہ گئے۔

پھر چار کو ایک ضلع (مثلث کا ہر ضلع (3) خانوں کا ہوتا ہے) سے ضرب دیا تو (12) حاصل ہوئے۔ اس لئے یہ طے ہو گیا کہ مثلث نقش کے اعدادِ طرح (12) ہیں۔ یعنی اس نقش کے اعدادِ طبعی (یا اگر وضعی نقش ہو تو اس کے کل اعداد) میں سے (12) نمبر ہم نے ہر حال میں نکالنے ہی نکالنے ہیں۔ (طرح کا مطلب منفی کرنا ہے)۔

(۳) عددِ تقسیم: نقش کے ایک ضلع میں جتنے خانے ہوں۔ وہی اس نقش کا عددِ تقسیم ہوتا ہے۔ چونکہ مثلث کا ہر ضلع تین خانوں پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے اس کا عددِ تقسیم (3) ہے۔

(۴) اعدادِ کسر: طرح کے بعد کل اعداد میں سے جو عدد بچے اس کو عددِ تقسیم پر تقسیم کرنے سے اگر کوئی عدد بچے تو اسے عددِ کسر کہتے ہیں۔ مثلاً: اسم باری تعالیٰ الهادی کے کل اعداد (20) بنتے ہیں۔ قانون کے مطابق (12) منفی کئے تو (8) حاصل ہوئے۔ انہیں (3) پر تقسیم کیا تو (2) حاصل ہوا اور (2) ہی باقی بچے۔ اس باقی بچنے والے دو (۲) کو اعدادِ کسر کہا جاتا ہے۔

(۵) خانۂ کسر: عددِ کسر نکلنے کے بعد سب سے اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ کسر کا اضافہ کس خانے میں کیا جائے گا۔ خانۂ کسر نکالنے کا ضابطہ یہ ہے کہ جتنے عدد کی کسر نکلے، اسے ایک ضلع سے ضرب دیں۔ پھر نقش کے مجموعی خانوں کی تعداد پر ایک کا اضافہ کر کے اس حاصلِ ضرب کو اس ٹوٹل سے منفی کر دیں۔ مثلاً: اسم الهادی کا مثلث بنانے کیلئے عددِ کسر (2) نکلے تھے تو انہیں ایک ضلع کے خانوں (3) سے ضرب دیا تو (2×3 = 6) بن گیا۔ اس چھ کو مثلث کے کل خانوں (9) پر ایک بڑھا کر (9+1=10) میں سے کم کیا تو (10-6=4) حاصل ہوا یعنی خانہ نمبر چار خانۂ کسر برآمد ہوا۔

(۶) خانۂ کسر کا استعمال: اس خانۂ کسر میں جب پہنچیں گے تو عام رفتار سے ایک عدد کا اس میں مزید اضافہ کر دیں گے۔

باب (۳۶)

نقشِ مثلث

نقشِ مثلث اوپر سے نیچے تین تین اور دائیں سے بائیں تین تین خانوں پر مشتمل نقش ہوتا ہے۔ اس میں کل (9) خانے ہوتے ہیں اور اس نقش کے طبعی اعداد (ایک سے نو تک خانے پر کرنے سے حاصل شدہ اعداد) پندرہ (15) بنتے ہیں۔ عاملین کو (15) اعداد میں چونکہ اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اسم نہیں ملا اس لئے انہوں نے اسے اماں حواء کی طرف منسوب کر دیا ہے کہ حوا کے بھی (15) عدد ہوتے ہیں۔

مثلث کی عنصری چالیں:۔

علمائے فن نے مثلث کے نقوش کو چار عناصر پر تقسیم کرتے ہوئے اس کی چار چالیں (پر کرنے کے طریقے) وضع کی ہیں۔ ہر چال کو الگ عنصر سے منسوب کیا گیا ہے:۔

آتشی

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

بادی

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

آبی

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

خاکی

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

علمائے جفر کے نزدیک ان چار عناصر سے منسوب کرنے اور چار طریقوں سے نقش مثلث کو پر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف مقاصد کے لئے اگر اس کو پر کرنے کا طریقہ تبدیل کرتے جائیں تو مختلف مقاصد کے لئے زود اثر ثابت ہوتی ہیں۔

اسے یوں سمجھ لیں کہ حکیم دوا دیتے وقت مریض کی کیفیت یا مرض کی شدت وکمی کے حوالے سے بعض دفعہ بدرقہ تبدیل کر کے مختلف فوائد حاصل کرتا ہے۔ ایک ہی دوا پانی سے اور فائدہ دیتی ہے۔ دودھ سے اور فائدہ دیتی ہے، شربت سے اور قسم کا فائدہ دیتی ہے۔ اسی طرح نقوش کی ہر چال نئی طرح کے فوائد کی حامل ہوتی ہے:۔

بادی چال :۔ فتوحات کے لئے اچھی ہے۔

خاکی چال :۔ کسی کے دماغ پر اثر انداز ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کو شراب نوشی سے روکنا ہے یا اپنے بہن بھائیوں کے حقوق ادا کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔

آبی چال :۔ محبت اور دلوں کو جوڑنے کے لئے نافع ہے۔

آتشی چال :۔ ہلاکت کیلئے کار آمد ہے۔ اس پر تحقیقی گفتگو ہم مربع نقش کے ضمن میں کریں گے کہ یہ سب باتیں تجربی، ظنی اور وہمی ہیں۔

مثلث کی معکوس چالیں :۔

یاد رہے کہ مثلث کے ہر خانے سے اس کی چال نہیں بنتی (مربع کی طرح) بلکہ اس کی صرف چار چالیں بنتی ہیں جنہیں چار عناصر (آب وآتش وبادوخاک) سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ اوپر آپ نے جو چار چالیں، دیکھیں انہیں **منسوبی چالیں** کہا جاتا ہے۔ یعنی ان میں سے آتشی چال کو **آتشی منسوبی، بادی چال کو بادی منسوبی** کہا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ یہی چار چالیں ایک اور طریقے پر بھی تیار ہوتی ہیں جسے **معکوسی طریقہ** کہا جاتا ہے۔ اس طریقے پر چار چالیں اس طرح پر کی جائیں گی:۔

آتشی معکوس

٧٨٦

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

بادی معکوس

٧٨٦

٤	٣	٨
٩	٥	١
٢	٧	٦

آبی معکوس

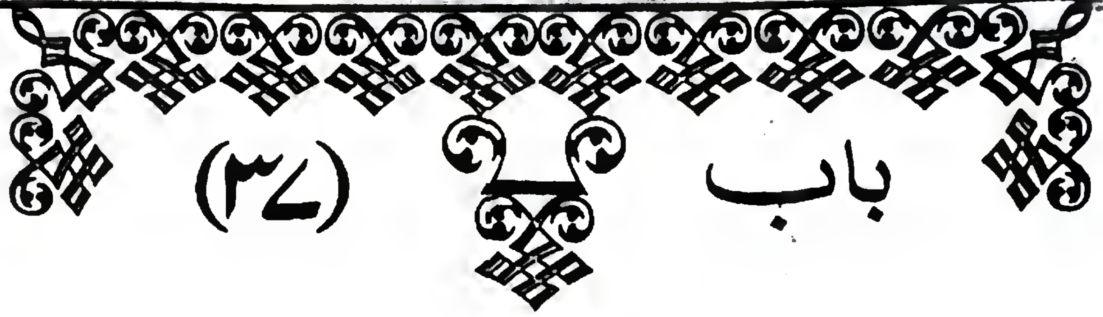
٧٨٦

٨	٣	٤
١	٥	٩
٦	٧	٢

خاکی معکوس

٧٨٦

٢	٩	٤
٧	٥	٣
٦	١	٨



باب (۳۷)

زکوٰۃ نقشِ مثلث

آج کل عاملین کتابوں سے نقوش دیکھ کر لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ نہ ان کی زکوۃ ادا کی ہوتی ہے، نہ ہی نقش بھرنے کا طریقہ آتا ہے۔ جونسا عدد جب چاہا کسی خانے میں رکھ دیا اور نقش لکھ کر فارغ ہو گئے۔ حروف و اعداد کا ایسا مجموعہ نقش کہلانے کا حقدار ہی نہیں تو تأثیر کیا خاک دکھائے گا؟

جب تک مثلث اور مربع کی زکوۃ ادا نہ کی جائے، تب تک اس کا لکھنا یا تو سرے سے بے فائدہ ہوتا ہے یا اس کے فائدے کی سطح بہت معمولی ہوتی ہے۔ اگر آپ صحیح معنوں میں عامل بننا چاہتے ہیں تو دو نقوش (مثلث اور مربع) کی زکوۃ ضرور ادا کریں۔ پھر دیکھیں کہ تأثیر کس چیز کا نام ہے۔

مثلث کی زکوۃ کے مختلف طریقے علمائے تکسیر نے بیان کئے ہیں۔ یہاں ہم ان میں سے چار چھوٹے بڑے مگر سادہ و آسان طریقے نقل کر رہے ہیں۔ آپ اپنی ضرورت اور ہمت کے مطابق جو طریقہ چاہیں، اپنا سکتے ہیں۔ لیکن اتنا تو آپ خود بھی محسوس کر سکتے ہیں کہ زکوۃ جتنی بھاری، مشکل اور طولانی دیں گے، تأثیر بھی اتنی دیرپا، مضبوط اور مستحکم پائیں گے۔

طریقۂ اول :۔

یہ سب سے مختصر اور آسان طریقۂ زکوۃ ہے۔مگر اس کی تاثیر آئندہ آنے والے تین طریقوں سے کم ہے۔اگر چہ بغیر زکوۃ کے نقوش لکھنے والوں کے مقابلہ میں آپ کے ہاتھوں سے لکھا ہوا نقش لوگوں کو زیادہ فائدہ دے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے پینتالیس (۴۵) نقوش روزانہ لکھیں۔صبح فجر کے بعد نقوش لکھیں اور ظہر کے بعد آٹے کی گولیاں بنا کر ایک ایک نقش ہر گولی میں بند کر کے بہتے پانی میں ڈال آئیں۔ یہ عمل مسلسل پینتالیس (۴۵) دن جاری رکھیں۔جمالی جلالی پرہیز کی پابندی کریں۔لکھتے وقت مکمل خلوت ہو۔

پھر روزانہ پندرہ نقوش لکھ کر یا تو روزانہ آٹے کی گولیوں میں ڈال کر دریا میں ڈال دیا کریں۔یا چند دنوں کے نقوش جمع کر کے اکٹھے ڈال آیا کریں۔اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن تیس (۳۰) نقش لکھ لیا کریں۔(لیکن زکوۃ کے دوران ناغہ کیا تو زکوۃ باطل ہو جائے گی)۔

طریقۂ دُوُم :۔

یہ ہے کہ چالیس دنوں میں، سوالاکھ مثلث نقوش اس طرح لکھیں کہ سوالاکھ کو چالیس پر تقسیم کر کے پہلے روزانہ کی مقدار نکالیں۔پھر اس حاصل شدہ مقدار کو چار پر تقسیم کر کے چار عناصر کی الگ الگ مقدار نکالیں۔اس طرح روزانہ (۱) مثلث آتشی کے سات سو بیاسی (۷۸۲) نقوش اور (۲) مثلث بادی، خاکی اور آبی کے سات سو اکاسی (۷۸۱) کے حساب سے لکھنا ہوں گے۔

اور نقوش لکھ کر روزانہ انہیں ان کے عنصر کے موافق استعمال بھی کرنا ہوگا۔یعنی آتشی کو جلانا، خاکی کو دفن کرنا، آبی کو پانی میں بہانا اور بادی کو ہوا میں منتشر کرنا ہوگا۔

زکوۃ مکمل ہونے کے بعد تمام عناصر کے تین نقوش بھر دیا کریں اور جب بھی فرصت ملے ان کا اپنے اپنے عنصر سے حسب سابق مصادقہ کر دیا کریں۔

یہ انتہائی اعلیٰ ، مؤثر اور مفید طریقہ ہے ۔ اس کے بعد عامل اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مثلث کا عامل سمجھ سکتا ہے ۔ اور ہر عنصر میں زکوۃ دینے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں تاثیر کی وہ قوت آجائے گی جس کا استعمال وہ ہر عنصر کی چال اور ہر طرح کے مثلث نقش میں کر سکے گا اور خلقت کو بھی پورا پورا فائدہ ہوگا ۔

طریقۂ سوّم :۔

اس طریقے کو علمائے جفر مثلث کی زکوۃِ کبیر کا نام دیتے ہیں ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام کو پہلے پکارنا ہے پھر اس کے طرفین (حرفِ اول اور حرفِ آخر) کو پڑھنا ہے ۔

یَاهَادِیُ بِحَقِّ هِیَ ۔ (اگر هِیَ کو زبر سے پڑھنے میں دشواری ہو تو جزم کے ساتھ هِیْ پڑھ لیں) ۔

اسم ھادی کے طرفین (هِیَ) کا استخراج اس لئے علمائے جفر نے کیا ہے کہ اس کے اعداد (۱۵) بنتے ہیں جو مثلث کے ایک ضلع کا مجموعہ ہیں ۔ اور اس میں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ هِیَ عربی زبان میں واحد مؤنث غائبہ کی ضمیر بھی ہے ۔ اور اس کا مرجع حضرت حواء علیھا السلام ہیں ۔ اور حواء کا عدد بھی پندرہ ہے ۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہاں پر هِیَ کا استعمال بطور ضمیر نہیں ۔ کیونکہ یہ مرفوع اور منفصل ضمیر ہے ۔ مضاف الیہ کے مقام پر ضروری ہے کہ مجرور اور متصل ضمیر (هَا) آئے ۔

اس طریقہ پر زکوۃ طریقۂ دوم سے آسان ہے مگر تاثیر میں اس سے کم درجہ کی نہیں ہے اس کا سادہ سا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا اسم کو دو لاکھ بار پڑھنا ہے اور نقشِ مثلث اس زکوۃ میں صرف دو ہزار بار پُر کرنا ہے ۔ (زکوۃ کے لئے صرف نقشِ آتشی کا پُر کرنا کافی ہوتا ہے) ۔ اور اس عمل کی کوئی مدت بھی مقرر نہیں کہ سات دن میں مکمل کریں یا چالیس دن میں ۔ بس آپ اپنی سہولت دیکھیں کہ کتنے دنوں میں پڑھائی بھی آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں اور لکھائی بھی ! پڑھائی اور لکھائی کو اتنے دنوں پر تقسیم کر کے شرائطِ

چلہ کو بجالاتے ہوئے زکوٰۃ مکمل کرلیں۔

زکوٰۃ کے بعد یومیہ تین ،نو یا پندرہ نقش عمل کو بحال رکھنے کے لئے لکھتے رہیں اور جب فرصت ملے آٹے کی گولیوں میں ڈال کر نہر یا دریا میں پھینک دیا کریں۔

طریقۂ چہارم :۔

یہ نقشِ مثلث کی زکوٰۃ کا نصابِ اکبر ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا اسم کو چار لاکھ پچاس ہزار (۴۵۰،۰۰۰) بار پڑھیں اور نقشِ مثلث ایک لاکھ اسی ہزار بار لکھیں۔

وقت کا تعین اس طریقے میں بھی نہیں۔اپنی سہولت کے مطابق مدت مقرر کر کے اتنے دنوں پر پڑھائی اور لکھائی کی مقررہ تعداد کو تقسیم کرلیں اور روزمرہ اس تعداد کے مطابق لکھنا شروع کردیں۔اور زکوٰۃ مکمل ہونے کے بعد حسبِ سابق معمول روزمرہ کا مقرر رکھیں۔

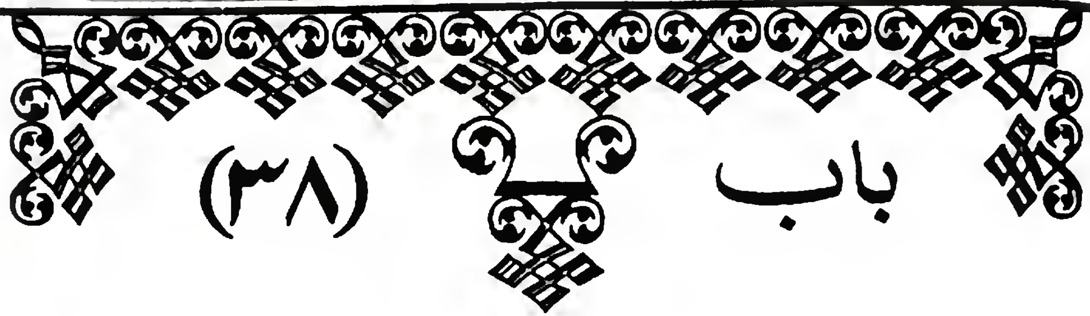
خاص ہدایت :۔

دورانِ زکوٰۃ اور زکوٰۃ کے بعد روزمرہ معمولِ مقررہ کے لئے لکھے جانے والے نقوش لوگوں کو نہ دیئے جائیں۔یہ صرف پانی میں بہانے (یا عناصر سے مصادقہ کرنے) میں کام میں لائیں۔لوگوں کو دیئے جانے والے نقوش اس سے الگ ہونے چاہئیں۔

شرائطِ زکوٰۃ :۔

کسی قسم کے نقش کی زکوٰۃ میں درجِ ذیل شرائط کی پابندی کا پورا پورا اہتمام رکھیں۔

(۱) جلالی پرہیز (۲) غسل یا وضوء (پہلے روز غسل کرنا ضروری ہے بعد میں آپ کو اختیار ہے وضوء کریں یا غسل)۔(۳) دو نفل قضائے حاجت (۳) قبلہ رخ بیٹھ کر لکھنا (۴) چھت کے نیچے خلوت میں بیٹھنا (۵) وہاں کسی کا گذر نہ ہو۔



باب (۳۸)

مثلث وضعی کا طریقہ

مثلثِ وضعی پر کرنے کے کئی طریقے وضع کیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے ہم ان میں سے آسان ترین اور سادہ ترین طریقہ آپ کو سمجھا دیتے ہیں۔ اس سے آپ ہر قسم کا مثلث نقش بہ آسانی تیار کر سکیں گے۔

مثلث بھرنے کا عمومی ضابطہ:۔

(۱) جس اسمِ اعظم، آیت یا دعاء کا نقشِ مثلث تیار کرنا ہے اس کے کل اعداد میں سے قانون کے (12) عدد کم کریں۔ (اعدادِ طرح کا بیان پہلے آپ پڑھ چکے ہیں)۔

(۲) جو عدد باقی بچیں پھر ان کو (3) پر تقسیم کریں۔ اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر ہر خانے میں ایک ایک عدد کا اضافہ کرتے ہوئے (9) خانے پر کر لیں۔

(۳) اگر تقسیم میں کچھ بچ جائے تو دیکھیں۔ (ا) اگر ایک بچا ہو تو خانہ نمبر (7) آپ کا خانہ کسر ہے اور (ب) اگر دو بچے ہوں تو خانہ نمبر (4) آپ کا خانۂ کسر ہے۔ خانۂ کسر کا مطلب یہ ہے کہ باقی خانوں میں آپ صرف ایک ایک نمبر بڑھاتے آرہے تھے۔ اس خانے میں ایک کی بجائے دو کا اضافہ کریں گے۔

مثالیں:۔ ذیل میں تین مثالوں سے ہم مثلثِ وضعی کے بیان کردہ قانون کو واضح کر دیں گے: (۱) اسم الجلالۃ (اللّٰہ) کے کل عدد (66) بنتے ہیں۔ اعدادِ طرح

(12) کم کیے تو (54) عدد حاصل ہوئے۔ اسے (3) پر تقسیم کیا تو (18) حاصل ہوا اور کوئی کسر نہیں بچی۔ اس کا نقش یوں بنے گا:۔

۷۸۶

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

(۲) اسم باری تعالیٰ الھادی کے عدد (20) بنتے ہیں۔ قانون کے اعدادِ طرح (12) نکالے تو باقی (8) بچے۔ انہیں (3) پر تقسیم کیا تو حاصل بھی (2) آیا اور کسر بھی (2) ہی نکلی۔ اب ہم (2) سے نقش بھرنا شروع کردیں گے اور خانہ نمبر (4) میں عام رفتار سے ایک عدد کا اور اضافہ کریں گے تو نقش صحیح پر ہو جائے گا۔ کیونکہ (۲) بچیں تو خانہ کسر چوتھا خانہ ہوتا ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

(۳) اسم الٰہی الوب کے کل عدد (202) ہیں۔ قانون کے (12) عدد کم کئے تو (190) بچے۔ انہیں (3) پر تقسیم کیا تو (63) حاصل ہوا اور کسر (1) آئی۔

۷۸۶

۷۱	۶۳	۶۸
۶۵	۶۷	۷۰
۶۶	۷۲	۶۴

چونکہ (1) کسر آئی ہے اس لئے خانہ نمبر (7) میں ایک عدد کا مزید اضافہ کریں گے تو نقش کی چال مکمل ہو جائے گی۔

دوسرا عمومی طریقہ:۔

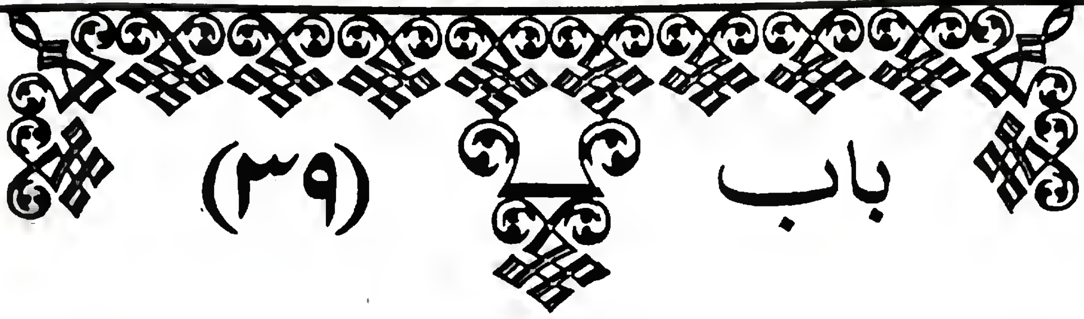
ایک عمومی طریقہ اور بھی ہے کہ کل اعداد میں سے بارہ کی بجائے (15) تفریق

کریں باقی ماندہ اعداد کو تین پر تقسیم کریں۔لیکن اس طریقے میں حاصلِ قسمت کو براہِ راست خانۂ اول میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ ان پر ایک عدد کا اضافہ کر کے خانۂ اول میں رکھتے ہیں۔پھر طبعی نقوش کی طرح ہر خانے میں ایک ایک کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثال : اسم ذات (اللّٰہ) کے (66)عدد میں سے (15)خارج کئے تو (51)حاصل ہوئے انہیں (3) پر تقسیم کیا تو (17) حاصل ہوا۔اس پر ایک کا اضافہ کیا تو (18) ہو گئے۔اب (18) کو خانۂ اول میں رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کریں گے تو حاصل اضلاع (66) آئے گا اور نقش صحیح پر ہو گا۔(یہ نقش پہلے گذر چکا ہے)۔

عمومی طریقہ کی خصوصیت:۔

نقوش کے ذیل میں ہم عمومی طریقہ اور خصوصی طریقہ الگ الگ بیان کریں گے۔ عمومی ضابطے سے مراد وہ طریقہ ہے(۱) جو خانۂ اول سے شروع ہوتا ہے (۲) اور جس میں ایک ایک کے اضافے سے خانے پر کئے جاتے ہیں۔جبکہ خصوصی طریقوں میں سے (۱) کچھ ایسے ہیں جن میں نقشِ وضعی خانۂ اول کی بجائے آگے کہیں سے شروع ہوتا ہے۔(۲) یا کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کا نقش شروع تو خانۂ اول ہی سے ہوتا ہے مگر اس کے خانوں میں ایک ایک کی بجائے دو، دو، تین، تین یا اس سے زائد عدد کا اضافہ کیا جاتا ہے۔(ان کے ضابطے اور مثالیں آگے آرہی ہیں)۔اوپر عمومی طریقے کے حوالے سے دو ضابطے آپ نے پڑھے دونوں میں حاصلِ قسمت کو خانۂ اول ہی میں رکھا گیا ہے اور دونوں میں شروع سے آخر تک ایک ایک عدد کا اضافہ کیا گیا ہے۔اور انہی دو وجوہ کی بناء پر اسے عمومی طریقہ کہا جاتا ہے۔



باب (۳۹)

مثلث نقش کے خصوصی طریقے

مثلث نقوش تیار کرنے کے یوں تو بہت سے طریقے ہیں مگر یہاں ہم ان میں سے سات انتہائی اہم اور مجرب قواعد کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔ ان میں سے پہلے پانچ طریقے وہ ہیں جن میں خاص ضابطوں کے تحت حاصل شدہ اعداد کو پہلے خانے میں رکھ کر ہر خانے میں دو، تین، چار اعداد کا اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ اور آخری دو طریقوں میں حاصل شدہ اعداد کو پہلے خانہ میں رکھنے کی بجائے چوتھے یا ساتویں خانے میں رکھا جاتا ہے مگر اگلے خانوں میں اضافہ صرف ایک ایک کا ہوتا ہے۔

نوٹ : یاد رہے کہ خصوصی طریقوں میں اگر خانۂ اول سے نقش بھریں گے تو ہر خانے میں اضافہ کا ضابطہ بدلتا رہے گا کہیں دو، کہیں تین اور کہیں چار کا اضافہ کریں گے اور اگر دوسرے دور یا تیسرے دور (یا بڑے نقوش میں اس سے اگلے دور) سے نقش بھریں گے (چوتھے خانے سے مثلث کا دوسرا اور ساتویں خانہ سے تیسرا دور شروع ہوتا ہے۔ مثلث کا ہر دور تین خاتون کا، مربع کا چار خانوں کا اور اس طرح ہر نقش کا اپنے اضلاع کے مطابق دور ہوتا ہے) تو اس صورت میں اضافہ صرف ایک ایک کا ہو گا۔ البتہ دونوں طرح کے نقوش میں کسر کے خانے میں ضابطے کا ایک مزید عدد ضرور بڑھایا جائے گا۔

اب ہم ترتیب دار مثلث کے سات خصوصی طریقے بیان کرتے ہیں۔

مثلث کا خصوصی طریقۂ اول:۔

یہ طریقہ حبِ خصوصی کے اعمال میں بہت مؤثر ہے۔ طالب و مطلوب کے نام اور اسمائے حسنیٰ یا کوئی مناسب آیت مبارکہ لے کر جو اعداد حاصل ہوں ان میں سے (23) منفی کر کے باقی کو (3) پر تقسیم کریں۔ حاصل شدہ عدد کو خانۂ اول میں رکھ کر باقی خانوں میں دو، دو کا اضافہ کر کے مثلث پر کر لیں۔ کسر کا ضابطے کے مطابق خانے میں اضافہ کریں۔ نقش صحیح پر ہو جائے گا۔

طریقۂ دُوُم:۔ یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (35) کم کر کے (3) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر تین تین کے اضافے سے نقش مکمل کریں اور خانۂ کسر میں تین کی بجائے چار کا اضافہ کریں۔

طریقۂ سوُم:۔ یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (47) عدد کم کریں اور باقی عدد کو تین پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر چار چار کا اضافہ کر کے نقش مکمل کریں۔ خانۂ کسر میں ایک عدد کا مزید اضافہ کر دیں۔ کسر کو ضابطے کے مطابق خانہ میں رکھیں۔

طریقۂ چھارُم :۔ یہ ہے کہ اصل اعداد میں سے (59) کم کر کے حاصل شدہ عدد کو (3) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر پانچ پانچ کے اضافے سے نقش مکمل کر لیں۔

طریقۂ پنجُم:۔ یہ ہے کہ اصل اعداد میں سے (71) خارج کریں۔ جو عدد بچے اس کو (3) پر تقسیم کریں۔ اور حاصلِ تقسیم کو خانۂ اول میں رکھ کر ہر خانے میں چھ چھ کا اضافہ کر کے نقش مکمل کریں۔ خانۂ کسر میں ایک کا اضافہ کر دیں۔

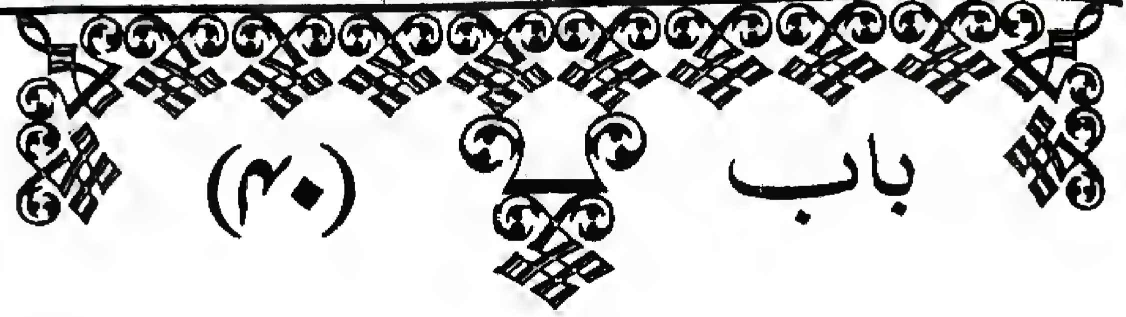
طریقۂ ششُم وضعی مع طبعی:۔ پہلے پانچوں خصوصی طریقوں میں

پورا نقش وضعی اعداد پر مشتمل ہوتا ہے ، خانہ اول سے نہم تک صرف وضعی اعداد پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نقش بھی اور اس کے بعد آنے والا نقش بھی مکمل وضعی اعداد پر مشتمل نہیں ہوتا۔ اس نقش کے دو ادوار وضعی ہیں اور ایک دور طبعی جبکہ اگلے نقش کا صرف آخری دور وضعی ہے۔ دوسرے نقش کے پہلے چھ خانوں میں طبعی اعداد (ایک سے چھ تک) پر کئے جاتے ہیں۔ آگے آنے والے بڑے نقوش میں خصوصی طریقہ صرف اسی قسم کے نقوش کا بیان کیا جائے گا جن کے دوسرے، تیسرے یا چوتھے دور سے وضعی اعداد لکھے جاتے ہیں۔ اور وضعی اعداد لکھنے اور دو، دو، تین، تین کے اضافے والے نقوش صرف مثلث اور مربع میں آتے ہیں۔

طریقۂ ششم: کے مطابق نقش یوں تیار کرنا ہے کہ اصل اعداد میں سے صرف (7) تفریق کریں۔ باقی اعداد کو دو پر تقسیم کر دیں۔ جو حاصلِ تقسیم برآمد ہو اسے خانۂ چہارم سے پر کرنا شروع کریں اور ہر خانے میں ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ پہلے والے تین خانوں میں ایک سے تین تک طبعی اعداد لکھیں۔ اگر کسر آئے تو خانۂ کسر میں ایک کا اضافہ کر دیں۔

طریقۂ ہفتم بلا کسر:۔ اس نقش میں چونکہ وضعی اعداد صرف ایک دور میں اور وہ بھی آخری دور میں بھرے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں کسر کا سرے سے احتمال ہی نہیں ہوتا۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (8) کم کر کے خانۂ ہفتم میں رکھیں اور ایک ایک کے اضافے سے باقی دو خانے پر کر دیں۔ شروع کے چھ خانوں میں ایک سے چھ تک ترتیب وار طبعی اعداد پر کریں۔

مثالیں:۔ ان تمام قواعد کی مثالیں حروفِ مقطعات کے باب میں تفصیل سے آ رہی ہیں۔ اس لئے ہم نے یہاں مثالوں سے اجتناب کیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔



باب (۴۰)

نقشِ مثلث کے فوائد و خواص

عاملین کے ہاں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا نقش مثلث ہے، پھر اس کے بعد مربع! دیگر نقوش خاص خاص مواقع پر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی کتاب میں سب سے زیادہ انہی دونوں نقوش کے مختلف استعمالات پر بحث کریں گے۔

قیدی کی رھائی: جو قیدی اس نقش کو اپنے پاس رکھے وہ جلد قید سے نجات پائے گا اور اگر کوئی شخص نگینے میں یہ نقش کندہ کرالے تو اسے کوئی قید نہیں کر سکے گا۔

چوری سے حفاظت: اگر یہ مثلث نقش لکھ کر سامان میں رکھ دیا جائے تو چوری سے محفوظ رہے گا۔

مطیع کرنا: جو شخص اپنی بیوی یا اولاد کی نافرمانی سے نالاں ہو وہ مطلوبہ شخص کے نام بمعہ والدہ کی مثلث تیار کرا کے نگینہ پر کندہ کرائے اور اسے پہن لے۔ انشاء اللہ جس کے نام سے تیار کرے گا وہ مطیع ہو جائے گا۔

افسران وحکام کی مھربانی: جو آدمی یہ نقش اپنے پاس رکھے اگر وہ کسی افسر یا حاکم کے سامنے جائے تو وہ دیکھتے ہی مہربان ہو جائے گا۔ بھلے یہ کوئی جرم ہی کر کے کیوں نہ گیا ہو۔

میاں بیوی کی صلح وموافقت: اگر زوجین کے حالات ناچاقی کا شکار ہوں

تو یہ نقش دونوں کو پلایا جائے انشاء اللہ نا چاقی صلح اور محبت میں بدل جائے گی۔

مفرور کی واپسی: جو آدمی گھر سے بھاگ گیا ہو اس کے نام معہ والدہ سے مثلث منسوبی طبعی تیار کر کے خانۂ پنجم میں اس کا نام بھی لکھیں۔ اور یا تو اس نقش کو اس مفرور کے سونے والے کمرے میں دفن کر دیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو بھاری وزن کے نیچے رکھ دیں۔ انشاء اللہ وہ شخص حیران و سرگرداں ہو کر واپس آجائے گا۔

اگر اس سے نہ آئے تو یہی نقش دوبارہ لکھ کر اس کے اردگرد یہ آیت مبارکہ لکھیں:۔

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ

انشاء اللہ مفرور بہت جلد واپس آنے پر مجبور ہو جائے گا۔

آسانیٔ وضعِ حمل: یہ نقش سیسے کی لوح پر کندہ کر کے رکھ لیں اور جب حاملہ خاتون کو وضعِ حمل کی دردیں شروع ہوں تو یہ لوح اس کے پیٹ کی دائیں جانب تھوڑی دیر کے لئے باندھ دیں۔ انشاء اللہ فوراً وضعِ حمل ہو جائے گا۔

اگر بچہ پیٹ میں مر گیا ہو: تو یہ نقش حاملہ کو پلا دیں، مردہ بچہ بھی آپریشن کے بغیر وضع ہو جائے گا۔

دوسرا طریقہ: یہ نقش کوری ٹھیکری پر لکھ کر حاملہ کو دیں کہ وہ پاؤں مار کر وہ ٹھیکری توڑ دے۔ انشاء اللہ فوراً وضعِ حمل ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ: نقشِ مثلث کے ساتھ اصحابِ کہف کے نام لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھنے سے فوری ڈلیوری آسانی سے ہو جاتی ہے۔

حفاظتِ اطفال: بچوں کو سحر، ٹونے، ٹوٹکے، آسیب، نظرِ بد حتی کہ عام بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مثلث نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔

نوٹ:۔ بیماریوں سے حفاظت کا ایک خاص چال کا مثلث نقش آگے نقوش و تعویذات کے ضمن میں آرہا ہے۔ وہ نہایت اہم تعویذ ہے۔

ابطالِ سحر: یہ نقش مسحور کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ سحر باطل ہو جائے گا۔

غلبہ بر دشمن: مثلث کا نقش جس کے پاس ہو اس کے دشمنوں کی کوئی چال اور تدبیر اس کے خلاف کامیاب نہیں ہوتی جبکہ اس کی ہر تدبیر دشمن کے لئے کارگر ہوتی ہے۔

تفریق وجدائی: جو دو لوگ ناجائز مراسم میں جڑے ہوئے ہوں اور شرعاً جن کو ایک دوسرے سے دور کرنا ضروری ہو ان دونوں کے نام (معہ والدہ) سے مثلث خاکی تیار کر کے پرانی اور نامعلوم قبر کی پائنتی میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ ان میں تفریق ہو جائے گی۔

مثلث کے چند خاص نقوش کے خاص فوائد

تفریق وعداوت: جن دو لوگوں میں ناجائز مراسم ہوں ان دونوں (یا زیادہ ہوں تو سب) کے نام معہ والدہ کے اعداد جمع کریں اور اس میں آیتِ تفریق:۔ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے اعداد (3336) شامل کر کے خاکی مثلث ان افراد کی تعداد کے موافق تیار کر کے ان کے گھروں یا راستے یا قبروں میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ ان کا ملاپ ختم ہو جائے گا۔

اخراجِ ظالم: کسی ظالم یا بدکردار شخص کو گلی محلے سے نکالنا لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے ضروری ہو جائے تو اس کے نام معہ والدہ کے اعداد میں سورۃ الفیل کے اعداد (5866) شامل کر کے خاکی مثلث تیار کریں اور اس کی گذرگاہ میں دفن کر دیں یا ایسا ممکن نہ ہو تو کسی نامعلوم قبر میں دفن کر دیں۔ انشاء اللہ وہ علاقہ چھوڑ جائے گا۔

عشق کا بھوت اتارنے کے لئے: جس شخص پر عشق کا بھوت بری طرح سوار ہو گیا ہو اس کا یہ بھوت اتارنے اور اس کا دل جعلی محبت اور عشق کی تپش سے سرد کرنے کیلئے اس کے نام معہ والدہ کے اعداد کے ساتھ (۱) سورۃ العصر کے اعداد (4737) جمع کریں۔ (۲) یا سورۃ تبت یدا کے اعداد (5826) جمع کریں۔ (۳)

یا سورۃ الانبیاء کی آیت مبارکہ:۔ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ۔
کے اعداد (1241) ملا کر مثلث تیار کریں اور اسے پانی کے کنارے کسی ٹھنڈی اور نم آلود جگہ دفن کریں۔

زبان بندی: جس بدزبان شخص کی زبان بند کرنا مقصود ہو اس کے نام معہ والدہ کے اعداد میں آیت مبارکہ:۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۝ کے اعداد (734) ملا کر خاکی مثلث پر کریں اور اسے بھاری پتھر کے نیچے رکھیں۔

ف:۔ زبان بندی کا یہ نقش اگر سیسے کی لوح پر لکھ کر وزن کے نیچے رکھیں تو مزید مؤثر ہوگا۔

دفع آسیب : مریض مع والدہ کے اعداد میں (1436) عدد کا اضافہ کر کے مثلث خاکی تیار کریں۔ مریض اس نقش کو پہن لے تو انشاء اللہ آسیب سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے گی۔

دفع سحر: مریض مع والدہ کے اعداد میں (541) کا اضافہ کر کے نقش مثلث خاکی پر کر کے مسحور کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کا سحر ختم ہو جائے گا۔

موافقت زوجین :زوجین میں سے جو فریق (میاں یا بیوی) ناراض ہو اس کے نام معہ والدہ کے اعداد لے کر ان میں تین اور اعداد (1436+541+4451) جمع کر خاکی چال پر نقش مثلث پر کر کے دوسرے فریق کو دیدیں۔ انشاء اللہ ناراض فریق جلد راضی ہو جائے گا۔

الفت زوجین : میاں اور بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے یا بڑھانے کے لئے دونوں کے نام والدہ سمیت لے کر ان کے عدد نکالیں اور اس عدد میں تین مزید اعداد (1521 +1436 +541) کا اضافہ کر کے دو نقش مثلث خاکی چال میں پر کر کے دونوں کو ایک ایک نقش گلے یا بازو میں باندھنے کے لئے دے دیں۔

نقوشِ مثلث ذوالکتابت

مثلث ذوالکتابت میں کئی طرح کے نقوش آتے ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند سادہ اور آسان طریقے آپ کے سامنے رکھیں گے۔ بعض طریقے مشکل بہت ہیں اس لئے ہم ایسے تمام طرق سے اجتناب کرتے ہوئے صرف عملی طریقوں کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

(۱) نو اسمائے حسنیٰ کا باکمال نقش:۔

۷۸۶

۴ یا اَحَدُ	۹ یا حَیُّ	۲ یا خَبِیْرُ
۳ یا لَطِیْفُ	۵ یا بَصِیْرُ	۷ یا کَبِیْرُ
۸ یا قَادِرُ	۱ یا وَاحِدُ	۶ یا بَارِیُ

امام فخر الدین رازیؒ نے مثلث میں نو اسمائے حسنیٰ کو اس خوبصورتی سے بھرا ہے کہ ہر اسم الٰہی کا جُمَّلِ صغیر خانوں کی رفتارِ طبعی کے مواقق (3,2,1) آتا ہے۔ جمل صغیر کا مطلب یہ ہے کہ کسی اسم کے مجموعی اعداد کو آپس میں جمع کر کے مفرد عدد حاصل کیا جائے۔ جیسے اسمِ ذات کے اعداد (۶۶) نکلے تو (۶ + ۶ = ۱۲) حاصل ہوا چونکہ یہ عدد بھی مفرد نہیں اس لئے اسے دوبارہ آپس میں جمع کیا تو (۲ + ۱ = ۳) حاصل ہوا۔ اس اعتبار سے اسمِ ذات کا جمل صغیر (۳) قرار پائے گا۔ یہ نقش ہر طرح کی خیر و برکت، فتح و کامرانی، حفاظت وامن اور ترقی و کامیابی کی کلید ہے۔ ہم نے ساتھ ہی رفتارِ نقش سمجھانے کے لئے خانوں کا نمبر بھی دیدیا ہے۔ اسی ترتیب سے آپ نقش پر کریں۔

(۲) سورۃ الکوثر کا نقشِ ذوالکتابت:۔

۷۸۶

فصل ۹۱۷	هوالابتر ۹۲۲	اعطینك ۹۱۵
الکوثر ۹۱۶	لربك ۹۱۸	ان ۹۲۰
شانئك ۹۲۱	انا ۹۱۴	والنحر ۹۱۹

اس میں ہر خانے میں آپ سورۃ الکوثر بھی ایک خاص ترتیب سے (9) حصوں میں تقسیم کر کے مکمل کریں گے اور اس کے اعداد کا مثلث نقش بھی پر کریں گے۔ گویا یہ مکتوبی اور عددی نقوش کا مجموعہ بن جائے گا۔

(۳) نقشِ فتوحات، آیت سرِ لوح:۔

یہ نقش اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ کا ہے اس میں سرِ لوح آیت کو تین حصوں میں تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے۔ اور اس کا کمال یہ ہے کہ ہر خانے میں (9) کا اضافہ کرنے سے پورے نقش میں کہیں اعداد کا ردوبدل نہیں کرنا پڑتا۔ عملیات کی دنیا میں ایسا اتفاق بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر یہ نقش کوئی شخص پاس رکھے اور یا لطیفُ کا وِرد ہر نماز کے بعد (1000) ہزار بار شروع کر دے اور روزانہ اپنی ہمت کے مطابق تھوڑا بہت صدقہ بھی دیا کرے تو رزق دروازے توڑ کر اس تک پہنچے، دولت بارش کی طرح اس پر برسے، فتوحات اس کے قدم چومیں اور کامیابی آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرے۔ بہت عجیب الاثر نقش ہے۔

۷۸۶

۴ بِعِبَادِہٖ ۸۴	۹ لَطِیفٌ ۱۲۹	۲ اَللّٰہُ ۶۶
۳ ۷۵	۵ ۹۳	۷ ۱۱۱
۸ ۱۲۰	۱ ۵۷	۶ ۱۰۲

(۴) آیت قلبِ لوح، نقشِ مثلث ذوالکتابت:۔

ایسے نقش میں آیت یا اسم کو قلب لوح کے تین خانوں میں رکھ کر جس خانے میں جو حرف آئے، اس سے پہلے والے خانوں میں بالترتیب تین تین عدد کم کریں گے اور بعد میں آنے والے خانوں میں تین تین کا اضافہ کریں گے۔ ایسے نقوش ان اسمائے حسنٰی سے تیار کئے جاتے ہیں جو تین حروف پر مشتمل ہیں۔ ان چاروں طریقوں کو مثلث ذوالکتابت میں آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے اس کی کئی مثالیں آپ کو آگے دی جائیں گی۔ یہاں ہم دو نقوش اَلْمَلِكُ اور اَلْمُذِلُّ دو اسمائے الٰہی کے دے رہے ہیں۔

یا مَلِكُ ۷۸۶

۴۳	۱۴	۳۳
ك	ل	م
۲۷	۴۶	۱۷

یا مُذِلُّ ۷۸۶

۴۳	۲۴	۷۰۳
ل	ذ	م
۶۹۷	۴۶	۲۷



باب (۴۱)

نقشِ مربع

دوسرا کثیرا لاستعمال نقش مربع کہلاتا ہے۔ اس میں اوپر سے نیچے بھی چار چار خانے ہوتے ہیں اور دائیں سے بائیں بھی چار چار خانے ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کے مجموعی خانوں کی تعداد سولہ ہے۔

مربعِ طبعی: مربع کے نقش میں کم از کم (34) کا نقش بھرا جا سکتا ہے اس سے کم اعداد کا مربع نہیں بنتا۔ اس لئے (34) کے نقش کو (جو ایک سے سولہ تک کے اعداد سے بھرا جاتا ہے) نقشِ مربعِ طبعی کہا جاتا ہے۔

جس طرح مثلث کے نقشِ طبعی کے ہر ضلع کا مجموعہ پندرہ (15) بنتا ہے۔ اور عاملین کو پندرہ ہندسوں میں اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اسمِ الٰہی تو نہ مل سکا۔ البتہ ڈھونڈ ڈھانڈ کے انہوں نے اسے ام البشر حضرت حواء کے نام سے منسوب کر دیا۔ حالانکہ یہ محض پندرہ کی نسبت کرنے اور عدد کو ذہن میں محفوظ کرنے کے لئے ایک اشارہ تھا۔ اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اس نقش کا اماں حواء سے کوئی تعلق ہے۔ یا ان کی نسبت کی وجہ سے یہ نقش تیار کیا گیا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ کم از کم تعداد کا طبعی نقش مثلث پندرہ اعداد پر مشتمل ہے اور اتفاق سے اماں حواء کے نام کے اعداد بھی پندرہ ہی بنتے ہیں، اسلئے اسے حواء کا نقش کہا جانے لگا۔

مربع طبعی کے اعداد (34) بنتے ہیں اور اتفاق سے اس عدد میں بھی عاملین کو کوئی اسمِ الٰہی نہیں مل سکا تو انہوں نے ایک اسمِ صفت (اَجَلُّ) کا سہارا لیا کہ چونکہ (اَجَلُّ) کے عدد بھی (34) بنتے ہیں۔ اس لئے مربع کا نقش طبعی اسم (اَجَلُّ) کا نقش ہے۔ ہم قارئین پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ نسبت صرف اور صرف عدد کو ذہن میں محفوظ رکھنے کی حد تک ہے اور اس سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس نقش کو دو اسمائے حسنیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ کیونکہ یاوَدُوْدُ یاوَھَّابُ کے مجموعی اعداد بھی (34) بنتے ہیں اور یہ دونوں صفاتی اسماء اللہ پاک کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں جبکہ (اَجَلُّ) محض اسمِ صفت ہے۔ اسمائے حسنیٰ میں اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

مربع نقش کا عمومی ضابطہ:۔

مربع نقش بھرنے کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ جس عدد کا نقش بھرنا ہو اس کے مجموعے سے (أ) سب سے پہلے قانون کے (30) عدد منفی کر دیں (ب) پھر حاصل شدہ اعداد کو (۴) پر تقسیم کریں۔ (ج) پھر حاصلِ قسمت کو پہلے خانہ میں رکھ کر سولہ خانوں میں ایک ایک عدد بڑھاتے جائیں۔

خانۂ کسر: اگر کسر (۱) آئے تو خانۂ کسر (13) ہوگا اور کسر (2) آئے تو خانۂ کسر (9) ہوگا اور کسر (3) آئے تو خانۂ کسر (5) ہوگا۔

نقشِ مربع کی زکوٰۃ

ایک عامل کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ یا تو ہر نقش کی زکوٰۃ ادا کرے، وگرنہ کم از کم نقشِ مثلث اور نقشِ مربع کی زکوٰۃ تو ضرور ادا کرے۔

ان دونوں نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ہر طرح کے (مخمس، مسدس، مسبع وغیرہ) کے نقوش زکوٰۃ ادا کئے بغیر لکھ سکتا ہے اور ان میں پوری پوری تاثیر بھی بعونِ اللہ تعالیٰ پائے گا۔

یہاں بھی ہم زکوٰۃ کے لمبے چوڑے طریقوں سے صرف نظر کرتے ہوئے (مثلث کی طرح) صرف چار طریقے ذکر کریں گے۔ ان کے مطابق کسی بھی طریقے پر زکوٰۃ ادا کرلیں انشاء اللہ آپ کے ہاتھ اور قلم میں تأثیر پیدا ہوجائے گی۔

ہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط کی پوری پابندی رکھیں تاکہ ادائیگی زکوٰۃ میں کوئی کسر یا کمی نہ رہ جائے۔ (شرائط مثلث نقش کی زکوٰۃ میں گذر چکی ہیں)۔

پہلا طریقہ:۔

یہ سب سے آسان مگر نہایت مفید طریقہ ہے۔ یا تو سات دنوں تک روزانہ ایک سو چھتیس (۱۳۶) نقش لکھ کر آٹے کی گولیوں میں ڈال کر پانی میں بہادیں۔ یا ان سات دنوں کی کل مقدار (۹۵۲) کو تین دنوں پر تقسیم کر کے صرف تین دنوں میں زکوٰۃ مکمل کرلیں۔ تین دنوں کیلئے پہلے روز (۳۱۸) بار اور دوسرے اور تیسرے روز (۳۱۷) بار نقش لکھیں۔ زکوٰۃ مکمل ہونے کے بعد روزانہ چار نقش معمول کے طور پر لکھتے رہیں۔

دوسرا طریقہ:۔

یہ طریقہ پہلے طریقے سے بہت زیادہ مؤثر مگر طویل ہے۔ روزانہ ایک سو چونتیس (۱۳۴) نقش لکھیں اور یہ عمل ایک سو چونتیس (۱۳۴) روز معمول کے طور پر لکھتے رہیں اور فرصت ملنے پر پانی میں ڈال آیا کریں (آٹے کی گولیوں میں ڈال کر)۔

تیسرا طریقہ:۔

یہ ذرا صبر آزما تو ہے مگر مربع کی زکوٰۃ کا سب سے جامع اور سب سے مؤثر طریقہ ہے اس کی تکمیل کے بعد عامل کے قبضے میں وہ روحانیت آتی ہے جس کا اسے تصور بھی نہیں ہوتا۔

اس طریقے میں اصل مشکل اس کا طویل ترین دورانیہ ہے۔ کیونکہ آپ نے سولہ

(۱۶) نقوش یومیہ کے حساب سے سوالا کھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ اور یہ تعداد اکیس سال میں بھی پوری نہیں ہوتی۔

لیکن اس میں اصل سہولت یہ ہے کہ جب آپ نے سولہ نقوش روزانہ لکھنے شروع کیئے تو چالیس دن کے بعد آپ مربع نقش لوگوں کو دے سکتے ہیں اور چاروں عنصری چالوں میں آپ کو مکمل تأثیر کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاروں عنصری چالوں کے چار چار نقوش روزانہ لکھتے رہیں۔ یہ گویا زکوۃ کی زکوۃ ہے اور یومیہ معمول کا معمول ہے۔ اس میں فقط پہلے چالیس دن مکمل پابندی کا اہتمام کرلیں کہ ناغہ نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد اگر کبھی کبھار ناغہ ہو جائے تو اگلے روز بتیس (۳۲) نقوش لکھ لیں۔ زکوۃ میں خلل نہیں آئے گا۔

اس میں جلالی پرہیز بھی صرف چالیس یوم تک جاری رکھیں۔ پھر پرہیز کی پابندی ختم ہو جائے گی۔

چوتھا طریقہ:۔

زکوۃ تو یہ بھی سوالا کھ نقوش کی ہے مگر پہلی کے مقابلے میں آسان ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل خود اپنی سہولت کے مطابق سوالا کھ کی تعداد کو مطلوبہ ایام پر تقسیم کر کے روزانہ حاصل شدہ مقررہ تعداد میں نقوش لکھ کر ان ایام کے اندر اندر اپنی زکوۃ پوری کرلے۔

مربع نقش بھرنے کے خصوصی قواعد:۔

مثلث کی طرح مربع نقش کے بھی چند خصوصی قواعد ہیں۔ جن میں سے پہلے سات قواعد اور طریقوں کا تعلق ہر خانے میں اضافہ کیئے جانے والے اعداد سے ہے کہ دو، دو یا تین، تین عدد کا ہر خانے میں اضافہ کرنے کیلئے عددِ طرح اور عددِ تقسیم کیا ہو گا؟ ان ساتوں قواعد میں نقش مکمل وضعی ہوگا۔ اور وضعی اعداد پہلے خانہ سے لے کر آخری

خانہ تک بھرے جائیں گے۔ اور دوسرے چھ قواعد کا تعلق اس سے ہے کہ اگر تمام خانوں میں وضعی اعداد نہیں لائے تو کتنے کتنے خانوں میں اور کس کس ترتیب سے لائے جاسکتے ہیں اور ہر ترتیب کے لئے عددِ طرح اور عددِ تقسیم میں کیا کیا تبدیلیاں آئیں گی؟ ان چھ اقسام میں ہر خانے میں صرف ایک ایک کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

طریقۂ اول برائے حبِ خصوصی: مطلوب معہ والدہ کا نام اور مناسب اسمِ الٰہی یا آیتِ مبارکہ کے اعداد نکالیں اور ان میں سے (60) تفریق کر کے باقی کو (۴) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر دو، دو کے اضافے سے نقش پر کر لیں۔ آگے اس کے عملیات آرہے ہیں۔

طریقۂ دُوُم برائے دفعِ سحر وزبان بندی: مطلوبہ اعداد میں سے (90) خارج کر کے بقیہ اعداد کو (4) پر تقسیم کر لیں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر بقیہ خانوں کو تین تین کے اضافے سے پر کر دیں۔

طریقۂ سوُم برائے قضائے حاجات وتسخیر عمومی: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (120) تفریق کر کے باقی عدد کو (4) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ تقسیم کو خانۂ اول میں رکھ کر چار چار عدد کا اضافہ کرتے ہوئے نقش مکمل کر لیں۔

طریقۂ چھارُم برائے ترقی واستحکام: یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (150) خارج کر کے حاصل شدہ اعداد کو چار پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر پانچ پانچ کے اضافہ سے نقش پر کر لیں۔

طریقۂ پنجُم برائے فتوحات ومحبت: محبتِ زوجین اور فتوحات وترقی کے لئے یہ نقش اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (180) خارج کر کے باقی اعداد کو (4) پر تقسیم کریں اور حاصلِ تقسیم کو خانۂ اول میں رکھ کر چھ چھ کے اضافے سے نقش مکمل کریں۔

طریقۂ ششُم برائے حفاظت از آسیب: آیاتِ حفاظت یا آیت الکرسی یا

کسی اسمِ الٰہی کا اعداد نکال کر ان میں سے (210) تفریق کریں۔ پھر باقیماندہ اعداد کو چار پر تقسیم کر کے حاصل شدہ اعداد کو خانۂ اول میں لکھ کر ہر خانے میں (7,7) کا اضافہ کر کے نقش مکمل کریں۔

طریقۂ ہفتم برائے حفاظت وقضائے حاجات:۔ اس طریقے پر قضائے حاجات کے لئے بھی نقش تیار کیا جاتا ہے اور جان ومال کی حفاظت کیلئے بھی۔ جس مقصد کے لئے نقش تیار کرنا ہو اس مقصد سے متعلقہ آیتِ مبارکہ یا اسمِ الٰہی اور طالب بمعہ والدہ کے اعداد نکال کر ان میں سے (240) خارج کر دیں۔ پھر جو اعداد حاصل ہوں ان کو (4) پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر ہر خانے میں (8,8) کا اضافہ کر کے نقش مکمل کرلیں۔

کسر کا ضابطہ:۔ ان تمام طریقوں میں کسر کا ضابطہ لاگو ہوگا۔ کسر جتنی آئے اسے قانون کے مطابق متعلقہ خانے میں بڑھا دیں۔

ضوابطِ نقوش وضعی وطبعی :۔

وہ نقوش جو نہ تو مکمل طور پر طبعی ہوتے ہیں نہ مکمل طور پر وضعی ہوتے ہیں، ان میں طرح وتقسیم کے ضوابط، وضعی اعداد کے خانوں کی ترتیب یا تعداد کے لحاظ سے بدلتے ہیں۔ مثلاً چار خانوں میں اگر وضعی اعداد لانے ہیں یا آٹھ یا بارہ میں تو ان کی تعداد کے لحاظ سے بھی عددِ طرح اور عددِ تقسیم بدلتا رہے گا اور اسی طرح پہلے، دوسرے، تیسرے یا چوتھے دور کے چار چار خانوں میں وضعی اعداد رکھنے سے بھی اعدادِ طرح وتقسیم میں فرق آجائے گا۔ لیکن ان تمام نقوش میں وضعی اعداد کو عام طریقے پر ہر خانے میں صرف ایک ایک عدد کے اضافے کے ساتھ پر کیا جائے گا۔ یہاں ہم ان میں سے چھ مستعمل ضوابط آپ کے سامنے مثالوں سمیت رکھ رہے ہیں۔

ضابطۂ اول:۔ یہ ایسے نقوش کا ضابطہ ہے جن کے پہلے چار خانے طبعی اعداد سے پر ہوتے

ہیں اور پانچویں سے سولہویں خانے تک بارہ خانوں میں وضعی اعداد رکھے جاتے ہیں۔

ان کا ضابطہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (19) تفریق کر کے باقی کو (3) پر تقسیم کر دیں۔ اور حاصلِ قسمت کو خانۂ پنجم سے آخر تک ایک ایک کے اضافے سے پر کرلیں۔ اور خانۂ اول سے چہارم تک طبعی اعداد (ایک سے چار تک) لکھ لیں۔

۷۸۶

۳۰	۳۳	۳۶	۱
۳۵	۲	۲۹	۳۴
۳	۳۸	۳۱	۲۸
۳۲	۲۷	۴	۳۷

مثلاً ہم نے (100) کا نقش تیار کرنا ہے تو (19) کم کرنے سے (81) حاصل ہوئے انہیں (3) پر تقسیم کیا تو (27) حاصل ہوا۔ ہم نے پہلے چار خانوں میں ایک سے چار تک طبعی اعداد پر کئے اور پانچویں خانے میں حاصلِ قسمت (27) کو لکھ کر باقی تمام خانوں میں ایک ایک کا اضافہ کرتے ہوئے باقی بارہ خانے پر کئے تو نقش تیار ہو گیا۔

ضابطۂ دُوُم: یہ ان نقوش کا ضابطہ ہے جن کے پہلے آٹھ خانے طبعی اعداد (ایک سے آٹھ تک) سے اور آخری آٹھ خانے وضعی اعداد سے پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا ضابطہ

۷۸۶

۸	۹۴	۹۷	۱
۹۶	۲	۷	۹۵
۳	۹۹	۹۲	۶
۹۳	۵	۴	۹۸

یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (16) خارج کر کے حاصل شدہ اعداد کو (2) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ نہم میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے باقی نقش پر کردیں۔ مثلاً ہم نے (200) میں سے (16) نکالے تو (184) حاصل ہوئے۔ انہیں خانہ نہم سے آخر تک ایک ایک کے اضافے سے اور پہلے آٹھ خانوں کو طبعی اعداد سے پر کیا تو نقش تیار ہو گیا۔

ضابطۂ سوُم:۔ یہ ان نقوش کا ضابطہ ہے جن کے آخری چار خانوں میں وضعی اعداد بھرے جاتے ہیں اور شروع کے بارہ خانوں میں طبعی اعداد پر ہوتے ہیں۔ ان کا ضابطہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (21) خارج کر کے نقش پر کرلیں۔ اس قسم کے

۷۸۶

۸	۱۱	۸۸	۱
۸۷	۲	۷	۱۲
۳	۹۰	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۹

نقوش میں کسر نہیں آتی۔ اسم الٰہی اَلْحَقُّ ، اعداد (108) میں سے (21) نکالے تو (87) سے نقش پر کیا گیا۔

ضابطۂ چھارُم:۔ یہ اس نقش کا ضابطہ ہے جس کے خانہ (9) سے بارہ تک کا ایک دور وضعی اعداد کا ہوتا ہے۔ شروع کے خانوں میں ایک سے آٹھ اور آخری چار خانوں میں تیرہ سے سولہ کے طبعی اعداد پر ہوتے ہیں۔ اس میں اصل عدد سے (25) خارج کر کے حاصلِ تفریق کو خانہ

۷۸۶

۸	۳۳۶۲	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۳۳۶۳
۳	۱۶	۳۳۶۰	۶
۳۳۶۱	۵	۴	۱۵

(9) میں پر کرتے ہیں۔ یہ نقش حروفِ مقطعات کے اعداد (3385) کا ہے۔

ضابطۂ پنجُم:۔ یہ ان نقوش کا ضابطہ ہے جن میں خانۂ پنجم سے ہشتم تک چار خانے وضعی اعداد سے اور پہلے چار اور آخری آٹھ خانے طبعی اعداد سے پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا ضابطہ یہ ہے کہ کل اعداد سے (29) خارج کر کے باقی عدد کو خانہ پنجم سے ہشتم

۷۸۶

۴۶	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۴۵	۱۲
۳	۱۶	۹	۴۴
۱۰	۴۳	۴	۱۵

تک پر کریں۔ یہ نقش اسم الٰہی: اَلْبَاسِطُ کا ہے۔ (72) میں سے (29) خارج کر کے (43) کو خانۂ پنجم میں رکھا گیا ہے۔

ضابطۂ ششم: اس ضابطے کا تعلق ایسے نقوش سے ہے جن کے پہلے چار خانے وضعی اعداد سے اور باقی بارہ خانے طبعی اعداد سے پر کیے جاتے ہیں۔ ان کا ضابطہ یہ ہے کہ اصل اعداد میں سے (33) خارج کر کے حاصل شدہ اعداد کو خانۂ اول میں

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۴۵۶
۱۳	۴۵۷	۷	۱۲
۴۵۸	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴۵۹	۱۵

رکھیں اور چار خانوں تک ایک ایک عدد بڑھاتے جائیں۔ پھر خانہ پنجم میں طبعی عدد (5) لکھ کر باقی خانے ترتیب وار پر کریں۔ یہ نقش اسم الٰہی یا فتاح کا ہے جس کے کل اعداد (489) ہیں ان میں سے ضابطے کے (33) نکالے تو (456) حاصل ہوئے جنہیں خانۂ اول میں رکھ کر چار خانوں تک ایک ایک عدد کا اضافہ کیا گیا۔

باب (۴۲)

نقشِ مربع کے چند خصوصی قواعد اور فوائد

یہ بات واضح رہے کہ نقشِ مربع کو علمائے جفر نقشِ زوج ہونے کے ناطے صلح، اتفاق، محبت، تسخیر، مطلوب کی حاضری، روٹھے کو منانے اور دو دلوں کو پیار اور محبت کے شیریں رشتے میں باندھنے کے لئے نہایت سریع الاثر مانتے ہیں۔ جبکہ مثلث کو دشمن پر غلبہ، ہلاکتِ عدو اور دوسرے منفی کاموں میں زیادہ زود اثر تسلیم کرتے ہیں۔

نیچے مربع کے چند خاص قواعد دیئے جا رہے ہیں۔ ان کو سمجھ کر استعمال میں لائیں، ایک دفعہ آپ کو لطف آجائے گا اور پتہ چلے گا کہ عملیات کی دنیا واقعی ایک مستقل جہان ہے۔

قاعدۂ اول:۔

اس قاعدہ کے تحت مربع کے چار ادوار کو چار مختلف مقاصد کے اعداد سے پر کیا جاتا ہے اور اس میں (۱) طالب (۲) مطلوب (۳) مقصد (۴) اسم الٰہی یا آیت چاروں چیزیں لوح کے اندر قائم رہتی ہیں۔ یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ طالب اور مطلوب وغیرہ کے یہ چاروں نام نقش میں مکتوبی طور پر قائم رکھنا پسند کرتے ہیں یا اسے مستور رکھنے کے لئے ان کے خانوں میں ان کے اعداد دیتے ہیں۔ مقصد دونوں صورتوں میں واضح ہوگا۔

(ا) یہ نقش زوج الزوج طریقے سے پر کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر خانہ دو، دو کے اضافے سے بھرا جاتا ہے۔ (۲) نقش کو چار ادوار کے حساب سے تقسیم کر کے پہلے خانہ میں اسم الٰہی ودود لکھیں یا حروف مزدوجہ کا مجموعہ بدوح لکھیں۔ اس کے عدد چونکہ (20) ہیں اسلئے خانہ (2, 3, 4) میں دو، دو کے اضافہ سے (26,24,22) بھر کر پہلا دور مکمل کر لیں۔ (۳) پھر دوسرا دور پانچویں خانہ سے شروع کرتے ہوئے اس

۷۸۶

۴۵۶	۸۶	۷	ودود ۲۰
۵	۲۲	۴۵۴	۸۸
۲۴	آئے ۱۱	عابدہ ۸۲	۴۵۲
۸۴	محبت ۴۵۰	۲۶	۹

میں لفظِ محبت لکھیں جس کے عدد (450) بنتے ہیں اور اگلے تین خانے دو، دو کے اضافے سے پر کر کے دوسرا دور مکمل کر لیں۔ پھر تیسرے دور کے پہلے خانہ (خانۂ نہم) میں مطلوب کے نام معہ والدہ کو رکھ کر خانہ (12) تک تینوں خانے دو، دو کے اضافے سے پر کر لیں۔ اور آخر میں چوتھے دور کے پہلے خانے کی بجائے اس کے آخری خانے میں مقصد لکھیں۔ فرض کریں ہم چاہتے ہیں کہ مطلوب آئے۔ تو ''آئے'' کے اعداد (11) بنتے ہیں۔ چونکہ یہ اپنے دور کا آخری خانہ ہے اور باقی خانے اس سے پہلے آرہے ہیں۔ اس لئے ترتیب وار ہر خانے کے اعداد دو، دو کے حساب سے کم ہوتے جائیں گے۔ چنانچہ خانہ (13) سے ترتیب وار ہم (9,7,5) لکھتے ہوئے خانہ (15) تک پر کریں گے اور خانہ (16) میں ''آئے'' لکھا ہے جس کا عدد (11) ہے۔ یہ نقش اسمِ الٰہی ودود، طالب امجد، مطلوب عابدہ اور مقصد آئے پر مشتمل ہے۔

یہ نقش وہاں بہت جلد اثر کرتا ہے جہاں بیوی روٹھ کر میکے میں جا بیٹھی ہو اور واپس آنے پر تیار نہ ہو۔ یا خاوند نے بیوی کو گھر سے نکال دیا ہو اور وہ اسے لینے کے لئے آنے پر آمادہ نہ ہو۔ یا بہن بھائیوں میں ایسی ناچاقی ہو گئی ہو کر ایک دوسرے سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔

قاعدۂ دُوُم :۔

یہ ایک عجیب وغریب اور منفرد نقش ہے جس میں طالب کا نام آغازِ لوح میں قائم بھی رہتا ہے اور نقش کے اعداد عمل کے لئے منتخب کردہ آیت یا اسمِ الٰہی کے اعداد کے مطابق ہوتے ہیں۔ یعنی نقش کا وفق اس آیت کو یا اسمِ ربانی کو ظاہر کرے گا اور پہلا خانہ طالب کو ظاہر کرے گا۔ جس سے دونوں مقاصد واضح رہیں گے۔ اگر طالب کا نام اور متعلقہ آیت کے اعداد ایک دوسرے میں جمع کردیئے جائیں تو اس میں یہ خوبی باقی نہیں رہتی اور یہ معلوم نہیں ہوتا کے یہ نقش کس شخص کیلئے اور کس آیت یا اسم کے اعداد سے تیار کیا گیا ہے؟

٧٨٦

٣٠٧	٣١٠	٣١٣	نعیم ١٧٠
٣١٢	١٧١	٣٠٦	٣١١
١٧٢	٣١٥	٣٠٨	٣٠٥
٣٠٩	٣٠٤	١٧٣	٣١٤

اس نقش کا طریقہ یہ ہے کہ (١) طالب کے نام معہ والدہ کے عدد پہلے خانہ میں رکھ کر پہلا دور ایک ایک کے اضافہ سے پر کریں۔ (٢) پھر اسمِ الٰہی یا آیت کے اعداد میں سے پہلے طالب کے عدد نکالیں (٣) پھر قانون کے (18) عدد اور نکالیں۔ جو بچے اسے تین پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت کو پانچویں خانے میں رکھ کر خانہ (16) تک ایک ایک بڑھا کر نقش مکمل کرلیں۔
یہ نقش طالب نعیم کے لئے اسم الٰہی المغنی کا ہے۔ طالب کا نام لوح میں قائم ہے اور نقش کا وفق (1100) ہے جو اسم اَلْمُغْنِیْ کا عدد ہے۔

قاعدۂ سِوُم :۔

یہ ہے کہ مطلوب کو اگر فوری حاضر کرنا ہو تو حروفِ مزدوجہ بدوح اور مطلوب کے نام کو الگ الگ قاعدہ کے تحت زوج الزوج طریقے سے پر کریں۔
(١) پہلے آٹھ خانوں میں زوج الزوج طریقے سے (دو، دو کے اضافے سے) حروف

مزدوجہ کے اعداد(8,6,4,2الخ) پر کریں۔

(۲) پھر مطلوب معہ والدہ کے اعدا میں سے (32) خارج کر بقیہ کو (2) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ نہم میں رکھ کر زوج الزوج طریقے سے پر کریں۔ نقش کا وفق مطلوب کے نام کے برابر آئے گا۔ مثلاً ساجد کے نام سے اگر ہم نے نقش

۷۸۶

۱۶	۲۲	۲۸	۲
۲۶	۴	۱۴	۲۴
۶	۳۲	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	۸	۳۰

بنانا ہے تو اس کے اعداد (68) میں سے قانون کے (32) خارج کئے تو (36) حاصل ہوئے جن کا نصف (18) آیا ہے خانۂ نہم میں رکھ کر نقش تیار کیا تو وفق (68) آیا جو ساجد کے اعداد کے برابر ہے۔ شروع کے آٹھ خانوں میں دو سے سولہ کے اعداد ہیں۔

قاعدۂ چہارُم:۔

اس طریقہ سے تیار کردہ نقش مطلوب کی حاضری کے لئے بہت سریع الاثر مانا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مطلوب معہ والدہ کے اعداد میں (141) کا اضافہ کریں اور مجموعہ سے (60) خارج

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۲	۱۱۸	۹۱
۱۱۶	۹۳	۱۰۳	۱۱۴
۹۵	۱۲۲	۱۰۸	۱۰۱
۱۱۰	۹۹	۹۷	۱۲۰

کریں۔ زوج الزوج نقش کا عددِ طرح (60) ہے۔ پھر اسے چار پر تقسیم کر کے زوج الزوج طریقے سے پر کر کے طالب کو دیں کہ وہ گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ مطلوب بیقرار ہو کر حاضر ہو گا۔ مثلاً مطلوب کا نام سہیل ہے جس کے عدد (185) ہیں ان اعداد پر قانون کے (141) عدد کا اضافہ کیا تو (326) ہو گئے۔ ان میں (60) تفریق کئے تو (366) حاصل ہوئے انہیں چار پر تقسیم کیا تو (91) حاصل ہوئے اور (2) کی کسر آئی۔

باب (۴۳)

مربع نقش کی سولہ چالیں

مربع نقش کے پر کرنے کے بے شمار طریقے ہیں جن میں سے عمومی طور پر سولہ چالیں مشہور اور عام عاملین کے زیرِ استعمال ہیں۔

ان میں سے عنصری تقسیم کے اعتبار سے تو صرف چار نام رکھے جا سکتے تھے اس لئے عنصری تقسیم تو وہی ہے جو مثلث میں کی گئی۔ یعنی مربع آتشی، مربع خاکی، مربع آبی، مربع بادی۔ مگر باقی بارہ چالوں کے لئے علمائے جفر کوئی خاص نام نہ تراش سکے۔

باقی چالوں کو علمائے جفر نام تو نہ دے سکے، لیکن ان چالوں کو مختلف مقاصد کی طرف منسوب ضرور کر دیا کہ فلاں خانہ سے شروع ہونے والا نقش مالی ترقی کیلئے ہے، فلاں خانہ سے شروع ہونے والا مربع شفائے امراض کے لئے ہے، فلاں خانہ سے شروع ہونے والا مربع نقش دشمنوں سے نجات پانے کیلئے ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے اعتقاد اور تجربے کے مطابق یہ سب باتیں محض خرافیات اور واہیات ہی نہیں، عملی طور پر بے اصل اور جھوٹی بھی ہیں۔ ان میں سے کسی بھی چال کا کسی بھی خاص مقصد سے یہ تعلق نہیں کہ اس چال سے یہ مقصد تو حاصل ہوگا۔ دوسرا نہیں ہوگا۔ کسی چال کو ایک ہی مقصد سے مختص مان لینا بالکل لغو اور غلط ہے۔

یہ چالیں تو محض حسابی کھیل ہیں کہ مثلث کو آٹھ طریقوں سے پر کرنا ممکن ہے

جبکہ مربع کے پر کرنے کے درجنوں طریقے ہیں۔ اور ہر طریقے پر اس کا حاصل یکساں رہتا ہے۔ ہم یہاں پہلے چار عناصر کے نام سے منسوب چار مربع چالیں اور پھر ترتیب وار خانہ نمبر(۱) سے خانہ نمبر (16) تک ہر خانے سے نقش بھرنے کی سولہ چالیں ذکر کریں گے۔

مربع کی چار عنصری چالیں:۔

خانوں کی ترتیب کے اعتبار سے مربع کی چار عنصری چالیں یہ ہیں:۔

مربع بادی
۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

مربع آبی
۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

مربع خاکی
۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

مربع آتشی
۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اور چال کی ترتیب کے اعتبار سے عنصری اقسام اربعہ یہ ہیں:۔

بادی
۷۸۶

۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱
۱۳	۱۲	۷	۲
۳	۶	۹	۱۶

آبی
۷۸۶

۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳

خاکی
۷۸۶

۵	۴	۱۵	۱۰
۱۶	۹	۶	۳
۲	۷	۱۲	۱۳
۱۱	۱۴	۱	۸

آتشی

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ترتیب وار نقش بھریں:۔

نقش بھرنے کے لئے یہ چالیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ ایک والے خانے سے شروع کر کے (16) والے خانے تک ہر خانہ ترتیب سے پر کریں اور ہر خانے میں ایک عدد بڑھاتے جائیں۔ اور لکھتے وقت مطلوب فرد اور اس کی نیت دل میں رکھیں جو فائدہ آپ اس کو پہنچانا چاہتے ہیں اور اس آیت یا دعاء کا بھی دل ودماغ میں استحضار کریں جس کے اعداد لکھ کر اس آیت کے الفاظ آپ مخفی کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اصل تو وہ آیت یا دعاء ہے۔ یہ اعداد اصل نہیں بلکہ آیت کے کوڈ ہیں۔

خانوں کی ترتیب سے سولہ چالیں:۔

ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ان چالوں میں صرف یہ دکھلایا جاتا ہے کہ ان فلاں فلاں طریقوں سے مربع نقش پر کریں تو وہ صحیح پر ہو جاتا ہے۔ لیکن علمائے جفر نے رفتہ رفتہ انہیں مختلف فوائد سے بھی منسوب کرنا شروع کر دیا۔ ہم صرف آپ کے علم میں لانے کے لئے ہر چال کے ساتھ ان فوائد کا اشارہ دیں گے جن کے حصول کا دعوی علمائے جفر ان چالوں کے حوالے سے کرتے ہیں۔ مگر اس واضح نصیحت کے ساتھ کے ان میں سے کسی بھی بات کو حتمی یا درست نہ مانا جائے۔ بلکہ تعویذ لکھنے کو بھی صرف جائز اور مباح کی حد تک تسلیم کیا جائے۔

ان میں سے جس چال سے بھی نقش پر کرنا چاہیں اپنے مقصد کے موافق اسمِ اعظم یا آیت مبارکہ یا دعاء کے حروف وکلمات کے کل اعداد نکال کر اوپر بیان کردہ

طریقے سے ترتیب وار نقش پر کردیں۔ خانۂ کسر کا خاص خیال رکھیں اور نقش بنا کر اس کے چاروں اضلاع کا مجموعہ دیکھ لیں کہ اصل عدد کے موافق اور سب اضلاع کا یکساں آرہا ہے یا نہیں؟ اگر ایک خانے کی ترتیب میں بھی گڑبڑ ہوگی یا نقش کی تیاری کے ایک ضابطے میں کمی رہ گئی ہوگی تو اضلاع کا ٹوٹل صحیح نہیں آئے گا۔

خانہ نمبر۱ تونگری وغنی ہونا حصولِ صحت وحصول مراد دلی۔ عزت و حرمت۔ صحتِ تن وآغاز کارہا۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خانہ نمبر۲۔ محبت عورت اور مرد زیادتی عقل وفرح قلب۔ شفائے امراض اور اپنے مطالب نکالنا۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

خانہ نمبر۳۔ دفع اعداء۔ دفع تپ۔ حصول دولت۔ اور حصول مراد کے لئے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

خانہ نمبر۴۔ دفع نسیان وزیادتی حافظہ دفع دردسر۔ خرابی دشمن۔ امان دشمن خوف حاسداں۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

خانہ نمبر۵۔ قوی دشمن کو ختم کرنا۔ امانِ غرق۔ امان باغ وبُستان زباں بندی۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

خانہ نمبر۶۔ سرخبادہ۔ بیماری۔ نظر و جادو۔ دفع گفتار۔ حشرات الارض اپنے سے ضرر نقصان دور کرنا اصلاح بدکار عورتوں کی۔

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

خانہ نمبر۷۔ فتح ونصرت۔ زیادتی مال دولت والفت مرد وزن۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶

خانہ نمبر۸۔ نفاق وتفریق ڈلوانا جدائی وخرابی وآوارگی دشمن۔ نیز فتوحات غیبی وطلب گنج۔

۷۸۶

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

خانہ نمبر۹۔ جنگ ومقدمہ میں فتح و نصرت۔ دفع جنگ۔ دشمن میں پھوٹ ڈلوانا۔ دفع حاسداں

۷۸۶

۵	۱۶	۲	۱۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۱۵	۶	۱۲	۱
۴	۹	۷	۱۴

خانہ نمبر ۱۰۔ دفع غم و ہم و رنج اور ہول۔ زیادتی فہم و علم و خواص کیمیاگری

۷۸۶

۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴
۵	۱۰	۱۵	۴

خانہ نمبر ۱۱۔ ملاقات روحانیاں۔ الفتِ زن و شوہر۔ شفقت و مہربانی و وصل دوست۔ صلاحیت برادراں و محباں۔

۷۸۶

۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵

خانہ نمبر ۱۲۔ زیادتی مال و دولت۔ صلح و مغلوبی دشمن۔ دفع حشرات الارض بچھو سانپ وغیرہ۔

۷۸۶

۱۱	۲	۱۶	۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱	۱۲	۶	۱۵
۱۴	۷	۹	۴

خانہ نمبر ۱۳۔ گھر اور کھیت سے مور و ملخ کیڑے مکوڑے دور کرنا۔ زخم چشم کے لئے حکمت کا جاری کرنا۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

خانہ نمبر ۱۴۔ افزونی زراعت اور پھل۔ زیادتی شیر مویشی۔ برکت فصل و افزونی مال

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴

خانہ نمبر ۱۵۔ معشوق کو تابع کرنا محبت۔ دوستی اور حاضری مطلوب۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

خانہ نمبر ۱۶۔ زباں بندی۔ افسروں کے پاس جاتے وقت سلامتی ذات۔ عزت نزدیک حکام و وزراء سلاطین اور بزرگان۔

۷۸۶

۵	۴	۱۵	۱۰
۱۶	۹	۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

عاملین کسی بھی مقصد کے لئے اگر کسی آیت یا اسمِ اعظم یا دعاء کو اعداد میں منتقل کر کے لکھنا چاہیں تو مربع کی ان بیان کردہ مختلف چالوں میں سے جس چال میں چاہیں پر کردیں۔ اس آیت کی نورانیت نقش میں آجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرورت مند کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔



باب (۴۴)

خاص مقاصد کے خاص نقوش کے خاص ضوابط

عام طور پر عاملین میں مذکورہ بالا سولہ اقسام ہی مربع نقش کی مشہور اور زیر استعمال چلی آرہی ہیں اوران کے استعمال کا مختصر اور سادہ طریقہ بھی آپ کو بتلا دیا گیا ہے۔ یہاں ہم چند مخصوص مقاصد کے لئے علمائے علم الاعدد کی متعین کردہ خصوصی چالوں کا تعارف بھی کراتے ہیں اور ان کو استعمال میں لانے کا الگ الگ طریقہ اور ضابطہ بھی بتلاتے ہیں۔

(۱) **زبان بندی**:۔ مطلوب کا نام معہ والدہ لے کر اعداد نکالیں اوران پر (12101) عدد کا اضافہ کردیں۔ پھر اس مجموعی نمبر کو اس چال کے مطابق مربع میں بھر کر سائل کو دیں۔ تعویذ دینے سے پہلے کسی مستند مفتی صاحب سے اسکے جواز کا فتویٰ ضرور لے لیں۔

۷۸۶

۸	۱۴	۱۱	۱
۳	۹	۱۶	۶
۱۰	۴	۵	۱۵
۱۳	۷	۲	۱۲

(۲) **عقد الطریق**:۔ نام مطلوب معہ والدہ کے اعداد میں (260) کا اضافہ کر کے اس چال میں پر کریں۔ اگر وہ شخص کسی مظلوم کو ستاتا ہے اور اس کا راستہ بند کرنا شرعاً جائز ہے تو استعمال میں لائیں وگرنہ گناہگار ہوں گے۔

۷۸۶

۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵
۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲

(۳) کشائشِ کار: روزگار، مالی مشکلات یا دیگر الجھنوں سے نکلنے اور حالات میں کشائش کیلئے طالب بمعہ والدہ کے اعداد پر (۴۶۰۰) کا اضافہ کر کے اس ترتیب پر لکھیں۔

۷۸۶

۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴
۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹

(۴) محبت کے لئے: مطلوب معہ والدہ کے اعداد پر (۹۳۵) کا اضافہ کر کے اس چال سے نقش پر کر دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۲	۲
۴	۱۰	۱۵	۵
۱۴	۸	۱	۱۱
۹	۳	۶	۱۶

مگر یہ نقش صرف والدین اور اولاد، میاں بیوی، بہن بھائیوں کے درمیان محبت والفت قائم کرنے کیلئے دیں۔ لڑکوں لڑکیوں کو شادی سے پہلے یہ نقش دینا حرام ہے۔

(۵) حلِ قوتِ مردمی: کسی مرد کو اپنی بیوی سے اگر باندھ دیا گیا ہو اور وہ اس کے قریب نہ جا سکتا ہو تو اس کے نام بمعہ والدہ کے اعداد پر (۱۲۰۰) کا اضافہ کر کے اس چال سے نقش لکھ کر دیں۔ انشاء اللہ اس کی مردمی بندش کھل جائے گی۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲

(۶) ہلاکت دشمن : دشمن کے نام معہ والدہ کے اعداد پر (۴۰۴۵) کا اضافہ کرکے اس چال پر نقش لکھ کر کسی ویرانے میں دفن کریں ۔ اور دفن کرتے وقت : اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (۱۱) بار پڑھیں۔

۷۸۶

۱۳	۲	۳	۱۶
۱۲	۷	۶	۹
۸	۱۱	۱۰	۵
۱	۱۴	۱۵	۴

ناحق کرنے کا اخروی گناہ الگ ہے اور دنیوی قصاص الگ ہے ۔ ایسا کرنے سے ساحروں میں شمار ہوتا ہے جس کی سزا موت ہے ۔

(۷) دشمن منتشر ہوں : اگر دشمن تعداد میں زیادہ اور پوزیشن میں مضبوط ہوں تو ان کے نام معہ والدہ پر (۴۴۵) کا اضافہ کریں اور اس ترتیب پر نقش پر کریں ۔ انشاء اللہ ان میں پھوٹ پڑ جائے گی اور آپ ان کے شر سے بچ جائیں گے ۔

۷۸۶

۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(۸) محبت عظیم : میاں بیوی، بہن بھائیوں وغیرہ کی جائز ضرورت کیلئے مطلوب معہ والدہ کے عدد پر (۱۲۰۰) کا اضافہ کریں اور اس ترتیب سے مربع پر کرکے دیں ۔ آپس میں محبت قائم بھی ہوگی ، مضبوط بھی ہوگی ۔ مگر غیر شادی شدہ لوگوں کو دوسرے فریق کو پھانسنے کے لئے دینا حرام ہے ۔

۷۸۶

۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱۱	۱۴	۱۱	۸

(۹) بندشِ جماع: کسی مرد اور عورت کے درمیان ناجائز مراسم ہوں تو انہیں وعظ

۷۸۶

۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴

عَقَدْتُ ذَكَرَ فُلَانٍ عَلٰی فُلَانَةٍ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی

ونصیحت اور قانونی طریقے سے اس سے روکنے کے علاوہ دنیا اور آخرت کی رسوائی سے بچانے کیلئے مطلوبہ مرد اور عورت دونوں کے نام معہ والدہ لیکر ان کے اعداد پر (۱۰۰۰) کا اضافہ کریں اور اس ترتیب سے نقش پر کریں۔ انشاء اللہ اس کے بعد وہ مرد اس عورت سے بدکاری کر ہی نہیں سکے گا۔ ناجائز استعمال کر کے گنہگار نہ ہوں۔ فلان کی جگہ مرد اور اس کی ماں کا اور فلانۃ کی جگہ عورت اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

(۱۰)**فریقین کی صلح**: کسی بھی قسم کے دو فریقوں میں صلح کرانا اسلامی اخلاقیات کا ایک بلند ترین شیوہ ہے۔ فریقین کے نام معہ والدہ لیکر ان میں (۴۰۰) کا اضافہ کر کے اس ترتیب پر نقش تیار کر دیں۔ انشاء اللہ صلح ہو جائے گی۔

۷۸۶

۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲

حب وبغض میں احتیاط:۔

حب اور ہلاکتِ اعداء کا تعویذ دینے میں بے حد احتیاط برتیں۔ ہم نے جہاں بھی اس قسم کا تعویذ دیا ہے وہاں ساتھ ساتھ متنبہ کیا ہے کہ ناجائز جگہ اس کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ بالخصوص کسی شخص کی ہلاکت یا بیماری وغیرہ کا تعویذ کرنا سحر کے زمرے میں آتا ہے۔

لوگ آکر دوسروں کی شکایت تو بہت مرچ مصالحہ لگا کر پیش کرتے ہیں کہ فلاں نے مجھ پر بہت ظلم کیا ہے، بڑی زیادتی کی ہے۔ لیکن کوئی یہ نہیں بتلاتا کہ میں نے اس

کے ساتھ کیا کیا ہے؟

آپ کو کیا پتہ کہ زیادہ ظالم وہ ہے جس کی یہ آدمی شکایت کر رہا ہے یا خود شکایت کنندہ زیادہ ظالم ہے؟ اس لئے محض کسی کے کہہ دینے سے آپ کسی کو تکلیف پہنچانے کا گناہ اپنے سر ہرگز نہ لیں۔

حکیم لقمان کی نصیحت :۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء علوم الدین میں حضرت لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو کی گئی ایک وصیت ذکر فرمائی ہے کہ:۔

بیٹا اگر کوئی آدمی تم سے آ کر کسی کی شکایت کرے کہ اس نے میری دونوں آنکھیں پھوڑ دی ہیں، اور فی الواقع اس کی پھوٹی آنکھیں تم دیکھ بھی لو، تب بھی شکایت کنندہ کے مظلوم اور دوسرے فریق کے ظالم ہونے کا تب تک یقین نہ کرنا جب تک دوسرے فریق کو اپنے سامنے بلا کر اس سے بھی اس کا موقف نہ جان لو۔ کیا پتہ اس شکایت کرنے والے نے اس کی چار آنکھیں پھوڑی ہوں۔

اور محبت کے باب میں بھی غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں کو محبت کا تعویذ قطعاً نہ دیں اس قسم کے لوگ دو طرح سے تعویذ مانگتے ہیں۔(۱) ایک تو یہ کہ محبوب کو آپ ہمارے قدموں پہ ڈال دیں۔(جیسا کہ سفلی عاملوں نے اشتہارات میں لالچ دے رکھا ہوتا ہے کہ! محبوب آپ کے قدموں میں)۔اگر ایک آدمی شادی کے معاملے میں ابھی تک سنجیدہ ہی نہیں تو ایک غیر منکوحہ لڑکی کو کس لئے اپنے قدموں پر ڈالنا اور اپنی محبت میں گرفتار کرنا چاہتا ہے؟ اس مطالبے کا حرام کاری کے سوا اور کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ ایسے سوال پر تعویذ دینا بہت بڑا گناہ اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ ایسا عامل معاشرے میں بدکاری اور زنا کاری کو عام کرنے کا سرپرست اور معاون شمار ہوتا ہے۔(۲) اور کچھ لوگ یہ کہہ کر محبت کا تعویذ مانگتے ہیں کہ میں فلاں سے شادی کرنا چاہتا ہوں، اس

لئے مجھے تعویذ دیں کہ وہ بھی مجھے قبول کر لے یا میری محبت میں گرفتار ہو کر شادی پر آمادہ ہو جائے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک آزاد لڑکی یا لڑکا جب اپنے آزاد ذھن اور ضمیر سے کسی کے ساتھ محبت کرنے یا اس سے شادی کرنے پر تیار نہیں تو کسی عامل کو دنیا کا کون سا قانون، کونسا سماج، کون سا دین یا دھرم اس کی اجازت دیتا ہے کہ وہ بندوق کی نوک کی طرح تعویذ کی نوک پر اسے محبت کرنے، حتیٰ کہ شادی کرنے پر "مجبور" کرے؟؟

یاد رکھیں کہ ایسا تعویذ وہی حیثیت رکھتا ہے جیسے مطلوبہ شخص کو گن پوائنٹ پر آپ محبت یا شادی کرنے پر مجبور کریں۔

حب و بغض کے عملیات کی وجہ:۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بغض کے عملیات بھی نہایت پر خطر اور گناہ کے موجب ہیں اور محبت کے عملیات بھی سخت گناہ گار بناتے ہیں تو آپ ایسے تعویذات اپنی کتابوں میں لکھتے ہی کیوں ہیں جنہیں سیکھ کر کوئی غلط عمل کرنے لگے اور گناہ میں پڑ جائے؟

تو گذارش یہ ہے کہ ان کے لکھنے کا صرف اور صرف مقصد یہ ہے کہ **جائز مقامات** پر اگر ضرورت پیش آجائے تو آپ کے پاس استعمال کرنے کیلئے ہتھیار موجود ہو۔ اور آپ اسے استعمال کر سکتے ہوں۔

گھر میں ماچس رکھی ہوئی ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر چولہا جلا کر کھانا پکا سکیں۔ لیکن اگر کوئی منچلا اس ماچس سے آگ لگا کر سارا گھر پھونک ڈالے اور بعد میں یہ عذر پیش کرے کہ اگر گھر نہیں پھونکنا تھا تو گھر میں ماچس ہی کیوں رکھی تھی؟ تو اس عذر کو دنیا کی کوئی سوسائٹی تسلیم نہیں کر سکتی۔ اور ایسے بدنہاد شخص کے خوف کی وجہ سے گھروں سے ماچسیں نکالی بھی نہیں جاسکتیں کہ وہ اس کا ناجائز اور غلط استعمال نہ کر لے۔

اعتدال کا راستہ یہی ہے کہ گھر میں ماچس ضرور رکھو مگر صرف ضرورت میں اسے استعمال کرو۔ ناحق اور ناجائز استعمال نہ کرو۔ اسی لئے ضرورت کے مواقع پر شرعی

دائرے میں رہتے ہوئے انہیں استعمال کرنیکی خاطر ہم درج تو کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ بھی دیتے ہیں کہ مفاد پرستوں اور ناہنجاروں کی پہنچ سے اسے دور رکھیں۔

نقشِ ذوالکتاب بقاعدۂ ترفّع وتنزّل

۷۸۶

۸۰ف	۱۰ی	۹ط	۳۰ل
۸	۳۱	۷۹	۱۱
۳۲	۱۱	۸	۷۸
۹	۷۷	۳۳	۱۰

نقش ذوالکتابت یا نقشِ ترفع وتنزل وہ نقش ہے جس میں سرِلوح، زیرِ لوح، وتر، اطرافِ لوح یا قلبِ لوح میں کوئی اسمِ الٰہی چار خانوں میں منقسم کر دیتے ہیں۔اور باقی خانوں کوان حروف یا الفاظ کے مطابق اعداد سے پر کرتے ہیں۔مثلاً ہم اسمِ الٰہی یالطیف کا مربع ذوالکتاب آتشی چال میں بنانا چاہتے ہیں تو اس کے چاروں حروف کو الگ کر کے اوپر کے چار خانوں میں تقسیم کر دیں گے۔ یہ حروف دوسرے خانوں میں بھی رکھے جاتے ہیں جس کی تفصیلی مثالیں آگے آرہی ہیں۔ یہاں ہم صرف آتشی چال سے سرِلوح اسمِ الٰہی قائم کرنے کی مثال سمجھا رہے ہیں۔ پہلے خانہ میں لام ہے جس کے عدد (30) ہیں۔ہم نے اس سے تین خانے ایک ایک بڑھا کر بالترتیب (33,32,,31) سے پر کر دیئے۔ دورِ ثانی میں ہم نے خانہ (5) سے خانہ (8) تک کے خانے پر کرنے ہیں۔ان میں سے فاء کا عدد ہمیں معلوم ہے اور وہ خانہ نمبر (8) میں ہیں۔اس لئے ہم نے اس کے عدد (80) میں سے (3) کم کر کے خانۂ پنجم سے ہفتم تک (79,78,77) کے اعداد پر کئے اور ہشتم میں فاء موجود ہے جس کا عدد (80) ہے۔ یہ ہمارا دوسرا دور مکمل ہو گیا۔اب تیسرے دور میں ہم نے (9) سے (12) تک کے خانے پر کرنے ہیں۔ان میں سے خانہ (11) میں یاء ہے جس کے اعداد (10) میں سے دو عدد کم کر کے خانۂ نہم میں ہم نے (8) اور دہم میں (9) رکھا۔ گیارھویں خانے میں (10) عدد کی حامل یاء خود حرفی

شکل میں موجود ہے۔ پھر اس سے اگلے خانے میں (11) لکھا تو تیسرا دور بھی مکمل ہو گیا۔اب آخری دور جو خانہ نمبر (13) سے شروع ہوتا ہے اس کے چودھویں خانے میں طاء موجود ہے جس کا عدد (9) ہے۔ اس دور میں چونکہ حرف والے خانے سے پہلے صرف ایک خانہ ہے۔اس لئے اس (تیرھویں) خانے میں (9) میں سے ایک کم کر کے (8) لکھا، چودھویں میں (9) کی قائم مقام طاء موجود ہے اور اگلے دو خانوں میں ایک ایک کا اضافہ کرنے سے (16,15) کے خانہ میں (۱۰ ، ۱۱) پر کیا تو ہمارا ذوالکتابت نقش آتشی مربع تیار ہو گیا۔

ترفع وتنزل: جب حرف کسی دور کے شروع میں آتا ہے تو اس دور کے باقی خانوں میں ایک ایک عدد بڑھایا جاتا ہے۔اسے ترفُّع کہتے ہیں۔اور جب حرف اپنے دور کے خانوں کے آخر یا درمیان میں آتا ہے تو اس دور کے پہلے خانوں میں ترتیب وار عدد گھٹا کر حرف والے خانے تک اس طرح پہنچتے ہیں کہ پچھلے خانے کے عدد سے اس کے حرف کی قیمت صرف ایک عدد زائد ہو۔ چونکہ اس سے پہلے والے خانوں کے اعداد کو ان کی تعداد کے مطابق عدد گھٹا کر پر کیا جاتا ہے۔اس لئے اسے تنزُّل کہتے ہیں۔

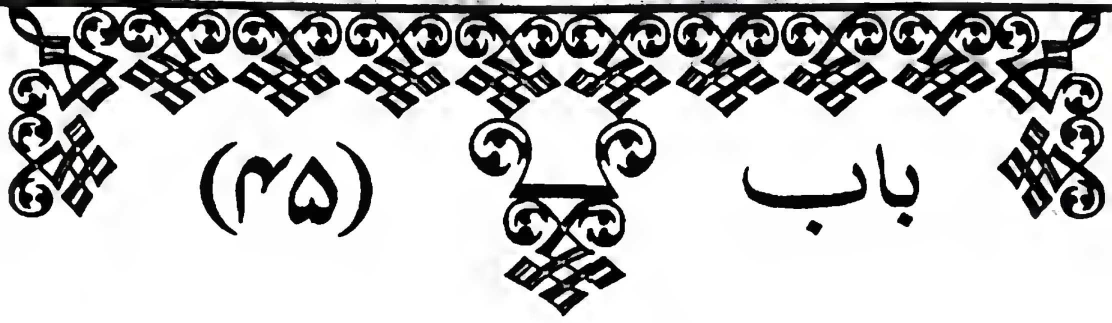
ذوالکتابت نقوش میں تنوع:۔

یہاں ہم نے نقش ذوالکتابت کی صرف ایک مثال دی ہے تا کہ آپ کو اس کا قانون اور ضابطہ سمجھ آجائے۔ اس نقش میں چال آتشی ہے اور پہلے خانے سے شروع ہوتی ہے۔ جبکہ یہ نقش مربع کی درجنوں چالوں میں سے کسی چال میں بھی پر کیا جاسکتا ہے اور آگے اس کی ڈھیروں مثالیں آ بھی رہی ہیں۔

اسی طرح حروف ،اسماء، یا آیات کے الفاظ سرِلوح کی بجائے قلبِ لوح یا زیرِ لوح بھی آسکتے ہیں۔ بلکہ اوپر کی داھنی جانب سے نیچے کی بائیں جانب کمان کے وتر کی طرح بھی آتے ہیں۔ایسے میں حرف یا لفظ جہاں کہیں ہو گا اعداد کا ترفع وتنزل ان کے

حساب سے چال کے مطابق ہوگا۔

عاملین اگر تھوڑی سی محنت کر کے ان ضوابط کو استعمال میں لے آئیں اور طریقے بدل بدل کر امتِ مرحومہ کو اسمائے حسنیٰ اور کلام اللہ کی برکات سے فیضیاب فرمائیں تو یہ بہت بڑی خدمت ہوگی۔ بشرطیکہ نیت خدمتِ خلق اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔



باب (۴۵)

اسمائے حسنیٰ کے نقوشِ ذوالکتابت

یہاں ہم اسمائے حسنیٰ کے ساٹھ کے لگ بھگ ذوالکتابت مربع نقوش دے رہے ہیں۔ اسمائے حسنیٰ کے خواص وفوائد تو تفصیلاً ہم نے جامع الوظائف میں درج کردیئے ہیں۔

یہاں ان کا اعادہ کرنا کتاب کی ضخامت کو بہت بڑھادے گا۔ خواص وہاں دیکھ لیں۔ اور ان کی روشنی میں آنے والے لوگوں کو ان نقوش میں سے کوئی سا بھی نقش، جو اس کے حالات یا ضرورت کے مطابق ہو، دیدیں۔ اور جو اسمِ اعظم اس نقش کا مندرج ہو اس کی تعداد میں روزانہ اس اسمِ اعظم کا وِرد کرنے کی سائل کو تلقین بھی فرمادیں۔

مثال کے طور پر یالطیف کا نقش دے رہے ہیں تو اس کے عدد چونکہ (۱۲۹) ہیں اس لئے سائل سے کہیں کہ روزانہ (۱۲۹) بار یالطیف کا وِرد کرلیا کرے۔ ضرورت کے مطابق وِرد میں اس طرح اضافہ کرسکتے ہیں کہ روزانہ ایک بار کی بجائے درمیانی ضرورت والے کو صبح وشام اور شدید ضرورت والے کو ہر نماز کے ساتھ وِرد کرنے کی تلقین کریں۔

ضرورت یا نام کے مطابق:۔

یہ نقوش جس طرح سائل کی ضرورت کے مطابق دے سکتے ہیں، اسی طرح ان

کے استعمال کا ایک نہایت مفید اور مؤثر طریقہ یہ ہے کہ سائل کے نام کے اعداد کے موافق ان میں سے کسی نقش کا انتخاب کرلیں جس کے اعداد سائل کے نام (مفرد یا معہ والدہ) کے موافق ہوں۔ اگر ایک نقش سے نہ ہوسکے تو دو یا تین اسمائے ربانی کا انتخاب کرلیں اور وہ دونوں یا تینوں نقوش سائل کو دیدیں۔

لیکن ایک سے زائد اسمائے حسنیٰ کی صورت میں ہر اسم کا وِرد اس اسم کے عدد کے موافق کرنے کی بجائے ان دونوں یا تینوں کا وِرد سائل کے نام کے عدد کے موافق (جو ان اسماء کا مجموعی عدد ہے) کیا جائے گا۔ مثلاً میرے نام معہ والدہ کے موافق کوئی ایک اسمِ ربانی نہیں ملتا تو میں نے یافَتَّاحُ یاصَمَدُ دو اسماء کا انتخاب کرلیا۔

علمائے علم الاعداد ان دو ناموں کو میرے حق میں اسمِ اعظم کا درجہ دیتے ہیں (اس پر تفصیلی بحث جامع الوظائف کے باب دوم میں کی گئی ہے) تو میں ان دونوں اسماء کو (۶۲۳) بار روزانہ یا صبح وشام یا پانچوں نمازوں کے ساتھ (حسبِ ضرورت) پڑھوں گا۔ اور میرے لئے ان دو اسماء کا نقش مفید ہوگا۔

نقشِ مثلث اور مربع کے قواعد پڑھ لینے کے بعد کسی بھی اسم کے اعداد نکال کر اس کا نقش (مثلث یا مربع) تیار کرنا آپ کیلئے اب مشکل نہیں رہا۔ کیونکہ حروف کی عددی قیمت بھی آپ معلوم کرچکے ہیں اور نقوش بھرنے کے درجنوں طریقے بھی سیکھ چکے ہیں۔ لیکن نقشِ ذوالکتابت چونکہ ایک الگ اور منفرد قسم کا نقش ہوتا ہے اور اھلِ فن ہی اسے تیار کرسکتے ہیں۔ انہیں ہم کتاب کا مستقل حصہ بنارہے ہیں۔ نیز قرآنی سورتوں کے نقوش بھی آپ کی ضرورت کے لئے ہم کتاب کا آگے چل کر حصہ بنائیں گے۔

نقشِ ذوالکتابت کی اقسام:۔

ذوالکتابت نقوش سات قسم کے ہوتے ہیں۔ چھ اقسام میں اسمِ الٰہی مختلف اشکال

میں لوح کے اندر قائم ہوتا ہے اور اعداد بھی اس کے ساتھ ساتھ اس نقش کی چال کے مطابق چل رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ ساتویں قسم مکمل حرفی نقش کی ہے۔ یعنی آپ نے پورا نقش اسمِ الٰہی کے حروف سے اسی طرح پر کر دیا جس طرح اعداد سے پر کرتے ہیں۔

(۱) **نقشِ اسم وتری:** ایسے نقش میں اسمِ الٰہی نقش کے اوپر والے داھنے خانے سے ایک ایک حرف کی ترتیب سے سیدھا نیچے کے آخری بائیں خانے پر ختم ہو جاتا ہے۔

کمان کی لکڑی کے دونوں کناروں کو تانت کا جو ٹکڑا آپس میں جوڑے ہوئے ہوتا ہے، جسے کھینچ کر تیر پھینکا جاتا ہے، اسے عربی میں وتر کہتے ہیں۔ اس نقش میں اسمِ الٰہی وتر کی طرح ایک کونے سے سیدھا دوسرے کونے تک آتا ہوا آپ کو دکھائی دیتا ہے۔

(۲) **اسم ، سرِ لوح:** اس نقش میں اسمِ الٰہی نقش کی اوپر والی سطر میں نمایاں ہوتا ہے اور باقی تینوں سطور ان حروف کے موافق اعداد سے پر کی جاتی۔

(۳) **اسم ، قلبِ لوح :** ایسے نقوش میں اسمِ الٰہی کو نقش کے قلب یعنی مکمل وسط میں لکھا جاتا ہے۔ اور اعداد کو چال کے مطابق لایا جاتا ہے۔

(۴) **اسم ، زیرِ لوح :** ایسے نقوش میں اسمِ ربانی لوح کی سب سے نچلی سطر میں آتا ہے اور اعداد اوپر کی تینوں سطور میں ہوتے ہیں۔

(۵) **اسم در گوشه هائے لوح:** ایسے نقوش میں اسمِ الٰہی کے حروف، نقش کے چاروں کونوں میں آتے ہیں اور دیگر تمام نقش اعداد سے پر ہوتا ہے۔

(۶) **لوحِ حرفی کامل :** یہ وہ لوح ہے جس میں آتشی یا کسی اور چال سے اسمِ الٰہی کے حروف کو پر کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم مربع کی آتشی چال کی مثال دیں گے۔

(۷) **لوحِ خالی الجوف:** یہ لوح دیگر تمام الواح و نقوش سے منفرد ہے۔ اس میں ایک خانہ خالی ہوتا ہے۔ اور نقش کے اعداد شمار کرتے وقت اس خانے سے (صفر) شامل ہوتا ہے۔ اور اس خانے کو صفر شمار کر کے اس کے آگے پیچھے کے خانوں کو پر کیا جاتا ہے۔

اس نقش میں مختلف اسماء میں اوپر یا نیچے مختلف مقامات پر کسی خانے کو خالی چھوڑا گیا۔

اور نقش اس خالی خانے کے باوجود مکمل ہے اور اس کے اضلاع کا عدد چاروں طرف سے پورا آرہا ہے۔

شروع کی پانچ الواح کے ساتھ ہم ان کی چال بھی دیں گے۔ پھر چال کا سمجھنا آپ پر چھوڑ دیں گے۔ ابتداء میں سات مثالیں بالترتیب ہر قسم نقش کی دے کر آگے ان ساتوں کی متفرق مثالیں دی جائیں گی۔

مسان، جنات اور جادو کے لئے:۔

ان میں سے آخری نقش (یامُمِیتُ والا) ایک عرصہ سے ہمارے معمول میں ہے۔ جنات، جادو اور مسان کے خاتمے کے لئے ہم یہ نقش مریض کو دیتے ہیں کہ روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر پی لیا کرے۔ (۴۱) دن تک مسلسل پینے سے ہر طرح کا مسان مکمل طور ختم ہو جاتا ہے۔ جنات یا جادو کی وجہ سے جو جسمانی بیماریاں لاحق ہوگئی ہوتی ہیں ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

چال قلب لوح

۷۸۶

۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶

اسمائے قلب لوح مانع ۱۶۱

۷۸۶

۳۹	۵۲	۶۸	۲
۶۹	ا	م	۵۱
۴	ع	ن	۳۷
۴۹	۳۸	۲۰۳	۳

چال سرلوح

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اسماء سرلوح رب هب لی ۲۴۹

۷۸۶

لی	هب	ب	ر
۱	۲۰۱	۳۹	۸
۲۰۲	۴	۵	۳۸
۶	۳۷	۲۰۳	۳

چال وتری

۷۸۶

۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱
۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱

اسماء وتری۔ صبور ۲۹۸

۷۸۶

۷	۳	۱۹۸	ص
۸۷	۲۰۱	ب	۸
۴	و	۸۹	۱۹۹
ر	۸۸	۹	۱

چال زیر لوح

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اسماء زیر لوح۔ لطیف ۱۲۹

۷۸۶

۶	۲۹	۸۱	۱۳
۸۲	۱۲	۷	۲۸
۱۱	۷۹	۳۱	۸
ل	ط	ی	ف

چال گوشہ ہائے لوح

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

اسماء گوشہ ہائے لوح۔ وکیل

۷۸۶

و	۱۱	۲۹	ک
۲۸	۲۱	۵	۱۲
۲۲	۳۱	۹	۴
ی	۳	۲۳	ل

خالی جوف۔ ضار ۱۱۰۱

۷۸۶

	۴۴۸	۵۳	۵۰۰
ض	۵۱	۱۰۰	۵۰
ا	۲۰۱	۶۴۹	۱۵۰
ر	۳۰۱	۱۹۹	۳۰۱

خالی جوف۔ نور ۲۵۶

۷۸۶

	ن	و	ر
۷	۱۹۹	۱	۴۹
۱۹۸	۴	۵۲	۲
۵۱	۳	۱۹۷	۵

حرفی لوح۔ بادی ۲۰

۷۸۶

ہ	ا	د	ی
ی	د	ا	ہ
ا	ہ	ی	د
د	ی	ہ	ا

خالی جوف۔ مذل ۷۷۰

۷۸۶

۴۱	۶۹۷	۲	ل
۳۱	۱	ز	۳۸
۶۹۸	م	۲۹	۳
	۳۲	۳۹	۶۹۹

خالی جوف۔ حق ۱۰۸

۷۸۶

ح	ق		
۳۰	۱	۵۷	۲۰
۲۱	۲	۴۸	۳۷
۴۹	۵	۳	۵۱

خالی جوف۔ غنی ۱۰۶۰

۷۸۶

۱۰۰۱	۳	۷	۴۹
۸	۴۸	۱۰۰۲	۲
۵۱	۹	۱	۹۹۹
	غ	ن	ی

وارث ۷۰۷

۷۸۶

و	ا	ر	ث
۱۹۹	۵۰۱	۵	۲
۴۹۸	۱۹۸	۳	۸
۴	۷	۴۹۹	۱۹۷

رشید ۵۱۴

۷۸۶

ر	ش	ی	د
۱۱	۳	۲۰۱	۲۹۹
۲	۸	۳۰۲	۲۰۲
۳۰۱	۲۰۳	۱	۹

سینہ لوح۔ باطن ۶۲

۷۸۶

۳۰	۲۱	۶	۵
ب	ا	ط	ن
۷	۲۵	۲۷	۳
۲۳	۱۵	۲۰	۴

مغنی ۱۱۰۰

۷۸٦

م	غ	ن	ی
۴۹	۱۱	۳۹	۱۰۰۱
۸	۴۸	۱۰۰۲	۴۲
۱۰۰۳	۴۱	۹	۴۷

معطی ۱۲۹

۷۸٦

م	٦	۱۳	ع
۱۲	۷۱	۳۹	۷
٦۸	۱۱	۸	۴۲
ط	۴۱	٦۹	ی

نافع ۲۰۱

۷۸٦

ن	ا	ف	ع
۷۹	۷۱	۴۹	۲
٦۸	۷۸	۳	۵۲
۴	۵۱	٦۹	۷۷

غفار ۱۲۸۱

۷۸٦

۷۹	۱۹۸	۳	۱۰۰۱
۴	غ	ف	۱۹۷
۹۹۹	ا	ر	۸۱
۱۹۹	۸۲	۹۹۸	۲

مقسط ۲۰۹

۷۸٦

م	ق	س	ط
۵۹	۱۰	۳۹	۱۰۱
۱۱	٦۲	۹۸	۳۸
۹۹	۳۷	۱۲	٦۱

جامع ۱۱۲

۷۸٦

ج	ا	م	ع
۲۳	٦۸	۹	۱۴
٦٦	۱۳	۲۴	۱۱
۲۲	۳۲	۴۱	۱۹

۷۸٦ ۱۱۳۲۷

یامالک	الملک	ذوالجلال	والاکرام
۸۰٦	۲۹۸	۱۰۳	۱۲۰
۲۹۷	۸۰۳	۱۲۳	۱۰۴
۱۲۲	۱۰۵	۲۹٦	۸۰۴

رزاق ۳۰۸

۷۸٦

٦	۹۸	۳	۲۰۱
۴	ر	ز	۹۷
۱۹۹	ا	ق	۸
۹۹	۹	۱۹۸	۲

قہار ۳۰٦

۷۸٦

۲	۷۲	۸۳	۱۴۹
۸۰	ق	ہ	۱۲۱
۷۳	ا	ر	۳۲
۱۵۱	۱۳۳	۱۸	۴

فتاح ۴۸۹

۷۸٦

ف	ت	ا	ح
۲	۷	۸۱	۲۹۹
۱۰	۳	۳۹۸	۷۸
۳۹۷	۷۹	۹	۴

خالق ۷۳۱

۷۸٦

۲	۹۸	۳۲	۵۹۹
۳۱	خ	ا	۹۹
۵۹۷	ل	ق	۴
۱۰۱	۳	۵۹۸	۲۹

بسم اللہ ٦۸۷

۷۸٦

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
۳۳۰	۲۲۸	۱۰۳	٦۵
۲۸۷	۳۲۷	٦۸	۱۰۴
٦۷	۱۰۵	۲۸٦	۳۲۸

حمید ٦۲

۷۸٦

۳۹	۲	۱۲	۹
۱۳	ح	م	ا
۷	ی	د	۴۱
۳	۴۲	٦	۱۱

باسط ۷۲

۷۸٦

ب	ا	س	ط
۲۲	۳۲	۴	۱۴
۲۰	۳۱	۵	۱٦
۲۸	۸	۳	۳۳

علیم ۱۵۰

۷۸٦

۳۱	۴۲	۸	٦۹
۷	ع	ل	۴۳
۷۱	ی	م	۲۹
۷۹	۲۸	۷۲	۹

علی ۱۱۰

۷۸۶

	ی	ل	ع
۳۱	۶۹	۱	۹
۶۸	۲۸	۱۲	۲
۱۱	۳	۶۷	۲۹

قابض ۹۰۳

۷۸۶

۹۸	۶	۷۹۶	۳
۷۹۷	۱	ق	۴
۷	ض	ب	۹۴
	۹۶	۵	۸۰۲

حفیظ ۹۹۸

۷۸۶

ظ	ی	ف	ح
۸۱	۷	۱۰۱	۹
۶	۷۸	۱۲	۹۲
۱۱	۹۰۳	۵	۷۹

عظیم ۱۰۲۰

۷۸۶

۹۰۱	۴۱	۸	ع
۷	۷۱	ظ	۴۲
۷۲	ی	۳۹	۸۹۹
م	۸۹۸	۷۳	۹

معز ۱۱۷

۷۸۶

۶۹	۳	۵	م
۶	۳۹	ع	۲
۴۲	ز	۱	۹۷
	۶۸	۵	۸۰۲

شہید ۳۱۹

۷۸۶

د	ی	ہ	ش
۱۶۹	۱۴۷	۲	۱
۱۳۸	۹	۱۶۱	۱۱
۸	۱۵۳	۱۵۱	۷

مجید ۵۷

۷۸۶

۳۹	۴	۹	۵
د	ی	ج	م
۲	۳۷	۷	۱۱
۱۲	۶	۳۸	۱

غفور ۱۲۸۶

۷۸۶

ر	۸۲	۹۹۹	۵
۹۹۸	و	۱۹۹	۸۳
۷	۱۰۰۱	ف	۱۹۸
۸۱	۱۹۷	۸	غ

کبیر ۲۳۲

۷۸۶

۲۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	ک	۱۳
۳	ر	ی	۱۹
۱۱	۱۸	۴	۷

متین ۵۰۰

۷۸۶

۴۰۱	۵۱	۸	م
۷	۱	ت	۵۲
۴۲	ی	۴۹	۳۹۹
ن	۳۹۸	۴۳	۹

خبیر

۷۸۶

۶۰۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	خ	۱۳
۳	ر	ی	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

خافض ۱۴۸۱

۷۸۶

۱	۹۹	۸۱	خ
۸۲	۵۹۹	۳	۷۹۸
۵۹۸	۷۹	۸۰۱	۳
ض	۴	۵۹۷	ف

رقیب ۳۱۲

۷۸۶

ق	۳	۹	ر
۸	۲۰۱	۹۹	۴
۲۰۲	۱۱	۱	۹۸
ب	۹۷	۲۰۳	ی

بصیر ۳۰۲

۷۸۶

ر	ی	ص	ب
۵	۸۷	۱۱	۱۹۹
۱۸۸	۴	۱۹۸	۱۲
۹	۲۰۱	۳	۸۹

شکور ۵۶۲

۷۸۶

۴۱	۸	۱۰۸	۱۹
۱۹۷	ک	ش	۹
۲۱	ر	و	۲۹۹
۷	۲۹۸	۲۲	۱۹۹

محصی ۱۴۸

۷۸۶

م	ح	ص	ی
۹۱	۳	۱۷	۳۷
۱۳	۲۸	۱۱	۹۶
۴	۱۰۹	۳۰	۵

قوی ۱۱۶

۷۸۶

ق	و	ی	
۳۲	۸	۴۶	۳۰
۲۹	۵	۵۷	۲۵
۵۵	۳	۷	۵۱

کریم ۲۷۰

۷۸۶

ک	ر	ی	م
۱۱	۲۹	۲۱	۱۹۹
۳۸	۸	۲۰۲	۲۲
۲۰۱	۲۳	۳۷	۹

رؤف ۲۸۶

۷۸۶

ر	ؤ	ف	
۷۹	۱	۱۹۹	۷
۲	۸۲	۴	۱۹۸
۵	۱۹۷	۳	۸۱

عفو ۱۵۶

۷۸۶

	ع	ف	و
۴۲	۳۷	۳۳	۳۵
۴۳	۴۷	۴۰	۲۶
۷۱	۲	۴	۷۹

ولی ۴۶

۷۸۶

و	ل	ی	
۲۰	۵	۱۸	۳
۱	۹	۱۴	۲۲
۱۹	۲	۴	۲۱

قادر ۳۰۵

۷۸۶

ق	ا	د	ر
۴۷	۱۲۸	۷۸	۵۲
۱۵۶	۲۵	۷۴	۵۰
۲	۱۵۱	۱۹۱	۳

مقدم ۱۸۴

۷۸۶

م	ق	د	م
۴۳	۱	۳۹	۱۰۱
۲	۴۶	۹۸	۳۸
۹۹	۳۷	۳	۴۵

ظاهر ۱۱۰۶

۷۸۶

ظ	ا	ھ	ر
۱۰۵	۱۰۲	۴۰۱	۹۸
۹۹	۵۰۳	۱۰۰	۴۰۴
۲	۵۰۰	۶۰۰	۴

واسع ۱۳۷

۷۸۶

و	ا	س	ع
۵۹	۷۱	۵	۲
۶۸	۵۸	۳	۸
۴	۷	۶۹	۵۷

معید ۱۲۴

۷۸۶

۶۹	۲	۱۲	۴۱
۱۳	م	ع	۱
۳۹	ی	د	۷۱
۳	۷۲	۳۸	۱۱

صمد ۱۳۴

۷۸۶

ص	م	د	
۶	۱۱	۲۴	۹۳
۱۵	۴۷	۶۲	۱۰
۲۳	۳۶	۴۴	۳۱

سمیع ۱۳۷

۷۸۶

س	م	ی	ع
۹	۷۱	۵۹	۴۱
۶۸	۸	۴۲	۶۲
۴۳	۶۱	۶۹	۷

باعث ۵۷۳

۷۸۶

ب	ا	ع	ث
۱۸۶	۲۵۳	۱۶	۱۸
۳۴۹	۲۱	۲۸۳	۲۰
۳۶	۲۶۸	۲۰۴	۳۵

حکیم ۷۸

۷۸۶

۱۹	۳۸	۱۲	۹
۱۳	ح	ک	۳۷
۷	ی	م	۲۱
۳۹	۲۲	۶	۱۱

دافع ۱۵۵

۷۸۶

د	ا	ف	ع
۷۹	۷۱	۱۹۹	۲
۶۸	۷۸	۳	۲۰۲
۴	۲۱	۶۹	۷۷

باب (۴۶)

قرآنی سورتوں کے مربع نقوش

جامع الوظائف میں ہم نے قرآنی سورتوں کے فضائل وفوائد اور خواص ومنافع پر ایک مستقل باب لکھا ہے۔ جبکہ مختلف قرآنی آیات کے خصوصی فوائد پر الگ سے مستقل باب لکھا ہے۔

یہاں ہم ترتیب وار سورۃ الفاتحہ سے لیکر سورۃ الناس تک تمام قرآنی سورتوں کے عددی نقوش دے رہے ہیں۔ سورتوں کے خواص جامع الوظائف میں دیکھ لیں اور ان کی افادیت کی روشنی میں جس سائل کو جس سورۃ کا نقش دینا ہو اسے آتشی چال میں پر کر کے دیدیں۔ انشاء اللہ اسے فائدہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی اسے جامع الوظائف میں دیگئی ہدایات کے مطابق اس سورت کی تلاوت کا بھی پابند کریں۔

چالوں کے عنصری نام واقعی اتفاقیہ ہیں:۔

پہلے ہم یہ کہہ آئے ہیں کہ نقش کو چونکہ کئی طریقوں سے پر کیا جاسکتا تھا۔ ان طریقوں کو یاد رکھنے کے لئے علمائے علم الاعداد نے عناصرِ اربعہ کے نام سے موسوم کر کے ان چالوں کا نام آتشی، بادی، آبی اور خاکی رکھ دیا۔ لیکن بعد کے لوگوں نے ان ناموں سے یہ دھوکہ کھایا کہ شاید آتشی آگ کی طرح جلا کر راکھ کردینے کا کام دے گا۔ آبی نقش سب کو بہا کے لے جائے گا، بادی نقش آندھی بن کر بستیوں کو قومِ عاد کی طرح تہس

نحس کر کے رکھ دے گا اور خاکی نقش آدمی کو خاک سے ملا دے گا اور موت کی آغوش میں لے جا کر مٹی میں دفن کرا دے گا۔

ہم پہلے بھی کہہ آئے ہیں، یہاں دوبارہ کہتے ہیں کہ یہ محض اوہامِ فاسدہ ہیں۔ ایمان وعقیدہ سے متصادم ہونے کے علاوہ تجربہ سے بھی غلط ثابت ہوئے ہیں۔

یہاں یہ بات دوبارہ اس لئے کہنا پڑی کہ بڑے بڑے ماہرینِ عملیات نے جب قرآنِ حکیم کی سورتوں کے اعداد نکالنے اور انہیں مربع یا مثلث میں منتقل کرنے کا بیڑہ اٹھایا تو سبھی نے ہر سورت کا نقش مربع آتشی کی پہلی چال (جو خانۂ اول سے شروع ہوتی ہے) سے پر کیا ہے۔ ایک نقش بھی نہ بادی چال میں لکھا نہ خاکی یا آبی چال میں۔ اور تو اور، آتشی مربع کی بھی صرف پہلی چال میں تمام نقوش لکھے ہیں۔ حالانکہ مربع نقش میں ہر عنصر کی چار چار چالیں ہیں۔ اس طرح مربع آتشی کی بھی چار چالیں ہیں۔ (۱) ایک وہ جو پہلے خانہ سے شروع ہوتی ہے (۲) دوسری وہ جو پانچویں خانے سے شروع ہوتی ہے (۳) تیسری وہ جو نویں خانے سے شروع ہوتی ہے اور (۴) چوتھی وہ جو تیرہویں خانے سے شروع ہوتی ہے۔

تمام قرآنی سورتوں کا ایک ہی چال میں نقش بھرنا بجائے خود یہ چغلی کھا رہا ہے کہ چالوں کی تاثیرات کا ڈھنڈورا محض افسانہ ہے، حقائق اس سے کچھ فاصلے پر ہیں۔ کیونکہ یہ بات تو معلوم ہے کہ عاملین نے مختلف سورتوں کے مجموعی خواص مختلف طور پر بیان فرمائے ہیں۔ کوئی شفائے امراض کے لئے خصوصی طور پر مفید ہے تو کسی کی تلاوت قضائے حاجات کے باب میں اکسیر ہے۔ کسی کو دفعِ بلیات میں مجرب گردانا گیا ہے تو کسی کو جنات وجادو سے تحفظ کے لئے حرفِ آخر قرار دیا گیا ہے۔ کوئی اپنوں کو قریب لانے میں معاون ہے تو کوئی دشمنوں کے شر اور ضرر سے بچانے میں ڈھال ہے!

اگر نقش کی عنصری چالوں کا مختلف مقاصد سے وہی تعلق ہو جو عاملین حضرات بیان کرتے ہیں (جنہیں محض آپ کی معلومات کے لئے ہم نے نقل بھی کیا ہے مگر اس

تنبیہ کے ساتھ کہ ان تأثیرات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے) تو انہوں نے مختلف تأثیرات کی حامل سورتوں کے نقوش انہی سولہ طریقوں پر کیوں نہ مرتب کیۓ جو مربع نقش کے سولہ خانوں کے خواص میں وہ بتلاتے ہیں؟

اگر کوئی کہے کہ یہ کام مشکل ہوگا۔ شاید اس لئے انہوں نے ایک چال میں نقش بھر کردیئے اور نقوش کے مختلف خانوں کے خواص ہمیں الگ سے بتادیئے تا کہ ہم ضرورت پڑنے پر کسی بھی سورت کا نقش اس خاص ترتیب سے خود بھرلیں۔ ہمیں خود بھی تو کچھ کرنا چاہیئے !؟ سب کچھ عاملین پر تو نہیں ڈالنا چاہیئے !؟!

تو عرض یہ ہے کہ عاملین نے اصل مشکل بلکہ ناممکن کی حد تک مشکل ترین کام تو کرلیا۔ پورے قرآن کی ہر ہر سورت کے الفاظ اور حروف کو گن لیا، ان کے اعداد نکال لئے ،ان کا مجموعہ تیار کرلیا۔ اور ظاہر ہے کہ اکثر سورتوں کے حروف ہزاروں میں تھے۔ سورة البقرة، سورة آل عمران جیسی لمبی لمبی سورتوں کے اعداد نکالتے اور جمع کرتے وقت انہیں بار بار چیک بھی کرنا پڑا ہوگا کہ کوئی حرف کم نہ رہ گیا ہو، کسی کا عدد کم وبیش نہ ہوگیا ہو، کسی کا عدد لکھنے سے نہ رہ گیا ہو، ان کے ٹوٹل بھی کئی کئی جگہ کیۓ ہونگے ۔ دو دو سو حروف تین تین سو حروف کے الگ الگ ٹوٹل بار بار چیک کیۓ ہوں گے اور ان مجموعوں کا گرینڈ ٹوٹل الگ سے کیا ہوگا۔

یہ مشکل ترین کام تو کرلیا، اب اس ٹوٹل کو نقش میں بھرنا تو یکساں تھا کہ آپ پہلے خانے سے بھرتے ہیں یا آٹھویں سے، چوتھے خانے سے بھرتے ہیں یا گیارہویں سے! اس میں آخر مشکل تھی ہی کونسی؟

حقیقت یہ ہے کہ حروف کو اعداد میں منتقل کرکے اسماء وآیات کی برکات حاصل کرنے اور ان برکات سے دنیوی فائدہ اٹھانا تو تجربی حد تک درست ہے۔ لیکن اس میں جو فنی باریکیاں اختیار کی گئی ہیں، ایک تو ان کا تجربے اور حقیقت سے کوئی تعلق نہیں،

دوسرے اس سے ایمان واعتقاد متاثر ہونے کا آغاز ہوجاتا ہے کہ ہم قرآنی آیات کی برکت کی بجائے نقش کی چالوں کو اصل مؤثر جاننا اور ماننا شروع کردیتے ہیں۔ یہاں سے شیطان چپکے سے اپنے داخلے کا دریچہ کھول لیتا ہے اور پھر مقصود پیچھے رہ جاتا ہے۔ نقش، اس کی چالیں، اس کی متعلقہ ساعات، اس کے متعلقہ بخور، اس سے مطابقت رکھنے والے رنگ، اس کے موافق قیمتی پتھر، اس کے موافق دھاتیں، نقوش کے علوی سفلی موکلات، اعوان اور نجانے کون کون سی بلائیں نازل ہونا شروع ہوجاتی ہیں اور آدمی آرام سے شیطان کا شکار ہوکر سحری اعمال میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

چالوں کے فرق کو مؤثر بالذات ماننے کی بجائے محض اس حدتک استعمال میں لائیں کہ جس طرح ڈاکٹر دوابدل بدل کر مریض کا علاج کرتا ہے اس طرح ہم مختلف نقوش بدل کر استعمال کریں گے تو شاید اس مریض کی طبیعت کو وہ وہ تعویذ موافق نہ آرہا ہو جو ہم پہلے دے رہے تھے اور ممکن ہے چال بدل کر دوسرا دیں تو اللہ تعالی نے اس میں اس کی شفاء رکھی ہو۔

توجہ خالص اللہ کی قدرت ومشیت پر رکھیں تعویذ یا اس کی مختلف چالوں پر نہ رکھیں۔ یہی ایک نکتہ ہم سمجھانا چاہتے ہیں۔

ذیل میں ہم تمام سورتوں کے مربع نقوش ترتیب وار دے رہے ہیں:۔

سورۃ الفاتحہ:۔

نقش سورہ فاتحہ یہ ہے اس کے کل اعداد (۹۴۶۱) ہیں اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الفاتحہ ۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

سورۃ البقرہ:۔

اس کے کل اعداد (۹۴۷۶۰۹) ہیں۔اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ البقرہ ۷۸۶

۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

سورۃ آل عمران :۔

اس کے کل اعداد (۱۸۴۹۵۶) ہیں کسر (۲) ہے جو خانہ نمبر (۹) میں آئے گی:۔

سورۃ آل عمران ۷۸۶

۴۶۲۳۱	۴۶۲۴۵	۴۶۲۴۲	۴۶۲۳۸
۴۶۲۴۳	۴۶۲۳۷	۴۶۲۳۲	۴۶۲۴۴
۴۶۲۳۶	۴۶۲۴۰	۴۶۲۴۷	۴۶۲۳۳
۴۶۲۴۶	۴۶۲۳۴	۴۶۲۳۵	۴۶۲۴۱

سورۃ النساء:۔

اس کے کل اعداد (۱۱۳۹۳۹۳) ہیں اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ النساء ۷۸۶

۲۸۴۸۱۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۲۶	۲۸۴۸۲۳
۲۸۴۸۲۷	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۵

سورۃ المائدہ:۔

اس کے کل اعداد (۸۴۸۵۴۶) ہیں اور اس میں کسر نہیں ہے۔

سورۃ المائدہ ۷۸۶

۲۱۲۱۲۹	۲۱۲۱۴۲	۲۱۲۱۳۹	۲۱۲۱۳۶
۲۱۲۱۴۰	۲۱۲۱۳۵	۲۱۲۱۳۰	۲۱۲۱۴۱
۲۱۲۱۳۴	۲۱۲۱۳۷	۲۱۲۱۴۴	۲۱۲۱۳۱
۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۲	۲۱۲۱۳۳	۲۱۲۱۳۸

سورۃ الانعام:۔

اس کے کل اعداد (۹۵۳۲۹) ہیں
اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الانعام ۷۸۶

۲۲۳۸۳۲	۲۲۳۸۳۵	۲۲۳۸۳۸	۲۲۳۸۲۴
۲۲۳۸۲۷	۲۲۳۸۲۵	۲۲۳۸۳۱	۲۲۳۸۳۶
۲۲۳۸۲۶	۲۲۳۸۴۰	۲۲۳۸۳۳	۲۲۳۸۳۰
۲۲۳۸۳۳	۲۲۳۸۲۹	۲۲۳۸۲۷	۲۲۳۸۳۹

سورۃ الاعراف:۔

اس کے کل اعداد (۲۵۳۵۹۲) ہیں
اور کسر خانہ نو میں ہے۔

سورۃ الاعراف ۷۸۶

۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۱	۶۳۴۰۴	۶۳۳۹۰
۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۶	۶۳۴۰۲
۶۳۳۹۲	۶۳۴۰۶	۶۳۳۹۹	۶۳۳۹۵
۶۳۴۰۰	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۳	۶۳۴۰۵

سورۃ الانفال:۔

اس کے کل اعداد (۴۱۲۳۷۵) ہیں
اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ الانفال ۷۸۶

۱۰۳۰۹۳	۱۰۳۰۹۶	۱۰۳۱۰۰۰	۱۰۳۰۸۶
۱۰۳۰۹۹	۱۰۳۰۸۷	۱۰۳۰۹۲	۱۰۳۰۹۷
۱۰۳۰۸۸	۱۰۳۱۰۲	۱۰۳۰۹۴	۱۰۳۰۹۱
۱۰۳۰۹۵	۱۰۳۰۹۰	۱۰۳۰۸۹	۱۰۳۱۰۱

سورۃ التوبہ:۔

اس کے کل اعداد (۵۲۸۶۱) ہیں
اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ التوبہ ۷۸۶

۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۸۹۶
۱۷۵۹۰۹	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۹۰۷
۱۷۵۸۹۸	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۰۱
۱۷۵۹۰۵	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۱۱

سورۃ یونس:۔

اس کے کل اعداد ۵۵۰۱۰۸ اور کسر خانہ نو میں ہے۔

سورۃ یونس ۷۸۶

۱۳۷۵۲۶	۱۳۷۵۳۰	۱۳۷۵۳۳	۱۳۷۵۱۹
۱۳۷۵۳۲	۱۳۷۵۲۰	۱۳۷۵۲۵	۱۳۷۵۳۱
۱۳۷۵۲۱	۱۳۷۵۳۵	۱۳۷۵۲۸	۱۳۷۵۲۴
۱۳۷۵۲۹	۱۳۷۵۲۳	۱۳۷۵۲۲	۱۳۷۵۳۴

سورۃ ہود:۔

اس کے کل اعداد (۵۱۴۷۸۱) ہیں اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ ہود ۷۸۶

۱۲۸۶۹۵	۱۲۸۶۹۸	۱۲۸۷۰۱	۱۲۸۶۸۷
۱۲۸۷۰۰	۱۲۸۶۸۸	۱۲۸۶۹۴	۱۲۸۶۹۹
۱۲۸۶۸۹	۱۲۸۷۰۳	۱۲۸۶۹۶	۱۲۸۶۹۳
۱۲۸۶۹۷	۱۲۸۶۹۲	۱۲۸۶۹۰	۱۲۸۷۰۲

سورۃ یوسف:۔

اس کے کل اعداد (۵۰۳۹۸۰) ہیں اور کسر خانہ نہم میں ہے۔

سورۃ یوسف ۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

سورۃ الرعد:۔

کل تعداد (۲۴۴۶۶۲) ہیں کسر (۲) ہے جو خانہ نہم میں آئے گی:

سورۃ الرعد ۷۸۶

۶۶۱۷۲	۶۶۱۷۶	۶۶۱۷۹	۶۶۱۶۵
۶۶۱۷۸	۶۶۱۶۶	۶۶۱۷۱	۶۶۱۷۷
۶۶۱۶۷	۶۶۱۸۱	۶۶۱۷۴	۶۶۱۷۰
۶۶۱۷۵	۶۶۱۶۹	۶۶۱۶۸	۶۶۱۸۰

سورة ابراهيم:۔

اس کے کل اعداد (۲۴۵۸۱۸) ہیں۔نقش یہ ہے۔

سورة ابراهیم ۷۸۶

۶۱۳۵۴	۶۱۳۵۷	۶۱۳۶۰	۶۱۳۴۷
۶۱۳۵۹	۶۱۳۴۸	۶۱۳۵۳	۶۱۳۵۸
۶۱۳۴۹	۶۱۳۶۲	۶۱۳۵۵	۶۱۳۵۲
۶۱۳۵۶	۶۱۳۵۱	۶۱۳۵۰	۶۱۳۶۱

سورة الحجر:۔

کل اعداد (۱۷۶۷۰۹) ہیں کسر خانہ پنجم میں ہوگی۔

سورة الحجر ۷۸۶

۴۴۱۷۷	۴۴۱۸۰	۴۴۱۸۳	۴۴۱۶۹
۴۴۱۸۲	۴۴۱۷۰	۴۴۱۷۶	۴۴۱۸۱
۴۴۱۷۱	۴۴۱۸۵	۴۴۱۷۸	۴۴۱۷۵
۴۴۱۷۹	۴۴۱۷۴	۴۴۱۷۲	۴۴۱۸۴

سورة النحل:۔

اس کے کل اعداد (۵۲۰۱۸۸) ہیں۔کس خانہ نہم میں ہے۔نقش یہ ہے۔

سورة النحل ۷۸۶

۱۳۰۰۴۶	۱۳۰۰۵۰	۱۳۰۰۵۳	۱۳۰۰۳۹
۱۳۰۰۵۲	۱۳۰۰۴۰	۱۳۰۰۴۵	۱۳۰۰۵۱
۱۳۰۰۴۱	۱۳۰۰۵۵	۱۳۰۰۴۸	۱۳۰۰۴۴
۱۳۰۰۴۹	۱۳۰۰۴۳	۱۳۰۰۴۲	۱۳۰۰۵۴

سورة بني اسرائيل:۔

اس کے کل اعداد (۳۸۶۱۳) ہیں اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورة بنی اسرائیل ۷۸۶

۹۶۵۳	۹۶۵۶	۹۶۵۹	۹۶۴۵
۹۶۵۸	۹۶۴۶	۹۶۵۲	۹۶۵۷
۹۶۴۷	۹۶۶۱	۹۶۵۴	۹۶۵۱
۹۶۵۵	۹۶۵۰	۹۶۴۸	۹۶۶۰

سورة الكهف:۔

اس کے کل اعداد (۵۰۵۵۱۷) ہیں اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورة الكهف ۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

سورة مريم:۔

اس کے کل اعداد (۲۸۹۶۴۴) ہیں۔

سورة مريم ۷۸۶

۷۲۴۱۰	۷۲۴۱۴	۷۲۴۱۷	۷۲۴۰۳
۷۲۴۱۶	۷۲۴۰۴	۷۲۴۰۹	۷۲۴۱۵
۷۲۴۰۵	۷۲۴۱۹	۷۲۴۱۲	۷۲۴۰۸
۷۲۴۱۳	۷۲۴۰۷	۷۲۴۰۶	۷۲۴۱۸

سورة طٰهٰ:۔

اس کے کل اعداد (۳۹۹۲۸۳) ہیں اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورة طٰهٰ ۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

سورة الانبياء:۔

اس کے کل اعداد (۳۸۲۲۱۹) ہیں۔ اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورة الانبياء ۷۸۶

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۳	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵۰	۹۵۵۶۲

سورۃ الحج:۔

اس سورت کے کل اعداد (۳۸۲۳۴۴) ہیں۔ کسر خانہ نہم میں آئے گی۔

سورۃ الحج ۷۸۶

۹۵۵۷۹۱	۹۵۵۷۹۵	۹۵۵۷۹۸	۹۵۵۷۸۴
۹۵۵۷۹۷	۹۵۵۷۸۵	۹۵۵۷۹۰	۹۵۵۷۹۶
۹۵۵۷۸۶	۹۵۵۸۰۰	۹۵۵۷۹۳	۹۵۵۷۸۹
۹۵۵۷۹۴	۹۵۵۷۸۸	۹۵۵۷۸۷	۹۵۵۷۹۹

سورۃ المؤمنون:۔

اس کے کل اعداد (۳۵۱۷۱۴) ہیں نقش بلا کسر پر ہوگا۔

سورۃ المؤمنون ۷۸۶

۸۷۹۲۸	۸۷۹۳۱	۸۷۹۳۴	۸۷۹۲۱
۸۷۹۳۳	۸۷۹۲۲	۸۷۹۲۷	۸۷۹۳۲
۸۷۹۲۳	۸۷۹۳۶	۸۷۹۲۹	۸۷۹۲۶
۸۷۹۳۰	۸۷۹۲۵	۸۷۹۲۴	۸۷۹۳۵

سورۃ النور:۔

اس کے کل اعداد (۴۰۲۴۵۷) ہیں۔ کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ النور ۷۸۶

۱۰۰۶۱۴	۱۰۰۶۱۷	۱۰۰۶۲۰	۱۰۰۶۰۶
۱۰۰۶۱۹	۱۰۰۶۰۷	۱۰۰۶۱۳	۱۰۰۶۱۸
۱۰۰۶۰۸	۱۰۰۶۲۲	۱۰۰۶۱۵	۱۰۰۶۱۲
۱۰۰۶۱۶	۱۰۰۶۱۱	۱۰۰۶۰۹	۱۰۰۶۲۱

سورۃ الفرقان:۔

اس کے کل اعداد (۲۰۹۵۷۵) ہیں۔ کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ الفرقان ۷۸۶

۵۲۳۹۳	۵۲۳۹۶	۵۲۴۰۰	۵۲۳۸۶
۵۲۳۹۹	۵۲۳۸۷	۵۲۳۹۲	۵۲۳۹۷
۵۲۳۸۸	۵۲۴۰۲	۵۲۳۹۴	۵۲۳۹۱
۵۲۳۹۵	۵۲۳۹۰	۵۲۳۸۹	۵۲۴۰۱

سورۃ الشعراء:۔

اس کے کل اعداد (۴۰۳۷۳۸) ہیں۔ یہ نقش بلاکسر ہے۔

سورۃ الشعراء ۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

سورۃ النمل:۔

اس کے کل اعداد (۳۴۰۹۶۲) ہیں نقش میں کسر نہیں:۔

سورۃ النمل ۷۸۶

۸۵۲۴۰	۸۵۲۴۳	۸۵۲۴۶	۸۵۲۳۳
۸۵۲۴۵	۸۵۲۳۴	۸۵۲۳۹	۸۵۲۴۴
۸۵۲۳۵	۸۵۲۴۸	۸۵۲۴۱	۸۵۲۳۸
۸۵۲۴۲	۸۵۲۳۷	۸۵۲۳۶	۸۵۲۴۷

سورۃ القصص:۔

اس کے کل اعداد (۴۰۷۱۲۰) ہیں۔ کسر خانہ ۹ میں ہے۔

سورۃ القصص ۷۸۶

۱۰۱۷۷۹	۱۰۱۷۸۳	۱۰۱۷۸۶	۱۰۱۷۷۲
۱۰۱۷۸۵	۱۰۱۷۷۳	۱۰۱۷۷۸	۱۰۱۷۸۴
۱۰۱۷۷۴	۱۰۱۷۸۸	۱۰۱۷۸۱	۱۰۱۷۷۷
۱۰۱۷۸۲	۱۰۱۷۷۶	۱۰۱۷۷۵	۱۰۱۷۸۷

سورۃ العنکبوت:۔

اس کے کل اعداد (۲۷۵۲۹۷) ہیں۔ کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ العنکبوت ۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

سورة الروم:۔

اس کے کل اعداد (۲۶۹۹۷۷) ہیں۔ کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورة الروم ۷۸۶

۶۷۴۹۴	۶۷۴۹۷	۶۷۵۰۰	۶۷۴۸۶
۶۷۴۹۹	۶۷۴۸۷	۶۷۴۹۳	۶۷۴۹۸
۶۷۴۸۸	۶۷۵۰۲	۶۷۴۹۵	۶۷۴۹۲
۶۷۴۹۶	۶۷۴۹۱	۶۷۴۸۹	۶۷۵۰۱

سورة لقمان:۔

اس سورۃ کے کل اعداد (۱۵۹۰۰۰) ہیں۔ نقش بلا کسر ہے۔

سورة لقمان ۷۸۶

۳۹۷۴۹	۳۹۷۵۲	۳۹۷۵۵	۳۹۷۴۲
۳۹۷۵۴	۳۹۷۴۳	۳۹۷۴۸	۳۹۷۵۳
۳۹۷۴۴	۳۹۷۵۷	۳۹۷۵۰	۳۹۷۴۷
۳۹۷۵۱	۳۹۷۴۶	۳۹۷۴۵	۳۹۷۵۶

سورة السجدہ:۔

اس سورۃ کے کل اعداد (۱۱۳۳۳۲) ہیں۔ اور کسر خانہ نہم میں ہے۔

سورة السجدہ ۷۸۶

۲۸۳۳۲	۲۸۳۳۶	۲۸۳۳۹	۲۸۳۲۵
۲۸۳۳۸	۲۸۳۲۶	۲۸۳۳۱	۲۸۳۳۷
۲۸۳۲۷	۲۸۳۴۱	۲۸۳۳۴	۲۸۳۳۰
۲۸۳۳۵	۲۸۳۲۹	۲۸۳۲۸	۲۸۳۴۴

سورة الاحزاب: ۔

اس کے کل اعداد (۳۵۵۲۵۸) ہیں۔ نقش بلا کسر ہے۔

سورة الاحزاب ۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

سورۃ سبا:۔

اس سورۃ کے کل اعداد (۲۵۳۴۱۹) ہیں۔کسر تیرھویں خانہ میں ہوگی۔

سورۃ سبا ۷۸۶

۶۲۳۳۵۴	۶۲۳۳۵۷	۶۲۳۳۶۰	۶۲۳۳۴۷
۶۲۳۳۵۹	۶۲۳۳۴۸	۶۲۳۳۵۳	۶۲۳۳۵۸
۶۲۳۳۴۹	۶۲۳۳۶۲	۶۲۳۳۵۵	۶۲۳۳۵۲
۶۲۳۳۵۶	۶۲۳۳۵۱	۶۲۳۳۵۰	۶۲۳۳۶۱

سورۃ فاطر:۔

اس کے کل اعداد (۲۴۲۷۷۳) ہیں۔کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ فاطر ۷۸۶

۶۰۶۹۳	۶۰۶۹۶	۶۰۶۹۹	۶۰۶۸۵
۶۰۶۹۸	۶۰۶۸۶	۶۰۶۹۲	۶۰۶۹۷
۶۰۶۸۷	۶۰۷۰۱	۶۰۶۹۴	۶۰۶۹۱
۶۰۶۹۵	۶۰۶۹۰	۶۰۶۸۸	۶۰۷۰۰

سورۃ یٰسین:۔

اس نقش کے کل اعداد (۲۵۹۳) ہیں۔اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ یٰسین ۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

سورۃ الصّٰفّٰت:۔

اس کے کل اعداد (۲۶۴۷۵۴) ہیں۔نقش بلا کسر ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت ۷۸۶

۶۶۱۸۸	۶۶۱۹۱	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۱
۶۶۱۹۳	۶۶۱۸۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۹۲
۶۶۱۸۳	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۸۶
۶۶۱۹۰	۶۶۱۸۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۹۵

سورۃ صٓ:۔

اس کے کل اعداد (۲۲۹۳۳۷) ہیں۔اور کسر خانۂ پنجم ہے۔

سورۃ صٓ ۷۸۱

۵۷۳۳۴	۵۷۳۳۷	۵۷۳۳۰	۵۷۳۲۶
۵۷۳۳۹	۵۷۳۲۷	۵۷۲۳۳	۵۷۳۳۸
۵۷۳۲۸	۵۷۳۴۲	۵۷۳۳۵	۵۷۳۳۲
۵۷۳۳۶	۵۷۳۳۱	۵۷۳۲۹	۵۷۳۴۱

سورۃ الزمر:۔

اس سورت کے کل اعداد (۳۰۶۵۸۵) ہیں۔کسر خانۂ پنجم میں ہوگی۔

سورۃ الزمر ۷۸۶

۷۶۶۴۶	۷۶۶۴۹	۷۶۶۵۲	۷۶۶۳۸
۷۶۶۵۱	۷۶۶۳۹	۷۶۶۴۵	۷۶۶۵۰
۷۶۶۴۰	۷۶۶۵۴	۷۶۶۴۷	۷۶۶۴۴
۷۶۶۴۸	۷۶۶۴۳	۷۶۶۴۱	۷۶۶۵۳

سورۃ المؤمن:۔

اس کے کل اعداد (۳۶۸۵۲۴) ہیں۔اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ المؤمن ۷۸۶

۹۲۱۳۰	۹۲۱۳۴	۹۲۱۳۷	۹۲۱۲۳
۹۲۱۳۶	۹۲۱۲۴	۹۲۱۲۹	۹۲۱۳۵
۹۲۱۲۵	۹۲۱۳۹	۹۲۱۳۲	۹۲۱۲۸
۹۲۱۳۳	۹۲۱۲۷	۹۲۱۲۸	۹۲۱۳۸

سورۃ حٰمٓ السجدۃ:۔

اس نقش کے کل اعداد (۲۴۵۸۳۷) ہیں۔اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ حم السجدہ ۷۸۶

۶۱۴۵۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۶۵	۶۱۴۵۱
۶۱۴۶۴	۶۱۴۶۵	۶۱۴۵۸	۶۱۴۶۳
۶۱۴۵۳	۶۱۴۶۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷
۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۴	۶۱۴۶۶

سورۃ الشوریٰ:۔

اس سورت کے کل اعداد (۲۰۱۳۳۹) ہیں۔کسر تیرہویں خانے میں ہوگی۔

سورۃ الشوریٰ ۷۸۶

۵۰۳۳۴	۵۰۳۳۷	۵۰۳۴۱	۵۰۳۲۷
۵۰۳۴۰	۵۰۳۲۸	۵۰۳۳۳	۵۰۳۳۸
۵۰۳۲۹	۵۰۳۴۳	۵۰۳۳۵	۵۰۳۳۲
۵۰۳۳۶	۵۰۳۳۱	۵۰۳۳۰	۵۰۳۴۲

سورۃ الزخرف:۔

اس سورت کے کل اعداد (۲۶۰۶۹۷) ہیں۔کسر پانچویں خانے میں ہوگی۔

سورۃ الزخرف ۷۸۶

۶۵۱۷۴	۶۵۱۷۷	۶۵۱۸۰	۶۵۱۶۶
۶۵۱۷۹	۶۵۱۶۷	۶۵۱۷۳	۶۵۱۷۸
۶۵۱۶۸	۶۵۱۸۲	۶۵۱۷۵	۶۵۱۷۲
۶۵۱۷۶	۶۵۱۷۱	۶۵۱۶۹	۶۵۱۸۱

سورۃ الدخان:۔

اس نقش کے کل اعداد (۹۷۷۹۳) ہیں۔اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ الدخان ۷۸۶

۲۴۴۴۸	۲۴۴۵۱	۲۴۴۵۴	۲۴۴۴۰
۲۴۴۵۳	۲۴۴۴۱	۲۴۴۴۷	۲۴۴۵۲
۲۴۴۴۲	۲۴۴۵۶	۲۴۴۴۹	۲۴۴۴۶
۲۴۴۵۰	۲۴۴۴۵	۲۴۴۴۳	۲۴۴۵۵

سورۃ الجاثیۃ:۔

اس سورت کے کل اعداد (۱۵۰۱۵۳) ہیں۔خانۂ کسر پانچواں ہے۔

سورۃ الجاثیہ ۷۸۶

۳۷۵۳۸	۳۷۵۴۱	۳۷۵۴۴	۳۷۵۳۰
۳۷۵۴۳	۳۷۵۳۱	۳۷۵۳۷	۳۷۵۴۲
۳۷۵۳۲	۳۷۵۴۶	۳۷۵۳۹	۳۷۵۳۶
۳۷۵۴۰	۳۷۵۳۵	۳۷۵۳۳	۳۷۵۴۵

سورۃ الاحقاف:۔

اس کے کل اعداد (۷۳۷۷۴) ہیں۔اس نقش میں کسر نہیں ہے۔

سورۃ الاحقاف ۷۸۶

۱۸۴۴۳	۱۸۴۴۶	۱۸۴۴۹	۱۸۴۳۶
۱۸۴۴۸	۱۸۴۳۷	۱۸۴۴۲	۱۸۴۴۷
۱۸۴۳۸	۱۸۴۵۱	۱۸۴۴۴	۱۸۴۴۱
۱۸۴۴۵	۱۸۴۴۰	۱۸۴۳۹	۱۸۴۵۰

سورۃ محمد:۔

اس کے کل اعداد (۱۸۰۶۵۵) ہیں۔کسر خانۂ سیزدھم میں آتی ہے۔

سورۃ محمد ۷۸۶

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷۰	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۴	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

سورۃ فتح:۔

اس کے کل اعداد (۸۸۸۲۸) ہیں۔کسر خانۂ نہم میں ہوگی۔

سورۃ الفتح ۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

سورۃ الحجرات:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۲۸۹۲) ہیں۔اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الحجرات ۷۸۶

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

سورة ق:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۹۷۳۶) ہیں۔اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورة ق ۷۸۶

۲۷۴۳۳	۲۷۴۳۷	۲۷۴۴۰	۲۷۴۳۶
۲۷۴۳۹	۲۷۴۲۷	۲۷۴۳۲	۲۷۴۳۸
۲۷۴۲۸	۲۷۴۴۲	۲۷۴۳۵	۲۷۴۳۱
۲۷۴۳۶	۲۷۴۳۰	۲۷۴۲۹	۲۷۴۴۱

سورة الذاریات:۔

اس سورت کے کل اعداد (۱۱۹۵۴۴) ہیں۔کسر خانۂ نہم میں ہوگی۔

سورة الذاریات ۷۸۶

۲۹۸۸۵	۲۹۸۸۹	۲۹۸۹۲	۲۹۸۷۸
۲۹۸۹۱	۲۹۸۷۹	۲۹۸۸۴	۲۹۸۹۰
۲۹۸۸۰	۲۹۸۹۴	۲۹۸۸۷	۲۹۸۸۳
۲۹۸۸۸	۲۹۸۸۲	۲۹۸۸۱	۲۹۸۹۳

سورة الطور:۔

اس کے کل اعداد (۹۴۱۸۳) ہیں۔ کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورة الطّور ۷۸۶

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

سورة النجم:۔

اس کے کل اعداد (۹۴۱۸۳) ہیں۔کسر خانۂ نمبر تیرہ میں ہے۔

سورة النجم ۷۸۶

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

سورۃ القمر:۔

اس کے کل اعداد (۱۱۴۳۷۴) ہیں۔اس نقش میں کسر نہیں آئی۔

سورۃ القمر ۷۸۶

۲۸۵۹۳	۲۸۵۹۶	۲۸۵۹۹	۲۸۵۸۶
۲۸۵۹۸	۲۸۵۸۷	۲۸۵۹۲	۲۸۵۹۷
۲۸۵۸۸	۲۸۶۰۱	۲۸۵۹۴	۲۸۵۹۱
۲۸۵۹۵	۲۸۵۹۰	۲۸۵۸۹	۲۸۶۰۰

سورۃ الرحمٰن:۔

اس کے کل اعداد (۱۲۰۴۵۰) ہیں۔یہ نقش بھی بلا کسر پر کیا جاتا ہے۔

سورۃ الرحمٰن ۷۸۶

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

سورۃ الواقعہ:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۲۹۶۵) ہیں۔کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الواقعہ ۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

سورۃ الحدید:۔

اس سورۃ کے کل اعداد (۱۹۸۹۲۴) ہیں۔کسر خانہ نہم میں ہوگی۔

سورۃ الحدید ۷۸۶

۴۹۷۳۰	۴۹۷۳۴	۴۹۷۳۷	۴۹۷۲۳
۴۹۷۳۶	۴۹۷۲۴	۴۹۷۲۹	۴۹۷۳۵
۴۹۷۲۵	۴۹۷۳۹	۴۹۷۳۲	۴۹۷۲۸
۴۹۷۳۳	۴۹۷۲۷	۴۹۷۲۶	۴۹۷۳۸

سورۃ المجادلہ:۔

اس کے کل اعداد (۳۴۲۳۷) ہیں۔کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ المجادلہ ۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

سورۃ الحشر:۔

اس کے کل اعداد (۱۳۲۴۶) ہیں۔ کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الحشر ۷۸۶

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

سورۃ الممتحنہ:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۱۳۵۰) ہیں۔یہ نقش بلا کسر پر کیا جاتا ہے۔

سورۃ الممتحنہ ۷۸۶

۲۵۳۳۷	۲۵۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

سورۃ الصّف:۔

اس کے کل اعداد (۵۹۰۶۰) ہیں۔کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الصّف ۷۸۶

۱۴۷۶۴	۱۴۷۶۸	۱۴۷۷۱	۱۴۷۵۷
۱۴۷۷۰	۱۴۷۵۷	۱۴۷۶۳	۱۴۷۶۹
۱۴۷۵۹	۱۴۷۷۳	۱۴۷۶۶	۱۴۷۶۲
۱۴۷۶۷	۱۴۷۶۱	۱۴۷۶۰	۱۴۷۷۲

سورۃ الجمعہ:۔

اس کے کل اعداد (۶۱۵۲۵) ہیں۔ اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ الجمعہ ۷۸۶

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

سورۃ المنافقون:۔

اس کے کل اعداد (۵۳۲۵۶) ہیں۔ خانہ نمبر نو (9) میں کسر آئی ہے۔

سورۃ المنافقون ۷۸۶

۱۳۳۱۳	۱۳۳۱۷	۱۳۳۲۰	۱۳۳۰۶
۱۳۳۱۹	۱۳۳۰۷	۱۳۳۱۲	۱۳۳۱۸
۱۳۳۰۸	۱۳۳۲۲	۱۳۳۱۵	۱۳۳۱۱
۱۳۳۱۶	۱۳۳۱۰	۱۳۳۰۹	۱۳۳۲۱

سورۃ التغابن:۔

اس کے کل اعداد (۷۹۷۴۱) ہیں۔ کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ التغابن ۷۸۶

۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۸	۱۹۹۴۱	۱۹۹۲۷
۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۸	۱۹۹۳۴	۱۹۹۳۹
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۳
۱۹۹۳۷	۱۹۹۳۲	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۲

سورۃ الطلاق:۔

اس کے کل اعداد (۸۴۰۱۲) ہیں۔ اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الطلاق ۷۸۶

۲۰۹۷۷	۲۰۹۸۱	۲۰۹۸۴	۲۰۹۷۰
۲۰۹۸۳	۲۰۹۷۱	۲۰۹۷۶	۲۰۹۸۲
۲۰۹۷۲	۲۰۹۸۶	۲۰۹۷۹	۲۰۹۷۵
۲۰۹۸۰	۲۰۹۷۴	۲۰۹۷۳	۲۰۹۸۵

سورة التحريم:۔

اس کے کل اعداد (۴۹۲۳۲) ہیں۔کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورة التحريم ۷۸۶

۱۲۳۰۷	۱۲۳۱۱	۱۲۳۱۴	۱۲۳۰۰
۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۱	۱۲۳۰۶	۱۲۳۱۲
۱۲۳۰۲	۱۲۳۱۶	۱۲۳۰۹	۱۲۳۰۵
۱۲۳۱۰	۱۲۳۰۴	۱۲۳۰۳	۱۲۳۱۵

سورة الملك:۔

اس سورت کے کل اعداد (۹۹۵۹۴) ہیں۔

سورة الملك ۷۸۶

۲۴۸۹۸	۲۴۹۰۱	۲۴۹۰۴	۲۴۸۹۱
۲۴۹۰۳	۲۴۸۹۲	۲۴۸۹۷	۲۴۹۰۲
۲۴۸۹۳	۲۴۹۰۶	۲۴۸۹۹	۲۴۸۹۶
۲۴۹۰۰	۲۴۸۹۵	۲۴۸۹۴	۲۴۹۰۵

سورة القلم:۔

اس کے کل اعداد (۹۳۷۰۸) ہیں۔اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورة القلم ۷۸۶

۲۳۴۲۶	۲۳۴۳۰	۲۳۴۳۳	۲۳۴۱۹
۲۳۴۳۲	۲۳۴۲۰	۲۳۴۲۵	۲۳۴۳۱
۲۳۴۲۱	۲۳۴۳۵	۲۳۴۲۸	۲۳۴۲۴
۲۳۴۲۹	۲۳۴۲۳	۲۳۴۲۲	۲۳۴۳۴

سورة الحآقة:۔

اس کے کل اعداد (۸۱۷۱۹) ہیں۔ اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورة الحاقه ۷۸۶

۲۰۴۲۹	۲۰۴۳۲	۲۰۴۳۶	۲۰۴۲۲
۲۰۴۳۵	۲۰۴۲۳	۲۰۴۲۸	۲۰۴۳۳
۲۰۴۲۴	۲۰۴۳۸	۲۰۴۳۰	۲۰۴۲۷
۲۰۴۳۱	۲۰۴۲۶	۲۰۴۲۵	۲۰۴۳۷

سورۃ المعارج:۔

اس کے کل اعداد (۷۳۵۲۵) ہیں۔اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ المعارج ۷۸۶

۱۸۳۸۱	۱۸۳۸۴	۱۸۳۸۷	۱۸۳۷۳
۱۸۳۸۶	۱۸۳۷۴	۱۸۳۸۰	۱۸۳۸۵
۱۸۳۷۵	۱۸۳۸۹	۱۸۳۸۲	۱۸۳۷۹
۱۸۳۸۳	۱۸۳۷۸	۱۸۳۷۶	۱۸۳۸۸

سورۃ نوح:۔

اس کے کل اعداد (۷۴۳۱۴) ہیں۔
اس میں کسر نہیں ہے۔

سورۃ نوح ۷۸۶

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۷۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

سورۃ الجن:۔

اس کے کل اعداد (۶۰۶۳۳) ہیں۔کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الجن ۷۸۶

۱۵۱۵۸	۱۵۱۶۱	۱۵۱۶۴	۱۵۱۵۰
۱۵۱۶۳	۱۵۱۵۱	۱۵۱۵۷	۱۵۱۶۲
۱۵۱۵۲	۱۵۱۶۶	۱۵۱۵۹	۱۵۱۵۶
۱۵۱۶۰	۱۵۱۵۵	۱۵۱۵۳	۱۵۱۶۵

سورۃ المزمل:۔

اس سورت کے کل اعداد (۶۸۴۶۶) ہیں۔نقش بلا کسر ہے۔

سورۃ المزمل ۷۸۶

۱۷۱۱۶	۱۷۱۱۹	۱۷۱۲۲	۱۷۱۰۹
۱۷۱۲۱	۱۷۱۱۰	۱۷۱۱۵	۱۷۱۲۰
۱۷۱۱۱	۱۷۱۲۴	۱۷۱۱۷	۱۷۱۱۴
۱۷۱۱۸	۱۷۱۱۳	۱۷۱۱۲	۱۷۱۲۳

سورۃ المدثر:۔

اس سورت کے اعداد (۹۲۳۵۵) ہیں۔کسر کا خانہ تیرہواں ہے۔

سورۃ المدثر ۷۸۶

۲۳۰۸۸	۲۳۰۹۱	۲۳۰۹۵	۲۳۰۸۱
۲۳۰۹۴	۲۳۰۸۲	۲۳۰۸۷	۲۳۰۹۲
۲۳۰۸۳	۲۳۰۹۷	۲۳۰۸۹	۲۳۰۸۶
۲۳۰۹۰	۲۳۰۸۵	۲۳۰۸۴	۲۳۰۹۶

سورۃ قیامۃ:۔

اس کے کل اعداد (۵۴۶۰۷) ہیں۔اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ القیامہ ۷۸۶

۱۳۶۵۱	۱۳۶۵۴	۱۳۶۵۸	۱۳۶۴۴
۱۳۶۵۷	۱۳۶۴۵	۱۳۶۵۰	۱۳۶۵۵
۱۳۶۴۶	۱۳۶۶۰	۱۳۶۵۲	۱۳۶۴۹
۱۳۶۵۳	۱۳۶۴۸	۱۳۶۴۷	۱۳۶۵۹

سورۃ الدھر:۔

اس کے کل اعداد (۷۷۵۸۸) ہیں۔اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الدھر ۷۸۶

۱۹۳۹۶	۱۹۴۰۰	۱۹۴۰۳	۱۹۳۸۹
۱۹۴۰۲	۱۹۳۹۰	۱۹۳۹۵	۱۹۴۰۱
۱۹۳۹۱	۱۹۴۰۵	۱۹۳۹۸	۱۹۳۹۴
۱۹۳۹۹	۱۹۳۹۳	۱۹۳۹۲	۱۹۴۰۴

سورۃ المرسلات:۔

اس کے کل اعداد (۷۰۶۳۴) ہیں۔نقش بلا کسر ہے۔

سورۃ المرسلات ۷۸۶

۱۷۶۵۸	۱۷۶۶۱	۱۷۶۶۴	۱۷۶۵۱
۱۷۶۶۳	۱۷۶۵۲	۱۷۶۵۷	۱۷۶۶۲
۱۷۶۵۳	۱۷۶۶۶	۱۷۹۵۹	۱۷۶۵۶
۱۷۶۶۰	۱۷۶۵۵	۱۷۶۵۴	۱۷۶۶۵

سورۃ النبأ :۔

اس سورت کے اعداد (۵۲۶۵۶) ہیں۔کسر خانۂ نہم میں ہوگی۔

سورۃ النبأ ۷۸۶

۱۳۱۵۶	۱۳۱۷۰	۱۳۱۶۷	۱۳۱۶۳
۱۳۱۶۸	۱۳۱۶۲	۱۳۱۵۷	۱۳۱۶۹
۱۳۱۶۱	۱۳۱۶۵	۱۳۱۷۲	۱۳۱۵۸
۱۳۱۷۱	۱۳۱۵۹	۱۳۱۶۰	۱۳۱۶۶

سورۃ النازعات:۔

اس کے کل اعداد (۶۷۲۵۳) ہیں۔خانۂ کسر خانہ نمبر پانچ ہے۔

سورۃ النازعات ۷۸۶

۱۶۸۰۵	۱۶۸۱۹	۱۶۸۱۶	۱۶۸۱۳
۱۶۸۱۷	۱۶۸۱۲	۱۶۸۰۶	۱۶۸۱۸
۱۶۸۱۱	۱۶۸۱۴	۱۶۸۲۱	۱۶۸۰۷
۱۶۸۲۰	۱۶۸۰۸	۱۶۸۱۰	۱۶۸۱۵

سورۃ عبس :۔

اس کے کل اعداد (۵۱۳۱۴) ہیں۔اس میں کسر نہیں آتی۔

سورۃ عبس ۷۸۶

۱۲۸۲۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۳۱	۱۲۸۲۸
۱۲۸۳۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۲۲	۱۲۸۳۳
۱۲۸۲۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۳
۱۲۸۳۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۲۵	۱۲۸۳۰

سورۃ التکویر :۔

اس کے کل اعداد (۳۸۲۹۹) ہیں۔کسر تیرھویں خانہ میں ہے۔

سورۃ التکویر ۷۸۶

۹۵۶۷	۹۵۸۱	۹۵۷۷	۹۵۷۴
۹۵۷۸	۹۵۷۳	۹۵۶۸	۹۵۸۰
۹۵۷۲	۹۵۷۵	۹۵۸۳	۹۵۶۹
۹۵۸۲	۹۵۷۰	۹۵۷۱	۹۵۷۶

سورۃ الانفطار:۔

اس سورت کے کل اعداد (۳۶۷۴۵) ہیں۔کسر کا خانہ پانچواں ہے۔

سورۃ الانفطار ۷۸۶

۹۱۸۶	۹۱۸۹	۹۱۹۲	۹۱۷۸
۹۱۹۱	۹۱۷۹	۹۱۶۵	۹۱۹۰
۹۱۸۰	۹۱۹۴	۹۱۸۷	۹۱۸۴
۹۱۸۸	۹۱۸۳	۹۱۸۱	۹۱۹۳

سورۃ المطففین:۔

اس کے کل اعداد (۴۸۷۰۷) ہیں۔اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ المطففین ۷۸۶

۱۲۱۷۶	۱۲۱۷۹	۱۲۱۸۳	۱۲۱۶۹
۱۲۱۸۲	۱۲۱۷۰	۱۲۱۷۵	۱۲۱۸۰
۱۲۱۷۱	۱۲۱۸۵	۱۲۱۷۷	۱۲۱۷۴
۱۲۱۷۸	۱۲۱۷۳	۱۲۱۷۲	۱۲۱۸۴

سورۃ الانشقاق:۔

اس کے کل اعداد (۲۸۸۴۶) ہیں۔اس میں کسر نہیں ہے۔

سورۃ الانشقاق ۷۸۶

۷۲۱۱	۷۲۱۴	۷۲۱۷	۷۲۰۴
۷۲۱۶	۷۲۰۵	۷۲۱۰	۷۲۱۵
۷۲۰۶	۷۲۱۹	۷۲۱۲	۷۲۰۹
۷۲۱۳	۷۲۰۸	۷۲۰۷	۷۲۱۸

سورۃ البروج:۔

اس کے کل اعداد (۳۲۱۵۵) ہیں۔اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ البروج ۷۸۶

۸۰۳۸	۸۰۴۱	۸۰۴۵	۸۰۳۱
۸۰۴۴	۸۰۳۲	۸۰۳۷	۸۰۴۲
۸۰۳۳	۸۰۴۷	۸۰۳۹	۸۰۳۶
۸۰۴۰	۸۰۳۵	۸۰۳۴	۸۰۴۶

سورۃ الطارق:۔

اس کے کل اعداد (۱۷۷۶۵) ہیں۔اورکسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ الطارق ۸۶ ۷

۴۴۴۱	۴۴۴۴	۴۴۴۷	۴۴۳۳
۴۴۴۶	۴۴۳۴	۴۴۴۰	۴۴۴۵
۴۴۳۵	۴۴۴۹	۴۴۴۲	۴۴۳۹
۴۴۴۳	۴۴۳۸	۴۴۳۶	۴۴۴۸

سورۃ الاعلیٰ:۔

اس کے کل اعداد (۱۷۷۰۴) ہیں۔اورکسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الاعلیٰ ۸۶ ۷

۴۴۲۵	۴۴۲۹	۴۴۳۲	۴۴۱۸
۴۴۳۱	۴۴۱۹	۴۴۲۴	۴۴۳۰
۴۴۲۰	۴۴۳۴	۴۴۲۷	۴۴۲۳
۴۴۲۸	۴۴۲۲	۴۴۲۱	۴۴۳۳

سورۃ الغاشیہ:۔

اس کے کل اعداد (۳۷۴۵۷) ہیں۔اورکسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ الغاشیہ ۸۶ ۷

۹۳۶۴	۹۳۶۷	۹۳۷۰	۹۳۵۶
۹۳۶۹	۹۳۵۷	۹۳۶۳	۹۳۶۸
۹۳۵۸	۹۳۷۲	۹۳۶۵	۹۳۶۲
۹۳۶۶	۹۳۶۱	۹۳۵۹	۹۳۷۱

سورۃ الفجر:۔

اس کے کل اعداد (۸۹۰۹۲) ہیں۔کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الفجر ۸۶ ۷

۲۲۲۷۲	۲۲۲۷۶	۲۲۲۷۹	۲۲۲۶۵
۲۲۲۷۸	۲۲۲۶۶	۲۲۲۷۱	۲۲۲۷۷
۲۲۲۶۷	۲۲۲۸۱	۲۲۲۷۴	۲۲۲۷۰
۲۲۲۷۵	۲۲۲۶۹	۲۲۲۶۸	۲۲۲۸۰

سورۃ البلد:۔

اس کے کل اعداد (۲۴۲۸۳) ہیں۔اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ البلد ۷۸۶

۶۰۷۰	۶۰۷۳	۶۰۷۷	۶۰۶۳
۶۰۷۶	۶۰۶۴	۶۰۶۹	۶۰۷۴
۶۰۶۵	۶۰۷۹	۶۰۷۱	۶۰۶۸
۶۰۷۲	۶۰۶۷	۶۰۶۶	۶۰۷۸

سورۃ الشمس:۔

اس کے کل اعداد (۱۹۴۹۹) ہیں۔
اور کسر خانہ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ الشمس ۷۸۶

۴۸۷۴	۴۸۷۷	۴۸۸۱	۴۸۶۷
۴۸۸۰	۴۸۶۸	۴۸۷۳	۴۸۷۸
۴۸۶۹	۴۸۸۳	۴۸۷۵	۴۸۷۲
۴۸۷۶	۴۸۷۱	۴۸۷۰	۴۸۸۲

سورۃ الیل:۔

اس کے کل اعداد (۲۹۶۶۶) ہیں۔
اس میں کسر نہیں ہے۔

سورۃ اللیل ۷۸۶

۷۴۱۶	۷۴۱۹	۷۴۲۲	۷۴۰۹
۷۴۲۱	۷۴۱۰	۷۴۱۵	۷۴۲۰
۷۴۱۱	۷۴۲۴	۷۴۱۷	۷۴۱۴
۷۴۱۸	۷۴۱۳	۷۴۱۲	۷۴۲۳

سورۃ الضحیٰ:۔

اس کے کل اعداد (۱۳۳۲۲) ہیں۔
اس نقش میں بھی کسر نہیں آتی۔

سورۃ الضحیٰ ۷۸۶

۳۳۳۰	۳۳۳۳	۳۳۳۶	۳۳۲۳
۳۳۳۵	۳۳۲۴	۳۳۲۹	۳۳۳۴
۳۳۲۵	۳۳۳۸	۳۳۳۱	۳۳۲۸
۳۳۳۲	۳۳۲۷	۳۳۲۶	۳۳۳۷

سورۃ الانشراح:۔

اس کے کل اعداد (۱۲۴۱۶) ہیں۔

اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ الم نشرح ۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

سورۃ التین:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۲۴۷) ہیں۔

اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ التین ۷۸۶

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

سورۃ العلق:۔

اس کے کل اعداد (۲۲۵۴) ہیں۔

اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ العلق ۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۴۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۴	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۴۳	۵۶۳۶	۵۶۳۳
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

سورۃ القدر:۔

اس کے کل اعداد (۸۳۱۱) ہیں۔

اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ القدر ۷۸۶

۲۰۷۷	۲۰۸۰	۲۰۸۴	۲۰۷۰
۲۰۸۳	۲۰۷۱	۲۰۷۶	۲۰۸۱
۲۰۷۲	۲۰۸۶	۲۰۷۸	۲۰۷۵
۲۰۷۹	۲۰۷۴	۲۰۷۳	۲۰۸۵

سورۃ البینہ:۔

اس کے کل اعداد (۳۱۲۲۳) ہیں اور کسر خانۂ سیزدہم میں ہے۔

سورۃ البینہ ۷۸۶

۷۸۰۵	۷۸۰۸	۷۸۱۲	۷۷۹۸
۷۸۱۱	۷۷۹۹	۷۸۰۴	۷۸۰۹
۷۸۰۰	۷۸۱۴	۷۸۰۶	۷۸۰۳
۷۸۰۷	۷۸۰۲	۷۸۰۱	۷۸۱۳

سورۃ الزلزال:۔

اس کے کل اعداد (۱۹۹۶۶) ہیں۔ اس کے نقش میں کسر نہیں آتی۔

سورۃ الزلزال ۷۸۶

۴۹۹۱	۴۹۹۴	۴۹۹۷	۴۹۸۴
۴۹۹۶	۴۹۸۵	۴۹۹۰	۴۹۹۵
۴۹۸۶	۴۹۹۹	۴۹۹۲	۴۹۸۹
۴۹۹۳	۴۹۸۸	۴۹۸۷	۴۹۹۸

سورۃ العادیات:۔

اس کے کل اعداد (۱۳۳۵۴) ہیں۔ اس کا نقش بلا کسر پر ہوتا ہے۔

سورۃ العادیات ۷۸۶

۳۳۳۸	۳۳۴۱	۳۳۴۴	۳۳۳۱
۳۳۴۳	۳۳۳۲	۳۳۳۷	۳۳۴۲
۳۳۳۳	۳۳۴۶	۳۳۳۹	۳۳۳۶
۳۳۴۰	۳۳۳۵	۳۳۳۴	۳۳۴۵

سورۃ القارعۃ:۔

اس سورت کے کل اعداد (۱۳۳۶۴) ہیں۔ کسر نویں خانے میں ہوگی۔

سورۃ القارعہ ۷۸۶

۳۳۶۵	۳۳۶۹	۳۳۷۲	۳۳۵۸
۳۳۷۱	۳۳۵۹	۳۳۶۴	۳۳۷۰
۳۳۶۰	۳۳۷۴	۳۳۶۷	۳۳۶۳
۳۳۶۸	۳۳۶۲	۳۳۶۱	۳۳۷۳

سورة التکاثر:۔

اس کے کل اعداد (۱۰۳۶۷۰) ہیں۔اس کے نقش میں کسر نہیں آتی۔

سورة التکاثر ۷۸۶

۲۵۹۱۷	۲۵۹۲۰	۲۵۹۲۳	۲۵۹۱۰
۲۵۹۲۲	۲۵۹۱۱	۲۵۹۱۶	۲۵۹۲۱
۲۵۹۱۲	۲۵۹۲۵	۲۵۹۱۸	۲۵۹۱۵
۲۵۹۱۹	۲۵۹۱۴	۲۵۹۱۳	۲۵۹۲۴

سورة العصر:۔

اس سورت کے اعداد (۴۷۴۰) ہیں۔نویں خانے میں کسر ہوگی۔

سورة العصر ۷۸۶

۱۱۸۴	۱۱۸۸	۱۱۹۱	۱۱۷۷
۱۱۹۰	۱۱۷۸	۱۱۸۳	۱۱۸۹
۱۱۷۹	۱۱۹۳	۱۱۸۶	۱۱۸۲
۱۱۸۷	۱۱۸۱	۱۱۸۰	۱۱۹۲

سورة الهمزه:۔

اس کے کل اعداد (۸۳۴۱) ہیں۔ اور کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورة الهمزه ۷۸۶

۲۰۸۵	۲۰۸۸	۲۰۹۱	۲۰۷۷
۲۰۹۰	۲۰۷۸	۲۰۸۴	۲۰۸۹
۲۰۷۹	۲۰۹۳	۲۰۸۶	۲۰۸۳
۲۰۸۷	۲۰۸۲	۲۰۸۰	۲۰۹۲

سورة الفیل:۔

اس سورت کے اعداد (۵۸۵۹) ہیں۔کسر کا خانہ تیرہواں ہوگا۔

سورة الفیل ۷۸۶

۱۴۶۴	۱۴۶۷	۱۴۷۱	۱۴۵۷
۱۴۷۰	۱۴۵۷	۱۴۶۳	۱۴۶۸
۱۴۵۹	۱۴۷۳	۱۴۶۵	۱۴۶۲
۱۴۶۶	۱۴۶۱	۱۴۶۰	۱۴۷۲

سورۃ القریش:۔

اس کے کل اعداد (٦۳۰۴) ہیں۔

اور کسر خانہ نہم میں ہے۔

سورۃ القریش ۷۸٦

۱۵۷۵	۱۵۷۹	۱۵۸۲	۱۵٦۸
۱۵۸۱	۱۵٦۹	۱۵۷۴	۱۵۸۰
۱۵۷۰	۱۵۸۴	۱۵۷۷	۱۵۷۳
۱۵۷۸	۱۵۷۲	۱۵۷۱	۱۵۸۳

سورۃ الماعون:۔

اس کے کل اعداد (۹۳۵۳) ہیں۔

اور کسر خانہ پنجم میں ہے۔

سورۃ الماعون ۷۸٦

۲۳۱۳	۲۳۱٦	۲۳۱۹	۲۳۰۵
۲۳۱۸	۲۳۰٦	۲۳۱۲	۲۳۱۷
۲۳۰۷	۲۳۲۱	۲۳۱۴	۲۳۱۱
۲۳۱۵	۲۳۱۰	۲۳۰۸	۲۳۲۰

سورۃ الکوثر:۔

اس سورت کے کل اعداد (۲۷۵۴)

ہیں۔یہ نقش کسر کے بغیر پر ہوتا ہے۔

سورۃ الکوثر ۷۸٦

٦۸۸	٦۹۱	٦۹۴	٦۸۱
٦۹۳	٦۸۲	٦۸۷	٦۹۲
٦۸۳	٦۹٦	٦۸۹	٦۸٦
٦۹۰	٦۸۵	٦۸۴	٦۹۵

سورۃ الکافرون:۔

اس سورت کے اعداد (۲۸۳۲)

ہیں۔کسر نویں خانے میں ہوگی۔

سورۃ الکافرون ۷۸٦

۷۰۷	۷۱۱	۷۱۴	۷۰۰
۷۱۳	۷۰۱	۷۰٦	۷۱۲
۷۰۲	۷۱٦	۷۰۹	۷۰۵
۷۱۰	۷۰۴	۷۰۳	۷۱۵

سورۃ النصر:۔

اس کے کل اعداد (۶۱۲۴) ہیں اور کسر خانۂ نہم میں ہے۔

سورۃ النصر ۷۸۶

۱۵۳۰	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۲۹	۱۵۳۵
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۸
۱۵۳۳	۱۵۲۷	۱۵۲۶	۱۵۳۸

سورۃ اللھب:۔

اس سورت کے اعداد (۵۸۲۶) ہیں۔اس کا نقش بلا کسر پر کیا جاتا ہے۔

سورۃ اللھب ۷۸۶

۱۴۵۶	۱۴۵۹	۱۴۶۲	۱۴۴۹
۱۴۶۱	۱۴۵۰	۱۴۵۵	۱۴۶۰
۱۴۵۱	۱۴۶۴	۱۴۵۷	۱۴۵۴
۱۴۵۸	۱۴۵۳	۱۴۵۲	۱۴۶۳

سورۃ الاخلاص:۔

اس سورت کے کل اعداد (۱۰۰۲) ہیں۔

سورۃ الاخلاص ۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

سورۃ الفلق:۔

اس کے کل اعداد (۸۶۷۷) ہیں۔کسر خانۂ پنجم میں ہے۔

سورۃ الفلق ۷۸۶

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

سورۃ الناس :۔

اس کے کل اعداد (۵۲۹۶) ہیں۔

اور کسر خانہ نہم میں ہے۔

سورۃ الناس ۸۶ ے

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱



حروفِ مقطعات کے مربع نقوش

نقشِ مثلث کے باب میں حروفِ مقطعات پر گفتگو بھی گذر چکی ہے اور ان کے چند خاص مثلث نقوش بھی!

یہاں ہم مربع نقش میں حروفِ مقطعات کے اعداد بھرنے اور ان کی برکات سے مستفید ہونے کے مختلف طریقے آپ کے سامنے رکھیں گے۔

سب سے پہلے حروفِ مقطعات کی چار عنصری چالوں کے نقوش لکھتے ہیں پھر چند مخصوص نقوش اور ان کے خصوصی فوائد لکھیں گے۔

چار عنصری نقوشِ حروفِ مقطعات:۔

آتشی ۷۸۶

۸۴۶	۸۴۹	۸۵۲	۸۳۸
۸۵۱	۸۳۹	۸۴۵	۸۵۰
۸۴۰	۸۵۴	۸۴۷	۸۴۴
۸۴۸	۸۴۳	۸۴۱	۸۵۳

بادی ۷۸۶

۸۴۹	۸۴۶	۸۳۸	۸۵۲
۸۳۹	۸۵۱	۸۵۰	۸۴۵
۸۵۴	۸۴۰	۸۴۴	۸۴۷
۸۴۳	۸۴۸	۸۵۳	۸۴۱

آبی ۷۸۶

۸۵۲	۸۳۸	۸۴۶	۸۴۹
۸۴۵	۸۵۰	۸۵۱	۸۳۹
۸۴۷	۸۴۴	۸۴۰	۸۵۴
۸۴۱	۸۵۳	۸۴۸	۸۴۳

خاکی ۷۸۶

۸۳۸	۸۵۲	۸۴۹	۸۴۶
۸۵۰	۸۴۵	۸۳۹	۸۵۱
۸۴۴	۸۴۷	۸۵۴	۸۴۰
۸۵۳	۸۴۱	۸۴۳	۸۴۸

چاروں عناصر کا مجموعی نقش :۔

حروفِ مقطعات کا ایک جامع نقش

۷۸۶

۸۴۶ ۸۴۹ ۸۳۸ ۸۵۲	۸۴۹ ۸۴۶ ۸۵۲ ۸۳۸	۸۵۲ ۸۳۸ ۸۴۹ ۸۴۶	۸۳۸ ۸۵۲ ۸۴۶ ۸۴۹
۸۵۱ ۸۳۹ ۸۵۰ ۸۴۵	۸۳۹ ۸۵۱ ۸۴۵ ۸۵۰	۸۴۵ ۸۵۰ ۸۳۹ ۸۵۱	۸۵۰ ۸۴۵ ۸۵۱ ۸۳۹
۸۴۰ ۸۵۴ ۸۴۴ ۸۴۷	۸۵۴ ۸۴۰ ۸۴۷ ۸۴۴	۸۴۷ ۸۴۴ ۸۵۴ ۸۴۰	۸۴۴ ۸۴۷ ۸۴۰ ۸۵۴
۸۴۸ ۸۴۲ ۸۵۳ ۸۴۱	۸۴۳ ۸۴۸ ۸۴۱ ۸۵۳	۸۴۱ ۸۵۳ ۸۴۳ ۸۴۸	۸۵۳ ۸۴۱ ۸۴۸ ۸۴۳

مقطعات کے وضعی و طبعی نقوش (بلا کسر)

یہاں ہم حروفِ مقطعات ہی کے پانچ ایسے نقوش دے رہے ہیں جن میں سے چار نقوش کے صرف چار خانوں میں حروفِ مقطعات کے اعداد رکھے گئے ہیں اور بارہ خانے طبعی اعداد (ایک، دو، تین) پر مشتمل ہیں۔ جبکہ ایک نقش ان کے برعکس چار طبعی اعداد کے خانوں اور بارہ وضعی اعداد کے خانوں پر مشتمل ہے۔ ان کے خاصیت یہ ہے کہ ان میں کسر نہیں آتی۔

حفاظتِ اشیاء و تسخیرِ خلائق:۔

حروف مقطعات کے کل اعداد (۳۳۸۵) میں سے (۲۱) طرح کیے تو (۳۳۶۴) حاصل ہوئے۔اسے خانہ نمبر(۱۳) سے (۱۶) تک پر کریں۔شروع کے خانے طبعی اعداد سے پر کریں۔

حفاظت اشیاء و تسخیر خلائق

۷۸۶

۸	۱۱	۳۳۶۵	۱
۳۳۶۴	۲	۷	۱۲
۳	۳۳۶۷	۹	۶
۱۰	۵	۴	۳۳۶۶

ہر قسم کی دینی و دنیوی مہمات و مقاصد:۔

(۳۳۸۵) میں سے (۲۵) نکالا تو (۳۳۶۰) حاصل ہوا۔ اسے خانہ (۹) سے پر کریں اور باقی خانوں میں طبعی اعداد لکھیں۔

برائے جملہ مہمات دینی و دنیوی

۷۸۶

۸	۳۳۶۲	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۳۳۶۳
۳	۱۶	۳۳۶۰	۶
۳۳۶۱	۵	۴	۱۵

غنائے ظاہری و باطنی:۔

(۳۳۸۵) میں سے (۲۹) خارج کیے تو (۳۳۵۶) حاصل ہوئے۔ انہیں خانہ (۵) سے خانہ (۸) تک پر کریں اور باقی خانوں میں طبعی اعداد پر کریں۔

غناء ظاہری و باطنی

۷۸۶

۳۳۵۹	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۳۳۵۸	۱۲
۳	۱۶	۹	۳۳۵۷
۱۰	۳۳۵۶	۴	۱۵

ہر قسم کی فتوحات:۔

(۳۳۸۵) میں سے (۳۳) منہا کیئے تو (۳۳۵۲) بچے۔انہیں خانہ (۱) سے (۴) تک پر کریں اور آگے طبعی اعداد لکھیں۔

برائے فتوحات

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۳۳۵۲
۱۳	۳۳۵۳	۷	۱۲
۳۳۵۴	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۳۳۵۵	۱۵

حفظ وامان ودفعِ امراض:۔

گذشتہ چاروں نقوش میں آپ نے دیکھا کہ ان کے بارہ خانے طبعی اعداد پر مشتمل تھے اور صرف چار خانوں میں حروفِ مقطعات کے اعداد پر کیئے جاتے تھے۔لیکن ان کے برعکس اس نقش کے بارہ خانے حروفِ مقطعات کے اعداد پر جبکہ صرف پہلے چار خانے طبعی اعداد پر مشتمل ہیں ۔اس لئے ان میں براہِ راست حاصلِ نفی کو پر کرنے کی بجائے (۳۳۸۵) میں سے (۱۹) منفی کر کے (۳۳۶۶) حاصل ہوئے تو انہیں (۳) پر تقسیم کریں گے اور اس کا حاصلِ قسمت (۱۱۲۲) کو خانہ پنجم سے آخر تک پر کریں گے۔

برائے حفظ وامان ودفعِ امراض

۷۸۶

۱۱۲۵	۱۱۲۸	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۱۱۲۴	۱۱۲۹
۳	۱۱۳۳	۱۱۲۶	۱۱۲۳
۱۱۲۷	۱۱۲۲	۴	۱۱۳۲

حروفِ مقطعات کے خصوصی نقوش (مع الکسر):۔

ذیل میں ہم مخصوص قواعد کے تحت ایسے سات نقوش دے رہے ہیں جن میں عام ترتیب سے ہٹ کر خانوں میں ایک کی بجائے دو، تین، چار سے آٹھ آٹھ کا اضافہ کر کے نقش بھرا جاتا ہے۔

اعدادِ طرح:۔

ان کے اعدادِ طرح (۶۰) سے (۲۴۰) تک اس ترتیب سے مقرر کئے گئے ہیں کہ جس نقش میں (۳۳۸۵) میں سے (۶۰) منفی کئے جائیں گے اس کے ہر خانے میں دو دو عدد کا اضافہ کر کے نقش پر کریں گے۔

اگلی چال میں اعدادِ طرح میں (۳۰) کا اضافہ کر کے (۹۰) عدد نکالیں گے تو خانوں میں تین تین کا اضافہ ہوگا۔ اسی طرح ہر چال میں اعدادِ طرح (۳۰) کی رفتار سے بڑھائے جائیں گے اور اسی حساب سے خانوں میں اندراجِ اعداد میں ایک ایک کا اضافہ ہوتا جائے گا تا آنکہ آخری نقش میں (۲۴۰) کو (۳۳۸۵) میں سے خارج کریں گے تو نقش کے ہر خانے میں (۸،۸) کا اضافہ کریں گے۔

تقسیم:۔

ان نقوش میں حاصل شدہ کو تقسیم کرنا بھی ضروری ہوگا اور مربع کے عمومی ضابطے کے مطابق ہر حاصل شدہ عدد کو (۴) پر تقسیم کریں گے۔

یہ نقوش مکمل وضعی ہیں:۔

اور چار پر تقسیم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام نقوش مکمل طور پر وضعی ہیں ان میں سے کسی نقش میں طبعی اعداد شامل نہیں ہوتے۔ سابقہ پانچ بلا کسر نقوش میں سے جن نقوش میں صرف چار خانوں میں وضعی اعداد آ رہے تھے ان میں تقسیم کی سرے سے ضرورت نہیں پڑی اور جس آخری نقش میں (۱۶) میں سے (۱۲) خانوں میں وضعی عدد اور (۴) میں طبعی عدد بھرے تھے اسے تین (۳) پر اس لئے تقسیم کیا تھا کہ اس کے وضعی اعداد کے خانے مربع کا تین چوتھائی حصہ تھے۔ امید ہے اس تفصیل سے نقوش بھرنے کے ضوابط سمجھنے میں مزید ملے گی۔

یاد رہے کہ ان ساتوں نقوش میں کسر آ رہی ہے۔ خانۂ کسر میں عمومی رفتار پر ایک مزید عدد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور تمام نقوش مربع آتشی کی چال پر ہیں۔ نقوش کی ترتیب

اور خصوصی فوائد حسبِ ذیل ہیں:۔

حفظِ مال وعیال:۔

حروفِ مقطعات کے مجموعی اعداد (۳۳۸۵) سے (۶۰) نکالیں اور باقی عدد (۳۳۲۵) کو (۴) پر تقسیم کرینگے تو حاصل قسمت (۸۳۱) کو خانۂ اول میں رکھ کر ہر خانے میں (۲،۲) کا اضافہ کر کے تیرھویں خانہ میں دو کی بجائے (۳) کا اضافہ کریں۔

برائے حفظ مال وعیال

۷۸۶

۸۴۵	۸۵۱	۸۵۸	۸۳۱
۸۵۶	۸۳۳	۸۴۳	۸۵۳
۸۳۵	۸۶۲	۸۴۷	۸۴۱
۸۴۹	۸۳۹	۸۳۷	۸۶۰

استحکامِ روزگار:۔

(۳۳۸۵) میں سے (۹۰) خارج کیا تو (۳۲۹۵) حاصل ہوا۔ اسے (۴) پر تقسیم کیا تو (۸۲۳) حاصل ہوا۔ اسے خانۂ اول میں رکھ کر ہر خانہ (۳،۳) کے اضافے سے بھریں گے اور پانچویں خانہ میں تین کی بجائے (۴) کا اضافہ کریں گے۔

برائے استحکام رُوزگار

۷۸۶

۸۴۵	۸۵۴	۸۶۳	۸۲۳
۸۶۰	۸۲۶	۸۴۲	۸۵۷
۸۲۹	۸۶۹	۸۴۸	۸۳۹
۸۵۱	۸۳۶	۸۳۲	۸۶۶

برائے مہربانیٔ حکام وافسرانِ بالا:۔

(۳۳۸۵) میں سے (۱۲۰) نکالے تو (۳۲۶۵) حاصل ہوئے انہیں چار پر تقسیم کیا تو (۸۱۶) حاصل ہوئے ۔انہیں خانہ اول میں رکھ کر ہر خانے میں (۴،۴) کا اضافہ کرتے ہوئے خانہ نمبر (۱۳) میں کسر کا ایک اور عدد شامل کر دیا۔

برائے مہربانیٔ حاکم

۷۸۶

۸۴۴	۸۵۶	۸۶۹	۸۱۶
۸۶۵	۸۲۰	۸۴۰	۸۶۰
۸۲۴	۸۷۷	۸۴۸	۸۳۶
۸۵۲	۸۳۲	۸۲۸	۸۷۳

محکمانہ اور کاروباری ترقی :۔

(۳۳۸۵) میں سے (۱۵۰) منفی کیا تو (۳۲۳۵) بچے۔انہیں (۴) پر تقسیم کرنے سے (۸۰۸) حاصل ہوا۔خانہ اول میں رکھ کر (۵ ، ۵) کے اضافہ سے نقش بھریں گے۔خانہ کسر پانچواں خانہ ہے۔

برائے ترقی مدارج

۷۸۶

۸۴۴	۸۵۹	۸۷۴	۸۰۸
۸۶۹	۸۱۳	۸۳۹	۸۶۴
۸۱۸	۸۸۴	۸۴۹	۸۳۴
۸۵۴	۸۲۹	۸۲۳	۸۷۹

حصولِ قوت اور دفعِ دشمن :۔

(۳۳۸۵) میں سے (۱۸۰) نکالے تو (۳۲۰۵) حاصل ہوئے چار پر تقسیم کیا تو (۸۰۱) حاصل ہوا۔اسے خانہ اول سے (۶ ، ۶) کے اضافے سے پر کیا اور تیرہویں خانے میں چھ کی بجائے (۷) کا اضافہ کر دیا۔

برائے قوت وطاقت ودفع دشمن

۷۸۶

۸۴۳	۸۶۱	۸۸۰	۸۰۱
۸۷۴	۸۰۷	۸۳۷	۸۶۷
۸۱۳	۸۹۲	۸۴۹	۸۳۱
۸۵۵	۸۲۵	۸۱۹	۸۸۶

میاں بیوی کی محبت وموافقت :۔

(۳۳۸۵) میں سے (۲۱۰) نکالے تو (۳۱۷۵) حاصل ہوئے۔انہیں (۴) پر تقسیم کیا تو (۷۹۳) حاصل ہوا جسے خانہ اول میں رکھ کر (۷،۷) کے اضافے سے نقش بھرنا شروع کیا اور خانہ پنجم میں کسر کا ایک عدد مزید بڑھا دیا۔

برائے موافقت ومحبتِ زن وشو

۷۸۶

۸۴۳	۸۶۴	۸۸۵	۷۹۳
۸۷۸	۸۰۰	۸۳۶	۸۷۱
۸۰۷	۸۹۹	۸۵۰	۸۲۹
۸۵۷	۸۲۲	۸۱۴	۸۹۲

تمام حاجات اور مشکلات :۔

(۳۳۸۵) میں سے (۲۴۰) نکالے تو (۳۱۴۵) حاصل ہوئے ۔ انہیں چار پر تقسیم کیا تو (۷۸۶) حاصل ہوا جسے خانہ اول میں رکھ کر (۸،۸) کے اضافے سے نقش مکمل کیا۔ تیرہویں خانے میں کسر کا ایک عدد مزید بڑھا دیا۔

برائے جملہ حاجات و مشکلات

۷۸۶

۸۴۲	۸۶۶	۸۹۱	۷۸۶
۸۸۳	۷۹۴	۸۳۴	۸۷۴
۸۰۲	۹۰۷	۸۵۰	۸۲۶
۸۵۸	۸۱۸	۸۱۰	۸۹۹

باب (۴۸)

طب الحروف

حروفِ مقطعات کی برکت ونورانیت اور تاثیر وافادیت تو ہر قسم کے شک اور شبے سے بالا ہے۔ ان کے مثلث ومربع نقوش آپ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن چونکہ عربی کے اٹھائیس کے اٹھائیس حروف قرآنِ مقدس کا حصہ ہیں۔ جہاں تلاوت کے دوران ان میں سے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیوں کے برابر ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اس لئے یہ حقیقت ماننے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ حروفِ مقطعات کی طرح دیگر تمام حروف بھی اپنی اپنی جگہ تاثیر اور افادیت رکھتے ہیں۔

ماہرینِ عملیات نے اپنی تجرباتی تقسیم کے اعتبار سے انہیں جسمانی امراض کی شفایابی کے لئے دو طرح سے تقسیم کیا ہے۔

چار چار حروف کے سات گروپ:۔

ایک تقسیم کے مطابق چار چار حروف کے سات گروپ بنائے جاتے ہیں اور انہیں جسم کے مختلف حصوں کے امراض کے لئے پیامِ شفاء قرار دیا جاتا ہے۔ یہ تقسیم ابجد ھوزح الخ کی ہے جس میں حروف ابجد کو ترتیب وار چار چار کے گروپوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ اس تقسیم میں چاروں عناصر سے منسوب ایک ایک حرف ہر گروپ میں آجاتا ہے۔

عاملین کا تجربہ اور نظریہ یہ ہے کہ یہ حروف سر سے پاؤں تک مختلف امراض میں شفاء کا ذریعہ ہیں اور وہ انہیں جسم کے سات حصوں (ھفت اندام) کے لئے الگ الگ طور پر مفید تسلیم کرتے ہیں۔

سات سات حروف کے چار گروپ:۔

اور دوسری تقسیم کے اعتبار سے عاملین نے عربی کے (۲۸) حروف کو چار عناصر پر تقسیم کرتے ہوئے ہر عنصر سے سات سات حروف کو منسوب کیا ہے۔اس تقسیم میں گروپ چار بنتے ہیں اور ہر گروپ میں سات سات حروف آتے ہیں جنکی تفصیل یہ ہے:۔

حروف آتشی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروفِ خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

نوٹ:۔ اس نقشے سے دونوں تقسیمیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اوپر سے نیچے پہلی تقسیم اور دائیں سے بائیں دوسری تقسیم!

طب الحروف کا طریقِ اول

حروف کے ذریعے امراضِ جسمانی کے علاج کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصے میں تکلیف ہے اس کے حوالے سے چاروں عناصر (آتشی ، بادی ، آبی ،خاکی) کا ایک ایک حرف لے کر اس سے نقشِ مربع تیار کریں۔ان حروف کی برکت سے (کیونکہ یہ حروف قرآنِ مجید کا حصہ ہیں) جسم کے اس حصے میں چاروں عناصر اعتدال پر آ جائیں گے اور مِن جانب اللہ شفاء کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے کہ مرض انہی عناصر میں بگاڑ اور فساد پیدا ہونے کا نام ہے جبکہ عناصر میں پیدا شدہ بگاڑ کو اعتدال پر لانے کا دوسرا نام شفاء ہے۔ اس طریقِ علاج پر امراض اور

علاج بالحروف کی ترتیب یوں ہے:

(۱) سر کے امراض:۔

بال گرنے ، سر درد ، پاگل پن ، کان درد ، آنکھوں کی بیماریوں اور گلے کی بیماریوں میں یہ نقش پہنے ، مالش کرنے اور سر پر باندھنے کیلئے الگ الگ لکھ کر دیں۔

سر کے امراض ۷۸۶

د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د
ج	د	ا	ب
ب	ا	د	ج

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ

(۲) دائیں بازو کے امراض:۔

داہنے ہاتھ ، بازو ، سینے کی داہنی جانب یا داہنے کندھے میں کوئی تکلیف ہو تو یہ نقش پہنے، مالش کرنے اور سینے پر باندھنے کے لئے دیں:۔

دائیں بازو کے امراض ۷۸۶

ح	ز	و	ه
ه	و	ز	ح
ز	ح	ه	و
و	ه	ح	ز

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ

(۳) بائیں ہاتھ کے امراض:۔

بائیں ہاتھ، بازو، کندھے یا سینے کی بائیں جانب اگر کوئی تکلیف ہو یا دل میں تکلیف ہو تو پہنے ، مالش کرنے اور گلے میں ڈالنے کیلئے تین تعویذ دیں۔

بائیں ہاتھ کے امراض ۷۸۶

ل	ك	ی	ط
ط	ی	ك	ل
ك	ل	ط	ی
ی	ط	ل	ك

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ

(۴) کمر اور پشت کے امراض:۔

ریڑھ کی ہڈی، پھیپھڑوں کے امراض، مردوں کو احتلام وغیرہ مردانہ امراض کیلئے تینوں طرح سے استعمال کیلئے یہ نقش لکھ کر دیں۔

کمر اور پشت کے امراض

۷۸۶

ع	س	ن	م
م	ن	س	ع
س	ع	م	ن
ن	م	ع	س

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

(۵) پیٹ کے امراض:۔

پیٹ، آنتوں، گردوں، مثانے کی تمام تکالیف اور ناف ٹلنے کے لئے پینے، مالش کرنے اور ناف پر باندھنے کے لئے تین تعویذ لکھ کر دیں۔

پیٹ کے امراض

۷۸۶

ر	ق	ص	ف
ف	ص	ق	ر
ق	ر	ف	ص
ص	ف	ر	ق

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

(۶) داہنی ٹانگ کے امراض:۔

داہنی ٹانگ، گھٹنے، پاؤں کے ہر قسم کے درد (بشمول عرق النساء) کے لئے تینوں طرح کے استعمال کے لئے یہ تعویذ دیں۔ تعویذ گلے میں باندھا جائے۔

داہنی ٹانگ کے مریض

۷۸۶

خ	ث	ت	ش
ش	ت	ث	خ
ث	خ	ش	ت
ت	ش	خ	ث

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

(۷) بائیں ٹانگ کے امراض:۔

بائیں جانب ٹانگ ، گھٹنوں ، پیروں میں ہر قسم کی تکلیف کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اللہ پاک شفاء دیں گے۔

بائیں ٹانگ کے امراض

۷۸۶

غ	ظ	ض	ذ
ذ	ض	ظ	غ
ظ	غ	ذ	ض
ض	ذ	غ	ظ

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ



طب الحروف کا طریقِ ثانی

دوسرا طریقہ حروف کے ذریعے جسمانی علاج کرنے کا یہ ہے کہ جس قسم اور جس مزاج کا مرض ہو اس کے موافق عنصر کے حروف کا نقش تیار کر کے مریض کو دیا جائے۔ ایک پہننے کے لئے، ایک پانی میں گھول کر پینے کے لئے اور ضرورت ہو تو ایک تیل وغیرہ کے ذریعے مالش کرنے کے لئے۔

آتشی حروف کا نقش:۔

حروفِ آتشی کا نقش نزلہ، فالج، نمونیہ پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے اور جسم میں رطوبت زیادہ ہونے کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ تینوں طرح استعمال کریں۔

آتشی حروف کا نقش ۷۸۶

م	ط	ہ	ا
ف	م	ط	ہ
ش	ف	م	ط
ذ	ش	ف	م

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ۝

آبی حروف کا نقش :۔

جسم میں خشکی یا گرمی بڑھ جائے ، یا جلد خشک ہوگئی ہو یا سر میں خشکی بڑھ جائے تو یہ نقش بہت کارآمد ہے ۔اندرونی خشکی کیلئے پینے کا استعمال اور بیرونی خشکی کیلئے مالش کا استعمال زیادہ کریں۔

آبی حروف کا نقش ۷۸۶

ج	ز	ك	س
ز	ك	س	ق
ك	س	ق	ث
س	ق	ث	ظ

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝

بادی حروف کا نقش :۔

جسم میں جگہ جگہ ریاحی درد ہورہی ہوں ، پیٹ ، آنتوں ، گھٹنوں ، کمر میں درد ہو ،گیس کی شکایت ہو، پیٹ میں ورم وغیرہ ہو تو یہ نقش تینوں طرح استعمال کرائیں۔

بادی حروف کا نقش ۷۸۶

ب	و	ى	ن
و	ى	ن	ص
ى	ن	ص	ت
ن	ص	ت	ض

سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۝

خاکی حروف کا نقش :۔

گنٹھیا ، کمر درد اور ہر پرانی بیماری جو جانے کا نام نہ لیتی ہو اور جس کی وجہ سے مریض چارپائی سے لگ گیا ہو، کیلئے یہ نقش مفید ہے۔

خاکی حروف کا نقش ۷۸۶

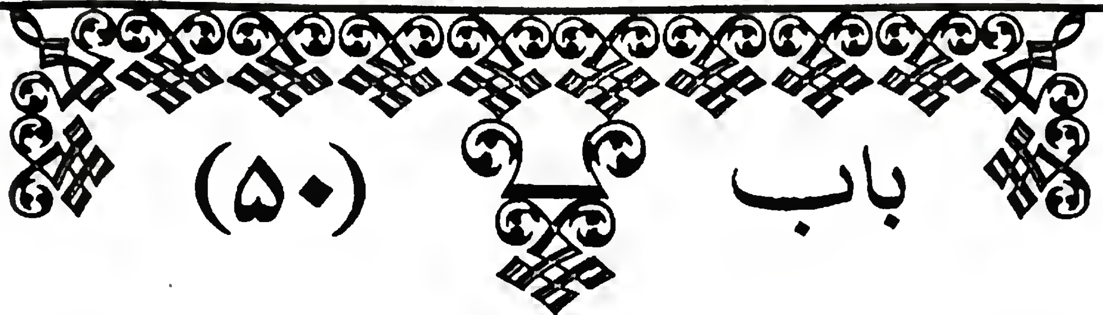
د	ح	ل	ع
ح	ل	ع	ر
ل	ع	ر	خ
ع	ر	خ	غ

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ۝

عنصری نقش بھرنے کا طریقہ:۔

حروف کے سات نقوش تو آتشی چال کے مطابق بھرنے ہیں جو چار چار حروف پر مشتمل ہیں۔لیکن آتشی، آبی خاکی اور بادی حروف کے نقوش بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) پہلے دائیں سے بائیں چاروں خانے پر کریں (۲) پھر نیچے کی طرف تین خانے پر کریں گے تو سات حروف کا ایک دور مکمل ہو جائے گے (۳) پھر نچلی سطر کو پہلی سطر کے بعد والے حرف سے بھرنا شروع کریں اور بائیں جانب تین خانے پر کر دیں (۳) پھر تیسری سطر (۴) اور چوتھی سطر بھی اسی طرح اگلے اگلے حروف سے شروع کر کے بائیں طرف پر کرتے جائیں۔

اس نقش کو دائیں سے بائیں پڑھیں یا اوپر سے نیچے، ہر طرف سے حروف کی ایک ہی ترتیب آتی ہے۔(اس طرز پر عام طور پر آیات یا چھوٹی سورتوں کے نقوش بھرے جاتے ہیں۔آخری تین قل کی سورتوں کے اس طرز پر تین نقوش جادو وجنات کے باب میں گذر چکے ہیں)۔



باب (۵۰)

نقشِ مُخَمَّس (۵×۵)

نقشِ مُخَمَّس پانچ پانچ خانوں کے اعتبار سے کل پچیس خانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور طبعی نقش کے ہر ضلع کا مجموعہ (۶۵) بنتا ہے جس کی وجہ سے بعض عاملین اسے اسمِ باری تعالیٰ یادَیَّانُ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس نسبت سے فقط اس کے اعداد کا اظہار اور ان اعداد کے حوالے سے ایک اسمِ الٰہی کی برکت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ اس نسبت کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مثلث کے اعداد (۱۵) کے برابر جب کوئی اسمِ ربانی نہیں ملا تو اسے اماں حوا کی طرف اور نقش مربع کے اعداد (۳۴) کے برابر جب کوئی اسمِ الٰہی نہیں ملا تو اسے اجل کی طرف منسوب کر دیا۔ بلکہ بعض حضرات نے تو اس کی زکوۃ میں یا اَجَلُّ کی دعوت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ہم نے اسے اللہ تعالیٰ کے دو اسمائے حسنیٰ یاوَدُوْدُ یاوَھَّابُ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مقصود صرف اتنا ہے کہ ان اعداد میں ہم فلاں فلاں اسمائے حسنیٰ کی برکات حاصل کر سکتے ہیں۔

نقشِ مخمس کی کل پندرہ چالیں ہیں جو آگے درج کی جا رہی ہیں۔ ضرورت پر ان میں سے کسی بھی چال کے موافق نقشِ وضعی بنایا جا سکتا ہے۔

عناصرِ اربعہ کی تقسیم دم توڑ گئی:۔

ہم نے مثلث اور مربع نقوش کے ضمن میں علمائے جفر کی اصطلاحات کا ذکر کیا تھا

کہ وہ فلاں چال کو آتشی، فلاں کو بادی وغیرہ قرار دیتے ہیں۔ اور وہاں اصرار کے ساتھ یہ صراحت اور وضاحت کی تھی کہ ان چالوں کو عناصر کے نام پر محض طریقے یاد رکھنے اور ایک چال کو دوسری سے ممتاز کرنے کے لئے موسوم کیا گیا ہے۔ وگرنہ کسی آتشی چال کا تعلق آگ یا گرمی سے ہے اور نہ ہی کسی آبی چال کا تعلق سمندر یا دریا سے ہے۔

ہوسکتا ہے بعض قارئین کو ہماری یہ صراحت وہاں ہضم نہ ہوئی ہو۔ لیکن اب مخمس کے باب میں اور پھر مسدس سے مثنی عشر تک ہر باب میں وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ چالیں تو یہاں بھی بہت ساری بیان کی جاتی ہیں مگر علمائے جفران کو عناصرِ اربعہ کی طرف منسوب کرنے سے یکسر خاموش ہیں۔

مخمس اور اس سے اوپر کسی نقش کی کسی چال کو نہ آتشی کہا جاتا ہے، نہ بادی، نہ خاکی نہ آبی!

وجہ کیا ہے؟

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مثلث میں چار مختلف جہات (اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں) سے چال شروع کی جاسکتی تھی اس لئے اسے چار عناصر کے حوالے سے آتشی بادی خاکی آبی قرار دے دیا۔ اسی طرح مربع میں چار ادوار کی وجہ سے چار عناصر کی طرف منسوب کرنے کا موقعہ فراہم ہوگیا۔ سو اسے استعمال کرلیا گیا۔

مگر مخمس میں نہ جہات کے حوالے سے یہ تقسیم کی جاسکتی ہے، نہ ہی ادوار کے اعتبار سے! جہات کے اعتبار سے اس لئے نہیں کی جاسکتی کہ ان میں سے کوئی نقش وسط میں سے شروع ہونے کا (مثلث کی طرح) پابند نہیں اور ادوار کے اعتبار سے اس لئے نہیں کی جاسکتی کہ مخمس کے پانچ دور ہیں، مسدس کے چھ اور اس طرح ہر نقش میں ایک دور بڑھتا جارہا ہے۔ تو ان ادوار کے حوالے سے چار تک تو عناصر پر تقسیم کرلیں گے، باقی کو کیا کہیں گے؟

اس لئے مخمس نقش سے آپ علم الجفر کی کسی کتاب میں نقوش کو آتشی یا بادی وغیرہ نام سے موسوم نہیں پائیں گے۔

مخمس نقش پر کرنے کا عمومی طریقہ:۔

مخمس نقش پر کرنے کا عمومی طریقہ جو اکثر استعمال میں آتا ہے، یہ ہے کہ مطلوبہ عدد میں سے (۶۰) عدد کم کریں اور حاصلِ طرح کو (۵) پر تقسیم کر دیں۔ جو بچے اسے خانۂ اول میں رکھ کر (مندرجہ ذیل پندرہ چالوں میں سے جس چال پر بھی پر کرنا چاہیں) ہر خانے میں ایک ایک عدد کا اضافہ کرتے ہوئے پچیس خانے پر کر دیں۔

کسر کا خانہ:۔

نقشِ مخمس میں کسر کو پورا کرنے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے:۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۲۱	۲	۱۶
۳	۱۱	۴	۶

مخمس کے چار خصوصی طریقے:۔

مخمس کا عمومی ضابطہ تو اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ ذیل میں ہم اس کے پر کرنے کے چار خصوصی طریقے بتلا رہے ہیں۔ جن میں سے پہلے تین طریقوں میں لازمی کسر آتی ہے اور چوتھے میں بالکل نہیں آتی۔ یہ خصوصی طریقے وہ ہیں جن میں وضعی اعداد پورے نقش میں نہیں رکھے جاتے بلکہ اس کے ایک، دو، تین یا چار ادوار میں وضعی اور ان سے پہلے والے ادوار میں طبعی عدد (ایک سے آگے تک) رکھے جاتے ہیں۔

طریقۂ اول: یہ ایسے نقش کا طریقہ ہے جس کا پہلا دور طبعی اعداد کا ہوتا ہے اور

دوسرے چار ادوار وضعی اعداد سے پر کئے جاتے ہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۴۱) تفریق کریں۔جو بچے اسے چار پر تقسیم کر کے جو حاصل ہوا سے خانہ (۶) سے پر کرنا شروع کریں۔پہلے پانچ خانے طبعی اعداد (ایک سے پانچ تک) سے پر کئے جائیں۔کسر کا قانون کے مطابق خانے میں اضافہ کریں۔

طریقۂ دُوُم : یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۳۲) کم کر کے جو بچے اسے تین پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۱۱) میں رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کریں اور خانۂ کسر میں ضابطہ کے مطابق ایک عدد کا مزید اضافہ کریں۔پہلے دس خانے طبعی اعداد (ایک سے دس تک) سے پر کریں۔

طریقۂ سِوُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۳۳) خارج کریں اور حاصل شدہ اعداد کو دو پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت کو خانہ (۱۶) سے پر کرنا شروع کریں۔پہلے پندرہ خانے طبعی اعداد سے پورے کریں۔اس کا خانۂ کسر خانہ (۲۱) ہی بنے گا۔

طریقۂ چھارُم بلا کسر : یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۴۴) تفریق کریں۔جو بچے اسے خانہ (۲۱) میں رکھ کر باقی پانچ خانے ایک ایک کے اضافے سے پر کریں۔اس میں کسر بالکل نہیں آتی، کیونکہ اس کے کل پانچ ادوار میں سے پہلے چار تو طبعی اعداد تھے جن میں کسر ہوتی ہی نہیں اور وضعی اعداد صرف آخری دور میں آئے ہیں۔اس کے بعد کوئی دور ہے ہی نہیں جس میں کسر کا اضافہ کیا جا سکے۔

ہر طریقے کا حاصل یکساں ہوگا:۔

پہلا عمومی طریقہ ہو یا بعد والے چار خصوصی طریقے، نقش کا مجموعہ پانچوں صورتوں میں ایک جیسا آئے گا۔ان طریقوں سے یا مختلف چالوں سے نقش بھر کر آپ نت نئے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔

مخمس کی پندرہ چالیں:۔

ذیل میں ہم مخمس نقش کی پندرہ چالوں کے طبعی نقوش دے رہے ہیں۔ ان میں سے ہر طریقے پر وضعی نقوش مندرجہ بالا طریقوں پر آپ تیار کر سکتے ہیں۔

۱۔ معتدل الدور
۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

۲۔ معتدل
۷۸۶

۹	۲	۲۵	۱۸	۱۱
۳	۲۱	۱۹	۱۲	۱۰
۲۲	۲۰	۱۳	۶	۴
۱۶	۱۴	۷	۵	۲۳
۱۵	۸	۱	۲۴	۱۷

۳۔ غیر معتدل
۷۸۶

۵	۲۲	۸	۷	۲۳
۲۱	۴	۱۸	۳	۱۹
۱۶	۱۱	۱۲	۲۵	۱
۹	۱۳	۱۷	۲۴	۲
۱۴	۱۵	۱۰	۶	۲۰

۴۔ معتدل
۷۸۶

۹	۲۱	۱۳	۱۵	۱۷
۳	۲۰	۷	۲۴	۱۱
۲۲	۱۴	۱	۱۸	۱۰
۱۶	۸	۲۵	۱۲	۴
۱۵	۲	۱۹	۶	۲۳

۵۔ معتدل الدور
۷۸۶

۵	۱۷	۹	۲۱	۱۳
۶	۲۳	۱۵	۲	۱۹
۱۲	۴	۱۶	۸	۲۵
۱۸	۱۰	۲۲	۱۴	۱
۲۴	۱۱	۳	۲۰	۷

۶۔ غیر معتدل
۷۸۶

۱۸	۲۲	۲۱	۳	۱
۸	۴	۵	۲۵	۲۳
۱۲	۱۱	۱۶	۲۴	۲
۱۷	۱۳	۹	۷	۱۹
۱۰	۱۵	۱۴	۶	۲۰

۷۔ معتدل
۷۸۶

۱۸	۲۲	۱	۱۰	۱۴
۲۴	۳	۷	۱۱	۲۰
۵	۹	۱۳	۱۷	۲۱
۶	۱۵	۱۹	۲۳	۲
۱۲	۱۶	۲۵	۴	۸

۸۔ غیر معتدل
۷۸۶

۲۲	۱۸	۳	۲	۲۰
۲۵	۱۴	۹	۱۶	۱
۵	۱۵	۱۳	۱۱	۲۱
۷	۱۰	۱۷	۱۲	۱۹
۶	۸	۲۳	۲۴	۴

۹۔ معتدل
۷۸۶

۱۵	۸	۱	۲۴	۱۷
۱۶	۱۴	۷	۵	۲۳
۲۲	۲۰	۱۳	۶	۴
۳	۲۱	۱۹	۱۲	۱۰
۹	۲	۲۵	۱۸	۱۱

۱۰۔ غیر معتدل
۷۸۶

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

۱۱۔ معتدل
۷۸۶

۱۹	۲۵	۱	۷	۱۳
۲	۸	۱۴	۲۰	۲۱
۱۵	۱۶	۲۲	۳	۹
۲۳	۴	۱۰	۱۱	۱۷
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۵

۱۲۔ معتدل
۷۸۶

۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۴	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۲۳	۶	۱۹	۲	۱۵

۱۵۔ تسلسل الدور

۷۸۶

۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵
۱۴	۲۰	۲۱	۲	۸
۲۲	۳	۹	۱۵	۱۶
۱۰	۱۱	۱۷	۲۳	۴
۱۸	۲۴	۵	۶	۱۲

۱۴۔ معتدل

۷۸۶

۱	۹	۱۲	۲۰	۲۳
۱۵	۱۸	۲۱	۴	۷
۲۴	۲	۱۰	۱۳	۱۶
۸	۱۱	۱۹	۲۲	۵
۱۷	۲۵	۳	۶	۱۴

۱۳۔ معلق

۷۸۶

۲۳	۸	۵	۲۲	۷
۲۰	۱۶	۱۱	۱۲	۶
۱	۹	۱۳	۱۷	۲۵
۲	۱۴	۱۵	۱۰	۲۴
۱۹	۱۸	۲۱	۴	۳

مخمسِ ذوالکتابت نقوش:۔

(۱) فتوحات و کامیابی :

کے لئے آیتِ مبارکہ نَصْرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کا یہ ذوالکتابت نقش طالب کو دیا جائے کہ گلے میں باندھے اور مذکورہ آیاتِ مبارکہ روزانہ (۱۰۳۰) ایک ہزار تیس بار رات کو پڑھا کرے۔ فتوحات اس کے قدم چومیں گی۔ اس نقش میں آیتِ مبارکہ سرِلوح قائم ہے۔

۷۸۶

نصر ۳۴۰	من ۹۰	اللہ ۶۶	وفتح ۴۹۴	قریب ۳۱۲
۴۹۵	۳۱۳	۳۴۱	۸۶	۶۷
۸۷	۶۳	۴۹۶	۳۱۴	۳۴۲
۳۱۵	۳۴۳	۸۸	۶۴	۴۹۲
۶۵	۴۹۳	۳۱۱	۳۴۴	۸۹

(۲) مخمس کٓهٰیٰعٓصٓ:

جو شخص مضطرب الحال ہو وہ یہ نقش گلے میں لٹکائے اور ہر نماز کے بعد (۱۹۵) بار کٓهٰیٰعٓصٓ کا ورد رکھے تو اضطراب سے نکل آئے گا اور خلقت میں اسے پذیرائی اور محبت ملے گی۔

۷۸۶

ک ۲۰	ہ ۵	ی ۱۰	ع ۷۰	ص ۹۰
ع ۷۰	ص ۹۰	ک ۲۰	ہ ۵	ی ۱۰
ہ ۵	ی ۱۰	ع ۷۰	ص ۹۰	ک ۲۰
ص ۹۰	ک ۲۰	ہ ۵	ی ۱۰	ع ۷۰
ی ۱۰	ع ۷۰	ص ۹۰	ک ۲۰	ہ ۵

اس میں حروفِ مقطعات بھی پر کئے گئے ہیں اور ان کے ساتھ عدد بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ چاہیں تو اعداد لکھیں اور چاہیں تو نہ لکھیں۔

(۳) **مخمس حٰمٓعٓسٓقٓ** : اس نقش میں حروفِ مقطعات حٰمٓعٓسٓقٓ کو سرِلوح قائم کیا گیا ہے۔ دشمن کی زبان بندی کیلئے نہایت مؤثر ہے۔ جس کے پاس ہوگا اسکے دشمن کی زبان جانوروں کی طرح بند ہوجائے گی۔ ساتھ میں روزانہ حروفِ مقطعات حٰمٓعٓسٓقٓ (۲۷۸) بار پڑھنے کو بتلائیں۔

۷۸۶

ح ۸	م ۴۰	ع ۷۰	س ۶۰	ق ۱۰۰
۶۱	۱۰۱	۹	۳۶	۷۱
۳۷	۶۷	۶۲	۱۰۲	۱۰
۱۰۳	۱۱	۳۸	۶۸	۵۸
۶۹	۵۹	۹۹	۱۲	۳۹

(۳) **مخمس یامُتَعَالُ** : اسمِ الٰہی **یامُتَعَالُ** کو حرفی نقش کے طور پر پُر کرتے ہوئے یہ نقش چال کے مطابق پُر کرکے جو گلے میں پہنے گا اور اسم کے موافق روزانہ (۵۴۱) بار صبح وشام (یا ہرنماز کے بعد) وِرد رکھے گا، خلقت میں اس کا احترام و وقار قائم ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت دھیبت بیٹھے گی۔

۷۸۶

م ۴۰	ت ۴۰۰	ع ۷۰	ا ۱	ل ۳۰
ا ۱	ل ۳۰	م ۴۰	ت ۴۰۰	ع ۷۰
ت ۴۰۰	ع ۷۰	ا ۱	ل ۳۰	م ۴۰
ل ۳۰	م ۴۰	ت ۴۰۰	ع ۷۰	ا ۱
ع ۷۰	ا ۱	ل ۳۰	م ۴۰	ت ۴۰۰

جن نقوش کے ہر خانے میں حروف اور اعداد دیئے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ان میں آپ عدد نہ لکھیں۔ جبکہ عدد سمیت یا خالی عدد سے بھی لکھ سکتے ہیں۔ ہم نے عدد محض آپ کی تفہیم اور سہولت کے لئے لکھے ہیں۔

(۴) **مخمس وِتری**: اس مخمس میں پانچ اسمائے حسنٰی وتری طور پر اوپر کے داہنے خانے سے نیچے کے بائیں خانے تک ہر سطر میں قائم ہیں۔ فتوحات، عزت و وقار، دولت وشہرت اور تسخیرِ خلائق کیلئے مجرب المجرب نقش ہے۔ شرائط اور چال کے مطابق لکھنا شرط ہے

۷۸۶

اَللّٰہُ	۹۲	۲۶۰	۲۹۶	۲۰۱
۲۹۷	رَبْ	۶۷	۸۸	۲۶۱
۸۹	۲۵۷	رَحْمٰنُ	۲۰۳	۶۸
۲۰۴	۶۹	۹۰	رَحِیْمْ	۲۹۴
۲۵۹	۲۹۵	۲۰۰	۷۰	مَالِکْ

نقش کے ساتھ (۹۱۵) بار پانچوں اسمائے حسنٰی کا روزانہ وِرد رکھنے کی تلقین کریں۔

(۵) مخمس آیت قلبِ لوح:

۷۸۶

۳۷	۸۳۹	۹۰	۵۷	۳۳۷
۱۰	۵۴	لَشَدِيۡدٌ	۲۹	۸۴۰
۳۴۹	لِحُبِّ	الۡخَيۡرِ	وَ	۵۵
۸۳	۷	اِنَّهٗ	۳۵۰	۴۱
۵۷	۳۵۱	۳۷	۸۳۸	۸

یہ نقش تسخیرِ عمومی اور لوگوں کے دلوں میں ہیبت ووقار اور محبت وعظمت بٹھانے کیلئے انتہائی مفید ہے۔اس میں آیت مبارکہ: وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ قلبِ لوح میں اس طرح قائم ہے کہ عمودی طور پر بھی اور افقی طور پر بھی درمیان کے تین تین خانوں میں آ رہی ہے۔ طالب کو گلے میں ڈالنے کے لئے دیں اور آیت روزانہ (۱۲۹۱) بار پڑھے۔

باب (۵۱)

نقشِ مسدس (٦×٦)

یہ نقش چھ چھ خانوں کے افقی اور عمودی اضلاع پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں کل (۳٦) خانے ہوتے ہیں اور اس کے طبعی اعداد (۱۱۱) ہیں۔ جو اسم باری تعالیٰ یا کافِیُ کے ہم عدد ہیں۔

نقشِ مسدس کا عمومی ضابطہ:۔

اس کے پر کرنیکا عمومی طریقہ یہ ہے کہ جس عدد کا نقش تیار کرنا ہو اسمیں سے (۱۰۵) طرح کرکے باقی کو (٦) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر نقش پر کرلیں۔

خانۂ کسر:۔

نقشِ مسدس میں کسر کو پر کرنے کے لئے خانوں کی ترتیب یوں ہوگی:۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۳۱	۲	۲۵	۳	۱۹
۴	۱۳	۵	۷		

مسدس کے خصوصی طریقے :۔

مسدس چونکہ چھ خانوں کا ہوتا ہے اس لئے اس کے خصوصی طریقے پانچ ہیں۔ ہر نقش کے خصوصی طریقے اس کے ضلع کے خانوں سے ایک عدد کم ہوتے ہیں۔ جن میں پہلے چند خانے طبعی رفتار سے پر ہوتے ہیں اور باقی خانوں میں مطلوبہ اعداد پر کرنا ہوتے ہیں۔ ان میں سے چار میں لامحالہ کسر آتی ہے۔ اسے حسب ضابطہ متعلقہ خانے میں پر کرتے جائیں۔ آخری طریقے میں کسر کبھی نہیں آتی۔ وہ پانچ خاص طریقے یہ ہیں:۔

طریقۂ اول : یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۷۶) طرح کر کے باقی اعداد کو (۵) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ قسمت کو ساتویں خانے میں رکھ کر آگے نقش ترتیب سے بھریں۔ کسر والے خانے میں ایک کا اضافہ کر دیں۔ پہلے چھ خانوں میں طبعی اعداد (ایک سے چھ تک) پر کریں۔

طریقۂ دُوُم : یہ ہے کہ مطلوبہ عدد میں سے (۵۹) کم کر کے حاصل شدہ اعداد کو (۴) پر تقسیم کریں۔ جو حاصل ہو اسے خانہ (۱۳) میں لکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش پر کریں۔ کسر کا خیال رکھیں اور پہلے بارہ خانوں میں طبعی اعداد (ایک سے بارہ تک) بھریں۔

طریقۂ سِوُم: یہ ہے کہ کل تعداد میں سے (۵۴) طرح کر کے حاصل شدہ عدد کو (۳) پر تقسیم کریں اور جو حاصل ہو اسے خانہ (۱۹) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے باقی خانے پر کریں اور جو خانہ کسر کا بنتا ہو اس میں کسر کا ایک عدد بڑھا دیں۔ شروع کے (۱۸) خانوں میں طبعی اعداد پر کریں۔

طریقۂ چھارُم : یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۶۱) کم کر کے بقیہ اعداد کو (۲) پر تقسیم کریں اور جو عدد حاصل ہو اسے خانہ (۲۵) میں رکھ کر پر کریں اور خانہ (۳۱) میں کسر کا اضافہ کریں۔

طریقۂ پنجم بلا کسر: یہ واحد طریقہ ہے جس میں کسر کا سرے سے امکان اس لئے نہیں رہتا کہ اس میں وضعی اعداد آپ نے صرف آخری دور میں بھرنے ہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کل اعداد میں سے (۸۰) نکالیں۔ جو بچے اس خانہ (۳۱) میں پر کر کے باقی پانچ خانے ایک ایک کے اضافہ سے پر کر دیں۔شروع سے خانہ نمبر (۳۰) تک طبعی اعداد سے پر کریں مطلوبہ نقش تیار ہو جائے گا۔

خصوصی طریقے تحفہ ہیں:۔

عام کتب میں نقش پر کرنے کے عمومی ضوابطہ (پہلے خانے سے آخری تک ایک ایک کے اضافے سے پر کرنے کے ضوابط) تو مل جاتے ہیں۔مگر یہ خصوصی ضوابط آپ کو بہت کم ملیں گے۔

ہماری کوشش ہے کہ اگر آپ علم الاعداد اور علم الجفر کے میدان میں قدم رکھیں تو فنی اعتبار سے آپ مکمل لیس ہو کر میدان میں آئیں ۔ہم نے ہر طرح کے علمی جواہر پارے آپ کی نذر کر دیئے ہیں۔ان سے خود فائدہ اٹھانا اور پبلک کو فائدہ پہنچانا آپ کی محنت پر منحصر ہے۔

مسدس کی چودہ چالیں:۔

مسدس طبعی کی چودہ چالیں ہیں جو ہم ذیل میں دے رہے ہیں ۔اور یہاں بھی علمائے جفر ان چالوں کو آتشی بادی وغیرہ کی عنصری تقسیم پر موسوم کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں ۔وجہ وہی ہے جو مخمس نقش کی بحث میں ہم عرض کر چکے ہیں ۔مسدس کی چالیں یہ ہیں:۔

۷۸۶

۳۶	۳۰	۲۴	۱۳	۷	۱
۲۵	۱۹	۳	۳۵	۱۷	۱۲
۶	۱۰	۱۴	۲۱	۲۸	۳۲
۲۰	۲	۲۹	۱۱	۳۱	۱۸
۱۵	۳۴	۸	۲۷	۵	۲۲
۹	۱۶	۳۳	۴	۲۳	۲۶

۷۸۶

۱۲	۱۹	۳۰	۳۱	۱۸	۱
۱۳	۳۳	۱۱	۲	۲۸	۲۴
۲۹	۳	۱۴	۲۳	۱۰	۳۲
۴	۲۷	۱۵	۲۲	۳۴	۹
۱۷	۸	۳۵	۲۶	۵	۲۰
۳۶	۲۱	۶	۷	۱۶	۲۵

۷۸۶

۴	۳۴	۳۲	۳۰	۱۰	۱
۲	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۳۵
۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۲۸
۲۹	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۸
۳۱	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۶
۳۶	۳	۵	۷	۲۷	۳۳

۷۸۶

۶	۲	۲۸	۳۴	۳۶	۵
۳۰	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۷
۲۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۸
۱۰	۱۳	۲۶	۹	۱۶	۲۷
۴	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۳۳
۳۲	۳۵	۹	۳	۱	۳۱

۷۸۶

۱۴	۲۰	۲۶	۱۰	۲۸	۱۳
۱۸	۵	۳۰	۳۵	۴	۱۹
۲۱	۳۱	۸	۱	۳۴	۱۶
۲۲	۲	۳۳	۳۲	۷	۱۵
۱۲	۳۶	۳	۶	۲۹	۲۵
۲۴	۱۷	۱۱	۲۷	۹	۲۳

۷۸۶

۶	۲۸	۳۴	۳۶	۲	۵
۳۰	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۷
۲۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۸
۱۰	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۲۷
۴	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۳۳
۳۲	۹	۳	۱	۳۵	۳۱

۷۸۶

۱۸	۷	۳۰	۱۹	۳۶	۱
۵	۳۲	۲۰	۲۹	۱۲	۱۳
۲۷	۲۲	۸	۱۷	۲	۳۵
۲۱	۲۸	۳۴	۳	۱۴	۱۱
۹	۱۶	۴	۳۳	۲۴	۲۵
۳۱	۶	۱۵	۱۰	۳۲	۲۶

۷۸۶

۲۴	۲۳	۲۵	۲۸	۶	۵
۲۲	۲۱	۲۶	۲۷	۸	۷
۴	۱	۲۰	۱۹	۳۴	۳۳
۲	۳	۱۸	۱۷	۳۶	۳۵
۳۰	۳۲	۱۰	۱۱	۱۳	۱۵
۲۹	۳۱	۱۲	۹	۱۴	۱۶

۷۸۶

۲۸	۱۷	۴	۹	۳۶	۲۵
۱۹	۱۸	۲۷	۳۴	۱۰	۳
۵	۸	۳۳	۲۸	۲۲	۱۵
۲۹	۳۲	۱۱	۲	۱۶	۲۱
۷	۶	۲۳	۱۴	۲۶	۳۵
۳۱	۳۰	۱۳	۲۴	۱	۱۲

۷۸۶

۶	۳۰	۵	۳۴	۳۵	۱
۴	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۳۳
۲۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۸
۹	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۲۸
۲۷	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۱۰
۳۶	۷	۳۲	۳	۲	۳۱

۷۸۶

۱۳	۱۵	۳۳	۳۶	۸	۶
۱۴	۱۶	۳۵	۳۴	۷	۵
۱۰	۹	۲۰	۱۸	۲۶	۲۸
۱۱	۱۲	۱۹	۱۷	۲۷	۲۵
۳۲	۳۰	۱	۴	۲۱	۲۳
۳۱	۲۹	۳	۲	۲۲	۴

۷۸۶

۲	۹	۳۲	۳۳	۳۴	۱
۳۱	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۶
۲۷	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۱۰
۸	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۲۹
۷	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۳۰
۳۶	۲۸	۵	۴	۳	۳۵

۷۸۶

۹	۶	۳۰	۳۲	۳۳	۱
۳۱	۲۸	۷	۵	۴	۳۶
۲۷	۱۰	۲۲	۱۸	۲۳	۱۱
۸	۲۹	۱۹	۱۵	۲۶	۱۴
۲	۳۵	۱۷	۲۱	۱۲	۲۴
۳۴	۳	۱۶	۲۰	۱۳	۲۵

۷۸۶

۱۸	۱۲	۲۲	۲۳	۳۵	۱
۳	۲۹	۱۰	۵	۳۰	۳۴
۱۳	۴	۳۱	۲۸	۱۱	۲۴
۲۱	۳۲	۷	۸	۲۷	۱۶
۲۰	۹	۲۶	۳۳	۶	۱۷
۳۶	۲۵	۱۵	۱۴	۲	۱۹

مُسَدَّس ذوالکتابت نقوش

یہاں ہم صرف تین نقوش دے کر باقی آپ پر چھوڑ دیں گے کہ ان طریقوں پر آپ جو نقش بھی تیار کرنا چاہیں انہیں ذوالکتاب انداز میں تیار کرلیں۔ ان میں سے دو نقش ایسے ہیں جن میں آیتِ کریمہ سرِ لوح قائم ہے جبکہ تیسرا نقش اسمِ الٰہی اَلْمُسْتَعَانُ کا ہے جس کا حرفی نقش دیا گیا ہے۔

(۱) فتوحات وجذب القلوب: کیلئے آیت مبارکہ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

۷۸۶

الرحیم ۲۸۹	الرحمن ۳۲۹	الاھو ۴۳	لااله ۶۷	اله واحد ۵۵	والٰہکم ۱۰۲
۳۲۴	۳۸	۱۰۴	۴۸۸	۷۱	۶۰
۱۰۷	۵۸	۶۸	۴۰	۳۲۷	۲۵۸
۳۹	۱۰۳	۳۲۸	۵۹	۲۸۴	۷۲
۶۹	۲۴۷	۵۶	۳۲۶	۱۰۶	۴۱
۵۷	۷۰	۲۸۶	۱۰۵	۴۲	۳۲۵

کو سرِ لوح قائم رکھ کر کل نقش کو چھ گروپوں میں یوں تقسیم کیا گیا ہے کہ تین کلمات سے عدد کا آغاز اور آخری تین کلمات سے عدد کا اختتام معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے تین دور عددِ کلمہ سے اوپر اور آخری تین دور عددِ کلمہ سے نیچے پڑھوں گے۔

یہ نقش اسمِ اعظم پر مشتمل ہے اور اس کا حامل جذب القلوب، تسخیر عمومی، ھیبت وعزت اور جلال ودبدبہ کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ اس نقش کو مسدس کی چال نمبر (۲) کے مطابق پر کریں۔

ف: مخمس، مسدس اور ان سے اوپر کے بڑے بڑے وضعی نقوش تیار کرتے وقت ان کی چال کا نقش بڑے بڑے خانوں میں لکھ کر سامنے رکھ لیا کریں تاکہ چال کے مطابق لکھنے میں آسانی ہو۔ ہم بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ نقوش صرف اس صورت فائدہ دیتے ہیں جب انہیں ان کی رفتار کے مطابق بھرا جاتا ہے۔ وگرنہ وہ اعداد کا ایک بے کار مجموعہ ہیں جن کا کسی کے پاس ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(۲)غیبی نصرت، فتوحات، استحکام: کے لئے اسمائے الٰہی

سرِلوح قائم کرکے درجِ ذیل نقش تیار کریں انشاءاللہ یہ نقش جس کے پاس ہوگا، نہ صرف یہ کہ اسے عزت ورتبہ، مقام ووقار حاصل ہوگا، لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت

هُوَ ۷۸۶ اللّٰہُ

۱۱ ھو	۶۶ اللہ	الرحمٰن ۳۲۹	الرحیم ۲۸۹	الملک ۱۲۱	القدوس ۲۰۱
۲۰۳	۱۹۱	۱۳۷	۲۵۶	۱۷۰	۶۰
۹۳	۱۸۹	۱۳۹	۱۴۶	۲۵۴	۱۹۶
۲۳۷	۱۸۷	۱۴۱	۱۴۴	۲۷۶	۳۲
۲۹۹	۱۸۵	۱۴۳	۴۲	۱۷۶	۱۷۲
۱۷۴	۱۹۹	۱۲۸	۱۴۰	۲۰	۳۵۶

وعظمت قائم ہوگی بلکہ جو عزت یا مقام اسے ملے گا وہ اس سے کوئی چھین نہیں سکے گا۔ جو شہرت وعظمت حتی کہ جو جائیداد بنائے گا وہ اس سے کبھی محروم نہیں ہوگا۔ اس نقش سے صرف یہ نہیں کہ عزت ورتبہ ملتا ہے بلکہ اسے استحکام واستقرار بھی حاصل ہوتا ہے۔ کامیابیاں اور کامرانیاں اس کی باجگذار اور فتوحات اس کی باندیاں بن کر قدم بوس ہوتی ہیں۔ جس دشمن پر ایک بار غلبہ حاصل ہوگیا وہ دوبارہ کبھی سر نہیں اٹھا سکتا۔ گویا رفعت ومنزلت ملتی بھی ہے اور مستحکم ومضبوط بھی ہوتی ہے۔

(۴) قضائے حاجات: کے لئے

۷۸۶

م	س	ت	ع	ا	ن
س	ت	ن	م	ع	ا
ع	م	ا	س	ن	ت
ا	ع	م	ن	ت	س
ن	ا	ع	ت	س	م
ت	ن	س	ا	م	ع

اسمِ یامُسْتَعَانُ کا یہ حرفی نقش ہے۔اسے چال کے مطابق پر کرکے گلے میں ڈالیں اور (۶۲۱) بار یامُسْتَعَانُ پڑھ کر جس کے پاس کام ہواس کے پاس جائیں، انشاء اللہ وہ آپ کا کام کردے گا اس کے علاوہ عمومی قضائے حاجات میں بھی نہایت مفید ہے۔

باب (۵۲)

نقشِ مُسَبَّع (۷×۷)

یہ نقش اوپر سے نیچے بھی اور دائیں سے بائیں بھی سات سات خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے کل خانے (۴۹) ہیں۔ طبعی اعداد میں یہ (۱۷۵) اعداد پر مشتمل ہے جو دو اسمائے حسنٰی (یالَطِیْفُ یاوَلِیُّ) کے مجموعی اعداد کے برابر ہے۔

مُسَبَّع نقش کا عمومی طریقہ:۔

اس کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۱۶۸) تفریق کرکے باقی اعداد کو سات پر تقسیم کریں۔ حاصلِ شدہ اعداد کو خانۂ اول میں رکھ کر چال کے مطابق نقش پر کرلیں۔ مسبع کی چودہ چالیں آگے آرہی ہیں۔

خانۂ کسر: اس کے کسر کے خانوں کی ترتیب یوں ہے۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۴۳	۲	۳۶	۳	۲۹
۴	۲۲	۵	۱۵	۶	۸

نقشِ مسبع بھرنے کے خصوصی طریقے:۔

اس کے علاوہ مسبع نقش کو بھرنے کے چند خصوصی طریقے بھی ہیں جن پر اعدادِ

طرح وتقسیم تبدیل کر کے نقش بھرنے کا خانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ جس خانے سے وضعی نقش بھرنا شروع کرنا ہو، اس سے پہلے کے تمام خانے طبعی (ایک سے آگے تک) اعداد سے بھرے جائیں گے۔ اور اگر تقسیم میں سے کچھ بچ رہا ہو تو اسے مسبع کے عام ضابطے کے مطابق مقررہ خانے میں رکھا جائے گا۔

طریقۂ اول: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۲۷) عدد کم کر کے باقی کو (٦) پر تقسیم کریں حاصلِ قسمت کو خانہ (۸) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش مکمل کر لیں۔ کسر کو ہر نقش میں ضابطے کے مطابق خانہ میں لکھیں۔

طریقۂ دُوُم: یہ ہے کہ کل اعدادِ میں (۱۰۰) کم کر کے باقی کو (۵) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ تقسیم کو خانہ (۱۵) میں رکھ کر نقش پر کریں۔

طریقۂ سِوُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۸۷) تفریق کریں۔ باقی اعداد کو (۴) پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت کو خانہ (۲۲) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش مکمل کریں۔

طریقۂ چھارُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۸۸) خارج کر کے باقی کو (۳) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۲۹) سے پر کرنا شروع کریں۔

طریقۂ پنجُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۰۳) گھٹا کر حاصلِ تفریق کو (۲) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۳٦) میں رکھ کر باقی خانے پر کریں۔

یہ پانچوں طریقے کسروالے ھیں: یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ان پانچوں خصوصی طریقوں میں زیادہ تر کسر آتی ہے جبکہ چھٹا اور آخری طریقہ بلا کسر ہے۔ کیونکہ وہ مسبع کے صرف آخری دور میں آتا ہے۔ اس کے بعد مسبع نقش کا کوئی دور آتا ہی نہیں کہ اس میں کسر کا اضافہ ممکن ہو۔

طریقۂ ششُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۳۲) طرح کر کے باقی اعداد کو خانہ

(۴۳) سے (۴۹) تک ایک ایک کے اضافہ سے بھر دیں ۔ یہ چونکہ آخری دور میں آتا ہے اس لئے اس میں کسر نہیں آتی ۔

مسبع نقش کی چودہ چالیں :۔

مسبع نقش کو چودہ طریقوں سے بھرا جاسکتا ہے ۔ یہاں ہم چودہ چالیں دے کر ایک وضعی نقش کی مثال سے اوپر بیان کردہ ضوابط کو عملاً آپ کے سامنے رکھیں گے ۔

عنصری نقوش :۔

مثلث اور مربع میں آتشی ، آبی، بادی ،خاکی عناصر کی چالوں کا جتنا زور وشور تھا، مربع سے آگے علمائے جفر کے ہاں آپ کو اتنا ہی سکوت ملتا ہے ۔ایک خاموشی ہے جو چاروں طرف چھائی ہوئی نظر آتی ہے ۔ یہاں کسی چال کو وہ آتشی ، بادی وغیرہ کا نام دینے سے قاصر ہیں کیونکہ عناصر تو صرف چار ہیں اور اب خانے اور دور دونوں چیزیں چار سے بڑھ گئی ہیں اور ہر آنے والے نقش میں مزید بڑھتی چلی جارہی ہیں ۔

یہاں سے ہمارا وہ موقف مضبوط ہوتا ہے کہ آتشی بادی وغیرہ کے نام محض ایک دوسرے سے تمیز کرنے کیلئے رکھے گئے تھے ۔اور متأخرین نے جب یہ نام دیکھے تو ان ناموں کی بنیاد پر انہوں نے اپنے اوھام کی بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کردیں ۔مسبع کی چودہ چالیں یہ ہیں :۔

۷۸۶

۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۱
۲۶	۳۴	۴۲	۴۳	۲	۱۰	۱۸
۳۶	۴۴	۳	۱۱	۱۹	۲۷	۳۵
۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۹	۳۷	۴۵
۲۱	۲۲	۳۰	۳۸	۴۶	۵	۱۳
۳۱	۳۹	۴۷	۶	۱۴	۱۵	۲۳
۴۸	۷	۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰

۷۸۶

۳۲	۳۸	۴۴	۱	۱۴	۲۰	۲۶
۴۰	۴۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۴
۴۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۴۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳
۸	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۲
۱۶	۲۲	۳۵	۴۱	۴۷	۴	۱۰
۲۴	۳۰	۳۶	۴۹	۶	۱۲	۱۸

۷۸۶

۲۲	۴۷	۱۶	۴۱	۱۰	۳۵	۴
۵	۲۳	۴۸	۱۷	۴۲	۱۱	۲۹
۳۰	۶	۲۴	۴۹	۱۸	۳۶	۱۲
۱۳	۳۱	۷	۲۵	۴۳	۱۹	۳۷
۳۸	۱۴	۳۲	۱	۲۶	۴۴	۲۰
۲۱	۳۹	۸	۳۳	۲	۲۷	۴۵
۴۶	۱۵	۴۰	۹	۳۴	۳	۲۸

۷۸۶

۴۸	۱۱	۴۳	۳۳	۱۶	۶	۳۸
۲۹	۱۹	۲	۴۱	۲۴	۱۴	۴۶
۳۷	۲۷	۱۰	۴۹	۳۲	۱۵	۵
۴۵	۳۵	۱۸	۱	۴۰	۲۳	۱۳
۴	۳۶	۲۶	۹	۴۸	۳۱	۲۱
۱۲	۴۴	۳۴	۱۷	۷	۳۹	۲۲
۲۰	۳	۴۲	۲۵	۸	۴۷	۳۰

۷۸۶

۳	۳۸	۴	۴۲	۴۳	۴۴	۱
۹	۱۵	۳۰	۳۳	۳۴	۱۳	۴۱
۴۸	۱۸	۲۶	۲۱	۲۸	۳۲	۴۱
۱۰	۳۶	۲۷	۲۵	۲۳	۱۴	۴۰
۴۵	۲۹	۲۲	۲۹	۲۴	۳۱	۵
۱۱	۳۷	۲۰	۱۷	۱۶	۳۵	۳۹
۴۹	۱۲	۴۶	۸	۷	۶	۴۷

۷۸۶

۲۷	۴۰	۴	۱۷	۳۰	۴۳	۱۴
۱۱	۲۴	۳۷	۱	۲۱	۳۴	۴۷
۴۴	۸	۲۸	۴۱	۵	۱۸	۳۱
۳۵	۴۸	۱۲	۳۵	۳۸	۲	۱۵
۱۹	۳۲	۴۵	۹	۲۲	۴۲	۶
۳	۱۶	۲۹	۴۹	۱۳	۲۶	۳۹
۳۶	۷	۲۰	۳۳	۴۶	۱۰	۲۳

۷۸۶

۳۸	۴	۳۹	۵	۴۱	۸	۴۰
۱۲	۴۶	۱۱	۴۵	۹	۱۰	۴۲
۳۰	۳۴	۳۳	۱۵	۱۳	۷	۴۳
۲۰	۱۶	۱۷	۳۷	۳۵	۴۸	۲
۲۴	۲۳	۲۸	۳۶	۱۴	۴۷	۳
۲۹	۲۵	۲۱	۱۹	۳۱	۶	۴۴
۲۲	۲۷	۲۶	۱۸	۳۲	۴۹	۱

۷۸۶

۲۸	۱۹	۱۰	۱	۴۸	۳۹	۳۰
۲۹	۲۷	۱۸	۹	۷	۴۷	۳۸
۳۷	۳۵	۲۶	۱۷	۸	۶	۴۶
۴۵	۳۶	۳۴	۲۵	۱۶	۱۴	۵
۴	۴۴	۴۲	۳۳	۲۴	۱۵	۱۳
۱۲	۳	۴۳	۴۱	۳۲	۲۳	۲۱
۲۰	۱۱	۲	۴۹	۴۰	۳۱	۲۲

۷۸۶

۲۸	۴۳	۸	۴۱	۱۰	۳۹	۶
۱	۲۷	۳۴	۱۷	۳۲	۱۵	۴۹
۴۸	۱۲	۲۶	۲۹	۲۰	۳۸	۲
۳	۳۷	۱۹	۲۵	۳۱	۱۳	۴۷
۴۶	۱۴	۳۰	۲۱	۲۴	۳۶	۴
۵	۳۵	۱۶	۳۳	۱۸	۳۳	۴۵
۴۴	۷	۴۲	۹	۴۰	۱۱	۲۲

۷۸۶

۴۵	۳۷	۲۹	۲۸	۲۰	۱۲	۴
۳۵	۲۷	۱۹	۱۱	۳	۴۴	۳۶
۱۸	۱۰	۲	۴۳	۴۲	۳۴	۲۶
۱	۴۹	۴۱	۳۳	۲۵	۱۷	۹
۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸	۷	۴۸
۲۳	۱۵	۱۴	۶	۴۷	۳۹	۳۱
۱۳	۵	۴۶	۳۸	۳۰	۲۲	۲۱

۷۸۶

۲۱	۳۱	۴۸	۹	۲۶	۳۶	۴
۲۲	۳۹	۷	۱۷	۳۴	۴۴	۱۲
۳۰	۴۷	۸	۲۵	۴۲	۳	۲۰
۳۸	۶	۱۶	۳۳	۴۳	۱۱	۲۸
۴۶	۱۴	۲۴	۴۱	۲	۱۹	۲۹
۵	۱۵	۳۲	۴۹	۱۰	۲۷	۳۷
۱۳	۲۳	۴۰	۱	۱۸	۳۵	۴۵

۷۸۶

۴۰	۲۳	۱۳	۴۵	۳۵	۱۸	۱
۳۲	۱۵	۵	۳۷	۲۷	۱۰	۴۹
۲۴	۱۴	۴۶	۲۹	۱۹	۲	۴۱
۱۶	۶	۳۸	۲۸	۱۱	۴۳	۳۳
۸	۴۷	۳۰	۲۰	۳	۴۲	۲۵
۷	۳۹	۲۲	۱۲	۴۴	۳۴	۱۷
۴۸	۳۱	۲۱	۴	۳۶	۲۶	۹

۷۸۶

۶	۴۱	۳۹	۴۳	۳	۱	۴۲
۴۸	۱۶	۳۱	۳۳	۱۳	۳۲	۲
۴۶	۲۲	۲۴	۲۳	۲۸	۱۴	۴
۴۵	۳۵	۲۹	۲۵	۲۱	۱۵	۵
۱۲	۳۰	۲۲	۲۷	۲۶	۲۰	۳۸
۱۰	۱۸	۱۹	۱۷	۳۷	۳۴	۴۰
۸	۹	۱۱	۷	۴۷	۴۹	۴۴

۷۸۶

۴۷	۳۸	۴۰	۴۳	۴	۲	۱
۱۱	۳۵	۳۰	۳۳	۱۴	۱۳	۳۹
۹	۱۹	۲۸	۲۱	۲۶	۳۱	۴۱
۸	۱۸	۲۳	۲۵	۲۷	۳۲	۴۲
۶	۱۶	۲۴	۲۹	۲۲	۳۴	۴۴
۴۵	۳۷	۲۰	۱۶	۳۶	۱۵	۵
۴۹	۱۲	۱۰	۷	۴۶	۴۸	۳

نقشِ مسبع وضعی:۔

یہاں ہم مسبع کے عمومی ضابطے کی تفہیم وتطبیق کیلئے ایک مثال دے کر قانون کو عملی طور پر واضح کرنا چاہیں گے۔ اللہ تعالی کے اسمِ مبارک اَلْمُنْعِمُ کے اعداد (۲۰۰) ہیں۔

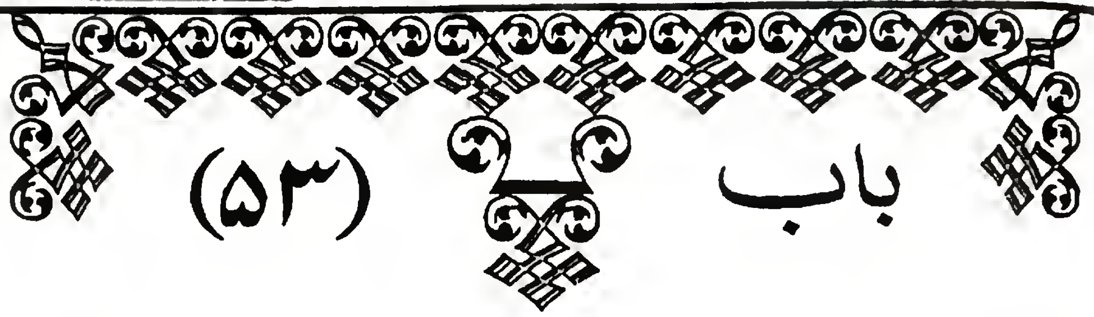
ان میں سے قانون کے عدد (۱۶۸) نکالے تو باقی (۳۲) بچے۔ انہیں (۷) پر تقسیم کیا تو (۴) ہی حاصل ہوا اور (۴) ہی باقی بچا۔

اب ہم اس وضعی نقش کے خانۂ اول میں (۴) رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش بھرتے جائیں گے۔ اور چونکہ کسر کا ضابطہ یہ ہے کہ (۴) کی کسر آئے تو اسے خانہ (۲۲) میں بھرتے ہیں۔ اس لئے خانہ (۲۲) میں کسر کا ایک عدد اور بڑھا کر آگے نقش معمول کے مطابق ایک ایک کے اضافے سے بھریں گے تو اَلْمُنْعِمُ کا نقش تیار ہو جائے گا۔

یا منعم

۷۸۶

۴	۵۳	۴۵	۳۷	۲۹	۲۰	۱۲
۲۱	۱۳	۵	۴۷	۴۶	۳۸	۳۰
۳۹	۳۱	۲۲	۱۴	۶	۴۸	۴۰
۴۹	۴۱	۳۳	۳۲	۲۳	۱۵	۷
۱۶	۸	۵۰	۴۲	۳۴	۲۶	۲۴
۲۷	۱۸	۱۷	۹	۵۱	۴۳	۳۵
۴۴	۳۶	۲۸	۱۹	۱۱	۱۰	۵۲



نقشِ مُثَمَّن (۸×۸)

یہ نقش عمودی اور افقی طور پر آٹھ آٹھ خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے کل خانے (۶۴) ہیں اور اس کے طبعی اعداد کا مجموعہ (۲۶۰) ہے جو اسمائے ربانی یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ کا مجموعہ ہے۔ اس نیت سے یہ نقش اسمِ اعظم کی سعادت و برکت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

نقشِ مُثَمَّن بھرنے کا عمومی ضابطہ:۔

اس کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۲۵۲) کم کر کے باقی کو (۸) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر ایک ایک عدد کے اضافے سے تمام نقش پر کر دیں اور اگر کسر آئے تو خانۂ کسر میں ایک عدد کا مزید اضافہ کر دیں۔

خانۂ کسر:۔

مثمن میں کسر کا خانہ اس ترتیب سے آئے گا۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۵۷	۲	۴۹	۳	۴۱
۴	۳۳	۵	۲۵	۶	۱۷
۷	۹				

خصوصی طریقے:۔

اس کے علاوہ نقشِ مثمن کو پُر کرنے کے چند خصوصی طریقے بھی ہیں جن میں دوسرے دور سے آٹھویں دور تک ہر دور سے نقش بھرنے کا الگ الگ ضابطہ ہے۔ان میں سے جو نقش جس خانے سے بھرنا شروع کریں، اس سے پہلے کے تمام خانوں میں طبعی اعداد (ایک سے آگے) بھرے جائیں گے۔اس کے خصوصی طریقے سات بنتے ہیں۔

طریقۂ اول: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۹۷) تفریق کر کے بقیہ کو (۷) پر تقسیم کریں اور حاصل قسمت کو خانہ (۹) میں لکھ کر ایک ایک کے اضافے سے نقش بھریں۔

طریقۂ دُوُم: یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۱۵۸) کم کر کے (۶) پر تقسیم کریں اور حاصلِ تقسیم کو خانۂ (۱۷) میں رکھ کر بقیہ نقش پر کریں۔

طریقۂ سوُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۳۵) نکال کر باقی اعداد کو (۵) پر تقسیم کریں اور جو بچے اسے خانہ (۲۵) میں رکھ کر نقش پر کریں۔کسر کو متعلقہ خانہ میں رکھیں۔

طریقۂ چھارُم: کل اعداد میں سے (۱۲۸) طرح کریں اور بقیہ کو (۴) پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت کو خانہ (۳۳) میں لکھ کر بقیہ نقش مکمل کریں۔شروع کے خانوں میں طبعی اعداد لائیں۔

طریقۂ پنجُم: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۳۷) خارج کر کے بقیہ اعداد کو (۳) پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو خانہ (۴۱) میں رکھ کر باقی نقش مکمل کریں۔

طریقۂ ششم : یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۱۶۲) نکال کر بقیہ کو (۲) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۴۹) میں رکھ کر بقیہ نقش مکمل کریں۔

ضابطۂ کسر: ان تمام نقوش میں کسر آ سکتی ہے۔ جتنی کسر آئے اسے مثمن کے ضابطے کے مطابق متعلقہ خانے میں رکھیں۔ یہاں ہم پھر بتلائے دیتے ہیں کہ ان سات طریقوں میں جس خانے سے وضعی اعداد شروع کریں گے اس سے پہلے (۸، ۱۶ ۲۴) جتنے بھی خانے آئیں گے، ان میں طبعی اعداد (ایک سے آگے) پر کریں گے۔ ہر نقش کے خصوصی طریقوں کا یہی ضابطہ ہے۔

نقشِ مُثَمَّن کی تیرہ چالیں:۔

نقشِ مثمن کی تیرہ چالیں ہیں۔ ان میں سے ہر چال سے نقش صحیح پر ہو جاتا ہے:۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۴۶	۱۷	۱۶	۵۱	۶۲	۱
۶۱	۲	۱۵	۵۲	۴۵	۱۸	۳۱	۳۶
۱۹	۴۸	۳۳	۳۰	۳	۶۴	۴۹	۱۴
۵۰	۱۳	۴	۶۳	۳۴	۲۹	۲۰	۴۷
۵	۵۸	۵۵	۱۲	۲۱	۴۲	۳۹	۲۸
۴۰	۲۷	۲۲	۴۱	۵۶	۱۱	۶	۵۷
۱۰	۵۳	۶۰	۷	۲۶	۳۷	۴۴	۲۳
۴۳	۲۴	۲۵	۳۸	۵۹	۸	۹	۵۴

۷۸۶

۱۶	۵۱	۵۴	۹	۸	۵۹	۶۲	۱
۵۳	۱۰	۱۵	۵۲	۶۱	۲	۷	۶۰
۱۱	۵۶	۴۹	۱۴	۳	۶۴	۵۷	۶
۵۰	۱۳	۱۲	۵۵	۵۸	۴۳	۴	۶۳
۳۲	۳۵	۳۸	۲۵	۲۴	۴۳	۴۶	۱۷
۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۴۵	۱۸	۲۳	۴۴
۴۷	۴۰	۳۳	۳۰	۱۹	۴۸	۴۱	۲۲
۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۴۲	۲۱	۲۰	۴۷

۷۸۶

۳۲	۳۱	۴۳	۴۴	۵۳	۵۴	۲	۱
۳۰	۲۹	۴۱	۴۲	۵۵	۵۶	۴	۳
۴۹	۵۰	۶	۵	۲۸	۲۷	۴۷	۴۸
۵۱	۵۲	۸	۷	۲۶	۲۵	۴۵	۴۶
۱۰	۹	۶۱	۶۲	۳۵	۳۶	۲۴	۲۳
۱۲	۱۱	۶۳	۶۴	۳۳	۳۴	۲۲	۲۱
۳۹	۴۰	۲۰	۱۹	۱۴	۱۳	۲۷	۵۸
۳۷	۳۸	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۵۹	۶۰

۷۸۶

۸	۵۸	۵۹	۵	۴	۶۲	۶۳	۱
۴۹	۱۵	۱۴	۵۲	۵۳	۱۱	۱۰	۵۶
۴۱	۲۳	۲۲	۴۴	۴۵	۱۹	۱۸	۴۸
۳۲	۳۴	۳۵	۲۹	۲۸	۳۸	۳۹	۲۵
۴۰	۲۶	۲۷	۳۷	۳۶	۳۰	۳۱	۳۳
۱۷	۴۷	۴۶	۲۰	۲۱	۴۳	۴۲	۲۴
۹	۵۵	۵۴	۱۲	۱۳	۵۱	۵۰	۱۶
۶۴	۲	۳	۶۱	۶۰	۶	۷	۵۷

۷۸۶

۸	۵۸	۵۹	۵	۴	۶۲	۶۳	۱
۹۱	۲۰	۴۴	۱۹	۴۸	۴۹	۱۵	۵۶
۱۰	۱۸	۳۲	۳۵	۳۸	۲۵	۴۷	۵۵
۵۴	۴۳	۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۲۲	۱۱
۱۲	۲۳	۲۷	۴۰	۳۳	۳۰	۴۲	۵۳
۵۲	۴۱	۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۲۴	۱۳
۵۱	۵۰	۲۱	۴۶	۱۷	۱۶	۴۵	۱۴
۶۴	۷	۶	۶۰	۶۱	۳	۲	۵۷

۷۸۶

۲۴	۴۳	۵۸	۵	۲۰	۴۷	۶۲	۱
۵۷	۶	۲۳	۴۴	۶۱	۲	۱۹	۴۸
۷	۶۰	۴۱	۲۲	۳	۶۴	۴۵	۱۸
۴۲	۲۱	۸	۵۹	۴۶	۱۷	۴	۶۳
۳۲	۳۵	۵۰	۱۳	۲۸	۳۹	۵۴	۹
۴۹	۱۴	۳۱	۳۶	۵۳	۱۰	۲۷	۴۰
۱۵	۵۲	۳۳	۳۰	۱۱	۵۶	۳۷	۲۶
۳۴	۲۹	۱۶	۵۱	۳۸	۲۵	۱۲	۵۵

۷۸۶

۳	۱۴	۵۲	۶۱	۶۴	۱۱	۵۳	۲
۵	۱۸	۴۸	۴۶	۴۴	۲۴	۱۵	۶۰
۵۹	۱۶	۳۲	۳۵	۴۸	۲۵	۴۹	۶
۵۸	۲۳	۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۴۲	۷
۸	۴۳	۲۷	۴۰	۲۳	۳۰	۲۲	۵۷
۹	۴۵	۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۲۰	۵۶
۵۵	۵۰	۱۷	۱۹	۲۱	۴۱	۴۷	۱۰
۶۳	۵۱	۱۳	۴	۱	۵۴	۱۲	۶۲

۷۸۶

۲۵	۱۲	۵۵	۳۸	۲۱	۸	۵۹	۴۲
۵۶	۳۷	۲۶	۱۱	۶۰	۴۱	۲۲	۷
۱۰	۲۷	۴۰	۵۳	۶	۲۳	۴۴	۵۷
۳۹	۵۴	۹	۲۸	۴۳	۵۸	۵	۲۴
۲۹	۱۶	۵۱	۳۴	۱۷	۴	۶۳	۴۶
۵۲	۳۳	۳۰	۱۵	۶۴	۴۵	۱۸	۳
۱۴	۳۱	۳۶	۴۹	۲	۱۹	۴۸	۶۱
۳۵	۵۰	۱۳	۳۲	۴۷	۶۲	۱	۲۰

۷۸۶

۵۲	۴۵	۳۰	۳	۵۰	۴۷	۳۲	۱
۲۹	۴	۵۱	۴۶	۳۱	۲	۴۹	۳۸
۴۱	۵۶	۷	۲۶	۴۳	۵۴	۵	۲۸
۸	۲۵	۴۲	۵۵	۶	۲۷	۴۴	۵۳
۶۰	۳۷	۲۲	۱۱	۵۸	۳۹	۲۴	۹
۲۱	۱۲	۵۹	۳۸	۲۳	۱۰	۵۷	۴۰
۳۳	۶۴	۱۵	۱۸	۳۵	۶۲	۱۳	۲۰
۱۶	۱۷	۳	۶۳	۱	۱۹	۳۶	۶۱

۷۸۶

۸	۷	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۲	۱
۱۶	۱۵	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۱۰	۹
۴۱	۴۲	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۴۷	۴۸
۳۳	۳۴	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۳۹	۴۰
۲۵	۲۶	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۱	۳۲
۱۷	۱۸	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۲۳	۲۴
۵۶	۵۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۵۰	۴۹
۶۴	۶۳	۳	۴	۵	۶	۵۸	۵۷

۷۸۶

۱۷	۹	۴۵	۵۳	۶۰	۳۶	۸	۳۲
۴۶	۵۴	۱۵	۲۳	۲۶	۲	۵۹	۳۵
۵۸	۳۴	۲۷	۳	۱۴	۲۲	۴۷	۵۵
۲۸	۴	۴۰	۶۴	۴۹	۴۱	۱۳	۱۲
۵	۲۹	۵۷	۳۳	۴۸	۵۶	۲۰	۱۲
۳۹	۶۳	۶	۳۰	۱۹	۱۱	۵۰	۴۲
۵۱	۴۳	۱۸	۱۰	۷	۳۱	۳۸	۶۲
۱۶	۲۴	۵۲	۴۴	۳۷	۶۱	۲۵	۱

۷۸۶

۳	۷	۱۰	۵۶	۵۷	۶۱	۶۴	۲
۵۹	۲۰	۱۶	۴۲	۸	۵۰	۱۹	۶
۵۴	۴۴	۳۲	۳۵	۳۸	۲۵	۲۱	۱۱
۵۱	۴۳	۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۲۲	۱۴
۱۳	۲۴	۲۷	۴۰	۳۳	۳۰	۴۱	۵۲
۱۲	۱۸	۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۴۷	۵۳
۵	۴۶	۴۹	۵۳	۱۷	۱۵	۴۵	۶۰
۶۳	۵۸	۵۵	۹	۸	۴	۱	۶۲

مثمن نمبر ۱۳

۷۸۶

۱۶	۶۲	۳۸	۲۴	۲۵	۴۳	۵۱	۱
۶۱	۲۳	۱۵	۳۷	۴۴	۲	۲۶	۵۲
۲۷	۴۱	۴۹	۳	۱۴	۶۴	۴۰	۲۲
۵۰	۲۸	۴	۴۲	۳۹	۱۳	۲۱	۳۴
۴۷	۵	۲۹	۵۵	۵۷	۲۰	۱۲	۳۴
۶	۵۶	۴۸	۳۰	۱۹	۳۳	۵۷	۱۱
۳۶	۱۰	۱۸	۶۰	۵۳	۳۱	۷	۴۵
۱۷	۳۵	۵۹	۹	۸	۵۴	۴۶	۳۲

مثال نقش یافَتّاحُ :۔

اگر ہم اسم الٰہی اَلْفَتَّاحُ کا نقشِ مثمن بنانا چاہیں تو اس کے اعداد (۴۸۹) میں سے قانون کے (۲۵۲) خارج کئے تو (۲۳۷) حاصل ہوئے۔انہیں جب (۸) پر تقسیم کیا تو (۲۹) حاصل اور پانچ باقی بچا۔خانہ اول میں (۲۹) لکھ کر نقش پر کریں گے اور خانہ (۲۵) میں کسر کا ایک عدد مزید بڑھا دیں گے۔

نقش اسم فتاح مطابق دورِ اول و چال نمبر ۱

۷۸۶

۶۰	۶۳	۷۴	۴۵	۴۴	۷۹	۹۵	۲۹
۸۴	۳۰	۳۴	۸۰	۷۳	۴۶	۵۹	۶۴
۴۷	۷۶	۶۱	۵۱	۳۱	۹۷	۷۷	۴۲
۷۸	۴۱	۳۲	۹۶	۶۲	۵۷	۴۸	۷۵
۳۳	۹۱	۸۳	۴۰	۴۹	۷۰	۶۷	۵۶
۶۸	۵۵	۵۰	۶۹	۸۴	۳۹	۳۴	۹۰
۳۸	۸۱	۹۳	۳۵	۵۴	۶۵	۷۲	۵۱
۷۱	۵۲	۵۳	۶۶	۹۲	۳۶	۳۷	۸۲

نقشِ مثمن کے فوائد

ہر نقش اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور کشش رکھتا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف ضروریات میں اس کی افادیت سامنے آتی ہے ۔ یہ افادیت محض خانہ ہائے نقش (مثلث، مربع ،مخمس یا مسدس وغیرہ ہونے) کی بناء پر بھی مرتب ہوتی ہے اور ان خانوں کو بھرنے کی مختلف چالوں سے اس کی تاثیر میں ردوبدل بھی ہوتا ہے۔

نقشِ مثمن بھی دیگر نقوش کی طرح اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتا ہے۔یہ خوبیاں دوطرح کی ہیں (۱) ایک عمومی جو ہر نقشِ مثمن میں موجود ہیں اور کسی اضافے یا ردوبدل کے بغیر محض طبعی نقش سے بھی حاصل ہوتی ہیں اور خاص مقصد کے لئے اسمائے حسنیٰ یا



آیات مبارکہ سے بنائیں تو بھی حاصل ہوتی ہیں۔(۲) اور دوسری خصوصی نوعیت کی ہیں جن پر یا تو نقش کے استعمال کا طریقہ متعین کردیا جاتا ہے یا نقش خاص وضعی اعداد سے پُر کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم دونوں خوبیاں الگ الگ اور نہایت اختصار سے بیان کریں گے تاکہ آپ انہیں استعمال میں لاکرامت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔

عمومی فوائد:۔

یہ نقش (۱) زوجین کی موافقت (۲) افسران وحکام وامراء کی نگاہ میں مرتبہ وعزت حاصل کرنے (۳) تجارت میں نفع پانے (۴) کام کاج کی وجہ سے پیدا ہونے والی تھکن سے بچنے (۵) بلا وجہ ڈراور خوف سے چھٹکارا حاصل کرنے (۶) عزیزوں اور پیاروں سے جو شخص بہت دور مقیم ہو اور ان تک پہنچنے کے حالات نہ بنتے ہوں تو اپنے عزیزوں تک پہنچنے اور ان سے ملنے (۷) کسی کا منصب چھن گیا ہو، عہدے سے معزول کردیا گیا ہو تو اپنا عہدۂ ومنصب دوبارہ حاص کرنے (۸) کسی ظالم سے ظلم کا خوف ہو تو اس کے ظلم سے بچنے (۹) دکان کی ترقی اور مال کی زیادہ سے زیادہ فروخت (۱۰) کسی سے لین دین میں خسارے یا دھوکے سے بچنے (۱۱) فتوحات وغلبہ پانے (۱۲) افسران وملازمین کے لئے ترقی حاصل کرنے کے لئے یہ نقش کسی بھی چال میں پُر کرکے ضرورت مند کو گلے یا بازو پر باندھنے کیلئے دیں۔انشاءاللہ سو فیصد فائدہ ہوگا۔

خصوصی فوائد قسمِ اول:۔

نقشِ مثمن کے خصوصی فوائد بے شمار ہیں جن میں سے چند ایک فوائد ایسے ہیں جو صرف طبعی نقش کے استعمال کا طریقہ بدلنے سے حاصل ہوتے ہیں۔نقش میں کوئی رد وبدل نہیں کیا جاتا۔وہ فوائد حسبِ ذیل ہیں:۔

خشک سالی کا ازالہ: اگر خشک سالی کی وجہ سے زمین کا پانی خشک ہوگیا ہو اور بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں تباہ اور جانور ہلاک ہو رہے ہوں تو یہ نقش کسی

بلند مقام پر پوشیدہ کر دیں۔ انشاء اللہ رحمت کی بارش بھی برسے گی اور خشک چشمے پانی ابلنے لگیں گے۔

حُبِ خصوصی : اگر کوئی شخص کسی کے دل میں اپنی محبت کی جوت جگانا چاہتا ہو اور شرعاً جائز ہو تو وہ اس نقش میں تھوڑی عود کی لکڑی رکھ کر اسے فتیلے کی صورت آگ میں جلائے تو مطلوب کا دل بھی محبت کی تپش سے بیقرار ہوگا۔

احضارِ غائب : اگر کوئی شخص گھر سے دور چلا گیا ہو اور آنے میں بہت رکاوٹ ہو۔ (جیسے آج کل لوگ شادی کر کے دس سال کے لئے امریکہ اور کینیڈا چلے جاتے ہیں) تو یہ نقش لکھ کر اس کی پشت پر اس غائب شخص کا اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر نقش کو ہوا میں اس طرح لٹکائیں کہ وہ ہوا سے ہلتا رہے تو انشاء اللہ وہ شخص بہت جلد آ جائے گا۔

مفرور کی واپسی : اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ گیا ہو تو اس کے لئے بھی مذکورہ بالا طریقہ اپنایا جائے۔ وہ واپس آنے پر مجبور ہو جائے گا۔

خصوصی فوائد قسمِ ثانی :۔

نقشِ مثمن کے خصوصی فوائد کا دوسرا طریقہ وضعی ہے۔ چند خاص وضعی نقوش اور ان کے خاص فوائد ہم یہاں نقل کر رہے ہیں:۔

کشائش رزق : کے لئے خانۂ اول میں (۲۴۱) پر کر کے ایک ایک کے اضافے سے نقش مثمن پر کریں اور تعویذ میں تھوڑی سی عود ڈال کر اسے عود ہی کی دھونی دے کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ رزق کے بند دروازے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔

قضائے حاجات وحلِ مشکلات : کیلئے بھی (۲۴۱) خانہ اول میں رکھ کر نقش بنائیں اور حسبِ سابق استعمال میں لائیں۔ نہ صرف ہر مراد برآئے گی بلکہ لوگوں کی نگاہوں میں عزت وتوقیر بھی حاصل ہوگی۔

مردِ بستہ کا علاج : اگر مرد کو اس کی بیوی سے باندھ دیا گیا ہو تو اس کیلئے

بھی نقش تو (۲۴۱) سے شروع ہونیوالا ہی لکھیں گے۔ مگر اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہوگا کہ دونقوش الگ الگ لکھ کر میاں اور بیوی کی دیئے جائیں کہ وہ انہیں الگ الگ پانی میں حل کر کے اس پانی سے غسل کرلیں۔ مرد عورت پر اور عورت مرد پر کھل جائے گی۔

مطلوب کی حاضری : مطلوب کو حاضر کرنے کے لئے خانہ اول میں (۲۲۱) پر کر کے باقی نقش ایک ایک کے اضافے سے پر کریں اور نقش میں تھوڑی عود رکھ کر آگ کے نیچے اس طرح رکھیں کہ اس کو ہلکی تپش تو پہنچے مگر نقش جلنے نہ پائے۔ انشاء اللہ مطلوب بیقرارانہ حاضر ہوگا۔

عظیم فتوحات : نقشِ مثمن کے پہلے خانے میں (۸۴۱) پر کر کے باقی نقش حسبِ ضابطہ تیار کریں اور اس نقش میں عود لپیٹ کر بازو یا گلے میں لٹکا لیں تو انشاء اللہ عظیم فتوحات حاصل ہوں گی۔

باب (۵۴)

نقشِ مُتَسَّع (۹×۹)

یہ نقش اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں نو، نو خانوں پر مشتمل ہے۔ اس کے خانوں کی تعداد اکاسی (۸۱) ہے اور طبعی اعداد (۳۶۹) ہیں جو دو اسمائے حسنیٰ یارَقِیْبُ یامَجِیْدُ کا مجموعہ ہیں۔ طبعی نقش تو ایک سے اکاسی تک کے اعداد سے پر ہوتا ہے۔ وضعی اعداد کے طریقے حسب ذیل ہیں:۔

نقشِ مُتَسَّع کا عمومی طریقہ:۔

اس کے پر کرنے کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۳۶۰) نکال کر بقیہ اعداد کو (۹) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کر کے پورا نقش مکمل کرلیں۔ اگر تقسیم میں کسر آ جائے تو خانۂ کسر میں ایک عدد کا مزید اضافہ کریں۔

خانۂ کسر:۔

کسر کے خانوں کا ضابطہ حسب ذیل ہے۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۷۳	۲	۶۴	۳	۵۵
۴	۴۶	۵	۳۷	۶	۲۸
۷	۱۹	۸	۱۰		

نقشِ مُتَسَّع کے خصوصی ضوابط :۔

عمومی ضابطہ کسی بھی نقش کا وہ ہوتا ہے جس کے تحت خانۂ اول سے خانۂ آخر تک وہ نقش ایک ایک عدد کے اضافے سے بھرا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جس نقش کے پہلے دور سے آخری دور تک تمام اعداد طبعی طریقے سے بھرے جاتے ہیں وہ عمومی ضابطے کا نقش ہوتا ہے۔ اور خصوصی ضوابط میں وہ نقوش آتے ہیں جن کا ایک دور یا ایک سے زائد ادوار طبعی ہوتے ہیں اور باقی دور وضعی اعداد سے پر کئے جاتے ہیں۔

ہر نقش کا دور اتنے خانوں پر مشتمل ہوتا ہے جتنے خانے اس کے ایک ضلع میں آتے ہیں اور اس کے کل ادوار کی تعداد بھی اتنی ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ مثلث کا ہر دور تین خانوں کا ہوتا ہے اور کل دور بھی تین ہوتے ہیں۔ مربع کا ہر دور بھی چار خانوں کا ہوتا ہے اور کل ادوار بھی چار ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح مُتَسَّع کا ہر دور بھی (۹) خانوں پر مشتمل ہے اور اس کے کل ادوار بھی (۹) ہی ہیں۔ اس لئے اس کے خصوصی طریقے (۸) ہونگے۔ کیونکہ کل ادوار (۹) ہیں اور تمام ادوار اگر طبعی یا تمام ادوار وضعی اعداد سے پر ہوں تو پھر تو عمومی ضابطے کا نقش بن جاتا ہے۔ ایک دور کم ہوگا تو خصوصی ضابطہ حرکت میں آئے گا۔ اور ہر دور کا الگ خصوصی ضابطہ ہے۔ اس لئے مُتَسَّع کے (۸) خصوصی ضوابط کے ہوں گے جس طرح مثمن کے (۷) اور مسدس کے پانچ خصوصی طریقے آپ نے پڑھے۔

طریقۂ اُولٰی : یہ اس نقش کا خصوصی طریقہ ہے جس کا پہلا دور طبعی اور باقی آٹھ ادوار وضعی ہوں گے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اصل اعداد میں سے (۲۸۹) طرح کرکے

بقیہ اعداد کو (۸) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۱۰) میں (یعنی دوسرے دور کے پہلے خانے میں) رکھ کر باقی خانے ایک ایک کے اضافے سے پر کریں۔

طریقۂ ثانیہ: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۲۳۶) خارج کر کے باقی کو (۷) پر تقسیم کریں اور حاصل شدہ عدد کو خانہ (۱۹) میں رکھ کر بقیہ خانے ترتیب وار پر کریں۔

طریقۂ ثالثہ: یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۲۰۱) طرح کر کے بقیہ عدد کو (۶) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۲۸) میں رکھ کر بقیہ نقش مکمل کر لیں۔

طریقۂ رابعہ: یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (۱۸۴) طرح کر کے باقی کو (۵) پر تقسیم کریں اور حاصل شدہ عدد کو خانہ (۳۷) میں رکھ کر بقیہ خانے ترتیب وار پر کریں۔

طریقۂ خامسہ: یہ ہے کہ مطلوبہ عدد میں سے (۱۸۵) طرح کر کے باقی عدد کو (۴) پر تقسیم کریں اور حاصل شدہ اعداد کو خانہ (۴۶) میں رکھ کر باقی نقش مکمل کر لیں۔

طریقۂ سادسہ: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۲۰۴) تفریق کر کے بقیہ عدد کو (۳) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۵۵) میں رکھ کر نقش کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

طریقۂ سابعہ: یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۲۴۱) خارج کر کے بقیہ کو (۲) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۶۴) میں رکھ کر نقش مکمل کریں۔

کسر کا طریقہ: ان تمام طریقوں میں کسر آئے گی اور اسے حسبِ ضابطہ خانوں میں پر کیا جائے گا۔

طریقۂ ثامنہ: یہ ہے کہ کل اعداد میں سے (۲۹۶) تفریق کر کے بقیہ عدد کو خانہ (۷۳) میں رکھ کر باقی نو خانے ایک ایک کے اضافے سے پر کریں۔ یہ طریقہ چونکہ صرف ایک وضعی دور پر مشتمل ہے اور دور بھی آخری ہے اس لئے یہ بلا کسر ضابطہ ہے۔ اس میں کسر کا امکان ہی نہیں ہوتا۔

مُتَسَّع نقش کی چار چالیں:۔

مُتَسَّع نقش کی چار مشہور چالیں ہے جو ذیل میں دی جا رہی ہیں:۔

۷۸۶

۷۶	۳۹	۸	۲۲	۶۶	۳۵	۴۹	۱۲	۶۲
۳۶	۲۳	۶۴	۶۳	۵۰	۱۰	۹	۷۷	۳۷
۱۱	۲۱	۵۱	۳۸	۷	۷۸	۶۵	۳۴	۲۴
۴۰	۳	۸۰	۶۷	۳۰	۲۶	۱۳	۵۷	۵۳
۲۷	۶۸	۲۸	۵۴	۱۴	۵۵	۸۱	۴۱	۱
۵۶	۵۲	۱۵	۲	۷۹	۴۲	۲۹	۲۵	۶۹
۴	۷۵	۴۴	۳۱	۲۱	۷۱	۵۸	۴۸	۱۷
۷۲	۳۲	۱۹	۱۸	۵۹	۴۶	۴۵	۵	۷۳
۴۸	۱۶	۶۰	۷۴	۴۳	۶	۲۰	۷۰	۳۳

۷۸۶

۵۰	۱۸	۵۸	۲۶	۶۶	۳۴	۷۴	۴۲	۱
۴۰	۸	۴۸	۱۶	۵۶	۲۴	۶۴	۳۲	۸۱
۳۰	۷۹	۳۸	۶	۴۶	۱۴	۶۳	۲۲	۷۱
۲۰	۶۹	۲۸	۷۷	۴۵	۴	۵۳	۱۲	۶۱
۱۰	۵۹	۲۷	۶۷	۳۵	۷۵	۴۳	۲	۵۱
۹	۴۹	۱۷	۵۷	۲۵	۶۵	۳۳	۷۳	۴۱
۸۰	۳۹	۷	۴۷	۱۵	۵۵	۲۳	۷۲	۳۱
۷۰	۲۹	۷۸	۳۸	۵	۵۴	۱۳	۶۲	۲۱
۶۰	۱۹	۶۸	۳۶	۷۶	۴۴	۳	۵۲	۱۱

۷۸۶

۵۰	۵۸	۶۶	۷۴	۱	۱۸	۲۶	۳۴	۴۲
۶۰	۶۸	۷۶	۳	۱۱	۱۹	۳۶	۴۴	۵۲
۷۰	۷۸	۵	۱۳	۲۱	۲۹	۳۷	۵۴	۶۲
۸۰	۷	۱۵	۲۳	۳۱	۳۹	۴۷	۵۵	۷۲
۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۵۷	۶۵	۷۳
۱۰	۲۷	۳۵	۴۳	۵۱	۵۹	۶۷	۷۵	۲
۲۰	۲۸	۴۵	۵۳	۶۱	۶۹	۷۷	۴	۱۲
۳۰	۳۸	۴۶	۶۳	۷۱	۷۹	۶	۱۴	۲۲
۴۰	۴۸	۵۶	۶۴	۸۱	۸	۱۶	۲۴	۳۲

فردالفرد ۷۸۶

۷۱	۶۴	۶۹	۸	۱	۶	۵۳	۴۶	۵۱
۶۶	۶۸	۷۰	۳	۵	۷	۴۸	۵۰	۵۲
۶۷	۷۲	۶۵	۴	۹	۲	۴۹	۵۴	۴۷
۲۶	۱۹	۲۴	۴۴	۳۷	۴۲	۶۶	۵۵	۶۰
۲۱	۲۳	۲۵	۳۹	۴۱	۴۳	۵۷	۵۹	۶۱
۲۲	۲۷	۲۰	۴۰	۴۵	۳۸	۵۸	۶۳	۵۶
۳۵	۲۸	۳۳	۸۰	۷۳	۷۸	۱۷	۱۰	۱۵
۳۰	۳۲	۳۴	۷۵	۷۷	۷۹	۱۲	۱۴	۱۶
۳۱	۳۶	۲۹	۷۶	۸۱	۷۴	۱۳	۱۸	۱۱

نقش اسمائے حسنیٰ:۔

یہ نقش تمام اسمائے حسنیٰ کے مجموعی اعداد کا حامل ہے اور ہر طرح کی خیر و برکت، تسخیر و جذب القلوب، فتوحات و غلبہ، حلِ مقاصد و رفعِ مشکلات، ترقی و کامرانی کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔

نقش اسمائے باری تعالیٰ ۷۸۶

۳۹۳۲	۳۸۹۹	۳۹۴۰	۳۹۰۸	۳۹۴۸	۳۹۱۶	۳۹۵۶	۳۹۳۴	۳۸۸۲
۳۹۲۲	۳۸۸۹	۳۹۳۰	۳۸۹۷	۳۹۳۸	۳۹۰۶	۳۹۴۶	۳۹۱۴	۳۹۶۳
۳۹۱۲	۳۹۶۱	۳۹۲۰	۳۸۸۷	۳۹۲۸	۳۸۹۵	۳۹۴۵	۳۹۰۴	۳۹۵۳
۳۹۰۲	۳۹۵۱	۳۹۱۰	۳۹۵۹	۳۹۲۷	۳۸۸۵	۳۹۳۵	۳۸۹۳	۳۹۴۳
۳۸۹۱	۳۹۴۱	۳۹۰۹	۳۹۴۹	۳۹۱۷	۳۹۵۷	۳۹۲۵	۳۸۸۳	۳۹۳۳
۳۸۹۰	۳۹۳۱	۳۹۹۸	۳۹۳۹	۳۹۰۷	۳۹۴۷	۳۹۱۵	۳۹۵۵	۳۹۲۳
۳۹۶۲	۳۹۲۱	۳۸۸۸	۳۹۲۹	۳۸۹۶	۳۹۳۷	۳۹۰۵	۳۹۵۴	۳۹۱۳
۳۹۵۲	۳۹۱۱	۳۹۶۰	۳۹۱۹	۳۸۸۶	۳۹۳۶	۳۸۹۴	۳۹۴۴	۳۹۰۳
۳۹۴۲	۳۹۰۱	۳۹۵۰	۳۹۱۸	۳۹۵۸	۳۹۲۶	۳۸۸۴	۳۹۳۴	۳۸۹۲

باب (۵۵)

نقشِ مُتَسَّع کے خصوصی فوائد

محبتِ زوجین :۔

علمائے فلاسفہ اس شکل (متسع) کوجذب القلوب کا نام دیتے ہیں ۔ اگر زوجین میں ناموافقت رہتی ہوتو فریقِ مجروح کو یہ نقش لکھ کر دیں ۔دوسرے فریق کے دل میں خود بخود ایک کشش پیدا ہوجائے گی ۔

مقبولیتِ عامہ وحلِ مقاصد:۔

جس بندے کے پاس یہ نقش ہوگا اسے پبلک میں مقبولیت بھی حاصل ہوگی اور جس کسی سے کام ہوگا اس کے پاس یہ نقش باندھ کر جائے گا وہ اس کی عزت بھی کرے گا ،کام بھی کرے گا۔

دفینہ معلوم کرنا :۔

سیسے کی لوح پر کسی نوکدار چیز سے کندہ کرا کے سرھانے رکھے تو جس مکان وغیرہ کے بارے میں دفینے کا گمان ہو، خواب میں اس کی پوری حقیقت واضح ہوجائے گی ۔

احتیاط: اس سے صرف معلوم ہوسکتا ہے کہ یہاں دفینہ ہے یا نہیں ؟ اور اگر ہے تو کتنا ہے؟ لیکن یہ یاد رکھیں کہ دفائن پر بہت مضبوط جنات کا پہرہ ہوتا ہے ۔اور ان کو

ہاتھ ڈالنے والے عام طور پر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پھر بھی دفینہ کبھی ہاتھ آتا ہے کبھی نہیں آتا۔

علامہ مغربی تلمسانی نے اس پر تفصیلی کلام فرمایا ہے کہ وہ حفاظتی جنات اتنے مضبوط عامل ہوتے ہیں کہ اول تو اس طرف کسی کو آنے ہی نہیں دیتے۔ پہلے ہی اسے اس قدر شدید نقصان پہنچاتے ہیں کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے۔ اور اگر کوئی مضبوط عامل اچھی تیاری کر کے اپنا دفاع بھی کر لے اور اپنے اہلِ خانہ کا بھی حصار کر لے تو اس صورت میں وہ دفینہ کے لئے جونہی کھدائی شروع کرے گا، جنات اس کی شکل تبدیل کر دیں گے۔ اور اسے کوئلے، ریت یا راکھ کی شکل دیدیں گے۔

آدمی راکھ وغیرہ دیکھ کر سر پیٹ کے رہ جاتا ہے کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا! وہ بھی مرا ہوا؟ حالانکہ وہ چوہا نہیں بلکہ سونا وغیرہ ہی ہے۔ مگر حفاظتی نقطۂ نگاہ سے اسے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

علامہ تلمسانی نے ہر بدلی ہوئی شکل کیلئے الگ الگ عملیات بھی دیئے ہیں۔ جن حضرات کو شوق ہو ان کی کنوز الاسرار کا مطالعہ فرمالیں۔ ہم چونکہ ایسی چیزوں سے نہ دلچسپی رکھتے ہیں اور نہ یہ دلچسپی اپنے شاگردوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم ان کے ذکر سے تو گریز کر رہے ہیں، یہ ساری گفتگو اس لئے کر رہے ہیں کہ ایسے فضول کاموں میں سنیاسی لوگوں کی طرح وقت برباد نہ کریں جو ساری عمر تانبے سے سونا بناتے بناتے گذار دیتے ہیں اور ہر بار انہیں یہی لگتا ہے یا انہیں باور کرایا جاتا ہے کہ ذرا سی آنچ کی کسر رہ گئی وگرنہ سونا تیار تھا، ذرا سی بات سے بات رہ گئی ہے۔

فریقین میں صلح کے لئے:۔

جن دو فریقوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہو اور وہ اختلاف شدت اختیار کرتا جا رہا

ہو ان میں صلح کرانے کے لئے یہ نقش نہایت مفید ہے۔ جو شخص یہ نقش باندھ کر فریق مخالف کے پاس چلا جائے وہ خود بخود اس سے صلح کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔

چوتھی چال کی خصوصیت (مثلث در مثلث):۔

اس نقش کی پہلی تین چالیں اکاسی (۸۱) خانوں کو ملحوظ رکھ کر تیار کی گئی ہیں جبکہ آخری چال نہایت عجیب و غریب ہے۔ اسے ہم نے **مثلث در مثلث** کا نام دیا ہے۔ کیونکہ اس چال کو مثلث کی طرز پر پہلے نو خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پھر مثلث آتشی کے ضابطے کے عین مطابق اس کی ہر مثلث ترتیب وار آگے بڑھتی جاتی ہے۔ یعنی خانۂ اول میں مثلث اول جو ایک سے (۹) تک ہے پھر خانہ دوم میں مثلث دوم جو (۱۰) سے (۱۸) تک ہے اور اس طرح مثلث کی خانوں کی ترتیب سے ہر اگلی مثلث اگلے خانے میں آ رہی ہے۔ اور دوسری خوبی یہ کہ جس طرح پورا نقش نو مثلثات میں تقسیم ہو کر مثلث آتشی منسوبی کی چال سے پر کیا جا رہا ہے، اسی طرح ہر مثلث بھی آتشی منسوبی چال سے پر کی جا رہی ہے۔ ہم یہاں مثلث کی آتشی منسوبی چال دوبارہ لکھ رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر متسع نقش کی نو (۹) مثلثات کی حسنِ ترتیب سے آپ بخوبی آگاہ ہو جائیں گے۔

۷۸۶

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

مثلث کی آتشی منسوبی چال

اس چال کے فوائد:۔

اس چال کو علمائے **جفر فرد الفرد** نقش کہتے ہیں جو بغض و عداوت کے عملیات کے لئے تیر بہدف ہوتا ہے۔ نیز اس میں یہ خوبی ہے کہ اگر آپ (۹) آدمیوں کے درمیان منازعت اور تفریق کا عمل کرنا چاہتے ہیں تو ہر شخص کے اعداد اور کسی مناسب آیت یا دعاء وغیرہ کے اعداد لے کر آپ ہر شخص کے لئے الگ الگ مثلث تیار کر کے

(۹) افراد کے لئے (۹) مثلثات ایک نقش میں بھر کر اسے جامع الجوامع نقش بنا سکتے ہیں۔

ایک اور خوبی یہ بھی ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ نقش آپ لکھنا چاہتے ہیں اگر آپ اس مقصد کے لئے (۹) اسمائے حسنیٰ یا آیات یا دعاؤں کی برکات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہر اسمِ ربانی یا آیت یا دعاء کے اعداد الگ الگ نکال کر ان کی الگ الگ مثلث تیار کر کے ان مثلثات سے نقشِ مُتَسَّع تیار کر سکتے ہیں۔

جنات سے حفاظت: کے لئے آیات الحفظ کا یہ نقش متسع تیار کر لیں۔ انشاء اللہ جسے گلے میں پہنادیں گے دوبارہ جنات اس کے قریب نہیں پھٹک سکیں گے۔ یہ نقش ہمارا ذاتی استخراج ہے۔ آپ کو اردو، فارسی یا عربی کی کسی کتاب میں نہیں ملے گا:۔

سحر و آسیب کے لئے مجرب ترین نقش:۔

سحر اور آسیب کے مریض کے گلے میں یہ نقش پہنادیں انشاءاللہ نام کو جادو باقی نہ رہے گا۔

۷۸۶

۱۲۱۳	۱۲۰۸	۱۲۱۶	۱۲۱۶	۱۲۱۱	۱۲۱۹	۱۴۳۵	۱۴۲۹	۱۴۳۷
۱۲۱۵	۱۲۱۲	۱۲۱۰	۱۲۱۸	۱۲۱۵	۱۲۱۳	۱۴۳۶	۱۴۳۴	۱۴۳۱
۱۲۰۹	۱۲۱۷	۱۲۱۱	۱۲۱۲	۱۲۲۰	۱۲۱۴	۱۴۳۰	۱۴۳۸	۱۴۳۳
۱۶۱۰	۱۶۰۵	۱۶۱۲	۱۳۳۳	۱۳۲۷	۱۳۳۵	۳۶۲۸	۳۶۲۲	۳۶۳۰
۱۶۱۱	۱۶۰۹	۱۶۰۷	۱۳۳۴	۱۳۳۲	۱۳۲۹	۳۶۲۹	۳۶۲۷	۳۶۲۴
۱۶۰۶	۱۶۱۳	۱۶۰۸	۱۳۲۸	۱۳۳۶	۱۳۳۱	۳۶۲۳	۳۶۳۱	۳۶۲۶
۷۷۰	۷۶۴	۷۷۲	۱۳۱۹	۱۳۱۳	۱۳۲۱	۱۵۲۷	۱۵۲۱	۱۵۲۹
۷۷۱	۷۶۹	۷۶۶	۱۳۲۰	۱۳۱۸	۱۳۱۵	۱۵۲۸	۱۵۲۶	۱۵۲۳
۷۶۵	۷۳۳	۷۶۸	۱۳۱۴	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۵۲۲	۱۵۳۰	۱۵۲۵



باب (۵۶)

نقشِ مُعَشَّر (۱۰×۱۰)

نقشِ معشر (۱۰، ۱۰) خانوں کے افقی اور عمودی اضلاع کا نقش ہے۔اس کے کل (۱۰۰) خانے ہوتے ہیں اور ہر ضلع کا وفق (۵۰۵) ہے جو اس کا عددِ طبعی کہلاتا ہے۔یہ عدد تین اسمائے حسنیٰ یامُلِكُ یاعَلِیُّ یاقَادِرُ کے اعداد کے برابر ہے۔

نقشِ مُعَشَّر پر کرنے کا عمومی طریقہ:۔

اس نقش کے پر کرنے کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ مطلوبہ تعداد میں سے (۴۹۵) کم کر کے بقیہ عدد کو دس پر تقسیم کریں اور حاصلِ تقسیم کو خانۂ اول میں رکھ کر باقی نقش مکمل کریں۔

خانۂ کسر :اس کے کسر کے خانوں کی ترتیب یوں ہوگی:۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۹۱	۲	۸۱	۳	۷۱
۴	۶۱	۵	۵۱	۶	۴۱
۷	۳۱	۸	۲۱	۹	۱۱

کسر کا امتیازی قاعدہ:۔

نقشِ مُعَشَّر میں کسر کا ایک اضافی قاعدہ اور بھی ہے جو کسی دوسرے نقش میں

جاری نہیں ہوتا کہ اس کے آخری دور میں ہر طرح کی کسر ڈالی جا سکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ حاصل طرح کو (۱۰) پر تقسیم کرنے سے جو عدد باقی بچے وہ پورا کا پورا عدد خانہ (۹۱) میں بڑھا کر ایک ایک کے اضافہ سے باقی (۹) خانے پر کر لیں تو بھی معشر کا نقش صحیح پر ہو جاتا ہے اور اضلاع کا مجموعہ درست بیٹھتا ہے۔

نقشِ مُعَشَّر کے خصوصی قواعد:۔

خصوصی قواعد میں یہاں بھی دوسرے دور سے آخری دور تک سے شروع ہونے والے وضعی اعداد کا ہر دور سے شروع ہونے والے نقش کیلئے الگ الگ ضابطہ بیان کیا جائے گا۔

قاعدۂ اُولٰی : یہ اس نقش کا قاعدہ ہے جس کے پہلے دور کے دس خانے طبعی اعداد سے (ایک سے دس تک) پر کئے جاتے ہیں۔ پھر خانہ (۱۱) سے وضعی اعداد لکھے جاتے ہیں۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۴۰۶) تفریق کر کے باقی کو (۹) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۱۱) میں رکھ کر نقش پر کریں۔ کسر کو حسبِ ضابطہ خانہ میں بڑھائیں۔

قاعدۂ ثانیہ: یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۳۳۷) نکال کر باقی کو (۸) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۲۱) میں رکھ کر پر کریں۔

قاعدۂ ثالثہ : یہ ہے کہ جس عدد کا نقش بنانا ہے اس میں سے (۲۸۸) تفریق کر کے باقی عدد کو (۷) پر تقسیم کریں اور حاصلِ تقسیم کو خانہ (۳۱) میں رکھ کر سارا نقش مکمل کریں۔

قاعدۂ رابعہ : یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (۲۵۹) خارج کر کے اسے (۶) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۴۱) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے بقیہ پر کریں۔

قاعدۂ خامسہ : یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (۲۵۰) خارج کر کے بقیہ عدد کو



(۵) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۵۱) میں رکھ کر باقی نقش ضابطہ کے مطابق مکمل کریں۔

قاعدۂ سادسہ: یہ ہے کہ اصل اعداد میں سے (۲۶۱) خارج کر کے بقیہ عدد کو (۴) پر تقسیم کریں اور حاصل ہونے والے عدد کو خانہ (۶۱) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے بقیہ نقش پر کریں۔

قاعدۂ سابعہ: یہ ہے کہ مطلوبہ عدد میں سے (۲۹۱) نفی کر کے بقیہ کو (۳) پر تقسیم کریں اور حاصلِ تقسیم کو خانہ (۷۱) میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے بقیہ نقش مکمل کریں۔

قاعدۂ ثامنہ: یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (۳۴۲) نکال کر بقیہ کو (۲) پر تقسیم کریں اور حاصلِ قسمت کو خانہ (۸۱) میں رکھ کر بقیہ خانے ایک ایک عدد بڑھاتے ہوئے مکمل کرلیں

کسر کا ضابطہ: ان تمام خصوصی ضوابط میں کسر کا امکان موجود ہے۔ اور جو کسر جس نقش میں آئے اسے اوپر بیان کردہ نقشہ کے مطابق خانے میں ایک عدد بڑھا دیں اور باقی خانے ایک ایک کے اضافے سے حسبِ ضابطہ پر کرلیں۔

قاعدۂ تاسعہ: یہ اس نقش کا آخری خصوصی قاعدہ ہے اور چونکہ اس قاعدہ سے تشکیل پانے والے نقش کے پہلے تمام ادوار (نو کے نو ادوار) طبعی اعداد سے (ایک سے نوے تک) پر ہوتے ہیں اور صرف آخری ایک دور میں وضعی اعداد آتے ہیں اور اس دور کے بعد چونکہ دوسرا کوئی دور نہیں ہوتا اس لئے یہ قاعدہ بلا کسر ہوتا ہے۔

اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اصل عدد میں سے (۴۱۳) نفی کر کے باقی عدد کو خانہ (۹۱) میں رکھ کر ایک ایک عدد کا اضافہ کر کے بقیہ نقش پر کرلیں۔

نقشِ مُعَشَّر کی چار چالیں:۔

نقشِ معشر کی چار چالیں زیادہ مشہور اور مؤثر ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

چال معشر نمبر۱

۷۸۶

۴	۱۰	۱۸	۸۴	۸۵	۱۵	۹۴	۹۶	۹۸	۱
۲	۳۴	۶۹	۷۲	۲۷	۲۶	۷۷	۸۰	۱۹	۹۹
۹۵	۷۱	۲۸	۳۳	۷۰	۷۹	۲۰	۲۵	۷۸	۶
۹۳	۲۹	۷۴	۶۷	۳۲	۲۱	۸۲	۷۵	۲۴	۸
۹	۶۸	۳۱	۳۰	۷۳	۷۶	۲۳	۲۲	۸۱	۹۲
۹۰	۴۲	۶۱	۶۴	۳۵	۵۰	۵۳	۵۶	۴۳	۱۱
۱۲	۶۳	۳۶	۴۱	۶۲	۵۵	۴۴	۴۹	۵۴	۸۹
۱۳	۳۷	۶۶	۵۹	۴۰	۴۵	۵۸	۵۱	۴۸	۸۸
۸۷	۶۰	۳۹	۳۸	۶۵	۵۲	۴۷	۴۶	۵۷	۱۴
۱۰۰	۹۱	۸۳	۱۷	۱۶	۸۶	۷	۵	۳	۹۷

چال معشر نمبر۲

۷۸۶

۴۲	۵۲	۶۲	۳۸	۶۵	۳۷	۶۶	۳۴	۶۸	۴۱
۵۰	۱۶	۸۷	۸۸	۹۰	۸	۹۵	۹۸	۱	۵۱
۵۸	۸۹	۱۰	۱۵	۸۸	۹۷	۲	۷	۹۶	۳
۵۷	۱۱	۹۲	۸۵	۱۴	۳	۱۰۰	۹۳	۶	۴۴
۴۵	۸۶	۱۳	۱۲	۹۱	۹۴	۵	۴	۹۹	۵۶
۴۶	۳۲	۷۱	۷۴	۲۵	۲۴	۷۹	۸۲	۱۷	۵۵
۵۴	۷۳	۲۶	۳۱	۷۲	۸۱	۱۸	۲۳	۸۰	۴۷
۵۳	۲۷	۷۶	۶۹	۳۰	۱۹	۸۴	۷۷	۲۲	۴۸
۴۰	۷۰	۲۹	۲۸	۷۵	۷۸	۲۱	۲۰	۸۳	۶۱
۶۰	۴۹	۳۹	۶۳	۳۶	۶۴	۳۵	۶۷	۳۳	۵۹

چال معشر نمبر ۳

۷۸۶

۱۰	۸۶	۹۴	۶	۹۶	۴	۹۸	۲	۱۰۰	۹
۱۸	۳۴	۶۹	۷۲	۲۷	۲۶	۷۸	۸۰	۱۹	۸۲
۸۴	۷۱	۲۸	۳۳	۷۰	۷۹	۲۰	۲۵	۷۸	۱۷
۱۶	۲۹	۷۴	۶۷	۳۲	۲۱	۸۲	۷۵	۲۴	۸۵
۸۷	۶۸	۳۱	۳۰	۷۳	۷۶	۲۳	۲۲	۸۱	۱۴
۸۸	۵۰	۵۳	۵۶	۴۳	۴۴	۶۱	۶۴	۳۵	۱۳
۱۲	۵۵	۴۴	۴۹	۵۴	۶۳	۳۶	۴۱	۶۲	۸۹
۹۰	۴۵	۵۸	۵۱	۴۸	۳۷	۶۶	۵۹	۴۰	۱۱
۸	۵۲	۴۷	۴۶	۵۷	۶۰	۳۹	۳۸	۶۵	۹۳
۹۲	۱۵	۷	۹۵	۵	۹۷	۳	۹۹	۱	۹۱

چال معشر نمبر ۴

۷۸۶

۱۰	۹۹	۸	۹۴	۹۵	۶	۹۷	۳	۹۲	۱
۸۱	۱۹	۸۸	۱۷	۸۵	۸۶	۱۴	۸۳	۱۲	۲۰
۷۱	۷۲	۲۸	۷۷	۲۶	۲۵	۷۴	۲۳	۲۹	۸۰
۴۰	۶۲	۶۳	۳۴	۶۶	۶۵	۳۷	۳۸	۶۹	۳۱
۶۰	۴۹	۵۳	۵۴	۴۶	۴۵	۴۷	۵۸	۴۲	۵۱
۴۱	۵۹	۴۳	۴۴	۵۶	۵۵	۵۷	۴۸	۵۲	۵۰
۷۰	۳۲	۳۳	۶۷	۳۵	۳۶	۶۴	۶۸	۳۹	۶۱
۲۱	۲۲	۷۸	۲۷	۷۶	۷۵	۲۴	۷۳	۷۹	۳۰
۱۱	۸۹	۱۳	۸۷	۱۵	۱۶	۸۴	۱۸	۸۲	۹۰
۱۰۰	۲	۹۸	۴	۵	۹۶	۷	۹۳	۹	۹۱

نقشِ معشر کے فوائد:۔

نقش معشر کو درجِ ذیل مقاصد کے لئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے:۔

زہرخورانی کا علاج: معشر کا پہلی چال کا نقش اگر قلعی پر کندہ کرا کے اس کو پانی سے دھو کر زہر کھانے والے کو وہ پانی پلایا جائے تو اس کے جسم سے زہر کا اثر ختم ہو جائیگا اور زہریلا مواد قے کی صورت میں خارج ہو جائے گا۔

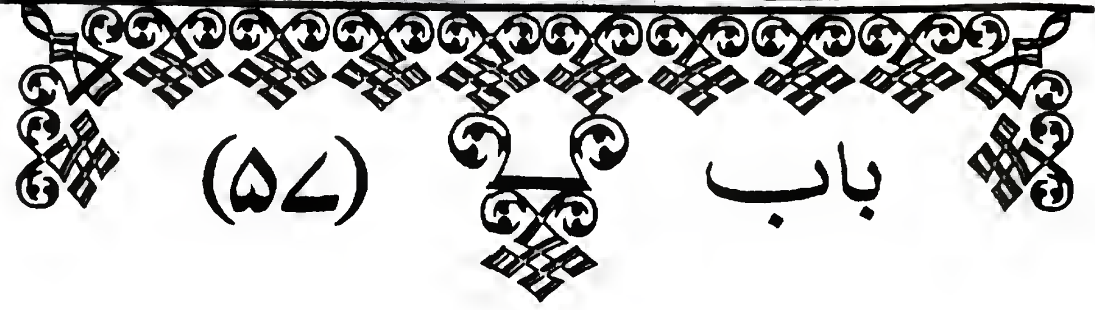
سِل ، دِق ، خفقانِ قلب وغیرہ : اگر اس نقش کی مہر تیار کر کے سِل ، دق ، خفقان القلب ، مالیخولیا اور جنون کے مریض کو وہ روٹی کچھ عرصہ کھلائی جائے تو مرض انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

حفظ وامان : دوسری چال کا نقش لکھ کر جو آدمی بازو یا گلے میں باندھ لے تو وہ زمینی و آسمانی آفات، رہزنوں، اور غرق وغیرہ ناگہانی مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

وباء وبلاء سے حفاظت : دوسری چال کا نقش لکھ کر وبائی امراض کے دنوں میں جو شخص اپنے گھر میں لٹکا لے گا وہ وبائی امرض سے محفوظ رہے گا۔ عام حالات میں لکھ کر لٹکانے سے وبائی امراض کے علاوہ دیگر آفات و بلیات سے بھی حفاظت میں رہے گا۔

تقریر اور مناظرہ میں ترقی : تیسری چال کے نقشِ معشر کو علمائے فلاسفہ منطق کا نام دیتے ہیں۔ اس چال کا گفتار، مناظرہ ، جدل ، مباحثہ، تقریر، فصاحت وبلاغت، شاعری، تدریس سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ نقش جسے دے دیں وہ بحث مباحثہ میں، تقریر و تدریس میں اور گفتگو کے ہر میدان میں بہت آگے نکل جائے گا۔ ٹی وی مباحثوں میں شرکت کرنے والے سیاستدان اور دوسرے لوگ ، ٹی وی اینکر پرسنز اور نیوز کاسٹرز کے لئے یہ گراں قدر تحفہ ثابت ہو سکتا ہے۔

کامرانی وفتوحات : چوتھی چال کا نقش عاملین کے مابین نقشِ فتوحات کے عنوان سے مشہور ہے۔ نہ صرف فتوحات بلکہ اگر کسی سے مقابلہ ہو تو اس میں غلبہ پانے کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔



نقشِ مُوَحَّدعَشَرَ (۱۱ × ۱۱)

یہ نقش اوپر سے نیچے اور داھنے سے بائیں گیارہ گیارہ خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں کل (۱۲۱) خانے ہوتے ہیں اور اس کے طبعی اعداد کا مجموعہ (۶۷۱) ہے۔ جو تین اسمائے حسنیٰ یاکَبِیْرُ یابَصِیْرُ یاوَاسِعُ کے اعداد کے برابر اوران کی برکات کا حامل ہے۔

نقشِ مُوَحَّدعَشَرَ پُر کرنے کا عمومی ضابطہ:۔

اس کے پُر کرنے کا عمومی ضابطہ یہ ہے کہ جس عدد کا نقش تیار کرنا ہو اس میں سے (۶۶۰) نکال کر باقی کو (۱۱) پر تقسیم کریں۔ حاصلِ قسمت کو خانۂ اول میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش پھر کرلیں ۔اگر کسر آئے تو درجِ ذیل نقشہ کے مطابق خانے میں رکھ لیں۔

کسر کا خانہ: نقش موحد عشر میں کسر کا ضابطہ اس طرح ہے:۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۱۱۱	۲	۱۰۰	۳	۸۹	۴	۷۸
۵	۶۷	۶	۵۶	۷	۴۵	۸	۳۴
۹	۲۳	۱۰	۱۲				

نقشِ یازدہ کی چال:۔

اس نقش کی ایک ہی چال ہم دے رہے ہیں۔اور اس کے دس خصوصی طریقوں سے بھی دانستہ اجتناب کررہے ہیں کہ آج کل ہمتیں تو ویسے ہی جواب دے چکی ہیں۔ محنت سے لوگ یونہی کنی کراتے ہیں۔اس کی اصل چال ہی کوئی سیکھ لے اور عمل میں لا سکے تو بڑی بات ہے۔اس لئے ہم آخری دونوں نقوش کا صرف عمومی طریقہ ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔اس کی چال یہ ہے:۔

چال یازدہ طبعی

۷۸۶

۶۶	۵۳	۴۰	۲۷	۱۴	۱	۱۲۰	۱۰۷	۹۴	۸۱	۶۸
۶۷	۶۵	۵۲	۳۹	۲۶	۱۳	۱۱	۱۱۹	۱۰۶	۹۳	۸۰
۷۹	۷۷	۶۴	۵۱	۳۸	۲۵	۱۲	۱۰	۱۱۸	۱۰۵	۹۲
۹۱	۷۸	۷۶	۶۳	۵۰	۳۷	۲	۲۲	۹	۱۱۷	۱۰۴
۱۰۳	۹۰	۸۸	۷۵	۶۲	۴۹	۳۶	۲۳	۲۱	۸	۱۱۶
۱۱۵	۱۰۲	۸۹	۸۷	۷۴	۶۱	۴۸	۳۵	۳۳	۲۰	۷
۶	۱۱	۱۰۱	۹۹	۷۶	۷۳	۶۰	۴۷	۳۴	۳۲	۱۹
۱۸	۵	۱۱۳	۱۰۰	۹۸	۸۵	۷۲	۵۹	۴۶	۴۴	۳۱
۳۰	۱۷	۴	۱۱۲	۱۱۰	۹۷	۸۴	۷۱	۵۸	۵	۴۳
۴۲	۲۹	۱۶	۳	۱۱۱	۱۰۹	۹۶	۸۳	۷۰	۵۷	۵۵
۵۴	۴۱	۲۸	۱۵	۲	۱۲۱	۱۰۸	۹۵	۸۲	۶۹	۵۶

نقش یازدہ کے فوائد

یہ نقش اپنے اندر عجیب وغریب فوائد رکھتا ہے اور بعض ایسی جگہ تیر بہدف ثابت ہوتا ہے جہاں دوسرے نقوش فائدہ نہیں دے پاتے۔

زبان بندی: مناسب وقت میں یہ نقش لکھ کر اس کی پشت پر ان تمام لوگوں کے نام بمعہ والدہ لکھ لے جن کی بدگوئی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو۔اور یہ نقش یا تو خود بازو پر باندھ لے یا وزن کے نیچے رکھ دے۔انشاء اللہ بدگولوگوں کی زبان بند ہوجائے گی۔

ف: زبان بندی کے نقش کو مزید مؤثر بنانا ہوتو اسے کاغذ کی بجائے سیسے کی لوح پر کندہ کرکے وزن کے نیچے دبائیں۔اور اس تأثیر کو اور بھی دو آتشہ کرنا ہوتو وزن کے نیچے دبانے کی بجائے اسے نہر، دریا وغیرہ کے کنارے نم آلود مٹی میں دفن کریں۔

طاقت کا سرچشمہ: ذوالفقار علی بھٹو نے تو نعرہ لگایا تھا ''طاقت کا سرچشمہ عوام''لیکن علمائے جفر اس تعویذ کو طاقت کا سرچشمہ قرار دیتے ہیں۔علمائے اعداد کا کہنا ہے کہ یہ نقش اگر شرفِ زحل میں لکھ کر باندھا جائے تو اس سے اتنی طاقت پیدا ہوتی ہے کہ اگر کمر پر باندھے تو اپنی طاقت سے کئی گنا زیادہ وزن اٹھا سکے گا اور تھکن نہ ہوگی۔بازو پر باندھ کر لڑائی میں جائے تو فتح مند ہوکر واپس لوٹے گا اور پیروں میں باندھ لے تو جتنا مرضی پیدل چل لے یا پہاڑوں پر چڑھ جائے، تھکن نام کو نہ ہوگی۔

لیکن علمائے جفر نے اپنی خاص عادت کے مطابق شرفِ زحل کی شرط لگائی ہے جو بارہ سال کے بعد ہوتا ہے۔یعنی یہ طاقت حاصل کرنے کیلئے پہلے آپ بارہ سال ویٹنگ روم میں بیٹھ کر انتظار فرمائیں اور جب بڑھاپے کے آثار چہرے پر پیدا ہوجائیں تو یہ نقش لینے آجائیں۔

ہم نے اسی لئے ساعات، کواکب، سیاروں، ان کی نظرات وغیرہ فضولیات کو اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنایا۔اس شرط کا تو صاف مطلب یہی ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی!!

ہم نے جیسے کتاب کے درمیان جگہ جگہ عرض کیا ہے کہ ساعات اور سیارات وغیرہ کی شرائط علمائے جفر کا **غلو فی النجوم** ہے جو مردود ہے۔اس لئے آپ جب چاہیں اللہ کا نام لے کر یہ نقش تیار کریں اور استعمال میں لائیں۔مؤمن کا اللہ سے تعلق اور ایمان واعتقاد اتنا پختہ اور اللہ سے قرب وتعلق اتنا مضبوط ہونا چاہئے کہ اللہ کے ماسوا کسی پر اس کی نہ نظر ہو نہ اعتماد!!

فتوحات: چونکہ یہ طاقت کا علم بردار نقش ہے اس لئے اسے ہم فتح وکامیابی کا علمبردار بھی کہہ سکتے ہیں۔اس لئے کھلاڑیوں یا دیگر مقابلوں میں حصہ لینے یا امتحان

میں شرکت کرنے والوں، انٹرویو میں جانے والوں کو بھی یہ نقش دیا جا سکتا ہے۔

قولنج کا علاج: یہ بہت شدید درد والا اور انتہائی مہلک مرض ہے۔ اگر فوری طور پر قولنج کے مریض کو یہ نقش بندھوا دیا جائے تو اس کی جان بچائی جا سکتی ہے۔



باب (۵۸)

نقشِ مُثَنّٰی عَشَرَ (۱۲×۱۲)

یہ نقش بارہ عمودی اور بارہ افقی خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں کل (۱۴۴) خانے ہوتے ہیں۔ اس نقش کے طبعی اعداد (۸۷۰) ہیں۔ جو چار اسمائے حسنٰی کے مجموعی اعداد کے برابر ہے: یاحَیُّ یاوَھَّابُ یااَوَّلُ یااٰخِرُ۔

نقشِ مُثَنّٰی عَشَرَ پُر کرنے کا طریقہ:۔

اس کے پُر کرنے کا ضابطہ یہ ہے کہ مطلوبہ اعداد میں سے (۸۵۸) طرح کر کے باقی کو (۱۲) پر تقسیم کریں اور جو عدد حاصل ہو اسے خانۂ اول میں رکھ کر باقی خانوں کو ایک ایک عدد کے اضافے سے پر کرتے جائیں۔

کسر کا ضابطہ:۔

نقش دوازدہ میں کسر پر کرنے کا طریقہ درجِ ذیل نقشہ کے موافق ہے:۔

عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر	عددِ کسر	خانۂ کسر
۱	۱۳۳	۲	۱۲۱	۳	۱۰۹	۴	۹۷
۵	۸۵	۶	۷۳	۷	۶۱	۸	۴۹
۹	۳۷	۱۰	۲۵	۱۱	۱۳		

نقش دوازدہ کی دو چالیں:۔

نقش دوازدہ ایک عجیب وغریب نقش ہے۔اسے مثلث کے زاویے سے دیکھیں تو یہ (۱۶) مثلثات کا مجموعہ بنتا نظر آتا ہے۔ اور اگر مربع کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو یوں لگتا ہے کہ ترتیب وار (۹) مربع نقوش لکھ دیئے گئے ہیں۔

چال اول فرد الفرد:۔

مثلث کے زاویۂ نگاہ سے یہ (۱۶) عدد مثلثات کا مجموعہ ہے۔ علمائے جفر اسے فردالفرد کا عنوان دیتے ہیں جوتفریق ،بغض ، عداوت ، ہلاکت وغیرہ جلالی اعمال میں کام آتا ہے۔ یہ نقش آسیب اور جادو کے خاتمے میں بہت مفید ہے۔

چونکہ یہ (۱۶) مثلث نقوش کا مجموعہ ہے اور (۱۶) خانے مربع نقش کے ہوتے ہیں۔اس لئے اس نقش کو پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ مربع کے (۱۶) خالی خانے بنالیں۔ پھر ایک سے شروع کر کے (۸۷۰) تک (۱۶) مثلث نقوش تیار کرلیں پھران میں سے ترتیب وار پہلی مثلث اٹھا کر مربع کے پہلے خانہ میں، دوسری مثلث (جو ۱۰ سے ۱۸ تک کی مثلث ہے) مربع کے خانہ (۲) میں، تیسری مثلث (جو ۱۹ سے ۲۷ تک کی مثلث ہے) مربع کے تیسرے خانے میں رکھیں۔اس طرح نمبروار اور ترتیب وار ہر اگلے مرحلے کی مثلث کو مربع کے اگلے خانے میں رکھتے جائیں۔ جب یہ (۱۶) مثلثات آپ مربع کے (۱۶) خانوں میں صحیح ترتیب سے آتشی چال کے مطابق رکھ لیں گے تو آپ فردالفرد نقشِ دوازدہ مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اس چال کا نقش یہ ہے:۔

نقش فرد جلالی

٧٨٦

٦	١	٨	١٢٣	١١٨	١٢٥	٩٦	٩١	٩٨	٦٩	٦٤	٧١
٧	٥	٣	١٢٤	١٢٢	١٢٠	٩٧	٩٥	٩٣	٧٠	٦٨	٦٦
٢	٩	٤	١١٩	١٢٦	١٢١	٩٢	٩٩	٩٤	٦٥	٧٢	٦٧
١٠٥	١٠٠	١٠٧	٦٠	٥٥	٦٢	١٥	١٠	١٧	١١	١٠٩	١١٦
١٠٦	١٠٤	١٠٢	٦١	٥٩	٥٧	١٦	١٤	١٢	١١٥	١١٣	١١١
١٠١	١٠٨	١٠٣	٥٦	٦٣	٥٨	١١	١٨	١٣	١١٠	١١٧	١١٢
٥١	٤٦	٥٣	٧٨	٧٣	٨٠	١٤١	١٣٦	١٤٣	٢٤	١٩	٢٦
٥٢	٥٠	٤٨	٧٩	٧٧	٧٥	١٤٢	١٤٠	١٣٨	٢٥	٢٣	٢١
٤٧	٥٤	٤٩	٧٣	٨١	٧٦	١٣٧	١٤٤	١٣٩	٢٠	٢٧	٢٢
١٣٢	١٢٧	١٣٤	٣٣	٢٨	٣٥	٤٢	٣٧	٤٤	٨٧	٨٢	٨٩
١٣٣	١٣١	١٢٩	٣٤	٣٢	٣٠	٤٣	٤١	٣٩	٨٨	٨٦	٨٤
١٢٨	١٣٥	١٣٠	١٢٩	٣٦	٣١	٣٠	٤٥	٤٠	٨٣	٩٠	٨٥

چال زوج :۔

عجیب بات یہ ہے کہ نقشِ دوازدہ کی دو ہی چالیں مشہور ہیں اور دونون چالیں اپنی افادیت اور معنویت کے حوالے سے دو انتہاؤں پر کھڑی نظر آتی ہیں ۔پہلی چال فردالفرد تھی یعنی جلالی اعمال کی انتہائی شکل ، اور یہ چال زوج الزوج ہے یعنی جمالی اعمال کی انتہائی شکل !

اور مزید حیران کن حسابی کھیل یہ ہے کہ پہلی چال میں ہم نے (١٦) مثلث نقوش کو ایک مربع میں پر کیا تھا۔اب (٩) مربع نقوش کو ایک مثلث میں بھریں گے ۔لیکن فرق یہ ہے کہ پہلی چال میں مثلث نقوش کو مربع نقش میں اس کی آتشی چال کے عین مطابق رکھا گیا تھا۔مگر یہاں صورتحال تبدیل ہوگئی ہے کہ یہاں دو امور تبدیل ہوگئے ہیں۔

(١) پہلا یہ کہ (٩) عدد مربع نقوش کو مثلث میں کسی چال (آتشی ، بادی ، خاکی ، آبی) میں پر نہیں کیا جائے گا بلکہ سیدھے سے الٹے ایک ایک خانہ بھرتے ہوئے ہم نیچے آجائیں

گے اور وہاں بھی سیدھے سے الٹے خانوں میں ایک ایک مربع رکھتے جائیں گے۔

اور دوسرا فرق یہ ہے کہ پہلے نقش میں تو ہم نے پوری پوری مثلث تیار کر کے متعلقہ خانہ میں رکھ دی تھی۔ یہاں ہم (۹) مربع نقوش کو آدھا آدھا دو دو حصوں میں بانٹ کر نقش کی خانہ پری کو دو حصوں میں بانٹ دیں گے۔

خانہ پری کا طریقہ:۔

دورِ اول : پہلے دور میں ہم ترتیب وار ہر مربع کے پہلے آٹھ خانے بھرتے ہوئے نویں مربع تک جائیں گے۔ چنانچہ پہلے مربع میں (۱) سے (۸) تک، دوسرے مربع میں (۹) سے (۱۶) تک، تیسرے میں (۱۷) سے (۲۴) تک، چوتھے مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں (۲۵) سے (۳۲) تک، پانچویں مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں (۳۳) سے (۴۰) تک، چھٹے مربع میں (۴۱) سے (۴۸) تک، ساتویں مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں (۴۹) سے (۵۶) تک، آٹھویں مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں (۵۷) سے (۶۴) تک اور آخری مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں (۶۵) سے (۷۲) تک پر کریں گے۔ (۷۲) تک آدھے آدھے مربع کے خانے پر کر کے ہم پہلے دور سے فارغ ہو گئے ہیں۔

دورِ ثانی : دوسرا دور الٹی ترتیب سے شروع ہوگا۔ سب سے پہلے آخری مربع (جس کے پہلے آٹھ خانوں میں ہم نے (۶۵) سے (۷۲) تک اعداد پر کئے تھے) کے بقیہ آٹھ خانوں میں (۷۳) سے (۸۰) تک، پھر آٹھویں مربع کے آخری آٹھ خانوں میں (۸۱) سے (۸۸) تک، پھر ساتویں میں (۸۹) سے (۹۶) تک اور اسطرح الٹی ترتیب سے اعداد کو آگے بڑھاتے ہوئے جب سب سے پہلے مربع میں پہنچیں گے تو اس کے آخری (۸) خانوں میں (۱۳۷) سے (۱۴۴) تک بھریں گے تو ہمارا نقش مکمل ہو جائے گا۔

ترفع وتنزل :۔

یہ نقش زوج الزوج ہونے کے علاوہ ترفع وتنزل کا بھی ایک نہایت خوبصورت اور جامع شاہکار ہے کہ پہلا دور مکمل ترفع کا ہے اور دوسرا دور مکمل تنزل کا! اور جتنا ترفع پہلے دور میں کیا جاتا ہے دوسرے میں اتنا ہی تنزل بھی کیا جاتا ہے۔ گویا اعتدال اور انصاف کا پورا پورا مظاہرہ اس نقش کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔ نقش درجِ ذیل ہے:۔

نقش زوج جمالی

۷۸۶

۲۴	۱۲۳	۱۲۶	۱۷	۱۶	۱۳۱	۱۳	۹	۸	۱۳۹	۱۴۲	۱
۱۲۵	۱۸	۲۳	۱۲۴	۱۳۳	۱۰	۱۵	۱۳۲	۱۴۱	۲	۷	۱۴۰
۱۹	۱۲۸	۱۲۱	۲۲	۱۱	۱۳۶	۱۲۹	۱۴	۳	۱۴۴	۱۳۷	۶
۱۲۲	۲۱	۲۰	۱۲۷	۱۳۰	۱۳	۱۲	۱۳۵	۱۳۸	۵	۴	۱۴۳
۴۸	۹۹	۱۰۲	۴۱	۴۰	۱۰۷	۱۱۰	۳۳	۳۲	۱۱۵	۱۱۸	۲۵
۱۰۱	۴۲	۴۷	۱۰۰	۱۰۹	۳۴	۳۹	۱۰۸	۱۱۷	۲۶	۳۱	۱۱۶
۴۳	۱۰۴	۹۷	۴۶	۳۵	۱۱۲	۱۰۵	۳۸	۲۷	۱۲۰	۱۱۳	۳۰
۹۸	۴۵	۴۴	۱۰۳	۱۰۶	۳۷	۳۶	۱۱۱	۱۱۴	۲۹	۲۸	۱۱۹
۷۲	۷۵	۷۸	۶۵	۶۴	۸۳	۸۶	۵۷	۵۶	۹۱	۹۴	۴۹
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶	۷۵	۵۸	۶۳	۸۴	۹۳	۵۰	۵۵	۵۴
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰	۵۹	۸۸	۸۱	۶۲	۵۱	۹۶	۸۹	۵۴
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹	۸۲	۶۱	۶۰	۸۷	۹۰	۵۳	۵۲	۹۵

نقشِ مُثنّٰی عَشَرَ کے فوائد وخواص:۔

جیسا کہ ہم اوپر بتلا چکے ہیں کہ نقش دوازدہ کی دونوں چالیں ایک دوسرے کی مکمل ضد اور بعد المشرقین کے فاصلے پر ہیں۔ نقش زوج الزوج انتہائی جمالی اور فرد الفرد انتہائی جلالی ہے۔ اس لئے دونوں کی خوبیاں اور مختصر فوائد الگ الگ لکھ کر گفتگو مکمل کرتے ہیں:۔

نقشِ زوج الزوج کے فوائد:۔

چونکہ یہ نقش جمالی ہے۔اس لئے مثبت اور خیر کے تمام امور میں نفع دیتا ہے۔

جذب القلوب وتسخیرِ عامه : یہ نقش جو شخص اپنے پاس مستقل رکھے وہ امراء وحکام اور خلقت میں بہت زیادہ مقبولیت اور محبوبیت حاصل کرے گا۔ بالخصوص اگر سونے کی تختی پر کندہ کرا کے پہنے تو تسخیر حد سے زیادہ اور گمان سے اوپر ہو۔

افراد کی تسخیر : کے لئے نو مربع نقوش میں سے ہر نقش الگ الگ فرد کے نام سے نقش دوازدہ تیار کریں، ایک پنتھ تو کاج ہو جائے گا۔

نو آیات واسمائے حسنیٰ کی برکات : اسی طرح فتوح، تسخیر عامہ، جذب القلوب، مالی استحکام، روزگار کی ترقی اور دیگر درجنوں جمالی اور مثبت امور کے لئے (۹) اسمائے حسنیٰ یا آیاتِ مبارکہ یا دعاؤں کے الگ الگ نقوش بھی تیار کر کے ایک نقشِ دوازدہ تیار کیا جا سکتا ہے۔لیکن اس طرح کے کام ذرا محنت مانگتے ہیں۔اور کامیاب تو صرف محنت کرنے والے ہوتے ہیں محض تمنا کرنے سے کامیابی کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

نقش فرد الفرد کے فوائد:۔

یہ نقش انتہاء کا جلالی ہے۔منفی قسم کے اعمال کے لئے نافع ہے:۔

سحر سے تحفظ : یہ نقش سحر سے تحفظ کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ فائدہ اگرچہ اس کا طبعی نقش بھی دیتا ہے۔لیکن اگر آیت الکرسی، معوذتین وغیرہ چند مفید ترین آیات کا ایک نقش دوازدہ فرد تیار کر لیا جائے تو عظیم القدر فائدہ حاصل ہو۔ارشاد العاملین کے قارئین کے لئے ہم نے نو نقوش آیات الحفظ کے اور سات مثلث نقوش ہفت سلام کے تیار کر کے یہ منفرد اور فرد الفرد نقش دوازدہ تیار کیا ہے۔ یہ ہمارا اپنا استخراج ہے اس لئے یہ نقش آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملے گا۔

۷۸۶

۱۴۳۷	۱۴۲۹	۱۴۳۵	۱۲۱۹	۱۲۱۱	۱۲۱۶	۱۲۱۶	۱۲۰۸	۱۲۱۳	۳۵۹	۳۵۱	۳۵۶
۱۴۳۱	۱۴۳۴	۱۴۳۶	۱۲۱۳	۱۲۱۵	۱۲۱۸	۱۲۱۰	۱۲۱۲	۱۲۱۵	۳۵۳	۳۵۵	۳۵۸
۱۴۳۳	۱۴۳۸	۱۴۳۰	۱۲۱۴	۱۲۲۰	۱۲۱۲	۱۲۱۱	۱۲۱۷	۱۲۰۹	۳۵۴	۳۶۰	۳۵۲
۳۶۳۰	۳۶۲۲	۳۶۲۸	۱۳۳۵	۱۳۲۷	۱۳۳۳	۱۶۱۲	۱۶۰۵	۱۶۱۰	۷۲۷	۷۲۰	۷۲۵
۳۶۲۴	۳۶۲۷	۳۶۲۹	۱۳۲۹	۱۳۳۲	۱۳۳۴	۱۶۰۷	۱۶۰۹	۱۶۱۱	۷۲۲	۷۲۴	۷۲۶
۳۶۲۶	۳۶۳۱	۳۶۲۳	۱۳۳۱	۱۳۳۶	۱۳۲۸	۱۶۰۸	۱۶۱۳	۱۶۰۶	۷۲۳	۷۲۸	۷۲۱
۱۵۲۹	۱۵۲۱	۱۵۲۷	۱۳۲۱	۱۳۱۳	۱۳۱۹	۷۷۲	۷۶۴	۷۷۰	۱۳۷	۱۳۰	۱۳۵
۱۵۲۳	۱۵۲۶	۱۵۲۸	۱۳۱۵	۱۳۱۸	۱۳۲۰	۷۶۶	۷۶۹	۷۷۱	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۶
۱۵۲۵	۱۵۳۰	۱۵۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۱۴	۷۶۸	۷۳۳	۷۶۵	۱۳۳	۱۳۸	۱۳۱
۲۱۱	۲۰۳	۲۰۹	۱۶۶	۱۵۸	۱۶۴	۲۱۲	۲۰۴	۲۰۹	۲۴۶	۲۳۸	۲۴۳
۲۰۵	۲۰۸	۲۱۰	۱۶۰	۱۶۳	۱۶۵	۲۰۶	۲۰۸	۲۱۱	۲۴۰	۲۴۲	۲۴۵
۲۰۷	۲۱۲	۲۰۴	۱۶۲	۱۶۷	۱۵۹	۲۰۷	۲۱۳	۲۰۵	۲۴۱	۲۴۷	۲۳۹

سولہ افرد میں تفریق : ایک اضافی فائدہ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر سولہ افراد میں تفریق کرنی ہو تو ہر فرد اور آیت تفریق کے اعداد پر ایک مثلث تیار کریں اور سولہ خانوں میں ایک ایک مثلث بھر دیں۔

خاتمۃ الباب

الحمدللہ علم الاعداد اور علم النقوش پر سرسری مگر جامع گفتگو مکمل ہوگئی ہے۔ ہر ضابطہ نہایت واضح طور پر آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ہر قانون کو مثالوں اور تطبیقات سمیت سمجھا دیا گیا ہے۔

جو جو فوائدہ کسی خاص نقش یا چال کے علمائے فن نے لکھے ہیں، نہایت عرق ریزی سے انہیں جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ کئی ضوابط اور ان سے متعلقہ ذیلی بحثیں آپ کو فنِ جفر کی عام کتب میں نہیں ملیں گی۔ جبکہ ان سے استخراج کے کئی طرق اور کئی زاویے ہم نے ایسے دیئے ہیں جو عام آدمی کے بس میں ہی نہیں کہ ان تک رسائی حاصل کر سکے۔

ہم نے اپنے سینے کے تمام دفینے آپ کے سامنے کھول دیئے ہیں۔ آپ کا کام ہے کہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور دنیا کو ان علوم وفنون سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔



مجرب تعویذات

باب (۶۰)

محبت وتسخیر

محبت وتسخیر کے عنوان سے دوقسم کے تعویذ دیئے جاتے ہیں (۱) ایک تسخیر عمومی کے لئے جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالب کی طرف لوگوں کا رجوع ہو۔ یہ تعویذ وکلاء، ڈاکٹرز، اطباء اور دیگر پبلک ڈیلنگ سے متعلقہ شعبوں سے وابستہ حضرات کوان کی ضرورت پر دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان سے رجوع کریں اوران کا کاروبار صحیح چلے۔اس میں چونکہ کسی دوسرے کا نہ ضرر ہے نہ کسی پر جبر ہے اس لئے ایسا تعویذ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ (۲) دوسرا خصوصی محبت کا تعویذ ہوتا ہے۔اس کے بارے میں یہ واضح رہے کہ میاں بیوی، بہن بھائیوں، عزیزوں رشتہ داروں اور دیگر قرب وتعلق والے لوگوں کے درمیان اگر نااتفاقی یارنجش ہوجائے تو اسے مٹانے اور باہم شیروشکر کرنے کے لئے ایسے لوگوں کوتعویذ دینا نیکی کا کام اورموجبِ اجروثواب ہے۔

لیکن غیر شادی شدہ لڑکوں لڑکیوں کواپنا من پسند محبوب یا مطلوب پھانسنے کے لئے تعویذ دینا بالکل جائز نہیں۔ ہماری طرف سے ایسے لوگوں کوتعویذ دینے کی کسی کواجازت بھی نہیں ہے۔ان لوگوں کوتعویذ دینا اس لئے جائز نہیں کہ یہ لوگ یاتودوسرے فریق سے شادی کرنے کے لئے تعویذ مانگتے ہیں یاشادی کے بغیر ایک

دوسرے سے (نعوذ باللہ) لطف اندوز ہونے کیلئے مانگتے ہیں۔اور یہ دونوں صورتیں حرام ہیں۔

(۱) اگر کوئی اس لئے تعویذ مانگے کہ فلاں لڑکی میرے ساتھ شادی کے لئے رضامند ہو جائے (یا فلاں لڑکا) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آزاد انسان (بلکہ مسلمان بھی) جب اپنی خوشی سے کسی بندے سے شادی کے لئے تیار نہیں ہو رہا تو وہ آدمی آپ سے مدد مانگ رہا ہے کہ آپ تعویذ کے ذریعے اس کے دل و دماغ کو اس طرح سے میری محبت میں جکڑ دیں کہ وہ اپنا فیصلہ کرنے میں آزاد نہ رہے اور اس تعویذ کے زیرِ اثر وہ مجھ سے صرف ہاں کہنے پر مجبور ہو کے رہ جائے ، انکار کرنے کی اس کی آزادانہ صلاحیت مسلوب ہو کے رہ جائے۔

یہ مطالبہ ایسا ہی ہے جیسے یہی آدمی علاقے کے کسی غنڈے سے مدد مانگے کہ فلاں لڑکی میرے ساتھ شادی کرنے پر تیار نہیں ہو رہی۔آپ اسے اغواء کر کے کنپٹی پر پستول تان کر میرے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کریں۔اور دھمکی دیں کہ اگر اس نے انکار کیا تو اسے یا اس کے اہل خانہ کو قتل کر دیا جائے گا۔

اس طرح گن پوائنٹ پر کسی کو شادی پر مجبور کرنے کو تو آپ غنڈہ گردی اور لفنگا پن کہتے ہیں، لیکن یہی کام دوسرے طریقے سے آپ خود کریں اور لڑکی کے حواس کو تعویذ کے ذریعے جکڑ لیں اور اسے اس شخص کی محبت میں مبتلا اور اس سے شادی کرنے پر مجبور کر دیں جو یہ مان رہا ہے کہ وہ لڑکی اس سے شادی کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو آپ کے اس عمل کو غنڈہ گردی اور لفنگا پن کیوں نہ کہا جائے ؟؟

یہ کیسے باور کر لیا جائے کہ ایک ہی عمل جب دوسرا شخص کرے تو اسے غنڈہ گردی کا مکروہ بازاری نام دیدیا جائے اور وہی عمل جب آپ کریں تو اسے خدمتِ خلق کا مقدس چوغا پہنا دیا جائے ؟؟

پیسے لے کر وہ گن پوائنٹ پر اسے مجبور کر رہا ہے اور پیسے لے کر آپ اسے محبت

کے تعویذ کے ذریعے مجبور کر رہے ہیں۔ دونوں کے کردار میں بھی کوئی فرق نہیں۔

(۲) اور اگر شادی کی بجائے وقت گذاری اور وقتی تفریح کے لئے کوئی آپ سے تعویذ مانگتا ہے تو دو غیر محرم لوگوں میں کشش پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے اور آگے شیطان کے حوالے کرنے کا فریضہ ادا کر کے آپ تصور کر سکتے ہیں کہ آپ اللہ کی پکڑ اور اس کے مواخذے سے بچ پائیں گے۔

اللہ تعالی نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا ایک ہی وصف قرآن حکیم میں بیان فرمایا ہے کہ مرد "وَلَامُتَّخِذِیْ اَخْدَانٍ" ہوتے ہیں عورتیں" وَلَامُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ" (یار دوست بنانے والے نہیں) ہوتی ہیں۔ اور آپ اس یاری دوستی کے فروغ کا ادارہ اور دفتر کھول کے بیٹھ جائیں اور سائن بورڈ پر پوری ڈھٹائی سے یہ حدیث بھی لکھ دیں کہ: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ" تو آپ پھر بھی شرفاء میں شمار ہوں گے!؟

عزیز من: اس قسم کی دلالی کرنے والوں کو اردو زبان میں دلال اور اس سے بڑھ کر کچھ القاب سے نوازا جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو تعویذ دینا دلالی کے سوا کچھ بھی نہیں جو کہ ایک نہایت گھناؤنا اور نا قابل معافی جرم ہے۔

اس لئے ہم نہایت خلوص اور سختی سے یہ کہیں گے کہ ایسے کسی ناروا کام کے لئے کبھی تعویذ نہ دیں جن کو دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔

ناراض مطلوب حاضر ہو:۔

اگر بیوی ناراض ہو کے میکے جا بیٹھی ہو یا شوہر ناراض ہو کر گھر سے چلا گیا ہو یا شوہر نے بیوی کو گھر سے نکال دیا ہو اور اسے واپس نہ لاتا ہو تو ایسے میں ناراض محبوب کو راضی کرنے کیلئے ذیل کا عمل کریں۔

(۱) عامل بدھ، جمعرات اور جمعہ تین دن عصر کی نماز کے بعد آیت مبارکہ:

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي سات سو (700) بار چینی پر پڑھ کر دم کر کے دے۔ اور دم کرتے وقت طالب اور مطلوب کا نام بھی لے کہ مطلوب طالب سے رجوع کرے۔

(۲) طالب گیارہ (11) عدد کالی مرچیں لے کر ہر مرچ پر علیحدہ علیحدہ ایک ایک سو بار یا لَطِيْفُ یا وَدُوْدُ پڑھ کر مطلوب کا نام لے کر کالی مرچ پر دم کرے کہ وہ مجھ سے رجوع کرے۔

پھر ہر مرچ کو ایک کوئلہ سلگا کر اس پر الگ الگ ڈال دے یا ان تمام مرچوں کو اکٹھا آگ میں ڈال دے۔ انشاء اللہ مطلوب بہت جلد بیقرار ہو کر طالب سے رجوع کرے گا۔

مطلوب کی واپسی:۔

روٹھے ہوئے محبوب کو واپس بلانے کیلئے یہ عمل بھی بہت چلتا ہوا ہے کہ کالی مرغی کے ایک تازہ انڈے پر گلاب وزعفران سے آبی چال میں مثلث لکھ کر نیچے آیت مبارکہ: وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي لکھ کر اس کے نیچے الحب (نام مطلوب) علی حب (نام طالب) لکھ کر دیدیں کہ اسے تین روز ہلکی آنچ مسلسل پہنچائے اور طالب یہی آیت مسلسل پڑھتا رہے۔

تسخیرِ عمومی کا نقش:۔

خلقت کے رجوع اور تسخیر عمومی کیلئے یہ بہترین نقش ہے۔ اسے لکھ کر طالب کے بازو پر باندھیں۔

تسخیر عمومی کا نقش ۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

برائے تسخیر عمومی :۔

یہ نقش بھی لکھ کر طالب کے گلے میں باندھیں۔

برائے تسخیر عمومی ۷۸۶

۲۹۰۳	۲۹۰۶	۲۹۰۹	۲۸۹۵
۲۹۰۸	۲۸۹۶	۲۹۰۲	۲۹۰۷
۲۸۹۷	۲۹۱۱	۲۹۰۴	۲۹۰۱
۲۹۰۵	۲۹۰۰	۲۸۹۸	۲۹۱۰

شوہر کے دل میں محبت کی جوت جگانا:۔

جس عورت کا خاوند اکھڑا اکھڑا رہتا ہو اسے یہ تعویذ لکھ کر دیا جائے اور پہلے خانے میں محب اور محبوب کے نام معہ والدہ لکھے جائیں پہلے مطلوب کا پھر علی حب کے بعد طالب کا نام لکھیں۔

شوہر کے دل میں محبت کی جوت جگانا

۷۸۶

۱۴	۲۰	۲۶	راشد بن نعیم علی حب آسیہ بنت فردوس
۲۴	۲	۱۲	۲۲
۴	۳۰	۱۶	۱۰
۱۸	۸	۶	۲۸

میاں بیوی کی مزاجی ہم آہنگی:۔

اگر میاں بیوی میں ہم آہنگی نہ ہو اور میاں ہر بات پر انکار یا منع کرتا ہوتو مزاجی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے بیوی کو بازو پر باندھنے کیلئے یہ تعویذ دیں۔

میاں بیوی کی مزاجی ہم آہنگی

۷۸۶

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

قل ھو اللہ شریف کا نقش:۔

قل شریف کا نقش محبت کے باب میں اکسیر اور حرفِ آخر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہم اس کا مربع عددی نقش دے رہے ہیں۔مثلث پہلے گذر چکا ہے۔

قل ھو اللہ شریف کا نقش

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

روٹھوں کو منانے کے لئے:۔

اگر میاں بیوی یا بہن بھائیوں میں سے کوئی ایک فریق روٹھ گیا ہو تو اسے منانے اور اس کے دل میں فطری جذبۂ محبت کو از سرِ نو بیدار کرنے کیلئے یہ تعویذ لکھ کر ریت میں ڈال دیں اور اسے ہلکی ہلکی آنچ دیں۔جوں جوں تپش تعویذ کو پہنچے گی،مطلوب کے دل میں محبت کی چنگاری سلگنا شروع ہو جائے گی۔آنچ تیز نہ ہونے دیں۔

روٹھوں کو منانے کے لئے

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۵
۳۷۸	۳۶۶	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۷	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۸	۳۸۰

الحب فلاں بن فلاں علیٰ فلاں بن فلاں

محبت کا مجرب تعویذ:۔

فریقین میں محبت کا رشتہ قائم کرنے کے لئے آیت مبارکہ کا یہ مکتوبی نقش بہت نافع ہے۔نیچے طالب ومطلوب کا نام بھی لکھیں۔اور طالب کو گلے میں ڈالنے کے لئے دیں۔

محبت کا مجرب تعویذ ۷۸۶

والذین	اللہ	کحب	یحبونھم
آمنوا	والذین	اللہ	کحب
اشدحبا	امنوا	والذین	اللہ
اللہ	اشد حبا	امنوا	والذین

فلاں بن فلاں علیٰ فلاں بن فلاں

تسخیرِ عمومی و خصوصی کا نقش:۔

یہ نقش تسخیرِ عمومی کے لئے بھی مفید ہے اسے لکھ کر گلے میں باندھیں اور محبتِ خصوصی کے لئے بھی لاجواب ہے۔ اس مقصد کے لئے نیچے طالب و مطلوب کا نام بھی لکھیں اور ایک نقش پانی میں گھول کر پلانے کیلئے اور دوسرا طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں۔

۷۸۶

۷۲۶	۷۲۹	۷۳۲	۷۱۹
۷۳۱	۷۲۰	۷۲۵	۷۳۰
۷۲۱	۷۳۴	۷۲۷	۷۲۴
۷۲۸	۷۲۳	۷۲۲	۷۳۳

الحب فلاں بن فلاں علی فلاں بن فلاں

افسران و حکام کا دل جیتنے کے لئے:۔

افسرانِ بالا اور حکام کا دل جیتنے اور ان کی سرد مہری سے بچنے کیلئے طالب کو گلے میں باندھنے کیلئے یہ نقش لکھ کر دیں۔

۷۸۶

۶۶۹۳	۶۶۹۶	۶۶۹۹	۶۶۸۵
۶۶۹۸	۶۶۸۶	۶۶۹۲	۶۶۹۷
۶۶۸۷	۶۷۰۱	۶۶۹۴	۶۶۹۱
۶۶۹۵	۶۶۹۰	۶۶۸۸	۶۷۰۰

موافقتِ زوجین:۔

اگر زوجین کی آپس میں موافقت نہ ہو تو حروفِ مقطعات کا یہ خصوصی نقش طالب کو دیں کہ وہ گلے میں باندھ لے اور اگر ممکن ہو تو مطلوب کو پلانے کیلئے بھی ایک نقش لکھ کر دیں۔

موافقت زوجین

کٓھٰیٰعٓصٓ ۷۸۶ کٓھٰیٰعٓصٓ

۲۸۲	۲۸۳	۲۷۶	۲۸۸
۲۷۷	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۰
۲۸۷	۲۷۹	۲۸۴	۲۷۸

کٓھٰیٰعٓصٓ کٓھٰیٰعٓصٓ

یہ نقش مرکب ذوالوجھین ہے جس کی افقی اضلاع کی تعداد (۴) اور عمودی

اضلاع کے خانوں کی تعداد تین ہوتی ہے۔

تسخیرِ عامہ کا نقش:۔

یہ طٰسٓمٓ کا عددی نقش ہے۔ کوئی شخص عقیق پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے تو خلقت اس کی طرف رجوع کرے اور سحر و آسیب سے محفوظ رہے۔

۷۸۶

۳۷	۳۲	۴۰
۳۹	۳۶	۳۴
۳۳	۴۱	۳۵

تسخیر خلائق کا شاہکار:۔

یہ نقش تسخیر عمومی کا شاہکار ہے۔ مثلث میں ایک خاص ضابطے کے تحت حروفِ مقطعات کے اعداد سموئے گئے ہیں۔

کٓھٰیٰعٓصٓ ۷۸۶ حٰمٓ عٓسٓقٓ

۶	۱	۳۳۷۸
۳۳۷۷	۵	۳
۲	۳۳۷۹	۴

طٰسٓمٓ یٰسٓ

تسخیرِ خلائق اور حفاظت:۔

یہ نقش مربع آتشی میں ایک خاص جفری قاعدے کے تحت بھرا گیا ہے۔ اسکے پہلے بارہ خانوں میں طبعی اعداد (ایک سے بارہ تک) پر کئے جاتے ہیں۔ آخری چار خانوں میں مقطعات کے کل اعداد سے (۲۱) خارج کر کے خانہ پری کی جاتی ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۳۳۶۵	۱
۳۳۶۴	۲	۷	۱۲
۳	۳۳۶۷	۹	۶
۱۰	۵	۴	۳۳۶۶

یہ نقش نہ صرف تسخیر خلائق کیلئے بہت سریع الاثر ہے بلکہ حاملِ نقش اور اس کے اموال کی حفاظت میں بھی کارآمد ہے۔

میاں بیوی کی الفت وموافقت:۔

میاں بیوی کا رشتہ نہایت نازک آبگینہ ہے جو بسا اوقات معمولی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔اسے قائم واستوار رکھنا زوجین کی اہم ترین ذمہ داری ہے اوراس میں مدد دینا عامل کی بڑی خوش نصیبی! زوجین میں سے اگر ایک فریق ناراض ہوگیا ہوتو اسے منانے اور راضی کرنے کیلئے دوسرے فریق کوایک نقش گلے میں پہننے کے لئے دیں اور اگر پلانا ممکن ہوتوایک نقش ناراض فریق کوپلانے کے لئے دیں ۔ یہ بھی حروفِ مقطعات کا ایک خصوصی نقش ہے جس کے ہرخانے میں (۷،۷) کااور پانچویں میں (۸) کا اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

۷۸۶

۸۴۳	۸۶۴	۸۸۵	۷۹۳
۸۷۸	۸۰۰	۸۳۶	۸۷۱
۸۰۷	۸۹۹	۸۵۰	۸۲۹
۸۵۷	۸۲۲	۸۱۴	۸۹۲

خاوند کی پسندیدہ بیوی بننے کے لئے:۔

یہ تعویذ جوخاتون گلے میں پہنے گی اس کا شوہراس سے بے پناہ محبت کرے گا اورگھر کا محبت والفت کا رشتہ نہایت مستحکم ہوگا۔

۷۸۶

۶۰۰۹	۶۰۱۳	۶۰۱۶	۶۰۰۲
۶۰۱۵	۶۰۰۳	۶۰۰۸	۶۰۱۴
۶۰۰۴	۶۰۱۸	۶۰۱۱	۶۰۰۷
۶۰۱۲	۶۰۰۶	۶۰۰۵	۶۰۱۷

ظالم حکمران کے ظلم سے بچنے کیلئے:۔

کسی کو ظالم حکمران ، افسر یا کسی اور صاحبِ قوت سے ظلم وتعدی کا اندیشہ ہوتو وہ آیتِ کفایت کا یہ عددی نقش گلے میں ڈال لے۔

۷۸۶

۲۶۸	۲۶۲	۲۷۰
۲۶۹	۲۶۷	۲۶۴
۲۶۳	۲۷۱	۲۶۶

عمومی تسخیر اور وجاہت کے لئے :۔

یہ نقش قرآنِ مجید کی دس آیات کے اعداد پر مشتمل ہے مشک وزعفران سے لکھ کر جو آدمی گلے میں ڈالے سوسائٹی میں اسے عزت ووقار ملے اور لوگ اس سے محبت و تعظیم سے پیش آئیں گے۔ دل سے ہر طرح کا خوف زائل ہو گا۔

۷۸۶

۵۷۰۵	۵۷۰۹	۵۷۱۲	۵۶۹۸
۵۷۱۱	۵۶۹۹	۵۷۰۴	۵۷۱۰
۵۷۰۰	۵۷۱۴	۵۷۰۷	۵۷۰۳
۵۷۰۸	۵۷۰۲	۵۷۰۱	۵۷۱۳

برائے تسخیرِ عمومی و جملہ حاجات :۔

یہ نقش مکمل قرآنِ کریم کے اعداد کا ہے جو نہ صرف تسخیر عمومی کے لئے مفید ہے بلکہ قضائے حاجات اور برکتِ رزق اور زندگی کی ہر خیر کیلئے کارآمد ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۹۸۱۱۲۲۱	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۴	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۷	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۴
۱۰۴۹۸۱۱۲۲۶	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۵	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۰	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۵
۱۰۴۹۸۱۱۲۱۶	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۹	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۲	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۹
۱۰۴۹۸۱۱۲۲۳	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۸	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۷	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۸

سورۃ الاخلاص کا لاجواب نقش :۔

سورۃ الا خلاص کا یہ نقش محبت و تسخیر کیلئے لاجواب ہے۔ عمومی تسخیر کے لئے نیچے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خصوصی محبت کیلئے طالب مطلوب کے نام لکھ دیں۔ اس کے نتائج جلد بھی برآمد ہوتے ہیں اور دیرپا بھی ہوتے ہیں۔

۷۸۶

قل	هو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد
هو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم
احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن
اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	له
الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	له	کفوا
لم یلد	ولم یولد	ولم	یکن	له	کفوا	احد

الحب فلاں بن فلاں علی فلاں بن فلاں

باب (۶۰)

بغض وعداوت

بغض وعداوت کے نقوش بہت ناگزیر اور صرف جائز مواقع میں استعمال کرنے کیلئے لکھے جاتے ہیں تاکہ اہلِ اسلام کو اشرار کے ہاتھوں پہنچنے والے شر سے بچایا جا سکے۔

لیکن لوگوں کو محض ان کی شکایت پر یا ان کی فرمائش پر یا محض چند پیسے کمانے کیلئے تفتیش کے بغیر ایسے تعویذ دینا حرام ہے جس سے کسی دوسرے انسان کی زندگی یا صحت داؤ پر لگ جائے۔ خواہ وہ شخص مسلمان ہو یا کافر!!

جو عامل اس قسم کے عملیات لوگوں کو کر کے دیتا ہے اور اپنے عملیات یا تعویذات کے ذریعے انسانوں کو بیمار کرنے، مبتلائے آزار کرنے یا ہلاک کرنے کا سبب بنتا ہے، ائمۂ اربعہ بالاتفاق اسے واجب القتل قرار دیتے ہیں اور گرفتاری کے بعد اس کی توبہ قبول کر کے سزا معاف یا کم کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔

یاد رکھیں کہ سحر کا سب سے بڑا جرم شرک اور اس کے بعد سب سے گھناؤنا جرم **فساد فی الارض** ہے۔ امام شافعی اس آخری جرم کو اتنا بڑا قرار دیتے ہیں کہ جب تک ساحر **فساد فی الارض** کا جرم نہ کرے تب تک وہ اسے قتل کرنیکا فتوی نہیں دیتے۔ جبکہ دیگر تینوں ائمہ محض سحر سیکھنے اور اختیار کرنے پر ہی اسے واجب القتل قرار دیتے ہیں۔

اس لئے عاملین حضرات اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ چار ٹکے کمانے کیلئے جو شخص **فساد فی الارض** کے گھناؤنے دھندے میں مبتلا ہوگا اور انسانوں کے لئے پریشانی وایذاء رسانی کا موجب بنے گا بھلے وہ اپنے آپ کو منزل اور آیت الکرسی کا عامل سمجھ رہا ہو، فقہاء اس کی سزائے موت پر اجتماعی فتوی دے رہے ہیں اور اسے ساحر شمار فرما رہے ہیں۔

بہتر یہی ہے کہ ان نقوش میں سے کوئی نقش دیتے وقت یا اس سلسلے میں ہم نے جامع الوظائف میں جو عملیات دیئے ہیں ان میں سے کسی کو اختیار کرتے وقت کسی معتبر مفتی صاحب سے مشاورت کریں۔ تمام حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد اگر وہ اجازت دیں تو آپ عمل کرلیں وگرنہ کسی دوسرے کی خاطر یا دو پیسوں کی خاطر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

ناجائز تعلقات کا خاتمہ:۔

جن دو لوگوں میں ناجائز مراسم ہوں انہیں اس سے بچانے کے لئے یہ نقش لکھ کر دیں کہ کسی قبر کی مشرقی جانب دفن کردے۔ انشاء اللہ حرام طریقے سے ملنے والوں میں جدائی ہوجائے گی۔

۷۸۶

والقینا	بینهم العداوة	والبغضاء	الی یوم القیمة
الی یوم القیمة	والبغضاء	بینهم العداوة	والقینا
بینهم العداوة	والقینا	الی یوم القیمة	والبغضاء
والبغضاء	الی یوم القیمة	والقینا	بینهم العداوة

البغض والعداوة بین فلان وفلان

تفریق اور جدائی کا مجرب ترین عمل:۔

یہ عمل بارہا کا آزمودہ اور نہایت مجرب ومؤثر ہے اسے بھوج پتر پر لکھ کر پرانی قبر میں دفن کروادیں۔ بھوج پتر پنساریوں سے مل جاتا ہے۔ اگر نہ ملے تو کاغذ پر لکھ سکتے ہیں۔

والقینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة

محمد

اللہ اللہ

اللہ اللہ

فلاں اور فلاں کے درمیان تفریق ہو

تفریق وعداوت کے لئے:۔

یہ نقش دو لوگوں میں تفریق اور جدائی کے لئے بھی مؤثر ہے اور کسی ظالم کو اس کے ظلم کا مزہ چکھانے اور عبرت دلانے کے لئے بھی بہتر ہے۔

۷۸۶

یا قاهر	ذاالبطش	الشدید	انت الذی
ذاالبطش	الشدید	انت الذی	لا یطاق
الشدید	انت الذی	لا یطاق	انتقامه
انت الذی	لا یطاق	انتقامه	یاقاهر

فلاں اور فلاں میں تفریق ہو

ظالم حاکم سے نجات:۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

اگر کسی ظالم حاکم یا افسر نے ظلم کی انتہاء کردی ہوتو اسے عبرت کا نشان بنانے اور خود کو اور خلقِ خدا کو اس کے ظلم سے بچانے کیلئے یہ تعویذ آتشی چال میں پر کر کے سیسے کی تختی پر لکھیں اور نقش کے نیچے اس ظالم افسر کا نام بمعہ عہدہ لکھیں۔ پھر نقش کو ہینگ اور لوبان کی دھونی دے کر ایسی جگہ دفن کریں جہاں اسے آگ کی تپش پہنچتی رہے۔ انشاء اللہ یا تو وہ ظلم کی روش ترک کرنے پر مجبور ہو جائے گا یا اپنے ظلم کی بمقدار انجام کو پہنچ جائے گا۔

دشمن کو مغلوب کرنے کیلئے:۔

۷۸۶

۱۱۳۲	۱۱۱۲	۱۱۴۱
۱۱۳۷	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۱۶	۱۱۴۵	۱۱۲۴

دشمن کو مغلوب کرنے کیلئے آتشی مثلث کا یہ نقش لکھ کر طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں۔ انشاء اللہ دشمن مغلوب ہوگا۔ اس نقش کے ہر خانہ میں چار چار عدد کا اضافہ کرنا ہے جبکہ ساتویں خانے میں پانچ کا اضافہ کرنا ہے۔

دشمن کا مقابلہ اور کامیابی:۔

۷۸۶

۸۴۳	۸۶۱	۸۸۰	۸۰۱
۸۷۴	۸۰۷	۸۳۷	۸۶۷
۸۱۳	۸۹۲	۸۴۹	۸۳۱
۸۵۵	۸۲۵	۸۱۹	۸۸۶

یہ نقش جس طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں گے انشاء اللہ طاقتور سے طاقتور دشمن کا مقابلہ بھی اس کے لئے آسان ہوگا اور اسے دشمن کے مقابلے میں فتح و کامرانی بھی نصیب ہوگی۔ اس نقش کے ہر

خانے میں (۶) کا اضافہ کرتے ہوئے مربع آتشی چال میں پر کریں۔ تیرہویں خانے میں (۷) کا اضافہ کریں۔

زبان دراز کو لگام :۔

اگر کوئی شخص زبان دراز ہو اور اس کی زبان درازی لوگوں کیلئے تکلیف و آزار کا باعث بنتی ہو تو متاثرہ شخص کو یہ نقش لکھ کر دیں کہ وہ اسے ویرانے میں جا کر زمین میں دفن کر دے۔

۷۸۶

۳۴۳	۳۵۰	۲	۷
۶	۳	۳۴۷	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۴	۸	۱
۴	۵	۳۴۵	۳۴۸

نقش آدھا طبعی اور آدھا وضعی ہے اور چال بھی نویں خانے سے شروع ہوتی ہے۔ نیچے مطلوب کا بمعہ والدہ نام لکھیں۔

دشمنوں کو زیر کرنے کیلئے :۔

جو شخص دشمنوں کے ہاتھوں بری طرح ستایا ہوا ہو اور وہ ان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو۔ اسے یہ نقش گلے یا دائیں بازو پر (اگر عورت ہو تو بائیں بازو پر) باندھنے کیلئے دیں۔ انشاء اللہ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ نقش فتوحات اور عمومی خوشحالی کیلئے بھی بہت مفید ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۶۱۸	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۱۱
۱۶۵۶۲۴	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۲۲
۱۶۵۶۱۳	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۱۶
۱۶۵۶۲۰	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۲۶

دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے :۔

دشمن پر غلبہ پانے اور ان کی ایذا رسانی سے بچنے کیلئے یہ نقش بھی بہت معتبر اور

مفید ہے۔ طالب کے گلے یا بازو میں بندھوائیں۔ اس کے خانہ نمبر (۷) میں کسر کا ایک عدد بڑھانا ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۷	۳۵
۳۴	۳۱	۲۹
۲۸	۳۶	۳۰

برائے غلبہ بر دشمنان:۔

یہ حروف مقطعات کا نہایت خاص نقش ہے۔اسے باندھنے سے دشمنوں کے مقابلے میں طاقت وقوت بھی حاصل ہوتی ہے اور دشمن اللہ کے فضل وکرم سے مغلوب بھی ہوتے ہیں۔اس نقش کے ہر خانہ میں (۶،۶) کا اضافہ کرکے پر کیا جاتا ہے۔خانہ کسر (۱۳) میں (۷) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔نقش بھی دیں اور حمعسق کثرت سے پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔

حمعسق ۷۸۶ حمعسق

۸۴۳	۸۶۱	۸۸۰	۸۰۱
۸۷۴	۸۰۷	۸۳۷	۸۶۷
۸۱۳	۸۹۲	۸۴۹	۸۳۱
۸۵۵	۸۲۵	۸۱۹	۸۸۶

حمعسق حمعسق

دشمن مغلوب ومقہور ہوں:۔

اس نقش میں اہم خوبی یہ ہے کہ یہ نہ مثلث ہے نہ مربع بلکہ دونوں کا مجموعہ (ذوالوجھین) ہے۔ افقی اعتبار سے مثلث ہے اور عمودی اعتبار سے مربع ہے۔ یہ نہایت موثر نقش ہوتا ہے۔جو شخص دشمنوں کے آگے بے بس ہوگیا ہو اسے یہ نقش بھی دیں اور حمعسق پڑھنے کی تلقین بھی کریں۔انشاء اللہ دشمن خود بخود مغلوب ہوتے چلے جائیں گے۔

حمعسق ۷۸۶ حمعسق

۱	۶	۷	۱۲
۱۰	۲	۹	۵
۸	۱۱	۴	۳

حمعسق حمعسق

دشمن سر نہ اٹھا سکیں:۔

یہ مثلث آتشی چال کا ایک خصوصی ترتیب کا نقش ہے جس کے ہر خانہ میں (۴،۴) کا اور نویں خانہ میں (۵) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جسے یہ نقش دیا جائے گا، انشاء اللہ اس کے دشمن اس کے سامنے کبھی سر نہ اٹھا سکیں گے۔

کہیعص ۷۸۶ حمعسق

۱۱۳۲	۱۱۱۲	۱۱۴۱
۱۱۳۷	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۱۶	۱۱۴۵	۱۱۲۴

دشمن کی زبان بندی:۔

اگر کوئی دشمن اپنی زبان سے کسی کو ستاتا اور الفاظ کے نشتر سے آئے روز اسے چرکے لگاتا ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے طالب کو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالنے کے لئے دیں۔ انشاء اللہ زبان کے شر سے بچ جائے گا۔

۷۸۶

۲۰۹	۲۰۴	۲۱۱
۲۱۰	۲۰۸	۲۰۶
۲۰۵	۲۱۲	۲۰۷

زبان بندی کا مجرب ترین طریقہ:۔

یہ نقش اگرچہ عددی نہیں بلکہ لفظی ہے۔ لیکن چونکہ اس نقش میں آیتِ مبارکہ کو آتشی چال سے پر کیا جاتا ہے اسلئے ہم اسے نقوش کے باب میں دے رہے ہیں۔ اس کے نیچے عبارت بھی لکھیں اور مطلوبہ شخص کا نام معہ والدہ لکھ کر ممکن ہو تو اس کے گھر کی چوکھٹ میں وگرنہ کسی قبر میں دفن کرادیں۔ انشاء اللہ بڑے سے بڑے بدزبان کی بھی زبان بند ہو جائے گی۔

۷۸۶

غشاوہ	وعلی ابصارھم	وعلی سمعھم	ختم اللہ علی قلوبھم
ختم اللہ علی قلوبھم	وعلی سمعھم	وعلی ابصارھم	غشاوہ
وعلی ابصارھم	غشاوہ	ختم اللہ علی قلوبھم	وعلی سمعھم
وعلی سمعھم	ختم اللہ علی قلوبھم	غشاوہ	وعلی ابصارھم

ہلاکتِ دشمن کے لئے:۔

۷۸۶

۱۴۵۶	۱۴۵۹	۱۴۶۲	۱۴۴۹
۱۴۶۱	۱۴۵۰	۱۴۵۵	۱۴۶۰
۱۴۵۱	۱۴۶۴	۱۴۵۷	۱۴۵۴
۱۴۵۸	۱۴۵۳	۱۴۵۲	۱۴۶۳

اگر کوئی شخص ظلم وستم کی اس حد کو پہنچ گیا ہو کہ اس کی ہلاکت جائز ہو تو (کسی مفتی صاحب سے فتویٰ لے کر) سورۃ تبت یدا کا یہ نقش آتشی چال میں لکھ کر اس کے نیچے دشمن اور اس کی والدہ کا نام لکھیں اور جس مقصد کے لئے نقش لکھا ہے وہ لکھ کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔

دشمن پر غلبہ اور اس کے شر سے حفاظت:۔

۷۸۶

فلاں	الرحیم	الرحمٰن	اللّٰہ	بسم
بسم	فلاں	الرحیم	الرحمٰن	اللّٰہ
اللّٰہ	بسم	فلاں	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	اللّٰہ	بسم	فلاں	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللّٰہ	بسم	فلاں

بسم اللّٰہ شریف کا یہ دوسرا نقش ہے۔ دشمن کے شر سے بچنے، اسے اپنے کئے کی سزا میں مبتلا کرنے اور اسپر غالب آنے کیلئے نہایت سریع الاثر نقش ہے۔ فلاں کی جگہ دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

یاخافض کا نقش:۔

۷۸۶

۱	۷۹۹	۸۱	خ
۸۲	۵۹۹	۲	۷۹۸
۵۹۸	۷۹	۸۰۱	۳
ض	۴	۵۹۷	ف

اس نقش کے چاروں کونوں کا اسمِ ربانی یاخافض احاطہ کئے ہوئے ہے ۔دشمن کو زیر کرنے کا لاجواب نقش ہے۔ طالب یہ نقش بھی باندھے اور صبح وشام یَاخَافِضُ (۱۴۸۱) بار کا ورد بھی کرے۔

بدگولوگوں کی زبان پر تالا :۔

یہ نقش اس شخص کو دیں جس کے خلاف لوگ بدگوئی کرتے ہوں اور اس کی شہرت یا عزت کو نقصان پہنچاتے ہوں۔انشاء اللہ سب کی زبان کو تالے پڑ جائیں گے ۔ نقش ترتیب وار خانوں سے پر کریں۔

۷۸۶

۸	۱۴	۱۱	۱
۳	۹	۱۶	۶
۱۰	۴	۵	۱۵
۱۳	۷	۲	۱۲

دشمن کی پراگندگی :۔

جس آدمی کو کئی لوگ ستانے والے ہوں ۔ یہ نقش اسے گلے یا بازو میں ڈالنے کے لئے دیں ۔ انشاء اللہ دشمنوں کو اپنی پڑ جائے گی اور ان میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی اور ان کی ظلم کی طاقت میں کمی آئے گی۔

۷۸۶

۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

مضبوط دشمن سے نجات/زبان بندی :۔

یہ نقش چال کے موافق لکھ کر جسے دیں ، اسکا مضبوط سے مضبوط دشمن بھی اس کے آگے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائے گا۔اگر کوئی شخص اس کے خلاف ہرزہ سرائی ، بدگوئی اور الزام تراشی کرتا ہو تو اس کی زبان پر قفل لگ جائیں گے ۔تمام نقوش میں چال کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے وگرنہ تاثیر باطل ہو جاتی ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

بربادیٔ اعداء کا مضبوط ترین نقش:۔

سورۃ تبت یدا کا یہ نقش پہلے گذر چکا ہے۔ اگر اس نقش کو خانہ پنجم سے اس چال میں پر کریں جس میں یہ والا نقش لکھا گیا ہے تو اس کی تاثیر سہ آتشہ ہو جاتی ہے۔ دشمن کی بربادی میں نہایت سخت عمل ہے۔

۷۸۶

۱۴۵۲	۱۴۵۷	۱۴۵۵	۱۴۶۲
۱۴۵۴	۱۴۶۳	۱۴۶۰	۱۴۴۹
۱۴۵۷	۱۴۵۱	۱۴۶۱	۱۴۵۶
۱۴۵۳	۱۴۶۴	۱۴۵۰	۱۴۵۹

فلاں بن فلاں ہلاک ہو، (یا اس کی زبان بند ہو)

برائے تفریق وعداوت:۔

اگر دو لوگوں میں ناجائز ملاپ ہے یا کچھ لوگ ایک دوسرے کے تعاون سے آپکو پریشان یا ہراساں کر رہے ہیں اور ان میں عداوت ڈالنا شرعاً جائز ہو تو یہ دو نقوش اور نیچے ان لوگوں کے نام لکھیں جن میں جدائی ڈالنی ہے اور نقش کسی پرانی قبر میں دفن کرا دیں:۔

اوپر والے تمام خانوں میں ف لکھتے جائیں:۔

ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بِقَهْرِكَ يَاقَهَّارُ يَاجَبَّارُ ۔ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ ...... وَ......

دعوتِ سورۃ الفاتحہ برائے دشمن وظالم

دشمن یا کسی ظالم کی ہلاکت کے لئے یہ عمل نہایت مؤثر ہے۔ اگر دشمن کی ہلاکت کیلئے پڑھنا ہوتو آدھی رات کے بعد دو رکعت نفل برائے قضائے حاجت پڑھ کر پہلے سات بار سورۃ الفاتحۃ اور اس کے بعد آٹھ بار یہ دعوت دشمن کی ہلاکت کے پختہ تصور سے پڑھیں۔

اور اگر کسی ظالم کو اس کے انجام تک پہنچانا اور اس کے خون آشام پنجۂ ظلم وستم سے نجات حاصل کرنا مقصود ہوتو جمعہ کا دن گذار کر آنے والی ہفتہ کی رات یا پیر کا دن گذار کر آنے والی منگل کی رات کو دو نفل قضائے حاجت پڑھ کر اکاون (۵۱) بار سورۃ الفاتحۃ اور اکاون بار ہی یہ دعوت پڑھیں۔ انشاء اللہ ظالم اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ اگر ایک بار پڑھنے سے اثر نہ ہوتو دو تین بار پڑھ لیں۔ ہمارے تقویٰ کی کمزوری کی وجہ سے بعض دفعہ اعمال کے وہ نتائج نہیں نکلتے جو کتب میں درج کئے جاتے ہیں اور ہم اپنے اعمال کی اصلاح کی بجائے عمل پر انگشت نمائی شروع کردیتے ہیں۔

ہم نے ارشادالعاملین ، جامع الوظائف یا جنات جادو کی حقیقت میں کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں دیا جو تجربہ کی کسوٹی پر پورا اترنے والا نہ ہو۔ اور روزانہ سینکڑوں لوگ ان اعمال سے استفادہ کرکے ہمیں فون پر مطلع بھی کرتے ہیں ۔ لیکن بعض لوگ انہی اعمال سے استفادہ نہیں کر پاتے اور ہمیں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں عمل کیا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

ہماری تمام قارئین سے صرف ایک گذارش ہے کہ سب سے پہلے اپنے

ایمان اور اعمال کی اصلاح کریں پھر قرآنی عملیات میں ہاتھ ڈالیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ سوفیصد کامیابی آپ کے قدم نہ چومے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** حَمْدًا يَّفُوْقُ حَمْدَ الْحَامِدِيْنَ ،حَمْدًا يَّفُوْقُ اَجْمَلَهٗ وَاَكْمَلَهٗ، حَمْدَ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاغْمِسْنِيْ فِيْ بَحْرِ ذٰلِكَ انْغِمَاسًا يَّشْمَلُنِيْ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا بِالْعِزِّ وَالْهَيْبَةِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَاَعْتَصِمُ بِهٖ عِصْمَةً تَحُفُّنِيْ وَتَحْفَظُنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمُضِرِّيْنَ وَالْمُضِلِّيْنَ، حَمْدًا يَكُوْنُ لِيْ عِنْدَكَ غِنَاءً وَّلَا اَفْتَقِرُ مَعَهٗ اَبَدًا لِّاَحَدٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْمُبَعَّدِيْنَ وَيَكُوْنُ لِيْ وِجْهَةً وَّعِزًّا اِسْتَعَزَّبِهٖ كُلُّ ذِيْ سَطْوَةٍ مَّكِيْنٌ۔ **اَلرَّحْمٰنِ۔** اَلَّذِيْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهٗ كُلَّ مَوْجُوْدٍ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ يَّشْهَدُهَا كُلُّ مَوْجُوْدٍ بِمَاصَارَ اِلَيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ فَكُلُّ مُبْتَدَاٍ هُوَ مِنْهَا وَفِيْهَا تَمَامِيْنَ اِلَيْهَا سِرًّا وَّ اِعْلَانًا۔اَللّٰهُمَّ بِهٰذَا السِّرِّ الَّذِيْ اَظْهَرْتَهٗ فَكَانَ وَاضِحَ الْعَيَانِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُغَمِّسَنِيْ فِيْ نُوْرِ هٰذَا الْبَحْرِ انْغِمَاسًا يُّزِيْلُنِيْ عَنْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْاَزْمَانِ وَالْاَحْيَانِ وَيَكُوْنُ لِيْ عُدَّةً وَّعُمْدَةً لَّا اَفْتَقِرُ مَعَهٗ لِاَحَدٍ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ وَّمَكَانٍ وَّجُنَّةً اَتَحَصَّنُ بِهَا مِنْ مَّكَائِدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ۔ **اَلرَّحِيْمِ۔** اَلَّذِيْ تَلَطَّفَ بِمَاسَلَفَ اِلَّا مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَذٰلِكَ الْفَضْلُ الْعَظِيْمُ سَابِقًا فِي الْاَزَلِ الْقَدِيْمِ فَهَا اَنَا اَتَقَلَّبُ فِيْهَا فَقَدْ اَوْجَدْتَّ نِعَمًا وَّخَلْقًا بِاَعْزَبِ وَاَطْيَبِ تَنْعِيْمٍ وَّاَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ اِسْبَاغَ نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ فَضْلِكَ بِسَوَابِقِ رَحْمَتِكَ فَلَا اَخْشٰى مَكْرَ كُلِّ ذِيْ مَكْرٍ لَّئِيْمٍ وَّاَنْ تُطَهِّرَنِيْ خُلُقًا مِّنْ كُلِّ وَصْفٍ

ذَمِیْمٍ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ تَعَاظَمَ شَاْنُہٗ اَنْ یَّفْتَقِرَ اِلٰی شَرِیْکٍ اَوْ اِعَانَۃِ مُعِیْنٍ وَّقَھَرَ جَمِیْعَ مَنْ فِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ بِقُدْرَتِہِ الْقَامِعَۃِ لِلْجَبَّارِیْنَ وَالْمُتَکَبِّرِیْنَ الشَّدِیْدِفِیْ بَطْشِہِ الْاَلِیْمِ فِیْ اَخْذِہٖ لِمَنْ تَمَرَّدَوَطَغٰی مِنْ جَمِیْعِ الْبُغَاۃِ وَالْمُتَمَرِّدِیْنَ الْقَاصِمِ مَنْ شَارَکَہٗ فِیْ عَظْمَتِہٖ وَکِبْرِیَائِہٖ فَصَارَمِنْ اَلِیْمِ عُقُوْبَتِہٖ وَشِدَّۃِ اَخْذِہٖ ھَالِکًامِّنَ الْھَالِکِیْنَ۔اَسْاَلُکَ اللّٰھُمَّ بِعَظِیْمِ۔ اِنْتِقَامِکَ وَسَرِیْعِ عِقَابِکَ بِکُلِّ مَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ مِّنْ جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَاَنْ تُھْلِکَ حَرْثَہٗ وَنَسْلَہٗ وَحِزْبَہٗ وَتُمَکِّنْ مِنْہُ اَعْدَاءَ ہٗ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تُنْزِلَ بِہٖ عُقُوْبَۃً فِیْ مَالِہٖ وَوَلَدِہٖ حَتّٰی یَصِیْرَ عُدَّۃً لِّلْمُعْتَدِیْنَ وَاَنْ تُنْزِلَ بِہٖ صَمَمًا فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَلْبِہٖ وَعَمْیًا فِیْ بَصَرِہٖ وَبَصِیْرَتِہٖ فَلَایَزَالُ ذٰلِکَ عَنْہُ اَبَدًاالْاٰبِدِیْنَ وَظَلَامًافِیْ عَقْلِہٖ یَتَمَکَّنُ لِسَلْبِہٖ ذٰلِکَ النُّوْرَمِنْہُ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الذَّاھِلِیْنَ وَزَلْزِلِ اللّٰھُمَّ اَقْدَامَہٗ مَتٰی سَعٰی حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الْمُقْعَدِیْنَ وَفَرِّقْ جَمْعَہٗ وَشَتِّتْ شَمْلَہٗ کَمَافَرَّقْتَ یَوْمَ بَدْرٍحِزْبَ الْکَافِرِیْنَ۔ وَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ کَلًّا فِیْ بَدَنِہٖ حَتّٰی یَصِیْرَمِنَ الْعَاجِزِیْنَ وَحِرْمَانًافِیْ رِزْقِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الْمَحْرُوْمِیْنَ۔ وَاَیِّدْ عَلَیْہِ اَعْدَاءَ ہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الْمَھْزُوْمِیْنَ وَاجْعَلْہُ اَھْوَنَ کُلِّ شَیْءٍ وَّاَذَلَّہٗ وَاَحْقَرَہٗ بَیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَجْمَعِیْنَ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الْاَذَلِّیْنَ (وَانْزِلِ اللّٰھُمَّ یَااللّٰہُ اَنْوَاعَ النَّوَائِبِ وَالْمَصَائِبِ عَلَیْہِ اِنَّکَ اَنْتَ الْمَنِیْعُ الْمُنْتَقِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنَ الْمَقْھُوْرِیْنَ (۲۱)بار) یَامَنْ۔ **اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** عَلٰی عَدُوِّیْ وَفَقْرِیْ وَضَعْفِیْ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یٰۤاَمَنْ تَخْضَعُ وَتَتَصَاغَرُ لِعَظْمَتِهِ الْجَبَابِرَةُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَتَذِلُّ لِجَلَالِهٖ طُغَاةُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اَجْمَعِیْنَ مِنْ نُّوْرِ قَهْرِكَ اَنْ تُنْكِبَهٗ وَفِئَتَهٗ فَیَنْقَلِبُوْا خَائِبِیْنَ وَاَنْ تَهْدِیَنِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمین۔

دعوتِ سورۃ الکوثر برائے دشمن

سورۃ الکوثر کی جس خصوصی دعوت کا ہم ذیل میں ذکر کررہے ہیں اسے متقدمین مشائخ میں سیف الاولیاء کا نام دیا جاتا تھا۔ یہ ایک ننگی تلوار ہے جسے بہت سوچ بچار کے بعد ہی استعمال کیا جائے اگر حقدار کے لئے استعمال کی جائے گی تو اس کے بچنے کا کوئی امکان نہیں اور اگر ناحق استعمال کی گئی تو ممکن ہے کہ خود عامل ہی اس کا شکار ہو جائے۔ (آخرت کا موخذہ اس کے علاوہ ہے)۔

اگر کسی ظالم کے ہاتھوں آپ تنگ آچکے ہوں اور کوئی فہمائش یا نصیحت اس پر کارگر ہوتی نظر نہ آئے تو کسی صالح و متقی اور غیر جانبدار عالم سے فتوی لے کر یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ اولاً تو ایسا ظالم شخص اس ظلم سے باز آجائے گا اور آپ سے باقاعدہ معافی بھی مانگے گا اور اگر وہ ظلم سے باز آنے یا معافی مانگنے پر تیار نہ

ہوتو پھرانجام کو پہنچ جائے گا۔

عمل کاطریقه: ذیل میں دیا ہوسورة الکوثر کالفظی نقش سفید کاغذ پرلکھ کر اسے عود ، لوبان جاوی ، مصطگی اور حب الرشاد کی دھونی دے کرایک مشکیزے میں بند کردیں۔

یہ عمل صرف منگل کی رات (جوپیرکادن گذرنے کے بعد آتی ہے) کیا جائے۔ جب عام لوگ سوجائیں اس وقت عمل کریں اور اس عمل کے بارے میں آپ کے سواکسی آدمی کوخبر نہ ہو۔

انار کی لکڑی کا ایک ڈنڈالاکراس پر یہ آیات لکھ لیں۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۔ يُصْهَرُ بِهٖ مَافِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ۔

منگل کی رات کولوگوں کے سونے کے بعدنقش مشکیزے میں ڈال کرسورة الکوثر کی یہ دعوت پڑھنی شروع کریں ۔ ایک رات میں اکتالیس (۴۱) بار پڑھیں ۔ اور ہر دفعہ دعوت مکمل کر کے انار کی لکڑی والا ڈنڈا اس مشکیزے پر یوں ماریں گویاوہ اس ظالم کی پشت پر ماررہے ہوں۔ سورت کے موکلات ہر دفعہ ڈنڈامارنے پر مذکورہ ظالم (جس کانام آپ دعوت کے دوران لے رہے ہوں گے) پرڈنڈے برسانا شروع کریں گے اور اسے طرح طرح کی سزادے کرمظلوم سے معافی مانگنے پرمجبور کریں گے۔

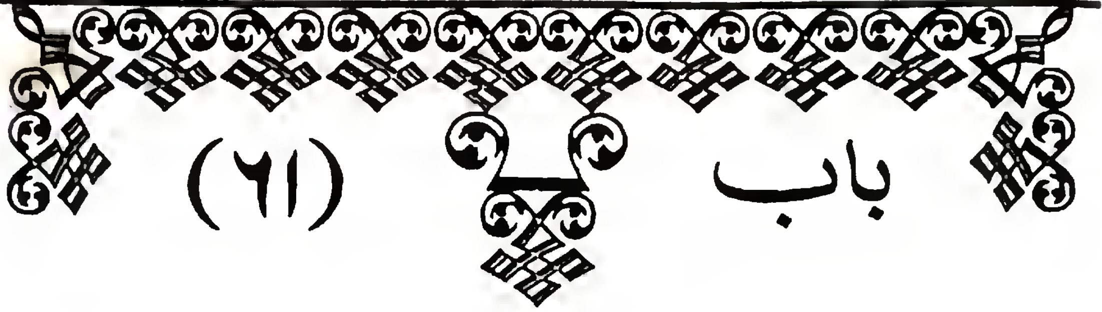
اگرایک منگل میں کام نہ ہوتو دوتین بارکرلیں۔ آخری حدسات منگل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ يَاقَاهِرُيَاقَادِرُ

يَاقَوِيُّ يَامُقْتَدِرُ اَنْتَ الْقَوِيُّ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔ اَسْاَلُكَ اَنْ تَقْهَرَ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ وَّخُذْهُ اَخْذَالْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۔ فَمَازَالَتْ تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتّٰى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْدًا خَامِدِيْنَ۔ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِغَائِبٍ فَاَنْتَظِرَكَ، وَلَابَعِيْدٍ فَاُخَاطِبَكَ بَلْ اَنْتَ قَرِيْبٌ وَّاِنَّ بَطْشَكَ شَدِيْدٌ وَّاَنْتَ اَقْرَبُ لِلْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ فُلَانًا اَخَذَنِيْ بِحِلْمِكَ وَاِمْهَالِكَ لَهٗ۔ فَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَخُذْهُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَاْمَنُ اِلَيْهِ وَاَنْزِلْ بِهٖ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَايُرَدُّ وَلَايُقْهَرُ۔ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ اَنْ تَرُدَّ كَيْدَهٗ فِيْ نَحْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيْدُهٗ فِيْ زَوَالٍ وَّنَوْمُهٗ فِيْ ضَلَالٍ وَّابْتَلِهٖ وَسَلِّطْ عَلَيْهِ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ يُحَرِّمُوْنَ عَلَيْهِ النَّوْمَ وَالْاَكْلَ وَالشُّرْبَ۔ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ تَوَكَّلْ بِهٖ يَاقَاصِفُ وَيَانَاصِفُ وَيَاسَاعِفُ وَيَادَافِقُ يَاخُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ بِمَا ذَكَرْتُهٗ لَكُمْ وَبِحَقِّهَا عَلَيْكُمْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ۔

۷۶۸

فصل	الابتر	اعطيناك
الكوثر	لربك	ان شانئك
هو	انا	وانحر



باب (۶۱)

حلِ مشکلات وقضائے حاجات

کسی بھی قسم کی مشکلات کے حل اور حاجات کے پورا ہونے کیلئے یہ نقوش دیئے جاسکتے ہیں اور اگر کسی خاص بندے سے کوئی حاجت درپیش ہو تو قضائے حاجت اور تسخیر خصوصی کے دو تعویذ ملا کر دیں۔

تعویذ کے ساتھ دعاء اور وظیفہ ضروری ہے:۔

اس باب میں ہم صرف تعویذات اور نقوش کا تذکرہ اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ باب ان چیزوں کیلئے مختص ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ محض تعویذ پر آپ انحصار کر کے خود بیٹھ جائیں یا سائلین کو ان پر انحصار کروائیں۔

ان نقوش کے ساتھ متعلقہ باب اور حاجت کی دعائیں، وظائف، اوراد اور اذکار بھی لوگوں کو بتلائیں۔ جب خصوصی کے نقش کے ساتھ اس کے موافق، تفریقِ اعداء کے تعویذ کے ساتھ اس کے مطابق، زبان بندی کے تعویذ کے ساتھ اس کے مطابق اور حلِ مشکلات کے نقوش کے ساتھ اس کے موافق اذکار، وظائف اور دعاؤں کی تلقین ضرور کریں۔

اس سلسلے میں آپ کو مکمل رہنمائی جامع الوظائف میں دی جا چکی ہے اس لئے دعاؤں کو یہاں دوبارہ جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نقشِ قرآن مجید:۔

یہ نقش پورے قرآنِ مقدس کا ہے۔ چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے طالب کو دیں۔ ہر طرح کی حاجات ومشکلات کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۹۸۱۱۲۲۱	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۴	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۷	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۴
۱۰۴۹۸۱۱۲۲۶	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۵	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۰	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۵
۱۰۴۹۸۱۱۲۱۶	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۹	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۲	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۹
۱۰۴۹۸۱۱۲۲۳	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۸	۱۰۴۹۸۱۱۲۱۷	۱۰۴۹۸۱۱۲۲۸

نقشِ سورۃ النمل:۔

سورۃ النمل کا نقشِ عددی جسے لکھ کر دیں، انشاء اللہ اسے زندگی میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور وہ جس کام کا ارادہ کرے گا، پورا ہوگا۔ طالب نقش کو گلے میں ڈال لے اور سورۃ النمل کی روزانہ ایک بار تلاوت کیا کرے۔

۷۸۶

۸۵۹۹۰	۸۵۹۹۳	۸۵۹۹۶	۸۵۹۸۲
۸۵۹۹۵	۸۵۹۸۳	۸۵۹۸۹	۸۵۹۹۴
۸۵۹۸۴	۸۵۹۹۸	۸۵۹۹۱	۸۵۹۸۸
۸۵۹۹۲	۸۵۹۸۷	۸۵۹۸۵	۸۵۹۹۷

حلِ مشکلات کیلئے سورۃ النجم کا نقش:۔

جس کے پاس یہ نقش ہوگا انشاء اللہ اسے کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ طالب روزانہ سورۃ النجم کی تلاوت بھی کرے۔

۷۸۶

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

نقش جامع الکمالات:۔

ہر قسم کی حاجات کیلئے یہ نقش دے سکتے ہیں۔ یہ اتنا جامع اور مفید نقش ہے کہ اس کے فوائد کمالات کا یہاں احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ بس یوں سمجھ لیں کہ اس کتاب کا عاملین کو ایک خاص تحفہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۰۱۳۸۶	۹۱۰۱۳۸۹	۹۱۰۱۳۹۲	۹۱۰۱۳۷۹
۹۱۰۱۳۹۱	۹۱۰۱۳۸۰	۹۱۰۱۳۸۵	۹۱۰۱۳۹۰
۹۱۰۱۳۸۱	۹۱۰۱۳۹۴	۹۱۰۱۳۸۷	۹۱۰۱۳۸۴
۹۱۰۱۳۸۸	۹۱۰۱۳۸۳	۹۱۰۱۳۸۲	۹۱۰۱۳۹۳

جملہ حاجات روا ہوں:۔

اس نقش میں سرِلوح آیتِ مبارکہ مذکور ہے۔ ہر قسم کی حاجات کیلئے نہایت مجرب اور مفید ہے طالب یہ نقش گلے میں ڈالے اور مذکورہ آیتِ شریفہ روزانہ ہزار بار پڑھے۔

۷۸۶

امرنا رشدا	وھیئ لنا من	من لدنک رحمۃ	ربنا اٰتنا
۸۴۱	۷۰۶	۷۹۶	۱۹۴
۷۰۷	۸۴۴	۱۹۱	۷۹۵
۱۹۲	۷۹۴	۷۰۸	۸۴۳

ہر جائز کام پورا ہو:۔

یہ نقش سورۃ یسین شریف کا ہے۔ دنیا کے ہر کام کیلئے نہایت مفید اور مؤثر ترین نقش ہے۔ طالب روزانہ صبح تین بار یسین شریف کی تلاوت بھی کرے اور بہتر

۷۸۶

۵۳۹۱۳	۵۳۹۱۶	۵۳۹۱۹	۵۳۹۰۵
۵۳۹۱۸	۵۳۹۰۶	۵۳۹۱۲	۵۳۹۱۷
۵۳۹۰۷	۵۳۹۲۱	۵۳۹۱۴	۵۳۹۱۱
۵۳۹۱۵	۵۳۹۱۰	۵۳۹۰۸	۵۳۹۲۰

یہ ہے کہ جامع الوظائف میں مذکور طریقہ پر اس کے بعد والی دعاء بھی پڑھے۔

ہر مشکل آسان اور ہر حاجت روا ہو:۔

مربع کا یہ خصوصی چال کا نقش طبعی جس کو دیں، اس کے تمام کام خود بخود حل ہوتے جائیں گے اور تمام مشکلات اللہ کے فضل وکرم سے آسان ہوتی جائیں گی۔

۷۸۶

۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶

یالطیف کا خاص نقش:۔

یہ نقش طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور ہر نماز کے بعد (۱۲۹) بار یالطیف کا ورد کرنے کیلئے کہیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی مشکلات کے حل کے لئے نہایت زوردار اثر ہے۔ اگر مشکل بہت سخت اور پریشانی

۷۸۶

۶	۲۹	۸۱	۱۳
۸۲	۱۲	۷	۲۸
۱۱	۷۹	۳۱	۸
ل	ط	ی	ف

بہت شدید ہو تو (۴۱) دن تک ہر نماز کے بعد ہزار بار ورد کرے اور تھوڑا بہت صدقہ بھی کردیا کرے۔ انشاء اللہ غیب سے مدد کی صورت نکل آئے گی۔۔

مشکلات اور پریشانیوں کا خاتمہ:۔

یہ نقش ہر قسم کی صعوبات ومشکلات کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ سورۃ الحشر کا نقش ہے۔ طالب روزانہ اس کی چار آیات (لو انزلنا سے آخر تک) کی صبح وشام گیارہ بار تلاوت کا معمول بھی رکھے۔

۷۸۶

۳۳۳۵۷	۳۳۳۷۰	۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۴
۳۳۳۶۸	۳۳۳۶۳	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۹
۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۵	۳۳۳۷۲	۳۳۳۵۹
۳۳۳۷۱	۳۳۳۶۰	۳۳۳۶۱	۳۳۳۶۶

فتوحات کیلئے :۔

ہر قسم کی فتوحات اور رفعِ مشکلات کیلئے یَاحَیُّ کا یہ نقش نہایت مفید ہے۔ طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور یَاحَیُّ کثرت سے پڑھے۔

۷۸۶

۷	۲	۹
۸	۶	۴
۳	۱۰	۵

ہر کام پورا اور ہر مشکل آسان :۔

یہ نقش جس کے پاس ہوگا، اللہ کے فضل سے اس کا ہر کام پورا اور ہر مشکل آسان ہوگی۔

۷۸۶

۳۸	۴۲	۴۵	۳۱
۴۴	۳۲	۳۷	۴۳
۳۳	۴۷	۴۰	۳۶
۴۱	۳۵	۳۴	۴۶

ہر مقصد میں کامیابی :۔

یہ نقش سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ کا ہے۔ ہر مقصد میں کامیابی کیلئے مجرب المجرب ہے۔ طالب کو یہ نقش گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور آیتِ مذکورہ صبح وشام (۸۱۸) بار تلاوت کرنے کو کہیں۔ انشاء اللہ بڑی سے بڑی مشکل دور ہوگی۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

حاجات خود بخود پوری ہوں :۔

۷۸۶

الْوَكِيْلُ	وَنِعْمَ	اللّٰهُ	حَسْبُنَا
۶۵	۱۲۲	۹۶	۱۶۷
۱۲۳	۶۸	۱۶۴	۹۵
۱۶۵	۹۴	۱۲۴	۶۷

یہ نقش جس آیت مبارکہ کا ہے وہ دفعِ مشکلات اور حلِ مقاصد کے لئے قرآنی نسخہ بھی ہے اور مسنون عمل بھی ۔ اس نقش میں سرِ لوح آیت کو قائم رکھا گیا ہے۔ نقش باندھنے کیلئے دیں اور تاکید کریں کہ طالب روزانہ صبح وشام آیتِ مبارکہ (۴۵۰) بار کی پابندی کرے۔

نقشِ فتح الفتوح :۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

ہر قسم کی فتوحات اور غیبی مدد کے لئے سورۃ الفتح کا یہ نقش اکسیر کا درجہ رکھتا ہے طالب روزانہ سورۃ کو صبح وشام (۷) بار تلاوت کا بھی معمول اپنائے۔

فتوحات کا لاجواب عمل :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ

۸	۱۱	۱۴	۳۳۵۲
۱۳	۳۳۵۳	۷	۱۲
۳۳۵۴	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۳۳۵۵	۱۵

الٓمٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ

الٓمٓ ن

طٰسٓ طٰسٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ

فتوحات، ترقی، کامیابی اور ہر میدان میں آگے بڑھنے کیلئے یہ نقش نہایت اعلیٰ ہے ۔ یہ حروف مقطعات کا خاص ترتیب سے عددی نقش ہے ۔ اس کے گرد تمام حروفِ مقطعات ترتیب سے (۲۹) بار لکھے گئے ہیں جس ترتیب سے یہ قرآنِ حکیم میں آئے ہیں۔ طالب کو یہ نقش گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور حروفِ مقطعات روزانہ صبح وشام (۱۱،۱۱) بار پڑھنے کی تلقین کریں۔

انشاءاللہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

حاجات ومشکلات کا جامع نقش:۔

یہ نقش بھی ایک خاص ضابطے کے تحت حروفِ مقطعات سے استخراج کیا گیا ہے اس کے ہرخانے میں (۸، ۸) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔اس کے گرد بھی حروفِ مقطعات لکھے جاتے ہیں اور طالب روزانہ (۱۱) بارصبح وشام پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ

۸۴۲	۸۶۶	۸۹۱	۷۸۶
۸۸۳	۷۹۴	۸۳۴	۸۷۴
۸۰۲	۹۰۷	۸۵۰	۸۲۶
۸۵۸	۸۱۸	۸۱۰	۸۹۹

نٓ قٓ حٰمٓ حٰمٓ

الٓمٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ

طٰسٓ طٰسٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ

باب (۶۲)

قرض، مالی مشکلات، فراوانی رزق

اس باب میں ہم ایسے نقوش لائیں گے جو قرض کی ادائیگی، مالی پریشانی، کاروبار کی بندش، مالی وسائل کی کامیابی یا عدم دستیابی کے خاتمہ کیلئے مؤثر اور مفید ہیں یا وہ نقوش وتعویذات لائیں گے جو مال میں خیر وبرکت، کاروبار میں ترقی، مالی وسعت اور غناء وتونگری کیلئے مفید ہیں۔ ان میں سے جن تعویذات کے ساتھ ہم کوئی خاص وِردنہ بتلائیں وہاں جامع الوظائف سے دیکھ کر یسین شریف، مزمل شریف، سورۃ القریش، سورۃ الفلق وغیرہ۔ میں سے کوئی وظیفہ بھی بتلائیں اور اس کا پورا طریقہ بھی سمجھائیں تاکہ طالب کو یقینی، فوری اور پائیدار فائدہ ہو۔ واللہ المستعان۔

یامغنی کا نقشِ ذوالکتابت:۔

یامغنی کا ذوالکتابت نقش ہے۔ اسے اعداد کی روشنی میں صحیح چال سے ترتیب وار پر کریں۔ طالب اسے گلے میں ڈالے اور روزانہ گیارہ بار مزمل شریف اور (۱۱۱۱) بار یامغنی پڑھے۔

۷۸۶

ی	ن	غ	م
۲	۵	۵۰۱	۱۹۹
۸	۳	۱۹۸	۴۹۸
۱۹۷	۴۹۹	۷	۴

مالی کشادگی اور وسعت کے لئے نہایت مجرب تعویذ اور عمل ہے۔ یہ خانہ نمبر (۲) سے شروع ہونے والا نقش ہے۔ مربع کے نقوش میں چال کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ذوالکتابت نقوش جہاں بھی آئے ہیں ان کی چال مربع کے نقوش میں چیک کرکے

پھر نقش بھریں۔ بلا ترتیب بھرنے سے نقش غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔

بے روزگاری کا خاتمہ اور حصولِ ملازمت:۔

آج لوگوں کا سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری اور حصول ملازمت ہے۔اس کے لئے آیت اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ روزانہ (۱۲۸۷) پڑھنے کی تاکید کریں اور یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ ملازمت مل جائے گی انشاء اللہ!

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

یاباسط کا نقش دو پایہ:۔

عاملین کے ہاں رزق کی ترقی کیلئے یَابَاسِطُ کا نقش دو پایہ بہت مقبول ہے۔ جسے یہ نقش دیں اسے یَابَاسِطُ ہر نماز کے بعد (۷۲) بار پڑھنے کی تلقین کریں۔

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	یَابَاسِطُ	۳۰

دکان پر گاہک بڑھانے کے لئے:۔

جس دکان پر گاہک کم آتے ہوں اسپر لیمینیشن کروا کر یہ نقش نمایاں جگہ پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ غیب سے گاہک آنا شروع ہوں گے، بکری بڑھے گی اور دکان ترقی کرے گی۔

۷۸۶

۸۰	۸۳	۸۶	۷۳
۸۵	۷۴	۷۹	۸۴
۷۵	۸۸	۸۱	۷۸
۸۲	۷۷	۷۶	۸۷

مالی ترقی وفتوحات:۔

حزب البحر کا یہ عددی نقش ہر قسم کی فتوحات ، بالخصوص مالی پریشانیوں کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

۷۸۶

۴۱۴۰۲	۴۱۴۰۵	۴۱۴۰۹	۴۱۳۹۵
۴۱۴۰۸	۴۱۳۹۶	۴۱۴۰۱	۴۱۴۰۶
۴۱۳۹۷	۴۱۴۱۱	۴۱۴۰۳	۴۱۴۰۰
۴۱۴۰۴	۴۱۳۹۹	۴۱۳۹۸	۴۱۴۱۰

ترقی دکان:۔

جس دکان پر گاہک کم آتے ہوں ، بکری کم ہوتی ہو ، بندش کا اندیشہ ہو،اسپر یہ نقش لیمینیش یا فریم کرواکر لٹکادیں انشاء اللہ گاہک آنا اور بکری ہونا شروع ہوجائے گی ۔اگر جادو یا بندش کی گئی ہوتو وہ بھی ختم ہوگی ۔

۷۸۶

یَارَحِیْمُ	یَارَحْمٰنُ	یَااَللّٰہُ
یَاقَادِرُ	یَارَزَّاقُ	یَامَالِکُ
یَاقَادِرُ	قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ	یَارَزَّاقُ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ	یَارَزَّاقُ	اَلْحَمْدُلِلّٰہِ
یَارَزَّاقُ	اَللّٰہُ الصَّمَدُ	یَارَزَّاقُ

سورۃ الواقعۃ کا نقش:۔

سورۃ الواقعۃ کا نقش مالی پریشانی کے لئے اکسیر ہے اسے لکھ کر گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور شام کے بعد طالب کو روزانہ ایک بار پڑھنے کی تلقین کریں ۔ خاص مالی ضروریات اور پریشانیوں کے لئے

۷۸۶

۴۹۷۳۰	۴۹۷۳۴	۴۹۷۳۷	۴۹۷۲۳
۴۹۷۳۶	۴۹۷۲۴	۴۹۷۲۹	۴۹۷۳۵
۴۹۷۲۵	۴۹۷۳۹	۴۹۷۳۲	۴۹۷۲۸
۴۹۷۳۳	۴۹۷۲۷	۴۹۷۲۶	۴۹۷۳۸

جامع الوظائف میں سے سورۃ الواقعہ کا کوئی خاص عمل بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

مالی ترقی اور ہمہ قسم فتوحات کیلئے:۔

یہ نقش بھی حزب البحر کا ہے۔اس کے نیچے آیات اور حروفِ مقطعات بھی لکھیں اور طالب کو گلے میں ڈالنے کیلئے دیں۔ ہر قسم کی مالی پریشانی، قرض کی ادائیگی، حصولِ ملازمت، انٹرویو میں کامیابی کے لئے مفید ہے۔اگر لاعلاج

۷۸۶

۴۱۶۸۲	۴۱۶۸۵	۴۱۶۸۸	۴۱۶۷۵
۴۱۶۸۷	۴۱۶۷۶	۴۱۶۸۱	۴۱۶۸۶
۴۱۶۷۷	۴۱۶۹۰	۴۱۶۸۳	۴۱۶۸۰
۴۱۶۸۴	۴۱۶۷۹	۴۱۶۷۸	۴۱۶۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا بحقِ الٓمٓ وبحقِ حٰمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ وبحقِ حٰمٓ عٓسٓقٓ وبحقِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مریض کو دینا ہو تو نقش کے نیچے ان آیات کے آخر میں آیت مبارکہ:۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

بھی لکھیں اور مریض کو یا طشتری پر لکھ کر دیں کہ گھول کر پی لے۔ یا کاغذ پر لکھ کر دیں تو کاغذ سے تعویذ مٹانے کے بعد پہلے کاغذ کی گولی بنا کر اسے نگلے پھر نقش والا پانی پیئے۔ یہ پانی روزانہ (۴۱) دن مریض نہار منہ پیئے۔ انشاء اللہ صحت یاب ہوگا۔

یَا مُعْطِیْ کا نقشِ ذوالکتابت:۔

مالی وسعت وفراوانی کے لئے یَا مُعْطِیْ کا مربعِ ذوالکتابت نقش بھی یَا مُغْنِیْ کے نقش والے اوصاف کا حاصل ہے۔اس کی چال بھی بادی ہے اور خانہ دوم سے شروع ہوتی ہے۔مربع نقوش میں

۷۸۶

ع	۱۳	۶	م
۷	۳۹	۷۱	۱۲
۴۲	۸	۱۱	۶۸
ی	۶۹	۴۱	ط

سے چال کو اچھی طرح سمجھ کر اس کے مطابق لکھیں تو سو فیصد اثر کرے گا۔

جو سودا فروخت ہو کے نہ دیتا ہو:۔

اگر کوئی چیز ایسی رک گئی ہے کہ بکنے کا نام ہی نہیں لیتی، خواہ وہ اموالِ تجارت میں سے ہو، زمین، پلاٹ، مکان، دکان، گاڑی وغیرہ ہو، اس سامان میں یہ تعویذ رکھ دیں۔ اگر مکان یا دکان ہو تو ایسی جگہ ڈوری سے لٹکائیں کہ ہوا سے تعویذ ہلتا رہے۔ پلاٹ میں دفن کر دیں۔ اس میں پچاس بار واؤ لکھ کر آگے آیت اور بقیہ نقش لکھنا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وووووووووووووو وووووووووووووووووووووووووووووووو ووو۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

ہ ہ ہ ہ ہ

۶۶۶۶۶۶۶ و ہ ص م

فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اگر دکان بالکل بیٹھ گئی ہو:۔

جس دکان پر گاہکوں کی آمد و رفت بالکل ختم ہو گئی ہو لوگ آکر واپس چلے جاتے ہوں۔ وہاں بندش کا علاج بھی کریں اور درج ذیل نقش معہ آیتِ مبارکہ نمایاں جگہ پر لٹکانے کیلئے لکھ کر دیں۔ ایک اور نقش گلے یا تجوری میں رکھنے کیلئے بھی اسی طرح تیار کر کے دیں اور دکاندار سے کہیں کہ دونوں نقوش کی سختی سے حفاظت کرے۔ ان میں سے ایک بھی کھو گیا تو اثر ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ چند روز میں دکان چل پڑے گی اور بندش اور جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۴	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

تجارت و کاروبار میں ترقی کے لئے:۔

یہ نقش بمعہ آیاتِ مبارکہ دکان پر مناسب جگہ فریم کروا کر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

۳۰۸۰	۳۰۸۴	۳۰۸۷	۳۰۷۳
۳۰۸۶	۳۰۷۴	۳۰۷۹	۳۰۸۵
۳۰۷۵	۳۰۸۹	۳۰۸۲	۳۰۷۸
۳۰۸۳	۳۰۷۷	۳۰۷۶	۳۰۸۸

وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

کاروبار میں بہت نفع ہوگا، تجارت میں بے حد اضافہ اور ترقی ہوگی۔ اگر جادو یا بندش ہے تو وہ بھی ختم ہوگی اور گاہک یوں کھنچے چلے آئیں گے جیسے انہیں کوئی قوت دھکیل کر لا رہی ہے۔

مالی وسعت وکشائش رزق :۔

۷۸۶

ع	س	ا	و
۲	۵	۷۱	۵۹
۸	۳	۵۸	۶۸
۵۷	۶۹	۷	۴

مالی وسعت اور کشائشِ رزق کے لئے یَاوَاسِعُ کا ذوالکتابت نقش بھی نہایت چلتا ہوا ہے۔ اس نقش میں سرلوح اللہ پاک کا نام ہے اور نیچے کی تین سطور اعداد پر مشتمل ہیں۔ اس کی چال بھی بادی ہے اور خانہ دوم سے شروع ہوتا۔ طریقے کے مطابق پر کریں تا کہ فائدہ حاصل ہو۔



باب (۶۳)

شفائے امراض

جامع الوظائف میں تو ہم نے شفائے امراض کے حوالے سے کئی ابواب قائم کر کے ہر قسم کے امراض کے لئے الگ الگ روحانی علاج پیش کئے ہیں۔ لیکن یہاں ہم ہر قسم کے امراض کے لئے نقوش کو ایک ہی باب میں درج کرنے جا رہے ہیں۔

جن نقوش پر ہم محض مرض یا بیماری کا عنوان قائم کریں وہ ہر طرح کی بیماری میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور جن نقوش پر کسی مخصوص بیماری کا عنوان قائم کریں وہ صرف اس بیماری (جیسے معدہ کی تکلیف، تلی کا بڑھنا وغیرہ) کے علاج تک محدود ہوگا۔

ان نقوش کے استعمال کے ساتھ جامع الوظائف کے اعمال کی روشنی میں مریضوں کو مناسب اوراد، ادعیہ، اذکار، وظائف اور آیات کی تلاوت کیلئے بھی کہیں اور ضرورت ہو تو خود بھی دم کریں۔ اس سے حصولِ شفاء کی منزل قریب تر ہو جائے گی بعون اللہ تعالیٰ۔

سورۃ الشفاء کا نقش:۔

حدیث شریف میں سورۃ الفاتحۃ کا ایک صفاتی نام سورۃ الشفاء بھی مذکور ہے۔ عام طور پر صحابۂ کرام کے معمول میں اسی کا دم کرنا تھا۔ ہر قسم کے مریض کو یہ نقش پہنے اور باندھنے کے لئے

سورۃ الشفاء ۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

دیں۔ اور فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان وصلِ بسم اللہ کے ساتھ (41) بار پڑھنے کا مشورہ دیں۔

آیاتِ شفاء اور اسمِ یاشافی کا تعویذ:۔

ہر قسم کے مرض میں اسمِ ربانی یاشافی کا نقش مربع ذوالکتابت آتشی چال میں خانۂ اول سے پر کر کے لکھیں اور اس کے نیچے آیاتِ شفاء لکھیں۔ ضرورت کے مطابق پینے کیلئے اور ایک گلے میں ڈالنے کے لئے دیں اور مریض کو ان آیات کی تلاوت صبح وشام کرنے کی تلقین کریں۔

۷۸۶

ی	ف	ا	ش
۰	۳۰۱	۹	۸۱
۳۰۲	۳	۷۸	۸
۷۹	۷	۳۰۳	۲

(۱) سورۃ الفاتحۃ (۲) وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (۴) يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (۶) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۷) قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَآءٌ

آدھے سر کا درد:۔

جس جانب آدھے سر میں درد ہو یہ تعویذ اس جانب سر سے بندھوائیں۔ مرد حضرات ٹوپی پگڑی میں رکھ کر اور خواتین دوپٹے وغیرہ میں ٹانک کر سر کے اس حصہ پر لگائے رکھیں انشا اللہ اس آزار سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۵۱۱۵	۵۱۱۵	۵۱۱۵
۵۱۱۵	۵۱۱۵	۵۱۱۵
۵۱۱۵	۵۱۱۵	۵۱۱۵

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

شفائے امراض کا خاص نقش:۔

یہ حروفِ مقطعات کا مرکب ذوالوجہین نقش ہے جس میں عموداً چار خانے اور افقاً تین خانے ہوتے ہیں۔ اس میں جمع اضلاع کا ضابطہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ اس مرکب ذوالوجہین کی خصوصی چال ہے۔

حمعسق ۷۸۶ کھیعص

۲۸۰	۲۸۵	۲۸۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹	۲۸۴	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۳	۲۷۶	۲۸۲

یٰس طٰسٓمٓ

جس میں مقطعات کے اعداد کو سمو کر شفائے امراض کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ تاثیر میں لاجواب اور تیر بہدف ہے۔

دردِ سر کے لئے :۔

نقش مریض کے سر پر بندھوائیں۔

انشاء اللہ دردِ سر کافور ہو جائے گا۔

٧٨٦

یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ
یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ
یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ
یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ	یاغَفُورُ
یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ	یااَللّٰهُ

ناف کیلئے :۔

جن کو ناف ٹل جانے کا مسئلہ درپیش ہو ان کیلئے جامع الوظائف میں بھی نہایت مجرب عملیات دیئے ہیں۔ نقوش یہاں دے رہے ہیں ۔ یہ نقش لکھ کر ناف پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ جگہ پر آجائے گی۔

٧٨٦

٣٨١٦	٣٨١٩	٣٨٢٢	٣٨٠٩
٣٨٢١	٣٨١٠	٣٨١٥	٣٨٢٠
٣٨١١	٣٨٢٤	٣٨١٧	٣٨١٤
٣٨١٨	٣٨١٣	٣٨١٢	٣٨٢٣

جامع النقوش برائے درد و مرض

خانۂ اول سے لکھا جانے والا مربع آتشی کا نقش عددی طبعی اپنے اندر خوبیوں، کمالات، فوائد اور فیوض کا ایک جہاں رکھتا ہے ۔ ہر قسم کی بیماری میں، ہر قسم کے درد میں بلکہ زندگی کی ہر قسم کی ضرورت میں

٧٨٦

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

کامل اعتقاد سے یہ نقش دیں۔ انشاء اللہ اس کا فائدہ کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

کیونکہ نقش اللہ تعالی کے دو اسمائے حسنیٰ کی مجموعی برکات کا حامل ہے۔اس کے کل عدد (۳۴) ہیں جو اللہ تعالی کے اسماء: اَلْوَدُوْدُ اور اَلْوَھَابُ کے اعداد کا مجموعہ ہیں۔ جب آپ ہمیشہ محبت کرنے اور ہمیشہ عطاء کرنے والی ہستی سے مدد طلب کریں تو ناکامی ومایوسی وہاں خود ناکام اور مایوس ہو جاتی ہے اور طالب، مطلوبِ حقیقی سے اپنی طلب حاصل کرنے میں سو فیصد کامیاب ہوتا ہے۔ درد والی جگہ پر باندھنے سے اگر درد وہاں سے دوسری جگہ شفٹ ہو جائے تو تعویذ نئی درد والی جگہ پر باندھ دیں۔ جب تک مکمل افاقہ نہ ہو جائے حسبِ ضرورت تعویذ کی جگہ بدلتے رہیں۔

ہر قسم کے امراض ومصائب:۔

یہ نقش ہر قسم کے امراض کیلئے ہی نہیں بلکہ مصائب وبلیات میں بھی نہایت مفید ہے۔ گلاب اور زعفران سے لکھ کر حاجت مند کو گلے میں باندھنے کیلئے دیں۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

آدھا سیسی کے لئے:۔

آدھے سر کے درد کے لئے یہ نقش بھی آزمودہ ہے اسے موم جامہ کر کے سورج طلوع ہونے سے پہلے سر پر باندھیں اور مغرب سے کچھ دیر بعد اتار دیں۔

۷۸۶

یاخبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ
یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ
یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ
یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ	یاحبیبُ

تین دن تک یہ عمل دہرائیں انشاء اللہ آدھے سر کا درد نام کو باقی نہ رہے گا۔

ناف اور کمر درد:۔

یہ نقش ناف ٹلنے اور کمر درد کے لئے تیر بہدف ہے۔ناف کا مریض اسے کمر سے باندھے کہ ناف پر تعویذ رہے اور کمردرد کا مریض تعویذ کو کمر پر رکھے۔دونوں قسم کے مریضوں کو یکساں فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

۸۸۸	۸۸۳	۸۹۰
۸۸۹	۸۸۷	۸۸۵
۸۸۴	۸۹۱	۸۸۶

استحاضہ کا خون روکنے کیلئے:۔

ماہواری کے علاوہ بیماری کی صورت میں جوخون جاری ہوتاہے اس کا علاج ضروری ہے۔اوران ایام کی نماز بھی معاف نہیں بلکہ غسل کرکے نماز پڑھنا اور رمضان شریف کا روزہ رکھنا فرض ہے۔اس خون کوروکنے کیلئے یہ نقش مجرب ہے۔خالی جگہ میں مریضہ اوراس کی ماں کا نام لکھیں۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد وآله وصحبه. ياقابض الذى يقبض عقدت الدم الجارى فى رحم..........بحق يا قابض

بچہ روتا یا خواب میں ڈرتاہو:۔

جو بچہ خواب میں ڈرتایابہت روتا ہو، یہ نقش لکھ کر موم جامہ کرکے اس کے گلے میں ڈالیں۔رونا اور ڈرنا ختم ہوجائے گا۔خانہ نمبر (۱۶) میں بچے کا نام معہ والدہ لکھیں

۷۸۶

۸	۱۹	۲۲	۱
۲۱	۲	۷	۲۰
۳	فلاں بن فلانہ	۱۷	۶
۱۸	۵	۴	۲۳

بچوں کے رونے ڈرنے کا لاجواب تعویذ:۔

جو بچہ بہت روتا ہو اور چپ ہونے کا نام بھی نہ لیتا ہو یا خواب میں بار بار چونک کر اٹھ جاتا ہو اس کیلئے یہ انتہائی مجرب المجرب تعویذ ہے اس نقش میں اسمِ باری تعالی یاحفیظ قلب لوح میں ناطق ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۸۹۸	۷۹
۸۹۷	ف	ح	۱۳
۸۱	ظ	ی	۷
۱۱	۶	۸۲	۸۹۹

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤىِٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُؕ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۫

حفاظتِ حمل کے لئے:۔

جس خاتون کے پہلے چند بچے ضائع ہو چکے ہوں، اگر وہ حاملہ ہو تو اس کو حمل کی حفاظت کے لئے یہ نقش لکھ کر دیں اور نیچے یہ آیتِ مبارکہ بھی لکھیں۔ یہ نقش دراصل اسی آیت کا ہے۔ وہ خاتون اس نقش کو ناف پر باندھ رکھے اور وضعِ حمل تک نہ اتارے۔!

۷۸۶

۱۷۷۱	۱۷۷۴	۱۷۷۷	۱۷۶۴
۱۷۷۶	۱۷۶۵	۱۷۷۰	۱۷۷۵
۱۷۶۶	۱۷۷۹	۱۷۷۲	۱۷۶۹
۱۷۷۳	۱۷۶۸	۱۷۶۷	۱۷۷۸

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌؕ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَؕ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍۙ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِؕ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

حفاظتِ صحت کیلئے:۔

ہم بیمار ہونے پر صحت یابی کیلئے تعویذ لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔ صحت مندی کے ایام میں کوئی نہیں سوچتا کہ اللہ کی اس نعمت کے دوام واستمرار

خٰمٓ ۷۸۶ یٰسٓ

۵	۱۰	۹	۲
۱۲	۱	۷	۶
۳	۸	۴	۱۱

نٓ صٓ قٓ

کے لئے کوئی حفاظتی انتظام کرے۔ یہ نقش صحت کو دوام بخشنے اور بیماری سے محفوظ رہنے کیلئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔

دماغی اور قلبی امراض کیلئے:۔

ڈپریشن، پاگل پن، نفسیاتی الجھن، دل کے خفقان، گھبراہٹ اور دیگر دماغی و قلبی امراض کیلئے یہ نقش ایک گلے میں ڈالنے کیلئے اور سات پینے کے لئے دیں۔ انشاءاللہ شفاء ملے گی۔

المرٰ ۷۸۶ الٓمٓ

۲	۹	۱۰	۵
۶	۷	۱	۱۲
۱۱	۴	۸	۳

المٓصٓ الرٰ

نکسیر، استحاضہ، بواسیر، لیکوریا:۔

یہ نقش مذکورہ چاروں بیماریوں کے لئے نہایت مؤثر اور مفید ہے۔ نکسیر کا مریض گلے میں اور باقی تینوں مریض ناف پر باندھیں۔ مریض چلتے پھرتے حٓمٓعٓسٓقٓ کا وِرد بھی کرے۔ انشاءاللہ صحت نصیب ہوگی۔

حٓمٓعٓسٓقٓ ۷۸۶ کٓہٰیٰعٓصٓ

۵	۹	۱۰	۲
۱۲	۱	۷	۶
۳	۸	۴	۱۱

طٰسٓمٓ حٓمٓعٓسٓقٓ طٰسٓ

نوٹ: یہ تینوں نقوش بھی مرکب ذوالوجہین ہیں۔ یعنی ان کے عمودی اضلاع چار خانوں پر اور افقی اضلاع تین خانوں پر مشتمل ہیں۔ یہ علم التکسیر کا نہایت خاص الخاص طریقہ ہے اور چونکہ اس کی چالیں اور اوفاق نکالنے کے طریقے عمومی نقوش سے ذرا پیچیدہ ہیں، اس لئے ہم نے ان کا طریقہ کار کتاب میں بیان نہیں کیا۔ البتہ جو اہم نقوش ہیں انہیں کتاب کا حصہ بنا رہے ہیں۔

حفاظتِ حمل کا بہترین عمل:۔

یہ تعویذ نہ صرف ہمارے مجربات میں سے ہے بلکہ اکثر معمولات میں سے ہے

حمل کی حفاظت کیلئے اسمِ یاقَابِضُ کا نقش مربع آتشی چال میں سرِ لوح اسمِ باری تعالیٰ کو ناطق کرتے ہوئے لکھیں اور تعویذ کے گرد یہ آیت بھی لکھیں۔تعویذ وضعِ حمل تک ہروقت حاملہ کی ناف پر بندھا رہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم واصبر وما صبرك الا باللہ ولا تحزن علیهم ولا تك فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون

ض	ب	ا	ق
حمل محفوظ ہو	۱۰۱	۷۹۹	۳
۱۰۲	۳	فلانہ بنت فلانہ	۷۹۸
۱	۷۹۷	۱۰۳	۲

اس نقش میں دوخانے خالی ہیں۔خانہ نمبر (۸) میں لکھیں: حمل محفوظ ہواور خانہ (۱۰) میں حاملہ اوراس کی ماں کا نام لکھیں۔مجرب المجرب ہے۔

نرینہ اولاد کے لئے:۔

نرینہ اولاد ہرشادی شدہ جوڑے کی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے۔جولوگ اس نعمت سے محروم ہیں، اس کا دکھ وہی جانتے ہیں۔خواتین پر تو باقاعدہ طعنہ بازی بھی شروع ہو جاتی ہے۔حالانکہ بیٹیوں کی پیدائش میں (خاوند کی طرح) وہ بھی مکمل بے قصور ہوتی ہیں۔نرینہ اولاد کے لئے یہ نقش ہمارے تین قسم کے مجربات کا مجموعہ ہے جو انتہائی کامیاب ہے۔خالی جگہ پر حاملہ اوراس کی ماں کا نام لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایها الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

ع	۱۳	٦	م
۷	۳۹	۷۱	۱۲
۴۲	۸	۱۱	٦۸
ی	٦۹	۴۱	ط

اللهم ان كنت خلقت فی بطن ...... حلقاً فكونه ذكرا ان كان انثی بحرمة عیسی ویحیی ومریم وسیدنا محمد صلوات اللہ علیهم. وانی اسمیه محمدا او احمد. وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله وصحبه اجمعین.

شرط: یہ تعویذ حمل کے پہلے تین ماہ کے اندر اندر ناف پر باندھنے سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔تین ماہ کے بعد اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

نوٹ: اس نقش کی چال مربع کی آخری چال کے مطابق ہے جو خانہ نمبر (۱۶) سے شروع ہوتی ہے۔ اسے اس ترتیب سے خانہ بہ خانہ صحیح طور پر پر کریں گے تو فائدہ ہوگا وگرنہ بے فائدہ ہوگا۔

نوٹ : اس تعویذ میں ہم یہ نذر مانتے ہیں کہ یا اللہ! اگر آپ نے بیٹا دیا تو میں اس کا نام محمد یا احمد رکھوں گا۔ اس لئے طالبین کو بتلا دیں کہ بچے کا نام یا تو محمد سے رکھیں یا احمد سے (جیسے: محمد اسلم، نعیم احمد وغیرہ)۔

بے اولادوں کیلئے تحفہ :۔

یااللہُ ۷۸۶ یاخَالِقُ

یَاحنّانُ	یَاقِویُّ	یَاکافِیُ
یَاجَامِعُ	۱۱۲	یَاعَلِیُّ
یَابَاقِیُ	یَاحَقُّ	۱۱۵

یابَارِئُ ۱ یامُصَوِّرُ

بانجھ خواتین اور بے اولاد جوڑوں کے لئے یہ بہترین تحفہ ہے۔ اس نقش کو مثلث خاکی چال میں پر کرنا ہے۔ اس کے سات خانوں میں آنے والے اسمائے حسنیٰ کے اعداد بالکل ترتیب وار ہیں جبکہ دو خانوں میں اعداد کا سہارا لیا گیا ہے۔ یہ تعویذ (۴۱) عدد پینے کیلئے اور ایک عدد گلے میں ڈالنے کیلئے دیں اور خاتون سے کہیں کہ ہر نماز کے بعد اول و آخر سورۃ الحشر کی آخری آیت

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(۱۱،۱۱) بار اور درمیان میں: یااللہُ یا خَالِقُ ، یا بَارِئُ ، یامُصَوِّرُ (۱۰۰) بار پڑھا کرے۔

پیچش کے لئے :۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

پیچش کیلئے نقشِ مثلث آتشی طبعی نہایت مفید ہے۔ مربع کے آتشی طبعی کی طرح یہ بھی ہر طرح کے کاموں کیلئے مفید اور مؤثر نقش ہے۔ ایک گلے میں ڈالنے

کیلئے اور تین پینے کے لئے دیں۔ مریض پانی میں گھول کر تعویذ کو پہلے نگل لے اور اوپر سے اس کا پانی نہار منہ پی لے۔ اسے ہر مرض میں اسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نہایت مفید اور مؤثر ہے۔

بخار کے لئے :۔

بخار کے مریض کو یہ نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت بھی تحریر کر کے گلے میں باندھنے کیلئے دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد افاقہ ہوگا۔

۷۸۶

٨	١١٤٠	١١٤٣	١
١١٤٢	٢	٧	١١٤١
٣	١١٤٥	١١٣٨	٦
١١٣٩	٥	٤	١١٤٤

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اختلاجِ قلب اور ڈپریشن کا علاج :۔

دل کی گھبراہٹ، دل کا ڈوبنا یا بیٹھنا، دل کی دھڑکن کا اچانک تیز ہوجانا، انجانا خوف یا دل کی کمزوری میں سے کسی قسم کی پریشانی ہو تو مریض کو یہ نقش بھی دیں اور لاحول کثرت سے پڑھنے کو کہیں۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ نہار منہ پلائیں۔

۷۸۶

یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم	الاباللہ	ولاقوۃ	لاحول	الرحمن الرحیم	بسم اللہ
یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم	الاباللہ	ولاقوۃ	لاحول	الرحمن [illegible]
مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم	الاباللہ	ولاقوۃ	لاحول
بحق ایاک نعبد	مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم	الاباللہ	ولاقوۃ
وایاك	بحق ایاک نعبد	مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم	الاباللہ
نستعین	وایاك	بحق ایاک نعبد	مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ	العلی العظیم
یاھادی	نستعین	وایاك	بحق ایاک نعبد	مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم	یااللہ
یاولی الایادی	یاھادی	نستعین	وایاك	بحق ایاک نعبد	مستقیم	یامالک	یارحمن یارحیم

جملہ امراضِ قلب کیلئے:۔

یہ نقش جملہ امراضِ قلب کیلئے کافی ہے۔اس کے نیچے یہ دعاء بھی لکھیں جسے اوپر کے نقش میں پر کیا گیا ہے۔(۲۱) دن تک روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر مریض کونہار منہ اس کا پانی پلائیں اور ایک نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش میں اسمِ باری تعالیٰ یاھَادِیُ سرِ لوح قائم ہے۔ چال مربع آتشی ہے۔

یابدیع السموات والارض یاباقی

۷۸۶

ی	د	ا	ھ
۵	۱	۴	۱۰
۴	۱۰	۵	۱
۱	۵	۱۰	۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کن مستقیم بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین
یاھادی یاولی الایادی

جاڑا بخار کا نقش:۔

اگر سردی لگ کر بخار ہوتا ہو تو مریض کے بازور پر یہ نقش باندھ دیں۔انشاء اللہ بخار ختم ہوجائے گا۔

۷۸۶

۵۶۷	۵۶۲	۵۶۹
۵۶۸	۵۶۶	۵۶۴
۵۶۳	۵۷۰	۵۶۵

ہر قسم کے دماغی خلل کے لئے:۔

دماغی خلل کسی بھی قسم کا ہو، مرگی، پاگل پن یا کسی روحانی عمل میں استاذ کی اجازت کے بغیر ٹانگ اڑانے یا شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے رجعت کی وجہ سے دماغ خراب ہوگیا ہو، غرض دماغ کا خلل کسی بھی وجہ سے ہو، اس کے لئے یہ نقش مفید ہے۔ گلے میں باندھیں۔

۷۸۶

۳۵۰۱	۳۵۰۴	۳۵۰۷	۳۴۹۳
۳۵۰۶	۳۴۹۴	۳۵۰۰	۳۵۰۵
۳۴۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۴۹۹
۳۵۰۳	۳۴۹۸	۳۴۹۶	۳۵۰۸

وضعِ حمل میں آسانی:۔

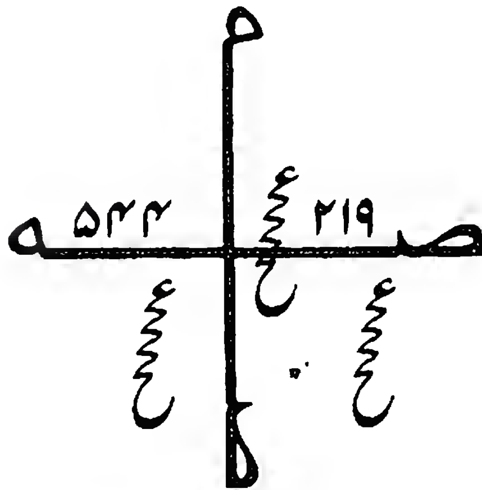
مثلثِ طبعی خاکی میں پر کر کے دیں کہ اسے حاملہ کی بائیں ران پر زچگی کی درد یں شروع ہونے پر باندھا جائے اور پیدائش کے فوری بعد اتار دیا جائے۔ انشاء اللہ زچگی آسانی سے ہوجائے گی۔ نیچے آیت بھی لکھیں۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ

بواسیر کا خاتمہ:۔



بواسیر خونی ہویا بادی، دونوں اقسام میں یہ نقش اتوار کو صبح سورج طلوع ہونے کے پون گھنٹہ بعد تک لکھ لیں اور زوال کے بعد پہنا دیں۔ لکھنے میں اس وقت سے تاخیر نہ ہو۔ مجرب المجرب ہے۔

خونی بواسیر کے لئے:۔

خونی بواسیر کے خاتمہ کیلئے یہ نقش باوضوء لکھ کر مریض کو دیں۔ (۴۰) دن تک روزانہ صبح نہار منہ ایک نقش پانی میں گھول کر پیئے۔ اس کے ساتھ اوپر والا تعویذ بھی دیدیں تو نورٌ علی نور ہوجائے گا۔

۷۸۶

۲۴	۲۷	۳۰	۱۷
۲۹	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۲	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۱

امراضِ سحر کا علاج:۔

جو مرض کسی جادو وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اس کے علاج کے لئے سحر کا خاتمہ اور جسمانی بیماری کا طبی علاج دونوں ضروری ہیں۔ سحر کے عملیات کے ساتھ مریض کو یہ نقش پلائیں تو سحر اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی جسمانی بیماری کے لئے نہایت مجرب ہے۔

٧٨٦

٣٦٨٩	٣٦٩٢	٣٦٩٥	٣٦٨٢
٣٦٩٤	٣٦٨٣	٣٦٨٨	٣٦٩٣
٣٦٨٤	٣٦٩٧	٣٦٩٠	٣٦٨٧
٣٦٩١	٣٦٨٦	٣٦٨٥	٣٦٩٦

باب (۶۴)

بچوں کے امراض اور مسائل

اس باب میں بچوں کے چند امراض کے خصوصی تعویذات بھی درج کیے جائیں گے اور نظر بد سے حفاظت، ضد، رونے دھونے اور بچوں کے بعض دیگر مسائل پر بھی نقوش ذکر کیے جائیں گے۔ امراض کے باب میں یاحفیظ کا جو نقش دیا گیا ہے وہ اس باب میں سب سے مجرب ترین تعویذ ہے۔ بچوں کے رونے دھونے کیلئے بھی، نظر بد کے لئے بھی، جنات کے شر سے حفاظت کیلئے بھی! نظرِ بد کے عام تعویذات بچوں کے علاوہ بڑوں کو یا جانوروں کو بھی پہنائے جاسکتے ہیں، گاڑی، مشیزی وغیرہ میں بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

جو بچہ ڈرتا ہو یا خواب میں چونکتا ہو:۔

جو بچہ خواب میں ڈر کر اٹھ جاتا ہو، یا جاگتا تو نہ ہو مگر بار بار چونکتا ہو، اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں تو انشاء اللہ اس کی یہ تکلیف دور ہو جائے گی۔ یہ نقش بھی اسمِ باری تعالیٰ یاحفیظ کا ہے۔

۷۸۶

۲۴۹	۲۵۲	۲۵۵	۲۴۲
۲۵۴	۲۴۳	۲۴۸	۲۵۳
۲۴۴	۲۵۷	۲۵۰	۲۴۷
۲۵۱	۲۴۶	۲۴۵	۲۵۶

بچوں کے رونے دھونے کے لئے:۔

جو بچہ بہت روتا ہو اور بلاوجہ روتا ہو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈال دیں انشاء اللہ اس کا رونا دھونا ختم ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ اس کے پیٹ وغیرہ میں کوئی تکلیف ہو اور آپ تعویذ پر اکتفاء کر کے بیٹھ جائیں۔

۷۸۶

۱۲۱۷۶	۱۲۱۷۹	۱۲۱۸۲	۱۲۱۶۹
۱۲۱۸۱	۱۲۱۷۰	۱۲۱۷۵	۱۲۱۸۰
۱۲۱۷۱	۱۲۱۸۴	۱۲۱۷۷	۱۲۱۷۴
۱۲۱۷۸	۱۲۱۷۳	۱۲۱۷۲	۱۲۱۸۳

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ
وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ

گریۂ اطفال کا ایک مجرب عمل:۔

اس نقش کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی سطر میں (۱) سے (۷) تک اعداد لکھیں۔ دوسری میں سات بار (ط) لکھیں اور تیسری سطر میں (ھی) سات بار لکھیں۔ بعض کتب میں ط اور ھی کو لوگوں نے ایک لفظ سمجھ کر ھطی لکھ دیا ہے جو بالکل غلط ہے۔

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی

بچے کا دودھ چھڑانے کیلئے:

بچے کا دودھ چھڑاتے وقت یہ نقش بمعہ آیتِ مبارکہ بچے کے گلے میں ڈال دیں تو بچہ آسانی سے دودھ چھوڑ دیتا ہے اور رونے دھونے یا ضد کرنے کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

سوکھا کا علاج:۔

جن بچوں کوسوکھا کی بیماری ہواور وہ سوکھ سوکھ کر کانٹا بنتے جا رہے ہوں ۔یہ نقش ایک تازہ بینگن پر لکھ کر ایسے بچے کے سرہانے لٹکا دیں۔ جوں جوں بینگن سوکھتا جائے گا بچہ تندرست ہوتا جائیگا۔

۷۸۶

۴۲۳	۴۲۶	۴۳۰	۴۱۶
۴۲۹	۴۱۷	۴۲۲	۴۲۷
۴۱۸	۴۳۲	۴۲۴	۴۲۱
۴۲۵	۴۲۰	۴۱۹	۴۳۱

سوکھا کا ایک مجرب اور بابرکت عمل:۔

گھیا کدو لے کر اسپر سورۃ الا خلاص لکھیں اور یہ کدو بچے کے سرہانے لٹکا دیں ۔ جوں جوں کدو سوکھتا جائے گا بچہ فربہ ہوتا چلا جائے گا ۔نہایت متبرک اور مجرب عمل ہے۔

پسلی چلنا:۔

بچوں کے پسلی چلنے کیلئے یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں تو انشاء اللہ اسے جلد افاقہ ہوگا۔

یااللہ
یااللہ
یاحاوی
یاحاوی
یااللہ
یافتاح
یاحاوی
یافتاح

پسلی چلنے کا دوسرا مجرب نقش:۔

پسلی چلنے کے حوالے سے دوسرا مجرب نقش یہ ہے ۔اس میں چار اسمائے الٰہی سرِ لوح قائم ہیں اور چال مربع آتشی ہے۔

۷۸۶

یاشافی	یامؤمن	یاحفیظ	یاسلام
۱۰۰۸	۱۴۳	۴۰۱	۱۴۸
۱۴۴	۱۰۱۱	۱۴۵	۴۰۰
۱۴۶	۳۹۹	۱۴۵	۱۰۱۰

بچوں کی ہر بیماری اور حفاظت کیلئے :۔

م ر ۷۸۶ ال

۱۱۲۵	۱۱۲۸	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۱۱۲۴	۱۱۲۹
۳	۱۱۳۳	۱۱۲۶	۱۱۲۳
۱۱۲۷	۱۱۲۲	۴	۱۱۳۲

یہ نقش بچوں کی ہر قسم کی بیماری کیلئے بھی اور جنات ، نظر بد وغیرہ سے حفاظت کے لئے بھی یکساں مفید ہے ۔ یہ ایک خصوصی کلیہ کے تحت حروفِ مقطعات کا تیار کردہ عددی نقش ہے۔ اس کے اردگرد حروفِ نورانی بھی لکھیں ۔ ایک گلے میں ڈالنے کے لئے دیں اور ضرورت ہو تو پینے کے لئے بھی دیں۔

حفاظت وامراضِ اطفال :۔

۷۸۶

۹	۵	۱
۲	۷	۶
۴	۳	۸

ہر قسم کے امراض بالخصوص چیچک ، خسرہ ، چکن پوپس اور کسی بھی قسم کے آبلوں کی بیماری اور نظرِ بد سے حفاظت کیلئے مثلث کی خصوصی چال کا یہ نقش نہایت مفید ہے۔ یہ نقش چاروں عنصری چالوں سے ہٹ کر ہے۔

درد کے لئے :۔

درد کے لئے دم ۵ م ل ۵ کاغذ پر لکھ کر درد والی جگہ چپکائیں۔



باب (۶۵)

باب التکسیر

علم الحروف اور علم الجفر میں تکسیر کا شعبہ نہایت اہم شعبہ مانا جاتا ہے۔ تسخیر کے باب میں تو اسے حرفِ آخر قرار دیا جاتا ہے جبکہ دیگر کئی شعبوں میں بھی اس کی افادیت اہلِ علم کے ہاں مسلم ہے۔

حروف کی تاثیر اعداد سے زیادہ ہے:۔

یہاں یہ نکتہ خاص طور پر ملحوظ رہے کہ عاملین کے ہاں حروف کی تاثیر اعداد کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ اپنے مدلول پر براہِ راست دلالت کرتے ہیں اور اعداد کی دلالت براہِ راست نہیں بلکہ بالواسطہ ہوتی ہے۔ وہ حروف کے توسط سے اپنے مدلول پر دلالت کرتے ہیں۔

تکسیرِ جفری کا عمومی ضابطہ:۔

تکسیر کے لفظی معنی کسی چیز کو توڑنے کے ہیں۔ علم الجفر میں تکسیر سے مراد اسماء کو توڑ کر ایک خاص ترتیب سے انہیں الٹ پلٹ کر سیدھے سے الٹا اور آخر میں الٹے سے سیدھا کرنا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے مقصد کی عبارت کو پہلے لفظوں سے توڑ کر حرفوں میں تبدیل کریں۔ مثلاً حامد کی تکسیر کرنی ہے تو سب سے پہلے اس کے حروف کو الگ الگ کر کے

(ح ا م د) لکھیں۔ اور اس طرح ان تمام حروف کی ایک سطر تیار کرلیں۔

پھر نیچے کی سطر میں پہلے اوپر والی سطر کا سب سے آخری حرف لکھیں پھر سب سے پہلا، پھر آخری سے پہلا اور اس کے بعد شروع سے دوسرا حرف لکھیں۔ اس طرح پہلے آخر کا ایک ایک حرف ترتیب وار اٹھائیں پھر شروع کا اٹھائیں اور دوسری سطر تیار کرلیں۔

الٹ پلٹ کا یہ سلسلہ تب تک جاری رکھیں جب تک آخر میں وہی پہلی سطر برآمد نہ ہو جائے۔ اس آخری سطر کو سطرِ میزان کہتے ہیں۔ لیکن علم الجفر میں سطرِ میزان سے پہلے والی سطر کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے جسے زمام کہتے ہیں۔

تسخیرِ عمومی کے لئے:۔

بہت عرصہ پہلے ایک بزرگ عامل سے یہ تحفہ ملا تھا۔ آج ارشادالعاملین کے قارئین کو یہ تحفہ دیتے ہوئے ہمیں خوشی ہو رہی ہے۔ چاند کی پہلی چودہ تاریخوں میں اپنے نام بمعہ والدہ کے بعد اللہ الصمد لکھ کر اس کی تکسیرِ جفری کرلیں۔ (اس تکسیر کو علمائے جفر تکسیر موخر صدر کہتے ہیں)۔

مثال : فرض کریں حامد یہ چاہتا ہے کہ وہ خلقتِ خداوندی کو مسخر کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے رجوع کریں تو اس کے نام کی تکسیرِ موخر صدر یوں تیار ہوگی:

سطر اول

ح ا م د ا ل ل ھ ا ل ص م د
د ح م ا ص م ل د ا ا ھ ل ل
ل د ل ح ھ م ا ا ص د م ل
ل ل م د د ل ص ح ا ھ ا م ا
ا ل م ل ا م ھ د ا د ح ل ص
ص ا ل ل ح م د ل ا ا د م ھ
ھ ص م ا د ل ا ل ا ح ل م د

	د ہ م ص ل م ح ا ا د ل ل ا
سطرِ زمام	ا د ل ہ ل م د ص ا ل ا م ح
سطرِ میزان	ح ا م د ا ل ل ہ ا ل ص م د

آپ نے دیکھا کہ دسویں سطر میں حامد اللہ الصمد کی پوری عبارت دوبارہ آمد ہوگئی ہے۔اس سطر کو سطرِ میزان کہتے ہیں۔نقش میں یہ سطر نہیں لکھی جاتی۔اس سے پہلے والی (نویں سطر) جسے سطرِ زمام کہتے ہیں،اس تک نقش تیار کیا جاتا ہے۔

تسخیر عمومی کے شائقین کے لئے یہ بہت بڑا تحفہ ہے کہ وہ تکسیرِ مؤخر صدر تیا کر کے اس کی سطرِ اول اور سطرِ زمام کاٹ کر الگ کرلیں۔اس طرح آپ کے پاس تین فتیلے جمع ہوجائیں گے۔(۱) سطرِ اول (۲) سطرِ زمام (۳) درمیانی سطور: روازنہ تینوں فتیلے الگ الگ چراغوں میں خوشبودار تیل میں ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ رات کو جلائیں اور تسخیرِ خلق کا پختہ تصور ذھن میں رکھتے ہوئے اس عرصہ میں اللہ الصمد کا ورد جاری رکھیں۔انشاء اللہ خلقت کا رجوع اتنا زیادہ ہوجائے گا کہ سنبھالنا مشکل ہوجائے۔

خصوصی ھدایت: تکسیر یا اس طرح کے دیگر مشکل تعویذات پہلے ایک کاغذ پر تیار کرلیا کریں۔اور جب ان کے لکھنے کا خاص وقت آئے اس وقت اسی کاغذ سے نقل کرلیا کریں۔اس طرح آپ کو آسانی رہے گی اور غلطی یا تأخیر کا امکان بھی کم سے کم ہوگا۔

محبت کا عمل:۔

میاں بیوی میں اگر ناچاقی ہوگئی ہو یا بہن بھائیوں میں اتفاق ناپید ہوگیا ہو تو وہاں فریقین کے نام بمعہ والدہ لکھ کر درمیان میں اسم الٰہی ودود لکھ کر اسی طرح تکسیہ مؤخر صدر تیار کریں۔سطرِ اول،سطرِ زمام اور درمیانی سطور کے تین الگ الگ فتیلے بنا کر طالب کو چراغ روشن کرنے کے لئے دیں۔

طالب کوہدایت کردیں کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک تینوں چراغ جلتے رہیں اور وہ مسلسل مطلوب کے پختہ تصور کے ساتھ یاودود کا ورد کرتا رہے۔

تاثیر میں تیزی:۔

تاثیر میں مزید تیزی لانے کیلئے چراغوں کو بیک وقت جلانے کی بجائے یکے بعد دیگر ے ایک ایک گھنٹہ جلاکر طالب اس دوران یاودود کا ورد کرتا رہے ۔اس سے تاثیر بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ طالب سے کہیں کہ وہ مطلوب کے مضبوط تصور اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی بے پایاں رحمتوں کے پختہ یقین کے ساتھ ورد کرے۔ انشاء اللہ تین دن یازیادہ سے زیادہ سات دن تک عمل کر لینا بہت کافی ہے۔

نوٹ : حب اور تسخیر کے عملیات چاند کی ابتدائی اور بغض وعداوت کے عملیات آخری تاریخوں میں زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔اس قاعدہ کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

ظالم شوہر سے طلاق:۔

اسلام ایک حکیمانہ اور عادلانہ فطری دین ہے جوانسانی فطرت کے تمام زاویوں کوملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ضابطے وضع کرتاہے۔کیونکہ اس نظام کاخالق خودانسان کاخالق ہے۔

اسلام ـنے شادی کے بندھن کوسب سے خوشگوار بندھن قرار دیاہے اور میاں بیوں دونوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ زندگی بھرایک دوسرے کے وفادار رہیں۔اور جس عظیم رشتے میں وہ ایک دوسرے سے جڑے ہیں اسے زندگی بھرٹوٹنے نہ دیں۔

لیکن دوسری طرف اسلام انسانی ضرورتوں، مجبوریوں، خوبیوں اور کمزوریوں کوبھی سامنے رکھتاہے۔تمام انسانی فطرتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں ۔ اور محض اخلاقی تعلیمات انسانی سوسائٹی کی عائلی زندگی کے ڈھانچے کوکھڑارکھنے کے لئے کافی نہیں ہوتیں۔

اکثر ایساہوتاہے کہ میاں اور بیوی دونوں زندگی بھرایک دوسرے کے وفادار رہیں اور یہی اسلام اور ہراچھا اخلاقی نظام چاہتاہے۔مگر ایساہوناضروری نہیں۔ ایسا بھی

تو ہوتا ہے کہ اچھے شوہر کو اچھی بیوی نہ ملی اور یوں بھی تو ہوتا ہے کہ اچھی بیوی کو اچھا شوہر نہ ملا!!

اسلام نے ایسے حالات کے لئے ایک کڑوے گھونٹ کو اپنے عائلی نظام کا قانونی حصہ بنایا ہے کہ اگر میاں بیوی کا مزاج نہ ملتا ہو، ایک دوسرے سے موافقت نہ ہو رہی ہو، ایک دوسرے کا حق ادا کرنے پر آمادہ نہ ہوں، کوئی ایک فریق دوسرے فریق کو مسلسل نظر انداز کر رہا ہو، یا ظلم وستم کا شکار کر رہا ہو تو ایسے تلخ حالات کے لئے اسلام نے ایک تلخ حل کو گوارا کرتے ہوئے اسے اپنے عائلی نظام کا حصہ بنایا ہے جسے طلاق کہا جاتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ناپسندیدہ ترین تو ہے مگر حلال ہے!!

جن مذاہب نے طلاق کی اجازت نہیں دی آج ان کے ماننے والوں نے مذہب سے ایسی بغاوت کی کہ نہ صرف مرد کو بلکہ عورت کو بھی براہِ راست طلاق کا حق دے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مغربی دنیا میں طلاق کی شرح زیادہ اور نکاح کی شرح کم ہے!!

خلع اور طلاق:۔

مرد کو اگر بیوی سے شکایت ہو تو اسلام نے اسے براہِ راست طلاق کا حق دیا ہے لیکن خالقِ کائنات نے عورت کو براہِ راست طلاق دینے کا حق نہ دے کر مسلم سوسائٹی کو مغربی انجام سے بچا لیا۔ وگرنہ یہاں بھی روزانہ بازاروں اور گلیوں میں طلاقوں کے ڈھیر نظر آ رہے ہوتے۔ یہ الگ بات ہے کہ مشرف دور سے فیملی کورٹس میں آنے والے مقدمات میں زیادہ سے زیادہ طلاقیں اس طرح دلوائی جا رہی ہیں جیسے یہ سرکاری پالیسی ہو۔

عورت کو اسلام نے عدالت کے ذریعے خلع لینے کا حق دیا ہے کہ وہ خود تو طلاق

نہیں دے سکتی لیکن اس کے ہاتھ ایسے بھی بندھے ہوئے نہیں کہ ہر طرح کے ظلم کا سامنا کر کے بھی ظالم شوہر کے ساتھ رہنے پر اسے مجبور کیا جائے۔

اسلام نے اس کی طلاق کا طریقِ کار اور (Procedure) تبدیل کیا ہے کہ وہ خود طلاق نہیں دے سکتی بلکہ مسلم سوسائٹی کی ذمہ دار عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنا طلاق کا حق مانگ لے۔ عدالت اگر دیکھے کہ واقعی وہ مظلوم ہے تو وہ اسے طلاق دلوادے۔ اس عدالت کے ذریعے حاصل ہونے والی طلاق کو شریعت کی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں۔

خلع میں طلاق ضروری ہے:۔

یہاں مختصراً عرض کردیں کہ خلع میں یہ ضروری ہے کہ شوہر بھی عدالت میں حاضر ہو اور وہ خود طلاق دے۔ اگر اس نے طلاق نہیں دی یا وہ عدالت میں سرے سے پیش ہی نہیں ہوا اور عدالت نے یکطرفہ ڈگری جاری کر کے عورت کو خلع دیدیا تو وہ عورت اس شوہر کے نکاح سے شرعی طور پر خارج نہیں ہوئی۔ وہ اب بھی اسی کی بیوی ہے۔ اس کا کسی دوسرے مرد سے نکاح اب بھی اسی طرح حرام ہے جیسے کسی بھی منکوحہ عورت کا دوسرا نکاح حرام ہوتا ہے۔

یہ ہمیں اس لئے لکھنا پڑ رہا ہے کہ آج کل فیملی کورٹس میں زیادہ تر خلع کے فیصلے یکطرفہ ڈگری کے طور پر کئے جارہے ہیں۔ خاوند سے طلاق لئے بغیر عدالت طلاق کا فیصلہ صادر کر دیتی ہے۔ اور لڑکی یا اس کے گھر والے اسی کو طلاق سمجھ کر عدت پوری کروا کر اس کی آگے شادی کروادیتے ہیں۔

لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نکاح سے ایک مرد ایک عورت کے لئے اگر حلال ہوا اور ایک عورت ایک مرد پر حلال ہوئی تو اس حلال وحرام کا فیصلہ شریعت نے کیا تھا یا پاکستانی قانون نے؟ یا اس سوال پر یوں غور فرمائیں کہ ہمارے حلال وحرام کا فیصلہ قرآن وسنت کریں گے یا پاکستان یا کسی بھی ملک کا قانون کرے گا؟

اگر حلال وحرام کا فیصلہ کرنے کا حق صرف اور صرف اللہ کا ہے (اور بے شک یہ حق صرف اور صرف اللہ ہی کا ہے۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ کے حلال کو حرام یا اس کے حرام کو حلال کر سکے) تو کیا مسلمان ہوتے ہوئے ہم غیر اللہ کو یہ حق دے سکتے ہیں کہ وہ حلال (شوہر) کو حرام اور حرام (نئے نکاح) کو حلال کر دے؟؟

اگر کسی ظالم شوہر سے طلاق لینا کسی عورت کی مجبوری بن جائے تو تکسیر کا ایک دوسرا قاعدہ استعمال کر کے اپنی مظلوم بہن کی مدد کریں (مگر پہلے کسی مفتی صاحب سے مشورہ اور فتویٰ ضرور لیں) اس طریقے کو تکسیر صدر مؤخر بھی کہتے ہیں اور تکسیر قطبی بھی کہتے ہیں۔

تکسیر قطبی برائے طلاق:۔

تکسیر قطبی کا ضابطہ یہ ہے کہ اس کی سطرِ اول کا حرفِ اول تمام سطور میں بطور حرفِ اول قائم رہتا ہے اور حروف کی الٹ پلٹ اس کے بعد والے حروف میں کی جاتی ہے پہلے مطلوب پھر اس الہی قابض پھر طالب کا نام لکھیں۔

اس نقش کا سب سے مؤثر وقت قمر در عقرب کا ہے۔ یا چاند گرھن کے موقعہ پر کیا جا سکتا ہے یا چاند کی بالکل آخری تاریخوں میں کیا جا سکتا ہے۔

اس تکسیر کے تین تعویذ تیار کریں۔ (۱) ایک تعویذ مطلوب کی خواب گاہ میں دفن کریں (۲) دوسرا اس کے راستے میں دفن کریں کہ وہ اس کے اوپر سے گذرے (۳) اور تیسرے تعویذ کے تین فتیلے حسب سابق سطرِ اول، سطرِ زمام اور درمیانی سطور کے بنا کرکے طالب کو دیں کہ وہ تین رات ان تعویذوں کو چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر جلائے اور ہر روز ڈیڑھ گھنٹہ چراغ جلائے اور اس دوران لگا تار سورۃ الکافرون کی تلاوت کرے۔

نوٹ : اگر مطلوب کی خواب گاہ میں تعویذ دفن نہ کیا جا سکے تو پرانی قبر میں دفن کر دیں۔

نقش یہ ہے:۔

سطرِ اول	س اج دق اب ض ش ک ی ل ھ
	س ھ ال ج ی دک ق ش اض ب
	س ب ھ ض اال ش ج ق ی ک د
	س دب ک ھ ی ض ق اج اش ل
	س ل دش ب اک ج ھ ای ق ض
	س ض ل ق دی ش اب ھ ج ک
	س ک ض ج ل اق ھ دب ی اش
	س ش ک اض ی ج ب ل دا ھ ق
	س ق ش ھ ک اادض ل ی ب ج
سطرِ زمام	س ج ق ب ش ی ھ ل ک ض ادا
سطرِ میزان	س اح دق اب ض ش ک ی ل ھ

یہاں آپ نے دیکھا کہ گیارھویں سطر میں میزان برآمد ہوگئی یعنی جو عبارت ہم نے سطرِ اول میں حروف میں تقسیم کر کے لکھی تھی وہی عبارت لفظ بلفظ دوبارہ آ گئی۔

ہم سطرِ میزان تک اس لئے لکھ رہے ہیں تاکہ ایک تو آپ کو پتہ چل جائے کہ کونسی سطر میں اس تکسیر کی میزان برآمد ہوئی ہے اور اصل چیز جس پر ہم آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ سطرِ زمام ہے۔اس کا پتہ اس سطرِ میزان ہی سے چلتا ہے کہ اس سے پہلے والی سطر، سطرِ زمام ہے۔

نوٹ: ہم نے دونوں تکسیروں میں صرف قاعدہ سمجھانے کے لئے محض طالب و مطلوب کے ناموں پر اکتفاء کیا ہے۔آپ نے جو تکسیر تیار کرنی ہے اس میں اسمائے چہار گانہ (نام طالب مع والدۂ طالب نام مطلوب مع والدہ مطلوب) ضرور لکھنے ہیں۔

ہلاکت و بربادی:۔

اگر کسی ظالم کے لئے شرعاً بددعاء جائز ہو اور آپ یا لوگ اس کے مظالم سے واقعی ہم بہ لب ہوں تو کسی سمجھ دار اور غیر جانبدار عالم سے مشورہ کرنے کے بعد ایسے شخص کے لئے بھی تکسیر صدر مؤخر (تکسیر قطبی) والا طریقہ اختیار کریں۔ اس میں صرف مطلوب اور اس کی ماں کا نام اور اس کے بعد اسم الٰہی منتقم، مذل، ممیت، قھار، جبار، سریع وغیرہ میں سے کسی کا انتخاب کر کے تکسیر قطبی تیار کرلیں اور ایک اس کی گذرگاہ میں دفن کریں۔ ایک نم دار مٹی میں (کسی دریا وغیرہ کے کنارے) دفن کریں اور ایک کے تین فتیلے بنا کر تین دن ہر فتیلے کو الگ الگ جلائیں اور اسی اسمِ الٰہی کا ورد بھی کریں جو نقش میں بھرا ہے۔

تفریق وعداوت:۔

تفریق وعداوت میں بھی تکسیر قطبی کا عمل گولی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ جن دو لوگوں میں ناجائز ملاپ ہو ان کے درمیان جدائی کرنے کے لئے تکسیر قطبی یوں تیار کریں کہ پہلے ایک مطلوب اور اس کی والدہ پھر بغض اور پھر دوسرے مطلوب اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔

اس کے چار نقش تیار کریں۔ (۱) ایک ایک نقش دونوں فریقوں کی گذر گاہوں میں دفن کریں۔ (۲) ایک نقش پرانی قبر میں دفن کریں (۳) اور چوتھا نقش حسبِ سابق تین فتیلوں میں تقسیم کر کے (سطرِ اول، سطرِ زمام اور درمیانی سطور کے تین علیحدہ فتیلے) انہیں تین دن جلائیں۔

فتیلے جلاتے وقت روزانہ آیت مبارکہ: وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کی لگاتار تلاوت کریں اور دونوں فریقوں کا پختہ تصور اور ان میں تفریق وجدائی کی راسخ نیت کریں۔

طلاق وتفریق کا لوہے توڑ عمل:۔

میاں بیوی میں ناچاقی و بے اتفاقی اگر اس قدر بڑھ چکی ہو کہ آپس میں نباہ کرنے کا کوئی امکان باقی نہ رہا ہو یا آپس میں ناجائز مراسم سے ملنے والے دو افراد میں تفریق کروانی ہو تو یہ عمل انشاء اللہ دونوں جگہ سو فیصد نتائج دے گا۔ عمل سے پہلے کسی مفتی صاحب سے فتویٰ ضرور لے لیں تا کہ کسی گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں۔ اس عمل میں دو چیزیں طالب نے پڑھنی ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لیں:۔

(۱) آیت مبارکہ: وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ 313 بار پڑھ کر ایک بار کہیں: يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْ بَيْنَهُمَا (اور یہاں دونوں فریقوں کا پختہ تصور رکھیں) پھر 313 بار کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْقَهَّارِ۔ یہ عمل زوالِ آفتاب کے وقت اور عصر کے بعد (دن میں دو بار) کرنا ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ رات کو پورے گیارہ بجے پڑھنا شروع کریں۔ پہلے تین سو کی تعداد پوری کر کے پھر جب آخری تیرہ بار پڑھنا شروع کریں تو متعلقہ افراد کے تصور سے زمین پر ایک دائرہ کھینچ کر یہ تصور کرلیں کہ یہ ان کی تصویر ہے۔ اور اب جتنی بار یہ دعاء پڑھیں، ہر دفعہ اس دائرے پر جوتا ماریں۔ اس طرح آپ روزانہ مطلوبہ لوگوں کی فرضی تصویر پر تیرہ بار رات کو جوتا ماریں گے۔

نوٹ:۔

(۱) یہ عمل چاند کی بیس تاریخ کے بعد شروع کریں۔

(۲) اس کا آغاز ہفتہ یا منگل کی رات کو کریں۔ یعنی جمعہ کا دن یا پیر کا دن گذار کر جو رات آئے اس رات کو شروع کریں۔

(۳) ان تینوں (زوال، عصر اور رات والے) اعمال کے دوران منہ میں کالی مرچ یا ذجک کوئی اور کڑوی چیز رکھ لیں۔

ارشاد العاملین

حصہ دوم

ادارۃ القریش
عمر ٹاور ـ حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور
0321-9999423 0300-4422446